بالمیکی رامائن
باتصویر
سلیس اردو ترجمہ
مصنف
کوی راج شری جے گوپال
ناشر
دیہاتی پرنٹنگ بھنڈار چاوڑی بازار دہلی

بالمیکی رامائن

باتصویر

سلیس اُردو ترجمہ

مُصنّف

کوی راج شری جے گوپال

ناشِر

دیہاتی پُستک بھنڈار چاوڑی بازار دلی ۶ فون 20030

قیمت..... 12/-/-

قیمت.... بارہ روپے

ناشر

دیہاتی پُستک بھنڈار

چاوڑی بازار، دِلّی نمبر ۶۔

فون نمبر 20030

پہلا ایڈیشن

پرنٹر

کمرشل لیتھو پریس...... دِلی۔

مہارشی بالمیکی کا جیون چرتر

دیوں کے دیو برہما جی کا ورن نام ایک پتر تریتا یگ میں پیدا ہوا، اسی ورن کے دس پتر تھے۔ دسویں پتر کا نام رتناکر تھا۔ رتناکر ابھی بالک ہی تھا کہ پریاگ کے پاس کسی بن میں تو اس کرنے والی ایک بھیلنی اسے چرا کر لے گئی۔ اس بھیلنی کے گھر میں سنتان نہیں تھی، وہ اپنی کٹیا میں لے جا کر بڑے پریم سے رتناکر کا پالن کرنے لگی۔ وہ بھیل بڑے کرور کرمی تھے۔ بھولے بھٹکے یاتریوں کو لوٹنا مارنا ہی اُن کا کام تھا، اور اسی دُشٹ کرم سے اپنے پیٹ بھرتے تھے۔ رتناکر بھی بڑا ہو کر یہی کام کرنے لگا۔ وہ بڑا بلوان، پراکرمی، دھنش دھاری اور نردئی تھا۔ انسانوں کے مارنے لوٹنے میں اسکو تنک بھی دیا نہ آتی تھی۔ دن بھر وہ بن کے جنتوؤں کو مارتا شکار کھیلتا اور لوٹ کھسوٹ میں مگن رہتا تھا۔ اب اُس کا وِواہ ایک بھیل کنیا سے ہوا۔ اُس استری سے کئی پتر اور کنیائیں ہوئیں۔ سارے پریوار کے پالن پوشن کا بھار اُسی کے کندھوں پر تھا، اس کارن وہ پہلے سے کہیں زیادہ لوٹ مار کرنے لگا۔ یہاں تک کہ اب وہ ایک ایک پیسے کیلئے، پھٹے پرانے کپڑوں کیلئے اور لوٹے تھالی کیلئے بھی مسافروں کو مار ڈالتا تھا اور ان پر ذرا بھی رحم نہیں کرتا تھا۔

کہتے ہیں کہ جب انسان کے اچھے دن آتے ہیں تو پرماتما کی طرف سے کوئی نہ کوئی وجہ پیدا ہو جاتی ہے۔ رتناکر کی دشا پلٹنے والی تھی۔ دیو یوگ سے ایک دن کچھ سادھو اُسی بن میں آ نکلے جہاں وہ یاتریوں کو مارنے کیلئے گھات لگائے بیٹھا رہا کرتا تھا۔ اُس وقت وہ بھوک سے بیاکل ہو رہا تھا۔ کئی دنوں سے اُسے کوئی شکار نہ ملا تھا، گھر میں بال بچے بھوک سے تڑپ رہے تھے۔ سادھوؤں کو دیکھتے ہی اُس نے دھنش کو چڑھایا اور اُن کے پاس جا کر بولا۔ "جو کچھ تمہارے پاس ہو دیدو نہیں تو ابھی سب کے پران لے لوں گا۔"

رتناکر کے ایسا کہنے پر وہ سادھو ذرا بھی بیاکل نہ ہوئے، بلکہ مسکراتے ہوئے بولے۔ "ہے بھائی! جو کچھ ہمارے پاس ہو وہ تم ہم سے لیلو، پرنتو ہماری ایک بات کا جواب دو کہ تم یہ کرور کرم کس لئے کرتے ہو؟" تب رتناکر بولا۔ ہے سادھو لوگوں! میرے استری ہے، پتر ہے، کنیائیں ہیں۔ انہیں کے پیٹ کیلئے میں یہ نہ ہتیا کرتا ہوں۔ آج کئی دنوں سے مجھے کوئی شکار ہاتھ نہیں لگا۔ سو جو کچھ تمہارے پاس ہے دیدو۔ تب سادھو بولے، ہے بھائی! بھلا یہ تو بتا کہ اس دُشٹ کرم کو تو اکیلا ہی بھوگے گا یا تیرے پریوار کے لوگ بھی ساتھ میں بھوگیں گے؟ تو اُن سے پوچھ کر آ۔ اگر وہ کہیں کہ ہاں ہم بھی تیرے ساتھ اس پاپ کے بھاگی ہیں اور اسکے پھل کو بھوگیں گے تو تو ہمارے کپڑے اور لوٹے لے لینا اور اگر وہ پھل کے بھاگی نہ بنیں تو اس کرم کو تیاگ دینا۔

یہ سن کر رتناکر نے ہنس کر کہا، ہے سادھوؤ! کیا میں اتنا مورکھ ہوں جو تمہیں چھوڑ کر گھر پر یہ پوچھنے چلا جاؤں؟

واہ اچھا جاگنے کا ڈھنگ تم نے اچھا سوچا ہے، چھوڑو ان باتوں کو، جلدی اپنے کپڑے وغیرہ مجھے دو اور اپنے پران لیکر چلے جاؤ۔ رتناکر کے اس پرکار کہنے پر وہ سادھو بولے "ہے بھائی! ہماری بھاگنے کی اچھا نہیں ہے۔ اگر تو ہمارے اوپر وشواس نہیں کرتا تو درخت کے ساتھ ہمیں باندھ دے، اور پھر گھر جاکر پوچھ۔ دیکھ ہم سادھو ہیں جھوٹ نہیں بولتے۔ اُن سادھوؤں کے وچنوں نے رتناکر کے ہردیہ میں بڑا پربھاؤ کیا، اور وہ انہیں ایک درخت کے ساتھ باندھ گھر چلا گیا۔

گھر جاکر سب سے پہلے اُس نے اپنی استری سے پوچھا کہ ہے پریہ! بھلا یہ تو بتا کہ تمہارے لئے میں جو اتنے کرور کرم کرتا ہوں، یاتریوں کو لوٹتا اور پران لیتا ہوں، اس پاپ کرم کا جو ڈنڈ ملے گا اُس کو تو بھی بھوگے گی؟

پتی کے مُکھ سے یہ وچن سُن کر استری نے کہا کہ بھلا کبھی ایک کے کرم کا پھل دوسرا بھی بھوگتا ہے؟ تم جو پاپ کرتے ہو اُس کا پھل بھی تم ہی بھوگو گے۔ دیکھو! میں تجھے کب کہتی ہوں کہ تم ہمارے لئے ایسا کُو کرم کرو۔ اگر تو اُس کرم کو بُرا سمجھتا ہے تو چھوڑ دے۔ اور محنت مزدوری سے ہمارا اور اپنا پیٹ پال۔ یہ جواب سنکر رتناکر کو بہت دکھ ہوا، اور پھر یہی سوال باری باری پتروں اور کنیاؤں سے پوچھا گیا، پر تو سب نے یہی جواب دیا کہ ہم تیرے ڈنڈ کے بھاگی نہیں ہیں تو اکیلا ہی پاپوں کے پھل بھگتے گا۔ اب تو رتناکر کی آنکھیں کھل گئیں۔ اُس کا ہردیہ پشچاتاپ کے ساگر میں ڈوب گیا، اور وہ روتا ہوا گھر سے لوٹا۔ بن میں جاکر اس نے سادھوؤں کو کھول دیا اور آنکھوں سے آنسو بہاتا ہوا اُن کے پاؤں میں گر پڑا، اب وہ رتناکر پہلا رتناکر نہ تھا۔ اسی ایک واقعہ نے اُسے کچھ کا کچھ بنا دیا تھا۔ وہ گڑگڑا کر پرارتھنا کرنے لگا کہ ہے مہاتماؤ! اب میری رکشا کرو میں بہت بھولا ہوا تھا۔ اب میں اس بھو ساگر سے کس پرکار پار اتروں آپ نے مجھ سے یہ کُو کرم چھڑوائے ہیں، پر تو اب پاپوں سے چھوٹنے کا اُپائے بھی بتاؤ۔

رتناکر کی یہ دشا دیکھ کر سادھوؤں نے کہا کہ ہے بھائی! "رام رام" اس منتر کا جاپ کر۔ تیرے سب پاپ دُور ہو جائیں گے۔ اتنا کہہ کر وہ سادھو چلے گئے اور رتناکر تمسا ندی کے کنارے بن میں جاکر اُسی منتر کا جاپ کرنے لگا۔ کئی برس تک وہ اُسی استھان پر سمادھی لگائے بیٹھا رہا۔ اُس کی انتر آتما میں پرکاش ہو گیا، اور اس کا ہردیہ برہمانند میں مگن ہو کر سنسار کو اور اپنے آپ کو بھی بھول گیا۔ اتنے طویل عرصے میں اُس کے چاروں طرف مٹی کا بڑا بھاری ڈھیر لگ گیا اور کیڑوں نے اُسکے اندر بانبیاں بنا لیں کئی برس کے بعد رتناکر بانبی یعنی بالمیک سے باہر نکلا اور اسی سے اُس کا نام رشی بالمیکی مشہور ہو گیا۔ مہارشی بالمیکی اب آشرم میں رہ کر بھگوان کی بھگتی کرنے لگے اور ان کے ہردیہ میں دیا کا چشمہ بہنے لگا۔ ایک دن وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ تمسا ندی کے تٹ پر اشنان کرنے گئے۔ وہاں پر سارس پکشیوں کا جوڑا درخت پر کھیل رہا تھا۔ مہارشی بالمیکی جی پرکرتی کی سُندرتا کو اور سارس کے کھیل کو دیکھ کر خوش ہو رہے تھے کہ اتنے میں ایک شکاری نے بان سے نر سارس کو مار ڈالا۔ اب سارس کی مادہ جو بڑے پریم سے سارس کے ساتھ کھیل رہی تھی اچانک نر کے گر جانے پر چیختی ہوئی آس پاس گھومنے لگی۔ اُس سمے بالمیکی کے مَن میں بڑا دکھ ہوا اور وہ شاپ دیتے ہوئے کہنے لگے۔ ہے نی شاد! اننت کال تک تجھے سکھ نہ ملے کیونکہ تم نے کام سے موہت ہوئے سارس . . . . کو مار ڈالا ہے۔

یہ شاپ دیکر وہ اپنے آشرم میں آگئے، انھوں نے اُس دُکھ کو بھلانے کا جتن کیا، پر تو وہ نہ بھولا، اور بار بار دہرا یا

الفاظ کو دوہرانے لگے، اتنے میں پرجاپتی برہما ان کے پاس آئے اور بولے، ہے مہامنی! یہ شبد جو تو کہہ رہا ہے یہ اپنے آپ
ہی ایک شلوک بن گئے ہیں۔ سو تو شری رام چندر جی کا جیون چرتر اس پرکار کے شلوکوں میں مکمل کر۔ اس سے تیرے
من کا ڈر دور ہو جائے گا اور میں تجھے یہ ور دیتا ہوں کہ جب تک سورج چندر سار رہیں گے، تب تک یہ کوتیا بھی اٹل رہے گی ــــ
مہامنی نارد تجھے رام چندر جی کا جیون چرتر بتا دیں گے۔ اُن سے سن کر تو کوتیا میں راماین کی رچنا کر۔ ہے مہارشی! میں یہ
ور دیتا ہوں کہ تیری رچنا امر رہے گی، تیرا یش سنسار میں اٹل رہے گا اور رام چندر کی کیرتی کے گانے سے تجھے
سوگ کا لافانی آنند ملے گا۔ ہے مہامنی! تیری رچی ہوئی راماین کو جو کوئی بھی سنے گا، سنائے گا، پڑھے گا.... یا
پڑھائے گا، وہ دھنوان اور سنسار کے تمام سکھوں کو پراپت کر کے انت میں بیکنٹھ کو پراپت کرے گا۔

دیباچہ!

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کے دن بھارت پر قیامت ٹوٹی۔ ہمارا دیش دو حصّوں میں تقسیم ہو گیا بھگوان رام کے پتر لو کا بسایا ہوا لاہور اور کش کا قصور ہاتھ سے نکل گیا۔ اس بھیانک سنکٹ کال میں جن و دھن کی کتنی ہانی ہوئی۔ اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ ہم ۱۵ اگست کو لاہور سے نکلے، ہزاروں روپئوں کی جائداد چھوڑ کر۔ یہ سب کچھ ہوا اور ہم نے سہن کیا۔ اس لئے کہ سینکڑوں برسوں کی غلامی کے بعد ہم آزاد ہوئے تھے تاکہ پھر سے رام راجیہ کی جھانکی دیکھیں۔ آزادی کی جھنکار نے ہمیں سب کچھ بھلا دیا، اور ہاں ایک بات میں نہ بھول سکا، وہ تھے میرے دو گرنتھ "بالمیکی رامائن" اور "مہا بھارت"۔ یہ دونوں گرنتھ مجھے پرانوں سے بھی پیارے تھے۔ من میں صرف ایک بات ہی سمائی رہتی تھی کہ ادب کے (ساہتیہ کے) ان دونوں گرنتھوں کا کس طرح دوبارہ کلیان ہو۔ ان کی ایک کاپی بھی تو پاس نہ تھی، پرماتما کی کرپا سے دیہاتی پستک بھنڈار دہلی کے مالک شری سُول چند جی سے بھینٹ ہوئی اور انہوں نے ان دونوں گرنتھوں کے دوبارہ کلیان کا بیڑا اٹھایا۔ ہم ان کی اس خدمت کے لئے مشکور ہیں۔ پہلے ہم نے یہ گرنتھ لاہور میں اپنے ودھا وا پرنٹنگ پریس میں چھاپا تھا۔ بالمیکی رامائن کے تین ایڈیشن (ہندی میں ہی) شائع کئے گئے ہیں۔ اب پہلی بار آپ کی خدمت میں اُردو کا ایڈیشن پیش کیا جا رہا ہے۔ چوتھا ہندی ایڈیشن دیہاتی پستک بھنڈار کا ہی مرہون منت ہے۔ ہم نے اس کے چھاپنے اور بیچنے کے جملہ حقوق ہمیشہ کے لئے بھارت کی ہر ایک زبان میں ان کو دیئے ہیں۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ دونوں گرنتھ جلدی ہی ختم ہو گئے اور اس کا پانچواں ایڈیشن بھی اُردو کے پہلے ایڈیشن کے ساتھ نکلنے جا رہا ہے۔ امید ہے کہ اس افادی ادب کی آپ رکھشا کریں گے، کیونکہ یہی دونوں گرنتھ ہندو جاتی کے وشال گرنتھ ہیں۔ جن پر ہماری جاتی کھڑی ہے۔ رامائن میں رام چندر جی کو مریادا پرشوتم کہا گیا ہے۔۔۔۔ اُن کا جیون بھٹکے ہوئے انسانوں کو صحیح راستہ دکھاتا ہے۔ اور بتلاتا ہے کہ انسان کو اس مریادا کے اندر رہنا چاہیئے۔ اس گھور کل یگ میں تو رامائن ہی ایک ایسا جہاز ہے جو انسان کو اس بھوساگر سے اُتار سکتا ہے۔ اس میں دھرم نیتی، راج نیتی، بھائی بھائی کا پریم، پتی پتنی کی محبت، ماتا پتا کے متعلق اولاد کا فرض، ناری دھرم، متروں کا آپس میں سلوک، وغیرہ موضوعات پر کتھا کے پرسنگ سے سنجیدگی سے غور کیا گیا ہے، رامائن کو پڑھ کر اگر اس کی سکھشاؤں پر ہم چلیں اور اپنے جیون کو اُس کے مطابق بنا لیں، تو بلاشبہ عبادت آج سورگ بن جائے۔ یہاں کا ایک ایک آدمی دیوتا مانا جائے آپ رامائن کے واقعات پر غور کریں، تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم کسی تہذیبی اور تمدنی معیار کے مالک تھے ؎

رام بن باس

ذرا شری رام چندر جی کے بن باس کو ہی لے لیجیے۔ کیکئی مہاراج دشرتھ سے وہ دو ور مانگتی ہے جو اس نے دیو اسر سنگرام میں اُس سے پراپت کیے تھے۔ اب ایک طرف پتر کا پریم ہے اور دوسری طرف سچائی ہے۔ اُن کا ہردیہ اُس سمے بیاکل ہو جاتا ہے۔ پتر پریم سے بے ہوش ہو جاتے ہیں، مگر سچائی کا پلڑا بھاری رہتا ہے۔ انھوں نے پتر کو چودہ برس کے لئے گھور بن میں بھیج دیا۔ خود بھی اُس کے ویوگ میں کال وش ہو گئے۔ مگر سچائی کو ہاتھ سے نہ جانے دیا، اور اپنے پرن کو پورا کیا۔ اب بھرت پتا کی آگیا سے راجہ بن چکا ہے۔ پرنتو جیوں ہی اُس نے یہ خبر سنی، بے ہوش ہو کر گر پڑتا ہے، اور ننگے پاؤں ننگے سر بن میں جا کر بھائی کے پاؤں میں پڑتا ہے۔ اور دین ہو کر پرارتھنا کرتا ہے کہ آپ واپس چلیے اور ایودھیا کا راجیہ سنبھالیے، پرنتو وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ پتا کی آگیا کو ٹال کر اگر سورگ کا راجیہ بھی ملے تو قبول نہ کروں گا۔ اُس سمے بھرت بار بار اُنہیں راجیہ لینے کے لئے پرارتھنا کرتا ہے، اور وہ اُسے بار بار ٹھکرا دیتے ہیں۔ یہ ہے آدرش، یہ ہے بھائی بھائی کا پریم اور یہ ہے سچائی کا تصور۔ مغربی فلاسفر راماین کو ایک بناوٹی کہانی کہتے ہیں، مگر حقیقت تو یہ ہے کہ دھن اور راجیہ کی خواہش سے ایک دوسرے کا گلا کاٹنے پر تیار رہنے والے لوگ، اتنے اُونچے آدرش کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ اُن کے خیال میں انسان کا دل اور عمل اتنا مقدس ہو ہی نہیں سکتا۔

پتی ورت دھرم!

مہارانی سیتا کا پتی ورت دھرم بھی دیکھیے۔ پتی کو بن باس ملتا ہے، مگر وہ راج محلوں کے سکھوں کو چھوڑ کر بن کے دکھوں کی چنتا کیے بنا اُن کے ساتھ جاتی ہے۔ رام کہتے ہیں کہ ہے سیتے! تو گھر میں رہ، بن کی تیز دھوپ، سخت سردی اور بھوک پیاس تھکان کو نہیں برداشت کر سکے گی۔ بن کی سخت بارشیں، کٹیلے مارگ تجھ کو راس نہ آئیں گے، مگر وہ جواب دیتی ہے کہ ہے ناتھ! آپ کے ساتھ رہ کر مجھے یہ دکھ سورگ کے سمان معلوم ہوں گے۔ میں اپنے کیشوں سے مارگ کے کانٹے صاف کروں گی، اور آپ کے چرنوں میں رہوں گی۔ آہا! کیسا سورگ کا درشیہ ہے، اسے پڑھتے پڑھتے کٹھور سے کٹھور ہردیہ والے انسان کے دل میں اگادھ شردھا پیدا ہو جاتی ہے۔ ستی سادھوی کام سے اندھے ہوئے راون کے بس میں پڑ جاتی ہے۔ وہ اُسے انیک پرکار سے دکھ دیتا ہے۔ تلوار لے کر اُس کو مارنے دوڑتا ہے۔ پرنتو وہ رام کی مورتی کو ہردیہ میں دھارن کرتی ہے، اور اس کی طرف دیکھتی تک نہیں۔ راماین ہمیں پتی ورت دھرم کی اُچ شکشا دیتی ہے۔

بھائی بھائی میں پریم!

لکشمن کا رام کے پرتی اگادھ پریم پڑھ کر کس نیتروں سے آنند کے آنسو نہیں نکل پڑتے۔ بڑے بھائی کو بن باس ملتا ہے۔ پرنتو چھوٹا بھائی ساتھ جاتا ہے۔ چودہ برس تک سپاہیوں کا سا جیون بسر کرتا ہے، اور اتنا لمبا سمے بھائی کی سیوا میں بن میں لگا دیتا ہے چودہ برس میں ایک دن بھی سوتا نہیں، اور بھائی کی اپنے پرانوں سے بڑھ کر سیوا کرتا ہے۔

اسی پرکار سگریو اور رام کی دوستی کی بات ہے، وہ بانر جاتی کا راجہ بے شمار سینکوں کے ساتھ لنکا پہ جاتا ہے اور اپنے متر کی خاطر لاکھوں جیوں کو کٹواتا رہتا ہے۔

سیتا بن باس

سب سے اونچا آدرش جو رامائن دکھاتی ہے، وہ راجہ کا پرجا کے ساتھ پریم ہے۔ رام کی پرجا میں نہ کوئی چور تھا، نہ گرو گھاتی تھا، اور نہ کوئی نندک تھا۔ نہ جواری، نہ شرابی، نہ عیاش، نہ جھوٹ بولنے والا، اور نہ کوئی ناستک تھا۔ اگنی ہوتر کے دھوئیں سے ہمیشہ ایودھیا پہ بادل چھائے رہتے تھے۔ وید منتروں کی آواز گونجتی تھی، لوگ سداچاری اور دھرماتما تھے۔ پرنتو یہ سب کچھ کیوں تھا؟ کیونکہ رام کے آچار وچار دھرم اور وید کے انوکول تھے۔ کوئی بھی ایسی حرکت وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے جس سے پرجا کا اخلاق بگڑے۔ اس کی مثال سیتا بن باس ہے، راون پہ وجے پا کر وہ سیتا کو لاتے ہیں، سیتا ستی ہے، پتی ورتا ہے اور شدھ چرترا ہے، یہ اُن کا وشواس ہے۔ اب یہ خیال پھیلتا ہے کہ پرائے گھر میں جو استری رہ کر آئے گی، سوامی کو اُسے رکھنا ہوگا، یہ بات رام کے کان تک پہونچتی ہے، اس پر وہ وچار کرتے ہیں کہ اگرچہ یہ خیال جھوٹا ہے مگر اس سے پرجا میں برائی پھیلنے کا امکان ہے، وہ سیتا کو ——— نردوش سیتا کو پرجا کے اخلاق کی رکھشا کے لئے بلیدان کر دیتے ہیں۔ اُسے بن باس دیتے ہیں۔ یہ ہے راجہ کا پرجا سے پریم جو رامائن پیش کرتی ہے۔

راج نیتی بھی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ دھرم نیتی ہی رامائن کا بنیادی خیال ہے، اور سماج نیتی کا یہ گرنتھ ثبوت ہے۔ دھنیہ ہیں رشی بالمیکی جنہوں نے اس قابل قدر گرنتھ کی رچنا کی ——— اور بھارتی سجنوں کی رکھشا کرتے ہوئے ہندو جاتی کو زندہ رکھا ہے۔ اس کتاب میں کئی ایک باتیں ایسی ہیں جنہیں پڑھ کر انسان ناممکن خیال کرنے لگتا ہے۔ مثال کے طور پہ پونچھ سے لنکا جلانا، پونچھ دھاری بانروں کا یدھ میں جانا اور چھلانگ مار کر ساگر پار کرنا۔ یہ باتیں حقیقت میں منی نے النکار کی شکل میں کہی ہیں۔ انسانوں میں بانر نام کی ایک جاتی تھی، جو رامائن کے سکھیوں سے صاف سمجھی جاتی ہے۔ جیسے ہنومان کا رام کے ساتھ بھینٹ کرنا۔ وہاں رام اس کے شبدوں کی پرشنسا کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بنا پڑھے ایسا بولنا کٹھن ہے وغیرہ۔ انیک استھانوں پہ بانروں کا

بولنا۔ نانا پرکار کی کلوں سے پتھر اُکھاڑنا اور ساگر پر پُل باندھنا، وید منتروں سے بالی کا داہ سنسکار کرنا، اور سگریو کی استری تارا کے کیش، بستر اور بھوشنوں کا ذکر کرنا، اُس کا رونا وغیرہ باتوں سے ظاہر ہے کہ بانر نہیں، بلکہ انسان تھے، مگر اُن کی جاتی کا نام بانر تھا۔ ہنومان کا لنکا کو جلانا بھی حقیقت میں اِن ہی ناممکن باتوں میں سے ہے۔ صداقت میں نہ کوئی پونچھ تھی اور نہ وہ بندر تھا۔ راون نے کوئی بانس وغیرہ کی پونچھ بنا کر اُس کی کمر میں باندھی ہوگی اور بانر کا بندر بنا کر اُن کی ہنسی اور اُن کا اپمان کرنے کی کوششیں کی ہوں گی، اور اسی وجہ سے اُس نے لنکا کو جلا ڈالا ہوگا۔

یہ گرنتھ ہندو جاتی کے لئے امرت کے سمان ہے اور میری تو یہ پختہ رائے ہے کہ جب تک امرت کا پان ہماری جاتی کرتی رہے گی زندہ جاوید اور مسرت انگیز رہے گی۔ مجھے اس پستک کے لکھنے میں مختلف اقسام کی رُکاوٹوں سے دوچار ہونا پڑا ہے اگر کچھ خامیاں رہ گئی ہوں تو معاف فرمائیں گے، ایسا میں خیال کرتا ہوں۔ آخر میں پرماتما سے یہی مانگتا ہوں کہ ہندو جاتی کے لوگ اس کو پڑھ کر اس کے مطابق چلیں۔ اس سے اُن کا آپس میں بھائی بھائی، پِتا پُتر اور استری پتی کا پریم بڑھے اور ان کے گھر میں ایشور بھگتی اور لکشمی کا واس ہو۔

مخلص

جے گوپال

فہرست مضامین

منگلا چرن

دوہا:- منگلا چرن منگل کرو، کتھا آرمبھ ہوئے۔
شری رام چرت پُورن کرو، وِگھنا نہ لاگے کوئے۔

چھند

۱۔ یگ تریتا مکھ تھی رام نومی، جنہیں جانے جگ ترہ لوکی سنے۔
۲۔ بھئے پرگٹ پُورن پرش رام، سوہ اچھا بُدھی بل سنے۔
۳۔ کر بال لیلا سُکھ دیو، ور پائے بھئے بھگتی کری۔
۴۔ کر وشوامتر کا یگیہ پُورن، دھنش توڑ کر سیتا وری۔
۵۔ بھیو پرشو رام کو مان کھنڈن، ورکیکئی سُن بن گئے۔
۶۔ کر سیتو پار مردر راون، پھر اودھ مہی دِش کھت بھئے۔

سورٹھا

پڑھے جو ہت چت لائے، رام کتھا سب گُن مئی۔
تسکے رام سہائے، لوک سُکھی پرلوک ایشی

بال کانڈ

ایک دن شری بالمیکی مُنی اپنے آشرم میں بیٹھے پار برہم پرمیشور کے دھیان میں مگن اور کٹھن تپسیا میں لین تھے، کہ مہا رشی نارد جی اُن کے آشرم میں پہونچے۔ رشیوں میں سرشیٹھ نارد مُنی کو دیکھ کر بالمیکی مُنی نے آسن پادھیہ اور اردھ سے اُن کی پُوجا کر کے پوچھا۔ ہے منیوں میں سرشیٹھ نارد جی! آپ تین لوک، چودہ بھون، نو کھنڈ اور سات دیپوں میں گھومنے والے اور سارے سنسار کا سماچار جانتے ہیں، سو کرپا کر کے بتائیے کہ اس وقت سنسار میں کونسا ایسا پرش ہے جو گُنوں میں اتم ودوان، سداچاری اور پرانی ماتر کا ہت

چنتن کرنے والا ہے۔ جو ودّوان، گیانی اور اپنی پرجا کو خوش رکھتا ہے۔ جس کا من وکاروں سے خالی ہے، اور جو سب کا پیارا ہے۔ جس نے اپنے من کو قابو میں کیا ہے۔ کرودھ پر دجے پراپت کی ہے، اور یُدھ میں جس کے کرودھ سے دیوتا بھی بھئے کھاتے ہیں۔ ہے نارد جی! ایسے مہاپرش کا حال میں آپ کے مُنھ سے سننا چاہتا ہوں۔ سو کرپا کر کے کہئے ___

بالمیکی مُنی کے اِس سوال کو سُن کر نارد جی بہت پرسنّ ہو کر بولے۔ ہے پرم تپ بالمیکی! میں آپ کو ایسے مہاپُرش کی کتھا سناتا ہوں جس کے سننے سے پرانیوں کا کلیان ہو، سنسار میں سکھ، سداچار اور دھرم بڑھے، اور جو کوئی اس مہاپرش کی کتھا سُنے گا، وہ امر پدوی کو پراپت ہوگا۔ اس لئے تم من لگا کر سنو۔

ہے مُنی راج بالمیکی! مہاراج اِکشواکو کے کل کا رتن، سب گنوں سے بھرا مہاتما رام اُس سمے سارے سنسار میں پرسدھ ہے۔ اِس ترتیا یگ میں اُس کے سمان دھیر، ویر وکرمی، اندریہ جِت، تیجسوی، سداچاری، سچا، پریہ وچن بولنے والا، دیالو، شتروؤں کا ناش کرنے والا، شیر کے سمان اُونچے کندھے اور وشال ہردیہ والا، جس کا مستک سدا ہنستا رہتا ہے، جس کے سُندر نیتر کانوں تک چلے گئے ہیں، بلوان، دھنش دھاری لمبی باہوں والا، سندر گردن والا، دھرماتما، درڑھ برت، سدا اپنی پرجا کے ہت میں لگا رہنے والا۔ ودّوان، نرمل شریر اور نرمل ہردیہ والا، بوڑھوں کو آدر دینے والا، پرجاپتی کے سمان سُکھ بھوگی، پرانی ماتر کا ہمدرد، کشتری دھرم میں پُورا، وید، ویدانگ کو اچھی طرح جاننے والا، جس کی اسمرن شکتی تیکھی ہے، جس پرکار ساری دنیا سمندر کا سہارا لیتی ہے اُسی طرح سارے سدگنوں کا آدھار روپ، سب پر سمان درشٹی رکھنے والا، کوشلیا نندن، سمندر کے سمان اُدار اور ہمالیہ کے سمان استھر سوبھاؤ والا ہے۔ شکتی میں رام، وشنو کے اور سُندرتا میں چندرما کے سمان ہے۔ کرودھ میں اُس کا مکھ منڈل اگنی کے سمان سنسار کو ڈرا دیتا ہے، اور کشما میں وہ پرتھوی کے سمان ہے۔ دان میں وہ کبیر کے سمان ہے اور سچ بولنے میں وہ ساکشات دھرم ہے۔ ایسے شری رام چندر کی کتھا جو کوئی آدمی سُنے وہ پرم پد کو پراپت ہو۔ اتنا کہہ کر بالمیکی مُنی کے پرتی نارد جی نے سنکشیپ میں شروع سے آخر تک یعنی رامچندر جی کے اوتار سے لے کر راون ودھ تک سمپورن کتھا سنائی۔ جس کو سُن کر بالمیکی مُنی جی پرم پرسنّ ہوئے اور بڑے آدر ستکار اور پوجا کر کے نارد جی کو وداع کیا۔ 18.5.70

مہامُنی نارد جی کے چلے جانے پر بالمیکی جی اپنے شِشیوں کے ساتھ پرم پوتر تمسا ندی کے کنارے پر گئے۔ اُس دیو ندی کی سُندرتا کو دیکھ بہت خوش ہوئے۔ بالمیکی جی اپنے شِشیہ بھاردواج منی سے بولے ہے مہاراج! دیکھو اس ندی کا جل تپسیوں کے سمان کیسا صاف، نرمل اور شانت ہے۔ سو کلش کو یہیں رکھ دو اور پہننے کے لئے ولکل دو۔ ہم اشنان کریں گے۔ بھاردواج سے ولکل لے کر مہامُنی بالمیکی پرکرتی کی سندرتا اور بن کی شوبھا دیکھنے لگے۔ جہاں ہنس، سارس کُونج رہے تھے۔ اور بسنت کی ہوا سے جھومتی ہوئی شاخوں پر پکشی مدھر کل رب سے گا رہے تھے۔

نرمل جل میں سونے کے سے پنکھوں والی مچھلیاں کھیل رہی تھیں، اور تیر کے پاس ہی کرونچ پکھشیوں کا ایک جوڑا چگ رہا تھا۔ جنہیں دیکھ کر مہامُنی بالمیکی اُس پرماتما کی لیلا کے درشیہ کا آنند لینے لگے۔ اتنے میں ہی ایک بیادھ نے اُس جوڑے میں سے نر کرونچ کو ایسا تیر مارا کہ وہ بیچارا پھڑپھڑا کر بھومی پر لوٹنے لگا اور دیکھتے دیکھتے ٹھنڈا ہو گیا۔ اپنے پتی کرونچ کو لہو سے بھرا دیکھ اُس کی استری بیاکل ہوئی نیتروں سے جل کے بند گراتی اُس کے آس پاس گھومنے لگی۔ اُس کرونا جنک ہتیا کو دیکھ کر بالمیکی نے کرودھ سے بیادھ کو شراپ دیا کہ۔ "ہے بیادھ! کام پیڑت اِس نردوش پکھشی کو تو نے مار ڈالا، جا تو بھی کبھی چین نہ پاوے گا، اور انیک برشوں تک بیاکل رہے گا۔"

اس پرکار بیادھ کو شراپ دے کر مہامُنی اشنان کر کے اپنے آشرم میں لوٹے۔ لیکن کرونچ کے مرنے اور کرونچی کے رونے نے اُن کے ہردیہ پر ایسا اثر کیا کہ اُن کا ہردیہ ایک چھن کے لئے بھی شانت نہ ہوتا۔ اُٹھتے بیٹھتے وہی درشیہ اُن کے ہردیہ کو بیاکل کرنے لگا۔ بھگوان کا دھیان، سمادھی اور دید ویدانگ کی کتھا اور رشیوں کے ساتھ گیان چرچا کوئی بھی بات ان کے من کو شانت نہ کر سکی۔ تب بہت ہی شوک آتُر ہو کر وہ اُس پر وچارنے لگے کہ یہ کیا ہو گیا۔ چر کال تک وہ اِسی وچار میں مگن بیٹھے ترک کر رہے تھے کہ منیوں کے ایش برہما ان کے آشرم میں پدھارے۔ برہما کو دیکھ کر بالمیکی منی نے اُن کی پوجا ارچنا کی اور آسن دیا۔ لیکن دھیان اُن کا اُسی کرونچ کے جوڑے کی طرف لگا رہا، اور برہما کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے وہ بار بار ٹھنڈی سانس لینے لگے۔ اُن کی یہ دشا دیکھ کر برہما جی پوچھنے لگے۔ ہے مہامنی! پرم تپسوی اور شانت سبھاؤ ہوتے ہوئے بھی آج میں آپکے چِت کو ستھر نہیں دیکھتا۔ ہے مُنی سریشٹھ! اس کا کیا کارن ہے؟ تب بالمیکی جی نے برہما کو کرونچ پکھشی کی ہتیا کی کہانی سنا کر کہا۔ ہے منیشی! جس سمے سے میں نے اُس کرونچ کو مرتے اور رونے سے بیاکل اُس کی استری کو دیکھا ہے میرا ہردیہ اشانت ہو اُٹھا ہے۔ اِس کو استھر رکھنے کا میں نے بہت جتن کیا ہے۔ لیکن یہ استھر نہیں ہوتا۔ اس کا کارن ہے پربھو! آپ گھٹ گھٹ کے جاننے والے ہیں۔ مجھے کوئی ایسا اُپائے تبلا دیں جس سے من استھر ہووے۔ تب برہما بولے۔ ہے بالمیکی! بھگوان رام کی کیرتی اور یش گائن کرنے سے تمہارا بیاکل من شانتی کو پراپت کرے گا۔ اس میں ذرا بھی سندیہہ نہیں ہے۔ سو جس پرکار مہارشی نارد نے تم کو رام چندر کا جیون چرتر سنایا ہے اُسے تم آدی سے انت تک وستار پوروک رچو اس سے سارے جگت کا کلیان ہوگا، اور ہے بالمیکی جی! میں ور دیتا ہوں کہ اسی رام چرتر کے لکھنے سے تمہاری کیرتی امر ہو گی۔ تمہارا یش سنسار میں اٹل ہوگا۔ اور تمہارا نام جب تک سوریہ اور چندرما ہیں، کبھی نہ ہٹے گا۔

شری برہما جی کے چلے جانے پر مہامُنی بالمیکی جی نے بھگوان رام چندر کے چرتر کو اس پرکار رچا ؛

کتھا-آرمبھ

سریو ندی کے تٹ پر کوشل نام کا ایک بڑا سُندر دیش ہے۔ اَن اور دھن سے پری پُورن اس دیش کی ایودھیا نام کی پرسِدھ راج دھانی ہے جس کو مہاراج منو نے بسایا تھا۔

اندر پوری کے سمان اس وشال اور سُندر نگری میں سوریہ کُل کے اتنس مہاراج دشرتھ راج کرتے تھے۔ مہاراج دشرتھ چاروں ویدوں کو جاننے والے، شورویر، پرمیشور کے بھگت اور سدا پرجا کو پرسنّ رکھتے تھے۔ ان کے راج میں کوئی چور، شرابی، جواری، جھوٹ بولنے والا اور ناستک نہیں تھا، ایک دن مہاراج دشرتھ نے سندھیا، اشنان اور بھوجن سے نپٹ کر درپن میں اپنا متھ دیکھا تو اُن کو اپنے بھونرے کے سمان کالے بالوں میں ایک سفید بال دکھائی دیا۔ یہ دیکھ انھوں نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور بولے — ہا! یوون استھا میرا ساتھ چھوڑ گئی اب میں بوڑھا ہوا اور یہ سفید بال مانو کال بھگوان نے مجھے مرتیو کا سندیش بھیج دیا ہے۔ ادیو! کیا سُوریہ کُل کا نشان اس سنسار سے مٹ جائے گا؟ میرے مرنے کے بعد کون اسے بڑے راج کو سنبھالے گا؟ مہاراج منو، اِکشی واکو، دلیپ اور اج کا نام میری مرتیو کے ساتھ ہی مٹ جائے گا؟ ہا! پُتر کے بنا یہ راجیہ، عیش، سُکھ اور سمپتی بچھو کے سمان میرے ہردیہ کو ڈنک مارتی ہے۔ وہ آدمی جو نردھن ہیں، لیکن جن کے آنگنوں میں سنتان کھیلتی ہیں، جن کے کپڑے مٹی میں کھیلتے ہوئے پتروں کو گود میں اٹھانے سے میلے ہو گئے ہیں۔ مجھ سے ہزار گنے اچھے ہیں۔ اب مجھے اس راجیہ سے کیا کام؟ ان وچاروں میں مگن ہوئے مہاراج دشرتھ گھور چنتا میں ڈوب گئے۔ تب یکا یک اُن کے من میں سنکلپ اٹھا کہ پُتر کے لئے کیوں نہ اشومیدھ یگیہ کروں۔ ممکن ہے پرماتما مجھ پر پرسنّ ہوں۔

تب اُس دھرماتما نے گورو وسشٹھ کو بُلا کر کہا، ہے گورو! پتر کے نہ ہونے سے میرا ہردیہ بہت دُکھی ہے۔ اسلئے اشومیدھ یگیہ کر کے من چاہی سنتان پانا چاہتا ہوں۔ آپ گورو ہیں، بھوساگر کے تارنے والے ہیں۔ آپ مجھے رائے دیں۔ تب وسشٹھ جی پرسنّ ہو کر بولے۔ ہے راجن! تمہاری منو کامنا پوری ہو گی۔ تم یگیہ کی سامگری جوڑو۔ سریو ندی کے اُتری کنارے پر یگیہ بھومی بناؤ اور جلدی ہی شیام کرن گھوڑا چھوڑ دو۔ گورو وسشٹھ کے مُکھ سے یہ وچن سُن کر، پرم پرسن ہو کر مہاراج دشرتھ نے سب منتریوں کو یگیہ سامگری تیار کرنے کی آگیا دی، اور سوئم محل میں جا کر اپنی پرم پریہ رانیوں سے بولے کہ تم یگیہ کی دیکشا لو۔ میں پُتر کے لئے یگیہ کروں گا، مہاراج کے وچن سن کر رانیوں کے اُداس ہوئے مُکھ ایسے پرسنّ ہو گئے جیسے سوریہ کے اُدئے ہونے پر مُرجھائے ہوئے کمل کھِل اُٹھتے ہیں۔

رام، لکشمن، بھرت اور شترو گھن کا جنم

مہاراج کی آگیا سے تھوڑے ہی دنوں میں یگیہ کی ساری سامگری تیار ہو گئی۔ بہو مولیہ رتنوں اور انیک

پرکار کی منیوں سے یگیہ شالہ سجائی گئی، دیش دیشانتر سے بڑے بڑے پنڈت، ودّوان۔ رشی اور منی یگیہ کروانے کے لئے آگئے۔ جب سب تیاری ہو چکی تو دسشٹھ آدی راج گورو اور سارے منتریوں کے ساتھ مہاراج دشرتھ اپنے پرم متر انگ دیش کے راجہ لوم پاد کے جنوائی رشیہ شرنگ کو آگے کر کے یگیہ شالہ میں پروشٹ ہوئے اور وید آدی شاستروں کے انوسار ودھی پوروک یگیہ کرنے لگے۔

یگیہ سماپت ہونے پر پتر کی اچھا والے مہاراج دشرتھ نے رشیوں سے کہا، ہے رشی گن! آپ لوگوں نے بڑے پریشرم اور ودھی سے اس مہان یگیہ کو پورن کیا ہے۔ اس لئے جتنی بھومی چاہو میں دان میں دیتا ہوں۔ تب رشی بولے۔ ہے راجن! آپ اس ساری پرتھوی کے راجہ ہیں اور آپ ہی اس کی رکھشا کر سکتے ہیں۔ ہمیں اس کے پالن کرنے کا سمرتھ نہیں۔ کیونکہ ہم سدا وید آدی شاستروں کے پڑھنے میں لگے رہتے ہیں۔ یہ سن مہاراج نے ان کی اچھا انوسار سورن، چاندی اور بہت سا دھن اور گوئیں دان دیں، اور پھر یگیہ اگنی کے پرسا د چرو کو اپنی رانیوں میں بانٹ دیا۔ جسے کھا کر وے تتکال گربھ وتی ہوئیں۔

یگیہ سماپتی کے بعد باری باری سے چھ موسم بدل گئے۔ بارھواں چیتر ماس آنے پر نومی تتھی کے دن پنروسو نکشتر میں سوریہ، منگل، شنی، برہسپتی اور شکر جب اپنے اپنے اُچ استھانوں میں آگئے تب کرک لگن کے اُدے ہونے پر شری بھگوان رام چندر جی کا جنم ہوا۔ اُس سمے بڑے تیجسوی اور روپ وان پتر کو پاکر ماتا کوشلیا کی ایسی شوبھا ہوئی جیسے بال سوریہ کے اُدے ہونے پر پورب دشا شوبھائے مان ہوتی ہے۔ اُس کے بعد کیکئی کے گربھ سے شبھ لکھشنوں والے بھرت کا جنم ہوا، اور پھر سمترا نے بڑے تیجسوی لکھشمن اور شتروگھن کو جنم دیا۔

چاروں پتروں کے جنم کا سماچار پاتے ہی مہاراج دشرتھ گدگد پرسنّ ہوئے۔ گندھرو لوگ مدھر سُروں سے گانے لگے۔ اپسرائیں ناچنے لگیں۔ ساری ایودھیا میں منگل چار ہونے لگے، اور دیوتا لوگ ومانوں میں بیٹھ کر آکاش سے پشپ برسانے لگے۔ مہاراجہ دشرتھ کا دوار بھاٹ، ڈاڑھی اور دان لینے والے برہمنوں سے بھر گیا۔ جن کو ہیرے، موتی، سونا، چاندی اور گوئیں دے کر مہاراج نے سنتشٹ کیا۔ ان چاروں پتروں کا نام وید ودھی سے گورو دسیشٹھ نے رام، لکھشمن، بھرت اور شتروگھن رکھا۔

اِن میں رام چندر جیسے گنوں میں بڑے تھے ویسے ہی آیو میں بھی بڑے تھے۔ چندرما کے سمان یہ اپنی پرجا کے پیارے تھے۔ ہاتھی، گھوڑے اور رتھ کے چلانے میں بڑے پروین، اور سدا اپنے پتا کی سیوا میں لگے رہتے تھے۔ چاروں پتروں میں ان کے ساتھ مہاراجہ کا وشیش لگاؤ تھا۔ جب یہ چاروں راج کمار مہاراجہ کے پاس بیٹھتے تو دشرتھ ایسے شوبھائے مان ہوتے جیسے چاروں دِک پالوں سے برہما شوبھا پاتے ہیں۔

وِشوامِترمُنی کا آنا اور مہاراج سے کُماروں کا مانگنا۔

ایک دِن دربار میں بیٹھے ہوئے مہاراج دشرتھ نے مہامنتری وسیشٹھ سے کہا، ہے گورو! میں اب بوڑھا ہوگیا ہوں، اور راج کمار بھی کشور اوستھا کو پراپت ہوگئے ہیں۔ منشیہ کا جیون جل میں بلبلے کے سمان چھن بھنگر ہے، اس کا کوئی بھروسہ نہیں۔ اس لئے میری اچھا ہے کہ میں کماروں کا وِواہ اپنی آنکھوں دیکھوں۔ اس لئے ہے گورو! کماروں کے یوگیہ کنیاؤں سے ان کے وِواہ کا پربندھ کرو۔ تب مہاراج اور وسیشٹھ اس وشئے پر وچار کرنے لگے۔ اِسی سمے مہامُنی وشوامِتر مہاراج سے ملنے آئے، اور دوارپال سے کہا کہ جلدی اندر جاکر راجہ سے میرے آنے کا سماچار کہو۔ دوارپال سے سُوچنا پاکر مہاراج دشرتھ بڑے آدر کے ساتھ مُنی کو اندر لے گئے اور آسن پادھیہ اردھیہ سے اُن کی پُوجا کی۔ تب بہت پرسنّ ہوکر مُنی نے مہاراج دشرتھ، گورو وسیشٹھ وام دیو اور دوسرے منتریوں سے کشل پوچھا۔ اِس پرکار جب یتھاوِدھی آدر ستکار کی باتیں ہوچکیں تو مہاراج سنگھاسن پر بیٹھ کر بولے۔ ہے مہامُنی وشوامِتر! آپ کے درشنوں سے میں کرتارتھ ہوا۔ آپ کے چرنوں کی رَج سے آج میرا گھر، دربار اور نگری پوتر ہوئی۔ ہے مہارشی! آج میں ایسا پرسنّ ہوا جیسا پُتر جنم کے دن ہوا تھا۔ ہے بھگوان کہئے آپ کا آنا کیسے ہوا؟ میں آپ کی کیا سیوا کرسکتا ہوں۔ یہ سُن کر وشوامِتر بولے۔ ہے راجن! سوریہ کُل کے راجاؤں کی رشی مُنی اور دیوتاؤں میں سدا سے ہی اٹل بھگتی رہی ہے۔ اس لئے آپ نے میرے وشئے میں جو وچن کہے ہیں وہ آپ کے ہی یوگیہ ہیں۔ ہے نرشریشٹھ! میں آپ کے پاس کچھ مانگنے آیا ہوں۔ پرنتو اگر آپ میرے وچن کو سویکار کرنے کی پرتگیا کریں تو میں کہوں۔ تب دشرتھ بولے ہے برہم رشی! آپ کے لئے میں اپنے پران بھی دے سکتا ہوں۔ مہاراج راج پاٹ تو کیا؟ آپ نی ثنک ہوکر کہئے۔ میں آپ کے وچنوں پر پھول چڑھاؤں گا۔ مہاراج کے اس اُتر سے پرسنّ ہوکر وشوامِتر نے کہا۔ راجن! میں نے یگیہ کرنا آرمبھ کیا ہے۔ پرنتو جس سمے وہ سماپت ہونے پر آتا ہے، اُسی سمے ماریچ اور سُوباہو نامک دو راکھشش وہاں آکر یگیہ کی ویدی میں لہو، ہڈی اور مانس پھینک دیتے ہیں۔ اور اس پرکار اُس بڑے یگیہ کو جس کے لئے میں کئی ماس سے جتن کر رہا ہوں، نشٹ بھرشٹ کردیتے ہیں۔ اگر میں چاہوں تو اُن دونوں کو چھن ماتر میں مار ڈالوں، پرنتو یگیہ میں کرودھ کرنے سے یگیہ نشٹ ہوجائے گا۔ اس وچار سے میں اُن پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا۔ بار بار کئے گئے اُن کے اُپدروں سے دکھی ہوکر میں آپ کے پاس آیا ہوں۔ آپ راجہ ہیں۔ کھشتریہ ہیں۔ رشی منی براہمن اور ساری پرجا کی رکھشا کرنا آپ کا دھرم ہے سو ہے نرشارْدُول! اس اُپدرو کو نیوارن کرنے کے لئے آپ مجھے اپنے بڑے پُتر کو دیویں۔ یہی مانگنے کے لئے میں آپ کے پاس آیا ہوں۔ ان کے ہاتھ سے اُن کی مرتیو ہوگی۔ یہ نشچے جانئے۔ ہے راجن! وہ تینوں راکھشش رام کے سامنے کھڑے بھی نہیں ہوسکتے۔ لڑنا تو کہاں؟ آپ رام کو بالک نہ سمجھیں۔ بال سوریہ بھی اندھکار کا ناش کر ڈالتا ہے۔

یگیہ کی دس راتریاں کمل نین رام کی ضرورت ہے۔ اس لئے ایسا کیجئے جس سے یگیہ کال بیتتا نہ جائے۔ اتنا کہہ کر سوریہ کے سمان تیجسوی مہامنی وشوامتر چُپ ہو گئے۔

مہامُنی وشوامتر کے وچن سُن راجہ دشرتھ کچھ کال کے لئے بے سُدھ سے ہو گئے۔ بجلی کڑکنے سے جیسے منشیہ کا ہردیہ ڈول جاتا ہے، اسی پرکار مہاراجہ دشرتھ تکیئے کے سہارے لیٹ گئے۔ اُن کا دماغ خالی سا ہو گیا۔ پرنتو پھر ہوش میں آ کر بولے۔ ہے وشوامتر! میں سوئم تمہارے یگیہ کی رکھشا کروں گا۔ میری ساری سینا جو تینوں لوکوں کو جیتنے میں سمرتھ ہے، تمہارے یگیہ کو نروگھن سماپت کرنے میں سہائتا دے گی۔ رام ابھی بالک ہے۔ راکھشسوں کی مایا کو نہیں جانتا۔ اُس نے کبھی یُدھ نہیں دیکھا۔ وہ کیا لڑے گا، اور ہے مُنی شریشٹھ! رام کے وِیوگ میں میں ایک چھن بھی نہیں جی سکتا، سو آپ اس کو نہ لے جائیں، اور اگر آپ اس کو ضرور لے جانا چاہتے ہیں تو میری چترنگی سینا اور میں سوئم رام کے ساتھ جاؤں گا، آپ اکیلے رام کو نہ لے جائیں۔

وشوامتر نے دیکھا کہ پُتر موہ سے راجہ اپنی پرتگیا سے پھسل رہا ہے۔ اُس نے کرودھ سے تیوری بدل کر کہا، ہے راجن! پہلے وچن دے کر اب پرتگیا بھنگ کرتے ہو، یہ رگھوکل کی ریت نہیں ہے۔ اگر آپ اپنی بات سے پھرتے ہیں تو میں رام کو نہیں مانگتا اور جیسے آیا ہوں ویسے ہی لوٹ جاؤں گا۔ اگر پہلے پتہ ہوتا کہ سوریہ کل کے ونش دھر اپنی پرتگیا پر قائم نہیں رہتے تو میں یہاں نہ آتا۔

اِتنا کہتے کہتے اُس سمے وشوامتر کے نیتر کرودھ سے انگاروں کے سمان جلنے لگے۔ رودش سے منہ لال ہو گیا، اور سارا راشٹر یہ کانپنے لگا۔

تب مہارشی کو ایسی کرودھ اوستھا میں دیکھ کر پرتھوی کانپ اُٹھی۔ دیوتا گن بھے بھیت ہو گئے۔ راج سبھا میں بیٹھے ہوئے منتریوں کا ہردیہ ڈولنے لگا۔ یہ حالت دیکھ کر گورو وسیشٹھ مہاراج دشرتھ سے بولے۔ ہے راجن! رگھو کا کل دھرماتما ہے۔ دھیر ہے، ستیہ بولنے والا ہے اور وچن کا پالن کرنے والا ہے۔ یہ بات سارے جگت میں پرسدھ ہے۔ آپ اپنے دھرم کو مت چھوڑیں۔ ہے نرشار دُول! "میں آپ کا کام کروں گا" ایسا کہہ کر جو نہیں کرتا، اُس کے یگیہ ہون تپ اور سارے شبھ کرم نشٹ ہو جاتے ہیں۔ اس لئے رام کو مُنی کے ساتھ بھیج دیں رام چاہے بالک ہے، استر ودّیا میں پروین نہیں ہے، پرنتو وشوامتر کی رکھشا کے لئے جانے پر راکھشس اس کو ہانی نہیں پہونچا سکتے۔ مہامُنی وشوامتر دھرم کی مورتی ساکھشات شکتی روپ اور سب پرکار کی ودّیاؤں کو جاننے والے ہیں۔ ان کے ساتھ رہنے سے رام شستر ودّیا میں پروین ہوں گے۔ ہے راجن! تین لوک چودہ بھون میں اِن کے سمان شستر ودّیا کا جاننے والا کوئی نہیں ہے۔ دھرم کے جاننے والا اور نئے نئے استروں کا آوشکار کرنے والا یہ سنسار میں ایک ہی ہے۔ یہ کُشک کا پُتر سوئم راکھشسوں کا ناش کر سکتا ہے۔ رام کے کلیان کے لئے وِدھی نے اسے تیرے پاس بھیجا ہے۔ اسلئے نشنک ہو کر پُتر کو اس کے ساتھ بھیج۔

وسیشٹھ کے یہ وچن سُن کر راجہ کو دھیرج ہوا اور اس نے پرست ہو کر رام اور لکشمن کو بلایا۔ ماتا پتا، گورو وسیشٹھ نے منگلاچار کیا، اس کے بعد خوش ہو کر پتا نے پتروں کا مستک سونگھا، اور دونوں کی بھجائیں وشوامتر کے ہاتھ میں سونپ دیں۔ جب رام اور لکشمن کو سنگ لے کر منی چلے تو سنکھ بجنے لگے۔ اور شیتل، مند، سگندھ بھتا وایو بہنے لگی۔ راستہ میں آگے آگے وشوامتر اور پیچھے کندھوں پر دھنش رکھے رام اور لکشمن دونوں بھائی چلے جاتے تھے۔ منی کے پیچھے چلتے ہوئے یہ دونوں چھوٹے چھوٹے دھنش دھاری ایسی شوبھا دیتے تھے جیسے برہما کے پیچھے اشونی کمار چلتے ہوں۔ اُس وقت دونوں بھراتا ہاتھوں میں دھنش لئے بڑی کانتی والے، گوہ کے چمڑے کے دستانے پہنے ہوئے، کمر میں چھوٹی چھوٹی تلواریں لٹکائے، منی کے پیچھے چلتے ہوئے ادوتیہ شوبھا دے رہے تھے۔

جب وہ تینوں چھ کوس تک چلتے چلتے سریو ندی کے دکشن تیر پر پہنچے تو مدھر بانی سے وشوامتر بولے۔ رام! جل لے کر آچمن کرو اور ندی میں اشنان کر کے من کی تھکاوٹ دُور کرو۔ یہ سمے دیر تھا گنوانے کا نہیں ہے۔ آج میں تجھے بالا اور اتی بالا نام کی ودّیائیں سکھاتا ہوں۔ ہے وتس! ان دونوں ودّیاؤں کا جاننے والا پرش سنسار میں سب سے سریشٹھ ہوتا ہے۔ یہ ودّیائیں سب ودّیاؤں کی ماتا ہیں۔ ہے رگھونندن! ان ودّیاؤں کے جاننے سے تجھے بھوک اور پیاس کبھی دُکھ نہ دے گی۔ اور سارے سنسار میں تیرا یش پھیلے گا۔ برہما کی پیدا کی ہوئی یہ دونوں ودّیائیں بڑی تیج والی ہیں۔ ہے سوریہ کُل منی! سرو گُن سمپن ہونے سے تو ہی اِن ودیاؤں کے گرہن کرنے کے یوگیہ ہے۔ تیرے لئے یہ بہت پھل دیں گی۔ تب سریو میں اشنان کر کے شدھ من ہو کر وشوامتر سے رام چندر جی نے بالا اور اتی بلا دونوں ودّیاؤں کو گرہن کیا۔ ودّیا گرہن کرتے ہی رام چندر جی کا مکھ ایسا کانتی مان ہو گیا، جیسے شرد رِتو میں سوریہ چمکتا ہے۔ اس کے بعد اُن تینوں نے اُس رات سریو کے تٹ پر ہی نواس کیا، اور دونوں بھائیوں نے گورو کے سمان وشوامتر کی سیوا کرتے ہوئے گھاس کے بچھونے پر رات وتیت کی۔

کام دیو کا آشرم!

پراتہ کال برہم مہورت میں گھاس کے بچھونے پر سوتے ہوئے دونوں بھائیوں سے وشوامتر بولے۔ ہے راگھو! راتری بیت گئی۔ اور سویرا ہو گیا۔ ہزاروں راکشسوں کا ناش کر کے سوریہ بھگوان اُدے ہونیوالے ہیں یہ سمے دیوتاؤں کو بہت پیارا ہے۔ ہے پترو! اُٹھو، شوچ اشنان اور داتن آدی سے نبٹ کر سندھیا اُپاسنا کرو۔ اگنی ہوتر سے بھگوان کو پرسن کرو۔ یہ سمے سونے کے یوگیہ نہیں ہے۔ تب منی کے کہنے پر دونوں بھائی گھاس کے بچھونے سے اُٹھے اور اشنان سندھیا آدی کرم سے نورت ہو کر منی کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ تب اُن کو سنگ لیکر

مُنی لنگکا کی طرف چلتے چلتے وہاں پہونچے جہاں گنگا اور سریو کا سنگم ہوتا تھا۔ وہاں کنارے کے پاس ہی بن میں گھور بن میں۔ تپسویوں کے سندر آشرم تھے۔ جنہیں دیکھ کر رام چندر جی بولے ہے مُنی ور! یہ پرم رمنیہ آشرم کس کا ہے؟ اور اس میں کون رہتا ہے؟ تب وشوامتر نے کہا کہ ہے راگھو! ایک سمے یہاں کیلاش پتی مہادیو نے گھور تپسیا کی تھی۔ اُن کے تپ سے بھئے بھیت ہو کر اندر نے کام دیو کو تپ بھنگ کرنے کے لئے بھیجا۔ کام دیو نے شیوجی کو اپنے بانوں سے بہت دُکھ دیا۔ تب کرودھ ہو کر مہادیو نے اپنے تیسرے نیتر سے بھسم کر دیا۔ تبھی سے وہ انگ رہت ہوا اور اس کا نام اننگ پڑا، اور اس دیش کا نام انگ دیش ہوا۔ سو یہ آشرم شیو کا ہے اور اُس کے بھگت یہاں نواس کرتے ہیں۔ ہے رام آج کی راتری یہاں پر ٹھہرو۔ تب گورو کی آگیا پا کر پرم پرسن ہو دونوں بھائیوں نے وہاں اشنان اور سندھیا اُپاسنا کی، اس کے بعد رات ہونے پر وشوامتر نے انیک پرکار کی کتھائیں کہہ کر دونوں بھائیوں کے ہردے کو پرسن کیا، اور پھر گائتری کا جپ کر کے گھاس کے بچھونے پر سو گئے ❊

تاڑکا ودھ۔

پھر پراتہ کال اٹھ کر مُنی وشوامتر رام اور لکشمن کو ساتھ لے کر ندی کے تٹ پر آئے۔ مہارشی اور راجکماروں کو دیکھ کر بن باسی مُنی ایک سندر نوکا لا کر بولے۔ ہے مہامُنی! راج کماروں کے ساتھ ناؤ پر سوار ہو کر آپ نِروگھن پار ہوں۔ تب وشوامتر اُن منیوں کا پوجن کر کے راج پُتروں سمیت نوکا پر سوار ہوئے۔ اور تھوڑے ہی سمے میں اُس دیگ بتی ندی کے پار ہوئے جو سمندر کو ملنے کے لئے بھاگی جا رہی تھی۔ ندی کے اُس پار ایک بھیانک بن تھا۔ جسے دیکھ کر رام بولے ہے گورو! یہ بن بڑا دُرگم ہے۔ جس میں جھلّیوں کا شور کانوں کو پھاڑے ڈالتا ہے، اور جنتوؤں کی بھیانک آواز چھن چھن میں اُٹھتی ہے۔ اس کے اندر جہاں تہاں بھالو، شُوکر، بھینسے اور ہاتھیوں کے جھنڈ پھرتے دکھائی دیتے ہیں۔ دھاوے، اشوکرن، لکُوبھ، بِل، تِندوک اور کیلے بیروں کے ورکشوں سے یہ ایسا سٹا گیا ہے کہ چاروں اور پرکاش ہونے پر بھی اس کے اندر اندھکار ہے۔ ہے مہارشی! یہ کونسا بن ہے اور اس کا کیا نام ہے؟ رام چندر جی کے ایسا پوچھنے پر وشوامتر بولے۔ ہے شتروؤں کے ناش کرنے والے! پورب کال میں یہاں ملدا اور کروس نامک دو بڑے سمردھ دیش تھے۔ دھن دولت، آدی اور پشو اور سندر بھونوں والے ان دیشوں کے ساتھ سارے بھارت کا بیوپار تھا۔ پرنتو کچھ سمے سے تاڑکا نام کی ایک یکھشنی کنیا یہاں سے دو کوس تک یاتریوں کا مارگ روک رہی ہے۔ یہ یکھشنی سُندر رکش کی استری اور ماریچ راکشس کی ماتا بڑے پراکرم والی ہزار ہاتھیوں کا بل رکھنے والی ہے۔ اس نے اپنے مہا تیجسوی بڑے شریر والے پُتر ماریچ کے ساتھ مل کر ان دونوں دیشوں کا ناش کر ڈالا۔ انیک آدمیوں کو مار مار کر انھوں نے کھا لیا ہے۔ جس سے بھئے بھیت ہو کر لوگ بھاگ گئے ہیں، اور جہاں کسی سے یکھشنی کا نواس تھا آج وہ شیر، باگھ اور جنگلی جنتوؤں کا گھر

بنا ہوا ہے۔ ہے راگھو! اس بن میں چل کر اُس راکھشی کا یُدھ کرو۔ کیونکہ اس کے بھئے سے کوئی آدمی اِدھر نہیں آتا۔ اگر کوئی بھولا بھٹکا آبھی جاتا ہے تو ان راکھشوں کے ہاتھوں مارا جاتا ہے۔ سو ہے رپو دمن! میری آگیا سے مارو، تمہیں اس میں کوئی پاپ نہیں ہوگا۔

یہ سُن کر رام چندر جی بولے۔ ہے مہامُنی! اس یکھش کنیا میں ہزار ہاتھیوں کا بل کیسے آیا۔ استریاں تو سوبھاؤ سے ہی نربل اور بھیرو ہوتی ہیں۔ اس کا رہسیہ میں آپ سے جاننا چاہتا ہوں؟ وشوامتر بولے' ہے راگھو! سُوکیتو نام کا ایک بڑا بلوان یکھش تھا۔ اُس کے کوئی سنتان نہ تھی۔ سنتان کے لئے اُس نے اُگر تپ کیا۔ تب برہما کی کرپا سے اُس کے گھر تاڑکا نام کی ایک کنیا کا جنم ہوا۔ برہما جی نے اُس کنیا کو ایک ہزار ہاتھیوں کا بل دیا۔ جب یہ کنیا یووا اوستھا کو پراپت ہوئی' تب سوکیتو نے سُند نام کے راکھشس کے ساتھ وِواہ کر دیا۔ تاڑکا کے گربھ سے ماریچ نامک اتی بلوان پُتر کا جنم ہوا۔ ہے راگھو! ایک دن ماریچ کے اُپدرووں سے دُکھی ہو کر اگستیہ منی نے شاپ دیا کہ" تو راکھشس ہووے"! اپنے پُتر کی یہ گتی دیکھ کر سُند کو غصہ آیا' اور وہ اگستیہ کو مارنے دوڑا۔ تب مہارشی اگستیہ نے اُس کو بھی شاپ دے کر بھسم کر دیا۔ اِس پر کرودھ سے آگ بگولا ہوئی تاڑکا رشی پر جھپٹی۔ تب رشی نے اُس کو بھی شاپ دیا کہ ہے تاڑکے! تیرا سُندر شریر اتی کُروپ ہووے۔ تب سے وہ کُروپ ہوئی راکھشی اس اگستیہ منی کے استھان کو ناش کئے ڈالتی ہے۔ سو ہے رگھونندن! اس کو مار کر پرتھوی کا بھار ہلکا کرو۔ تیرے سوا سنسار بھر میں کوئی منوشیہ اِسے مارنے میں سمرتھ نہیں ہے۔

یہ سُن کر رام چندر جی بولے' ہے برہم وادی! آپ کی آگیا میرے سر ماتھے پر دھارن کرنے یوگیہ ہے۔ سو منُشیہ ماتر کی رکھشا کے لئے میں اُس کا بدھ کروں گا۔ اتنا کہہ کر شتروؤں کو دبانے والے رام نے دھنش کے بیچ میں مٹھی باندھ کر چلّے کو کان تک کھینچ کر زور کی ٹنکار کی۔ میگھ کی گرج کے سمان اُس دھنو ٹنکار کو سُن کر بن کے سب جیو جنتو بھے بھیت ہوئے چاروں طرف بھاگنے لگے۔ اُس شبد کو سُن کر کرودھ سے متوالی ہوئی وہ راکھشسی اُسی طرف دوڑی جدھر دھنش تانے رام کھڑے اس کی راہ دیکھ رہے تھے۔ اُس وکرال مُکھ والی اور تاڑ ورکھش کے سمان لمبی ڈیل والی راکھشسی کو منہ کھولے آتی اور دیکھ کر رام لکھشمن سے بولے۔ ہے سُمترانندن! دیکھو اس نربھکشنی راکھشسی کا شریر کیسا بھیانک ہے، جسے دیکھتے ہی سادھارن منوشیہ کا دِل دہل جاتا ہے۔ سو تو ہوشیار ہو کر کھڑا رہ۔ میں اِسے ماروں گا۔ اتنے میں وہ وکرال روپ راکھشسی بھجاؤں کو پسارے آندھی کے سمان دھول اُڑاتی اور بجلی کی طرح گرجتی ہوئی رام لکھشمن پر ٹوٹ پڑی۔ تب رام نے بجلی کی سی تیزی سے دھنش چڑھایا اور تیز بانوں سے اُس کی چھاتی کو بیندھ دیا۔ جس کی پیڑا سے چیختی ہوئی وہ چکر کھا کر بھومی پر گر پڑی اور مر گئی۔ تاڑکا کے مرنے پر مہامنی وشوامتر نے خوش ہو کر رام کا ماتھا چوما اور ہردیہ سے لگا کر بولے۔ ہے راگھو! آج کی راتری یہاں وشرام کریں' کل سویرے میرے آشرم کی طرف چلنا۔

مُنی کی آگیا سے رام چندر جی رات کو اُسی جگہ پر رہے۔ تاڑکا کے مرنے سے' شاپ سے رہتا ہوا وہ بن ایسا سُندر ہو گیا جیسے کُبیر کا چتررتھ نام کا بن۔ اس پرکار اُس نربھکشنی وکرال کنیا کا بدھ کر کے پربھات ہوتے ہی دیوتاؤں سے پوجت

ہوئے ہوئے اور لکشمن وشوامتر کے ساتھ وہاں سے چلے ÷

وشوامتر کا رام چندرجی کو استر دینا۔

تاڑکا بن سے آگے چلتے ہوئے وشوامتر پیار بھرے وچنوں سے بولے ہے دشرتھ پُتر! تاڑکا کے مارنے سے میں تم پراتی پرسن ہوا ہوں، اور اُن استروں کو تجھے دیتا ہوں، جن کے گرہن کرنے سے تو دیوتا، اسُر، دیتیہ، راکشس، یکش اور ناگ آدی شتروؤں کو آسانی سے جیت سکے گا۔ ہے راگھو! ڈنڈ چکر، دھرم چکر اور کال چکر، اور راکشسوں کا ناش کرنے والا اندر چکر تجھے دیتا ہوں۔ جن کو دھارن کر کے دیوتاؤں میں تو سب سے بڑا ہوگا اور ہے رام! بجلی کا بنا ہوا بجر استر اور مہا دیو کا شول، ہرہشر، اہ شیک اور سب استروں سے بڑا برہم استر تجھے دیتا ہوں۔ جس کے پراپت کرنے سے تین لوک چودہ بھون تیرے آگے نمسکار کریں گے۔ ان کے علاوہ ہے سوریہ کل دیپ! بڑی پرچنڈ دو گدائیں مودکی اور شکھری تجھے دیتا ہوں۔ ہے رام استروں میں اُتم شستر دھرم پاش، کال پاش اور برون پاش یہ تینوں تمہیں دیتا ہوں۔ ہے آجانو بھوج۔ سوکھی اور گیلی دو پرکار کی بجلی پناک استر، نارائن استر اور آگنیہ استر وائے بیا استر، ہیئے شر استر اور کرونچ استر تجھے دیتا ہوں، اور ہے کوشلیا نندن! کنکال، مُسل، گھور، کپال اور کنکنی جن کو اسُر چلاتے ہیں، یہ سب تجھے دیتا ہوں، اور نندن نامک ودّیا دھروں کا استر، کھڑگ، موہن، پرستاون، پرشمن، سومیہ، ودان، سنتاپن، پیلدین، مدان استر، گندھرو استر، مانو استر، پیشاچ استر، تامس اور ادھبت بل رکھنے والا سومن استر یہ سب تیرے ہیں۔ ان کو گرہن کر اور مہا باہو! موہل استر، ستیہ استر اور راکشسوں کا مایا مے استر اور سوریہ دیو کا تیز پربھ استر جس کو دکھلانے ماتر سے شترو نستیج ہو کر شترو کا ناش ہو جاتا ہے میں تجھے دیتا ہوں۔ اس کے اتی رکت سوم اور توشٹہ کے ششر وسُو دارُن نامک دو بھیانک استر تجھے دیتا ہوں جسے چھوڑنے سے شترو دل سردی سے اکڑ جائیں، یا گرمی کے مارے بے ہوش ہو جائیں۔ سو ہے نر شاردول! ان بڑی شکتی والے اور سب کامناؤں کو پورن کرنے والے سارے استروں کو گرہن کر۔

اتنا کہہ کر مہامنی وشوامتر نے پورب کی طرف مکھ کر کے وہ سب استر رام چندر کو دے دیئے جو دیوتاؤں کے لئے بھی درلبھ ہیں۔ استروں کو پا کر رام چندر بہت پرسنّ ہو کر منی کے پیچھے چل پڑے۔ کچھ دُور چل کر رام چندر بولے ہے مہامنی! آپ کے دیئے ہوئے استروں کو پا کر میں اتی پرسن ہوا ہوں۔ اب دیوتا بھی مجھ سے نہیں جیت سکتے۔ منشیوں اور راکشسوں کی تو بات ہی کیا ہے؟ پرنتو کرپا کر کے ایسے استر بھی بتلائیے جو ان استروں کی روک تھام کر سکیں اور ان استروں کو چلا کر واپس لانے کی ودھی بھی بتلائیے۔ تب پرسنّ ہو کر منی بولے۔ ہے کاکُتستھ! تیرے کہنے کے انوسار اب میں تجھے وہ بھیانک استر دیتا ہوں سو تو گرہن کر، یہ کہہ کر منی نے ستیہ وان، ستیہ کیرتی، پرتی ہار، پراہ مکھ، اب انمکھ سکمشٹ، آدی انیک پرکار کے استر رام کو دیئے اور انکے واپس لوٹانے کی ودھی سکھائی۔

اس پرکار سب استروں کو پاکر رام لکشمن مُنی کے پیچھے چلے۔ بہت دُور چلتے چلتے مُنی سے رام نے پوچھا۔ ہے مہامُنی! اب ہم بن کے اندھکار میں سے نکل آئے ہیں، اور سامنے پربت کی چوٹی پر درکشوں کی سندر پنکتی دیکھنے لگی ہے۔ ہے برہم رشی! وہ کونسا استھان ہے جو دُور سے آشرم سا معلوم ہوتا ہے اور جہاں درکشوں کے شکھر پر پکشیوں کے جھنڈ اُڑتے دِکھائی دیتے ہیں۔

مُنی وشوامتر کا آشرم

وشوامتر بولے ہے رام! اسی بن کو سدھ آشرم کہتے ہیں۔ اس بن کی طرف پوربا کال میں ایک بار بلی نامک راکھشس نے سب دیوتاؤں کو پراست کر کے ایک بڑا یگیہ شروع کیا تھا۔ بلی کی بڑھتی شکتی کو دیکھ کر گھبرا کر سب دیوتا اندر کے پاس پہونچے۔ تب اندر نے سب دیوتاؤں کو ساتھ لے بھگوان وشنو کے پاس جا ہاتھ جوڑ کر پرارتھنا کی کہ ہے دیوتاؤں کے سوامی! راجہ بلی سب دیوتاؤں کو جیت کر سدھ آشرم میں یگیہ کر رہا ہے۔ جو کوئی اُس کے پاس جا کر مانگتا ہے، وہ سنکوچ ہو کر اُسے دیتا ہے۔ اُس کے تپ تیج اور دان اور یگیہ آدی کرموں سے سارا دیولوک ڈول گیا ہے۔ ہے ناتھ! آپ دیوتاؤں کے رکھشک ہیں سو جس پرکار ہو سکے اُس کے یگیہ کو جلدی ادھورا رکھنے کی چیشٹا کریں۔ اِتنا کہہ کر دیوتاؤں نے انیک وچنوں سے وشنو کی استتی کی۔ جس سے پرسن ہو کر وشنو بولے۔ ہے دیوگن! ایسا ہی ہوگا تم سکھ پوروک جاؤ۔

اس پرکار دیوتاؤں کو دھیرج دے کر بھگوان وشنو وامن اوتار بالک برہمن کا روپ دھارن کر کے سدھ آشرم میں راجہ بلی کے پاس آئے۔ راجہ بلی نے سوریہ کے سمان دیکھنے میں چھوٹے مگر تیج میں مہاتپسوی اس براہمن کو دیکھ کر کہا، ہے وپر! کہو میں تمہاری کیا سیوا کر سکتا ہوں؟ تب اُس وامن روپ وشنو نے کہا ہے راجن! میں اڑھائی چرن پرتھوی دان مانگتا ہوں۔ جہاں بیٹھ کر میں ایشور کا بھجن کروں گا۔ وچن کے پورے راجہ بلی نے اُسے سویکار کیا۔ پرنتو ناپنے کے سمے وشنو نے دو چرنوں میں آکاش پاتال سے اپنے وراٹ روپ کو ناپ لیا۔ اور آدھے چرن میں راجہ بلی کو باندھ لیا۔ ہے رام اس سدھ آشرم میں انیک رشی مُنی اور مہاتما تپ کرتے ہیں، اور میرا آشرم بھی جیسے میرا ہے، ویسے تیرا بھی ہے۔ اسی استھان پر ہے۔ یہیں پر میں نے یگیہ کا آرمبھ کرنا ہے۔ جہاں راکھشسوں کے اُپدرووں سے دُکھی ہو کر میں انیک بار اسپھل رہا ہوں۔ ہے رگھوناتھ یہاں پر ہی تم نے راکھشسوں سے میرے یگیہ کی رکھشا کرنی ہے۔ اتنا کہہ کر اتی پرسن ہوئے وشوامتر رام لکشمن سہت سدھ آشرم میں پہونچے۔ اُن کو دیکھ کر آشرم نواسی سارے رشیوں مُنیوں نے وشوامتر اور راج کماروں کی پوجا ارچنا کی۔ آشرم میں پہونچ کر رام چندر نے ہاتھ جوڑ کر کہا ہے مُنی! آج ہی یگیہ کی دیکشا لو۔ آپ کے کہنے کے انوسار یگیہ کی رکھشا کرتا

ہوا ہیں اس بن کو راکھشسوں سے مُکت کروں گا۔ تب پرسن ہو کر وشوامتر مُنی نے دیکھتا لی اور دونوں راجکمار راتری بھر اُسی استھان پر سُکھ سے سوئے۔

—— :※: ——

ماریچ اور سُوباہو کا ودھ!

پراتہ کال ہوتے ہی اشنان آدی سے نیت کر شتروؤں کا ناش کرنے والے بڑے یشوی رام اور لکھشمن مُنی سے بولے۔ ہے پرنتپ! وہ وِگھن کرنے والے راکھشس کس سمے اُپدرو کرتے ہیں؟ کس سے ہمیں یگیہ کی رکھشا کرنی ہوگی؟ ہے برہم رِشی! سمے نہ ٹل جائے اس لئے ہم آپ سے پوچھتے ہیں۔
جب اس پر یہ وَنشی راج کماروں نے بڑی ہمّت سے ایسے وچن کہے تو گدگد ہو کر سمست رشیوں نے کہا۔ ہے کھشتریہ کل کے النکارو! آج سے چھ راتریوں تک تم رکھشا کرو۔ منی وشوامتر چھ راتریوں تک سَون رہینگے۔ مُنیوں کے یہ وچن سُن کر رام اور لکھشمن دونوں بھائی سب پرکار کے شستروں سے لیس ہو کر یگیہ کی رکھشا کے لئے کھڑے ہو گئے۔

پانچ دن اور پانچ راتری بنا سوئے کُشل سے بیت گئے۔ جب چھٹا دن آیا تو شری رام لکھشمن سے بولے۔ ہے سُمترا نندن! ساودھان ہو کر کھڑے رہنا۔ یگیہ کا انتم دن ہونے کے کارن آج بڑے اُتپات کی آشا ہے۔ اس پرکار کہتے ہی رِتِّی اور پروہت آدی یگیہ کرنے والوں کے دیکھتے ہی دیکھتے یگیہ سامگری اور سرا چمس وغیرہ اپنے آپ اچانک بھبک کر جلنے لگے اور تھوڑے ہی سمے کے بعد گگن منڈل میں سے ایسے بھیانک شبد سنائی دینے لگے مانو ورشا کے اوسر پر بجلی کڑک رہی ہو۔ اس کے بعد یگیوں کو نشٹ کرنے والے مایاوی ماریچ سوباہو اور اُن کی راکھشسی سینا مانس رُودھِر اور ہڈیوں کی برشا کرنے لگی۔ جس سے چھن ماتر میں ہی یگیہ کی ویدی لہو سے بھر گئی۔ ویدی پر دھارا پرپات رکت گرتے دیکھ کر رام چندر دوڑ کر ورکشوں کے جھنڈ سے باہر آئے اور لکھشمن سے بولے۔ ہے لکھشمن! تم دھنش تان کر کھڑے رہو۔ میں ان رُودھِر پینے والے مہاپاپی، آکاش میں وچرنے والے راکھشسوں کو مانو استر سے چھن ماتر میں اُڑائے دیتا ہوں۔ اتنا کہہ کر رام نے آندھی سا تیز گتی والا استر سینا پر چھوڑا، جو راکھشسی سینا کے نایک ماریچ کی چھاتی پر لگا، اور وہ اُس کے دھکے سے ایک سو یوجن دُور سمندر میں جا گرا۔ اس کے بعد آگنیہ استر کو آکاش میں پھینکا۔ جس کے اندر سے نکلتی ہوئی جوالائیں سارے گگن منڈل میں دوڑتی ہوئی سُوباہو کے شریر پر چمٹ گئیں۔ جس سے وہ نرپاپی جل کر زمین پر گر پڑا۔ اُس کے گرنے سے پرتھوی پر بڑے زور کا دھماکہ ہوا۔ انیک ورکش ٹوٹ کر بھومی پر گر گئے۔ اور سارے بن کی بھومی تھرتھرانے لگی۔ اس پرکار ماریچ اور سوباہو کا ناش کر کے رام چندر نے باقی راکھشسوں کو مارنے کے لئے وائیویہ نام کا استر چھوڑا۔

جس سے راکھشسی سینا کے سُوبھٹ مر مر کر اولوں کے سمان بھومی پر گرنے لگے، اور تھوڑے ہی سمے میں راکھشسوں کی بھیانک سینا اپنے نائکوں ماریچ اور سوباہو سمیت ناش کو پراپت ہوئی۔ تب دیوتا لوگ آکاش سے پشپوں کی ورشا کرنے لگے، اور رشی مُنی جے جے کار کرتے ہوئے سنکھوں کی آواز سے سارے بن کو گونجانے لگے۔ اور کُشل پُوروک یگیہ سماپت ہوا اور وشوامتر ویدی سے اُٹھے۔ سب راکھشسوں کو مرا ہوا دیکھ کر مہامُنی وشوامتر بولے۔ ہے سورج کُل پردیپ! تمہارے بھُج بل سے میرا یگیہ نِروگھن سماپت ہوا۔ تم نے گورو کا وچن پورا کیا اور اُتپاتی راکھشسوں کو نرجیب کر کے سِدھ آشرم کو کرتارتھ کیا۔

دھنش یگیہ!

دوسرے دن پربھات ہوتے ہی نِتیہ کریا سے نِبٹ کر رام لکشمن وشوامتر سے ہاتھ جوڑ کر بولے۔ ہے مہامُنی! ہم آپ کے داس اُپستھت ہیں۔ آپ کی جو آگیا ہو سو کریں۔

یہ سُن کر آشرم واسی تپسوی، مُنی وشوامتر کو آگے کر کے بولے۔ ہے راگھو! متھلاپوری میں راجہ جنک نے دھنش یگیہ رچا ہے۔ پوروکال میں دیوراتا نامی جنک کے یگیہ میں دیوتاؤں نے پرسنّ ہو کر وہ دھنش اُسے دیا تھا۔ پناک نامک یہ دھنش دیکھنے لائق ہے۔ یہ دھنش بہت بھاری اور اپوروشکتی رکھتا ہے۔ بڑے بڑے بلوان پراکرمی، تیجسوی راجے اور راج کمار بہت بل لگانے پر بھی اُسے نہیں اُٹھا سکتے۔ ہے رام! ساری پرتھوی کے راجے اُس یگیہ میں شامل ہوئے ہیں۔ جو کوئی اُس دھنش کو توڑے گا جنک کی پرم روپ وتی کنیا جانکی کو پراپت کرے گا۔ سو ہم سب متھلا جائیں گے۔ تم بھی ہمارے ساتھ چلو۔

تب وشوامتر کے ساتھ دونوں بھائی متھلاپوری کو چلے۔ اُتر کی طرف چلتے چلتے شام کو شون ندی کے پوتر تٹ پر پہونچے۔ وہاں پہونچ کر دونوں بھائیوں نے سب تپسویوں کے ساتھ اشنان کیا اور پھر سندھیا دھون کر کے راتری بھر سُکھ سے وہیں وشرام کیا۔ دوسرے دن پراتہ کال ہونے پر مُنی وشوامتر راج کماروں سمیت آشرم واسی تپسویوں کو لے کر وہاں سے آگے بڑھے، اور دوپہر کو گنگا کے تٹ پر پہونچے۔ ہنس، سارس اور انیک جل جنتوؤں سے شوبھیت، وِک مالاؤں سے گھری ہوئی، نرمل جل والی گنگا کو دیکھ کر رام چندر اتی پرسنّ ہو مُنی سے بولے۔ ہے بھگون! گنگا کے درشن ماتر سے ہی میرے ہردیہ کو پرم شانتی پراپت ہوئی۔ اس ندی کی اُتپتی کیسے ہوئی، سو میں آپ کے مکھ سے سننا چاہتا ہوں۔ یہ سُن کر کوشک مُنی وشوامتر جی بولے۔ ہے راگھو! اتری بِدھی تاپ ہارنی گنگا کا جنم بِرتانت بڑا منورنجک ہے۔ سو میں تجھے سناتا ہوں۔ تو مَن لگا کر سُن۔

گنگا کی اُتپتی !

وشوامتر بولے، ہے رگھو نندن ! ایودھیا کے سگر نامک بڑے دھرماتما راجہ تھے۔ ان کی دو استریاں تھیں۔ پرنتو سنتان کے بنا بڑے دُکھی تھے۔ سنتان کی کامنا سے راجہ سگر اپنی دونوں استریوں کے ساتھ ہمالیہ پربت پر کٹھن تپسیا کرنے لگے۔ سو برس گھور تپسیا کرنے کے بعد راجہ کو بھرگو مُنی نے ور دیا کہ ہے راجن ! تم اپنے دیش میں جاؤ۔ تمہارے ہاں سنتان ہوگی۔ تب راجہ پرسنّ ہو کر اپنے گھر میں آیا۔ سمے پا کر راجہ کی بڑی استری کیشنی کے گربھ سے ایک پُتر ہوا۔ جس کا نام جیوتشاچاریوں نے اسمنجس رکھا۔ اور چھوٹی استری سُمتی کے گربھ سے ایک تُومبا نکلا، جس کے پھٹنے سے ساٹھ ہزار بالک پیدا ہوئے۔ اُن بالکوں کو گھرت کے کنڈوں میں رکھ کر دائیوں نے پالن پوشن کیا۔ وہ بالک کشور اوستھا کو پراپت ہو کر بڑے سُندر روپوان اور بلوان ہوئے۔ ہے رام چندر ! سگر کا جیشٹھ پتر جس کا نام تھا گن کے انوسار مہا اُدنڈ اور اتیاچاری تھا۔ پرجا کے چھوٹے چھوٹے بالکوں کو ندی پر لے جا کر ڈبو دیتا۔ انیک بالکوں کو نوکاؤں میں بٹھا کر منجھدھار میں لے جا کر ڈبو دیا۔ اسمنجس کے ان اتیاچاروں سے ساری پرجا میں ہاہاکار مچ گیا، تب راجہ نے کرودھ ہو کر اُسے دیش سے نکال دیا۔

کچھ کال کے بعد راجہ سگر نے اشومیدھ یگیہ کرنے کا وچار کیا۔ ہے رگھو نندن ! اس یگیہ کی پُورتی کے لئے ساری پرتھوی کا وجے چنھ شیام کرن گھوڑا چھوڑ دیا، اور اس کی رکھشا کا بھار اسمنجس کے پُتر انشومان کے ہاتھوں میں سونپا۔ جب وہ گھوڑا سارے بھومنڈل پر گھوم چکا تو یگیہ میں وگھن کرنے کے لئے اندر نے اس گھوڑے کو چرا لیا۔ تب بہت ڈھونڈھنے پر بھی گھوڑے کے نہ ملنے سے انشومان نے سب سماچار راجہ سگر کو کہہ سنایا۔ اپنے یگیہ میں اس پرکار وگھن پڑنے سے سگر نے اپنے ساٹھ ہزار پُتروں کو گھوڑے کی تلاش میں بھیجا اور اُن کو آگیا دی کہ ہے ویر کمارو ! تم ویروں کی سنتان ہو۔ دیوتا، راکھشس، یکھش یا منشیہ جس نے یہ گھوڑا چرایا ہے اُس کو مار کر گھوڑا لے آؤ۔ جس سے یگیہ نروگھن سماپت ہو جائے۔

پتا کی آگیا پا کر وہ بڑے ڈیل ڈول والے ساٹھ ہزار راج کمار پرتھوی کو کپکپاتے ہوئے دسوں دشاؤں میں گھوڑے کی کھوج کرنے لگے۔ پرنتو جب سارا بھوتل چھان مارنے پر بھی گھوڑا کہیں نہ ملا تو غصّے سے اُن راج کماروں نے پرتھوی کو کھودنا شروع کر دیا۔ پرتھوی کے کھودنے سے لاکھوں جیو جنتو مارے گئے۔ پرنتو گھوڑے کو کہیں نہ پا کر سب راج کمار سگر کے پاس آ کر ہاتھ جوڑ کر بولے۔ ہے پتا جی ! ہم نے بہت دُور تک بھومی کھود ڈالی، اور سارا برہمانڈ دیکھ لیا۔ پرنتو گھوڑے کا کہیں پتہ نہیں ملا۔ اب آپ جیسی آگیا کریں سو کیا جائے۔ یہ سُن کر سگر کرودھ ہو کر بولے ہے کمارو ! پرتھوی کی دسوں دشائیں کھود ڈالو اور گھوڑے کو ڈھونڈھ کر یہاں لاؤ۔ پتا کی آگیا پا کر وہ سب پورب دشا میں بھومی کو کھودنے لگے۔ تب رساتل میں پہونچ کر انھوں نے پربت کے سمان ڈیل والے دِگج کو دیکھا۔ جو پرتھوی کو تھام کر کھڑا ہوا تھا۔ اُسکو

دیکھ راج کماروں نے پرنام کیا، اور وہاں سے چل کر دکھشن دِشا کو کھودنے لگے۔ رساتل میں پہونچ کر انھوں نے وہاں بھی اُسی پرکار دِگج کو دیکھا۔ اس پرکار سب دِشاؤں کو کھودتے کھودتے جب انہوں نے ایشان کون کو کھودا تو وہاں مہارشی کپل کو آنکھیں مُوندے گھورتپسیا میں لین دیکھا۔ جن کے پاس ہی وہ یگیہ کا گھوڑا بندھا تھا۔ جیسے اِمدر اس استھان پر باندھ گیا تھا۔ یہ دیکھ راج پتر کرودھ سے دُروچن کہتے ہوئے انیک پرکار سے مہارشی کا اپمان کرنے لگے۔ پرنتو برہمانند میں مگن ہوئے بھگوان کپل پوروت سمادھی میں لین بیٹھے رہے۔ تب راج پُتر پتھر اور ڈھیلے مار کر بولے۔ ہے دُشٹ! یگیہ کا گھوڑا چُرا کر بگلے کے سمان یہاں آنکھیں مُوندے بیٹھا ہے۔ ٹھہرو، ابھی تیرے پران لئے لیتے ہیں۔ پتھروں کی مار سے بھگوان کپل کی سمادھی ٹوٹ گئی۔ کرودھ سے اُن کے نیتر پرلئے کال کی اگنی برسانے لگے۔ جن کے تیز کو نہ سہن کرتے ہوئے وہ سب راج کمار وہیں راکھ کا ڈھیر ہوگئے ؂

انشومان کا گھوڑے کی کھوج کیلئے جانا۔

دشوامتر بولے —— ہے رام چندر! جب بہت کال بیت جانے پر بھی راج کمار لوٹ کر نہ آئے تو راجہ سگر نے اسمنجس کے پُتر انشومان کو آگیا دی کہ ہے راج کمار! تمہارے چاچاؤں اور یگیہ کے گھوڑے کا کوئی سماچار نہیں ملا۔ سو تم شستر باندھ کر اُن کی تلاش کو جاؤ۔ مجھے بہت چنتا ہو رہی ہے۔

دادا کی آگیا پاکر انشومان اپنے چاچاؤں کے مارگ پر چلتا ہوا انت میں بھگوان کپل کے آشرم میں پہونچ گیا۔ وہاں بھسم کے ڈھیروں اور یگیہ کے گھوڑے کو دیکھ روتا ہوا بھگوان کپل کے پاؤں سے لپٹ گیا۔ تب کپل نے پیار سے اٹھا کر اُس سے کہا۔ ہے اسمنجس کے پُتر! یہ تیرے چاچا اپنے کرموں کے انوسار مرتیو کو پراپت ہوئے۔ اب آپ رو دُومت اور گھوڑے کو لے جاکر اشومیدھ یگیہ کو کامیاب بناؤ۔ تب بہت دلاپ کرتا ہوا انشومان بولا، ہے بھگوان! میرے چاچا آپ کے کرودھ سے بھسم ہوئے اکال مرتیو کو پراپت ہوئے ہیں۔ ان کی سدگتی کے لئے اُپائے کرو۔ تب کپل بولے ہے انشومان! بھگوان وشنو کے چرنوں سے نکلی ہوئی پوتر ندی دیوگنگا اگر ان کی استھیوں (ہڈیوں) کو بہالے جاوے تو تیرے چاچا سورگ لوک کو پراپت کریں گے۔ سو تو اس کے لئے جتن کر جس سے سنسار کے سب پرانیوں کا بھلا ہووے، اور تو بھی امر کیرتی کو پراپت ہووے گا۔

تب گھوڑا لے کر انشومان مہاراجہ سگر کے پاس آئے اور اپنے چاچاؤں کا سب حال سنا کر رونے لگے۔ راجہ سگر یہ سماچار سن کر بحد دکھی ہوا، اور یگیہ کو سماپت کر کے گنگا کو لانے کا اُپائے سوچنے لگا۔ پرنتو انیک برسوں تک وچار کرتے ہوئے بھی اُسے کوئی اُپائے نہ ملا جس سے اُس کے پُتروں کی سدگتی ہوتی، اور اسی وچار کو ہردیہ میں رکھ کر مرتیو کو پراپت ہوا ؂

انشومان کا گنگا کے لئے جتن!

راجہ سگر کے مرنے پر راج منتریوں نے انشومان کو راج سنگھاسن پر بٹھایا۔ کچھ سال بعد انشومان کے گھر پُتر کا جنم ہوا جس کا نام برہمنوں نے دلیپ رکھا۔ دلیپ جیسا جوان ہوا تو اُس کو راجیہ دے کر انشومان گنگا کے لانے کے لئے ہمالیہ پر گھور تپیا کرنے لگا۔ بتّیس ہزار برس کٹھن تپیا کرنے کے بعد اُس کا پرلوک واس ہوا۔ پرنتو اس کا بھی لانے کا جتن کامیاب نہ ہوا۔ ہے رام چندر! انشومان کے بعد دلیپ کے من میں یہ اِچھا پیدا ہوئی کہ کس پرکار گنگا کو مرتیو لوک میں لاؤں، اور اپنے پوروجوں کی سدگتی کروں۔ انہیں وچاروں میں پڑا ہوا وہ سدا دُکھی رہنے لگا۔ بھگوان کی کرپا سے دلیپ کے گھر بھاگیرتھ نام کا ایک پُتر پیدا ہوا۔ راجہ دلیپ نے سینکڑوں یگیہ کئے، اور انت میں تیس ہزار برس کی آیو بھوگ کر وہ بھی کال بش ہوئے۔

دلیپ کی مرتیو ہونے پر اُن کے استھان پر بھاگیرتھ سنگھاسن پر بیٹھا۔ اس کے کوئی اولاد نہ تھی۔ پوروجوں کو سورگ میں پہونچانے کے لئے اس کے من میں بھی گنگا لانے کی اِچھا ہوئی۔ تب منتریوں کو راجیہ کا بھار دے کر بھاگیرتھ گوکرن تیرتھ پر چلے گئے۔ اور وہاں کٹھن تپیا کرنے لگے۔ وہ برہمچاری بھلا ہاری رہ کر پنچ اگنی تپتے ہوئے گھور تپ کو تپنے لگے۔ ہے رام چندر! ایک ہزار برشوں کے بعد برہما پرسنّ ہو کر اُس کے پاس آئے، اور بولے، ہے راجن! تمہاری تپیا سے میں خوش ہوا۔ جو کچھ تمہاری اِچھا ہو سو کہو۔ میں تمہاری کامنا پورن کروں گا۔ تب بھاگیرتھ نے پرجاپتی کی بہت استتی کی اور کہا — ہے سرشٹی کے رچنے والے۔ اگر آپ مجھ پر خوش ہیں تو بھگوان وشنو کا چرن اودک شری گنگا جی اس مرتیو لوک میں آویں، اور میرے پتا پتامہ اُس جل کو پراپت کر کے سورگ میں جاویں۔ اور دوسرا ور میں یہ مانگتا ہوں کہ دھرماتما اکشواکو کا خاندان برباد نہ ہووے۔ تب برہما نے کہا۔ ہے راجن! ایسا ہی ہوگا۔ پرنتو آکاش سے گرتی ہوئی مہاندی گنگا کو کوئی شیو کے بنا دھارن نہیں کر سکتا، تو تپیا کر کے مہادیو کو خوش کر۔ اس پرکار بھاگیرتھ کو ور دے کر پرجاپتی برہما انتردھیان ہو گئے ::

گنگا کا اُترنا۔

وشوامتر بولے — ہے راگھو! پرجاپتی سے ور پا کر بھاگیرتھ ہمالیہ پربت پر ایک انگوٹھے کے بل کھڑے ہو کر کیلاش پتی مہادیو کی ارادھنا کرنے لگے۔ جب ایک برس بھاگیرتھ کو تپیا کرتے گذر گیا تو خوش ہو کر شیو نے کہا۔ ہے راجن تمہاری تپیا سپھل ہوئی۔ میں گنگا کو اپنے مستک پر دھارن کروں گا۔ تب ایکا ایک بڑے ویگ سے آکاش سے گنگا کا اُترن ہوا۔ پرلے کال کے بادلوں کے سمان گرجتی ہوئی وہ کیلاش پتی کے مستک پر گرنے لگی۔

ہے رام چندر! آکاش سے اُترتے سمے گنگا کے ہردیہ میں ابھیمان ہوا کہ میں اپنے ویگ (بہاؤ) ہی کیلاش پتی سمیت سب کچھ بہا کرلے جاؤں گی۔ اس گرو کی بھاونا کو سمجھ کر مہادیو نے اپنی جٹاؤں کا اِتنا وِستار کیا کہ گنگا انیک برشوں تک اُنھیں کے اندر گھومتی رہی۔* اور کسی پرکار اُن کی الجھن سے باہر نہ نکل سکی۔

یہ دیکھ کر بھاگیرتھ نے مہادیو کی بہت استتی کی جس سے پرسن ہو مہادیو نے سات دھاراؤں میں گنگا کو باہر نکالا۔ جن میں سے چھ دھارا پچھم اور پورو کی طرف بہنے لگیں اور ایک دھارا بھاگیرتھ کے رتھ کے پیچھے پیچھے چلی۔ ہے رام چندر! گنگا کے اس انوکھے اور دلچسپ منظر کو دیکھنے کے لئے آکاش میں ومانوں پر بیٹھے دیوتاؤں کے منی جنت تمغوں کی کانتی سے آکاش جگمگانے لگا۔ گنگا کی دھارا کے دونوں طرف انیک رِشی مُنی اور مہاتما تپسوی راجے اور مہاراجے اس انوکھے منظر کو دیکھ گنگا کی استتی اور بھاگیرتھ کی جے جے کار کرنے لگے۔ بے شمار جل جنتو اُس کی دھارا میں گر گر کر تیرنے لگے۔ ہنس، سارس اور کارنڈو اُس کے تٹوں پر اُڑتے ہوئے دیکھنے والوں کے من کو موہنے لگے۔

ہے رام چندر! بڑے ویگ سے بہتی ہوئی، صاف نرمل اور برف کے سمان ٹھنڈی جل والی گنگا بھاگیرتھ کے پیچھے پیچھے سیدھی ترچھی، اونچی نیچی جڑوں کو اُڑاتی ہوئی اور پتھروں کو دھکیلتی ہوئی بھولوک سے بھی ہوتی ہوئی رساتل میں اُس جگہ پہونچی، جہاں سگر کے ساٹھ ہزار پتر بھسمی بھوت ہوئے پڑے تھے۔ اُن سب کو بہا کر گنگا کا ویگ ساگر کی طرف چلا۔

ہے رام چندر! کپل آشرم میں جا کر سگر کے پتروں کی سدگتی کرتی ہوئی گنگا جب ساگر کی طرف چلی تو برہما خوش ہو کر بولے۔ ہے بھاگیرتھ! تم نے اپنے تپوبل سے وہ کام کیا جو تیرے پوروپرشوں سے نہ ہو سکا تھا۔ اب تیرے پتر سورگ میں گئے اور میں ور دیتا ہوں کہ جو کوئی بھی اس گنگا میں اشنان کرے گا وہ سب دُکھوں سے مُکت ہو کر سورگ لوک کو پراپت کرے گا، آج سے گنگا کا نام "بھاگیرتھی" ہوگا، اور جب تک یہ دیوندی بھولوک میں بہتی رہے گی تب تک تیرا نام اور یش رہے گا۔ اتنا کہہ کر برہما اپنے لوک میں چلے گئے۔ اور راجہ بھاگیرتھ نے گنگا جل سے اپنے پتروں کو جل انجلی دی۔ جس سے وہ سب کے سب سورگ میں چلے گئے۔

جنک پوری۔

رام اور لکشمن کو گنگا کے اُترنے کی کتھا سُنا کر اُس رات مُنی نے وہیں وشرام کیا اور دوسرے دن پراتہ کال

---

* یہ کتھا حقیقت میں النکار روپ سے کہی گئی۔ کیلاش پتی سے مطلب یہاں کیلاش پربت سے ہے اور جٹاؤں سے مفہوم بن اور دھنوں کا ہے۔ بنوں میں ایک سال تک گنگا گھومتی رہی۔

ضروریات سے فارغ ہو کر چلتے چلتے وشال نگری سے ہو کر جنک پوری پہونچے۔ وہاں یگیہ شالہ میں جا کر انھوں نے نانا دیشوں سے آئے ہزاروں برہمنوں کو وید پاٹھ کرتے دیکھا، اُس یگیہ منڈپ کی شوبھا کو دیکھ کر رگھنندن بولے۔ ہے مہامُنی جی! دیکھئے یہ یگیہ شالہ کیسی شوبھا دے رہی ہے۔ چترز چتر بیشوں سے منڈت اور انیک دیشوں منیوں کے ہاتھ سے کی گئی پوتر ویدی کو دیکھ کر میرا من بیحد خوش ہوا ہے۔ سو ہے بھگوان! اپنے رہنے کو اُتم استھان مقرر کر لیجئے۔ اُدھر راجہ جنک کو وشوامتر کے آنے کا سماچار ملا تو وہ راج پروہت شتانند کو آگے کر کے مُنی کے درشنوں کے لئے آیا اور پادھیہ، اردھ وغیرہ سے پُوجن کر کے ہاتھ جوڑ کر بولا، ہے بھگون! آپ کے آنے سے میری نگری پوتر ہوئی۔ اور میرا ہردیہ ایسے کھل گیا ہے جیسے سوریہ کے درشنوں سے کمل کھل جاتا ہے۔

برہم رشی! یہ دونوں دیوتاؤں کے سمان پراکرمی، سُوریہ کے سمان تیجسوی، سنگھ کے سمان کندھوں والے، راج کمار کون ہیں اور کس کے پُتر ہیں؟ ہے مہامُنی! برشبھ کے سمان بلوان، اشونی کمار کے سمان خوبصورت، اِن راج پتروں سے میری یگیہ شالہ ایسی شوبھائے مان ہو رہی ہے، جیسے سُوریہ اور چندرما سے نیلا آکاش چمکنے لگتا ہے۔ ہے وشوامتر! قد، روپ، رنگ اور آنکھوں میں ایک سمان سُندر گیتوں والے اِن ویر پُتروں کے حال کو میں آپ کے منہ سے سُننا چاہتا ہوں۔

راجہ جنک کے منہ سے یہ وچن سُن کر وشوامتر بولے۔ ہے متھلا نریش! یہ دونوں ایودھیا پتی مہاراج دشرتھ کے پُتر ہیں۔ ماریچ، سُوباہو، تاڑکا اور دوسرے بہت سے راکھشسوں کو مار کر اب دھنش یگیہ دیکھنے کی اچھا سے میرے ساتھ آئے ہیں۔

وشوامتر کا اُپاکھیان!

دونوں راجکماروں کو دیکھ کر اتی پرسن ہو گوتم کے پُتر شتانند پروہت بولے۔ ہے راگھو! آپ جو برہم رشی کے ساتھ آئے ہیں، سو آپ کے آہو بھاگیہ ہیں۔ وشوامتر بڑے پرتاپی اور تیجسوی ہیں۔ ان سے سکھشا پراپت کر کے تم بڑے یش کے بھاگی ہو گے۔ ہے رگھونندن ان کی کتھا بڑی وچتر اور آنند دینے والی ہے۔ تم دھیان دے کر سُنو۔

ہے رام چندر! وشوامتر پہلے ایک بڑے بلوان تیجسوی راجہ تھے۔ اپنے شترؤں کا ناش کر کے چرکال تک یہ پرجا پر شاسن کرتے رہے۔ ہے سُوریہ کل سُوریہ! پرجاپتی کا ایک پُتر کُش نام کا ایک بڑا دھرما راجہ تھا۔ کُش کا پُتر کُش نابھ چرکال تک بڑے پراکرم اور نیائے سے راجیہ کرتا رہا۔ پھر کُش نابھ کے گھر گادھی نام پُتر کا جنم ہوا۔ گادھی بڑا دھرم پرائن اور ایشور بھگت اور سچا تھا۔ اُس کے پُتر وشوامتر ہیں۔ جنھوں نے ساری پرتھوی

پرمارتھیہ کیا ہے۔ ہے کوشلیا نندن! ایک دن وشوامتر اکشونی سینا لئے بنوں، پربتوں، ندیوں کو دیکھتے ہوئے برہم رشی وشیشٹھ کے آشرم میں پہونچے۔ اُس آشرم میں بسنت لتو ہیں نانا پرکار کے شوبھا دینے والے رنگ برنگے پھولوں والے پودے شوبھا دے رہے تھے۔ پھولوں کے بھار سے جُھکے ہوئے برکش ایک دوسرے پر چھائے ہوئے جھوم رہے تھے۔ اور جن پر شک مینا اور انیک پرکار کے پکھشی مدُھر کل رب کر رہے تھے آشرم کے پاس مرگ وغیرہ جنتو کھیلتے ہوئے پرکرتی کی شوبھا کو دُونا کر رہے تھے۔ ہے راجن! سدّھ، چارن، گندھرو، اور کنروں سے سُوشوبھت اُس آشرم میں بیٹھے ہوئے وسیشٹھ، بھگوان کی بھگتی میں لین ہوم کر رہے تھے۔ جس کا خوشبودار دھواں آکاش میں لہراتا ہوا سارے بن کو سُوگندھت کر رہا تھا۔

راجہ وشوامتر اُس اتُل تیج والے وسیشٹھ مُنی کو دیکھ اور اُن کو پرنام کرکے آسن پر بیٹھ گئے۔ تب اتی پرسنّ ہو کر وسیشٹھ نے خاطر کرتے ہوئے راجہ سے کہا۔ ہے راجن! تمہارے درشنوں سے میں پرسنّ ہوا۔ کہو کشل تو ہو؟ تمہارے سیوک اور پرجا جن سکھی ہیں؟ تب وشوامتر نے اپنا سب کشل چھیم کہتے ہوئے وسیشٹھ کی کشل پوچھی۔ اس پرکار کچھ دیر تک دونوں پریم وارتالاپ کرتے رہے۔ ہے رگھو نندن! بات چیت سے ترپت ہو کر وسیشٹھ نے پھل پھول دودھ وغیرہ اور انیک پرکار کے رسوں سے راجہ کا ستکار کیا، جسے کھا پی کر وشوامتر اتی پرسنّ ہوئے۔ راجہ کو خوش دیکھ کر وسیشٹھ نے کہا کہ آپ بہت دنوں سے بنوں اور پربتوں میں گھوم رہے ہیں، اس لئے کچھ دن تک اپنی سینا کے ساتھ میرے پاس ٹھہر کر میزبانی قبول کریں۔ پرنتو وشوامتر نے من میں یہ وچار کرکے کہ اس بن واسی کو جس کے پاس کھان پان کی یہی تھوڑی سی سامگری ہے، میرے یہاں ٹھہرنے سے بہت کشٹ ہوگا۔ جواب دیا کہ بھگون! آپ کی اکرپا کا میں انوگرہ ہتا ہوں۔ اب مجھے جانے کی آگیا دیں۔ برہم رشی اُنہیں اپنے یہاں ٹھہرانے کے لئے بار بار ضد کرنے لگے۔ تب گادھی پتر وشوامتر نے کہا، بہت اچھا بھگوان! آپ کی آگیا انوسار میں یہاں کچھ دن ٹھہروں گا۔ وشوامتر کے اس پرکار کہنے پر وسیشٹھ نے کام دھینو گائے کو بُلا کر کہا، ہے شبلا! میں اس راج رشی کا سینا کے ساتھ آتھتیہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے ہے سورگ نواسنی ماتا! چھ پرکار کے رسوں سے بنے سُندر کھانے اور جس وستو کی انہیں ضرورت ہو میں تم سے مانگتا ہوں۔

ہے رام چندر! وسیشٹھ کے یہ وچن سنتے ہی کام دھینو گائے نے کھٹ رس دودھ، دہی، مکھن، شہد، اُبلے ہوئے چاول انیک پرکار کے نفیس کھانے، لذیذ اور رس بھرے کھانے پیدا کئے جن کو کھا کر وشوامتر اور ان کی سینا کے بلوان سینک ترپتا ہو گئے۔

وشوامتر کا وسشٹھ سے کام دھینو مانگنا۔

شتانند بولے، ہے رام! اُس انوکھی گائے کو دیکھ کر وشوامتر خوشی ہو کر وسشٹھ سے بولے۔ ہے مہاتمن! تمہارے اتیتھی ستکار سے میں خوش ہوا۔ اب میں ایک وستو تم سے مانگتا ہوں اور وہ یہ کام دھینو گائے ہیں۔ جس کے گن پر میں موہت ہو گیا ہوں۔ ہے مُنی شریشٹھ! یہ گائے تم مجھے دے دو۔ اس کے بدلے میں تمہیں ہزاروں سورن مدرائیں دیتا ہوں۔ بلاشبہ یہ گائے ایک رتن ہے اور رتنوں پر راجاؤں کا ہی ادھیکار ہوتا ہے۔ تب مُنی شریشٹھ وسشٹھ نے جواب دیا، ہے راجن! ہزاروں کیا اگر کروڑوں مدرائیں اور چاندی کا پربت بھی تم مجھے دو تو بھی اس گائے کو نہیں دوں گا۔ ہے شترؤں کے دمن کرنے والے! جب تک میں جیتا ہوں یہ گئو مجھ سے جدا نہیں ہو سکتی۔ میرے یگیہ، ہون، دیو، کرم، پتری کرم سب کچھ اس گئو کے ساتھ ہے۔ اس لئے میں اسے نہیں دوں گا۔ یہ سُن کر وشوامتر بولے۔ ہے وسشٹھ! اس گئو کے بدلے میں میں تجھے سورن کی زنجیریں، سورن کی ہنیکلوں اور سورن کے ہودوں سے سجے ہوئے چودہ ہزار ہاتھی دیتا ہوں۔ آٹھ ہزار اور آٹھ سو سونے کی گاڑیاں جو گھنٹیوں سے سجی ہوئی اور چار سفید گھوڑوں سے جُتی ہوں گی دیتا ہوں۔ ہے برہم رشی! ایک ہزار آٹھ اُتم نسل کے گھوڑے، ایک کروڑ سونے کی مہریں، بے شمار ہیرے موتی اور جتنا چاہو دھن دیتا ہوں۔ تم یہ گائے مجھے دے دو۔

وشوامتر کے بار مبار ایسا کہنے پر وسشٹھ جی نے جواب دیا۔ ہے گاوہی سُتا! میں اس گئو کو کسی قیمت پر بھی نہیں دے سکتا۔ یہ میرا رتن ہے۔ یہ میری سمپتی ہے۔ یہی میرا سب کچھ ہے۔ یہی میرا دیش ہے، یہی میرا پورن ماس ہے، یہی میرا یگیہ ہے۔ ہے راجن! میں زیادہ کیا کہوں؟ اس کے بِنا میں ایک چھن بھی نہیں رہ سکتا۔ اس لئے میں اس کو نہیں دوں گا۔

وشوامتر اور وسشٹھ کا یدھ۔

شتانند بولے۔ ہے رام چندر! بار مبار مانگنے پر بھی جب وسشٹھ نے گئو دینا سویکار نہ کیا تو وشوامتر نے گئو کو بل سے پکڑ لیا، اور باندھ کر لے چلا۔ تب ہردیہ سے نہ چاہتی ہوئی پرنتو ڈنڈے کی مار سے دھکیلی ہوئی وہ سبلا گئو رونے لگی۔ پرنتو وشوامتر کے سینکوں نے جب پھر بھی اُس کو نہ چھوڑا تو وہ کرودھ سے پھنکارتی اور سینگوں سے انیک آدمیوں کے پیٹ پھاڑتی رسّے کو چھڑا کر آندھی کے سمان دوڑتی ہوئی وسشٹھ کے پاس آئی، اور رشی کے چرنوں میں گر کر روتی ہوئی بولی۔ ہے برہمن سُتا! کس کارن تم مجھے اپنے چرنوں سے جدا کرتے ہو؟ ہے برہم رشی!

آپ کی آنکھوں کے سامنے یہ کھتری راجہ بل سے مجھے باندھ کر لئے جاتا ہے، شبلا کے یہ کرونا جنک شبد سنکر وسشٹھ آنکھوں میں آنسو بھر کر بولے۔ میں تجھے نہیں چھوڑتا اور نہ ہی تم نے کوئی اپرادھ کیا ہے۔ پرنتو ہے شبلے! یہ شکتی شالی راجہ جیسے اپنے بل کا بڑا ابھیمان ہے تجھے بل سے لئے جاتا ہے۔ بلاشبہ شکتی میں مَیں اُس کے تولیہ نہیں ہوں، اور آج میں اُسے مار بھی نہیں سکتا، کیونکہ ایک تو وہ میرا مہمان ہے اور دوسرے ہاتھی، گھوڑے، رتھ اور پداتی سمیت اکشونی سینا کا سوامی ہے۔ جسے پراجت کرنے کی مجھ میں شکتی نہیں ہے۔ وسشٹھ کے ایسا کہنے پر گئو بولی۔ کھتری کا بل اتنا بڑا نہیں ہوتا جتنا ایک برہمن کا۔ ہے برہمن! تم میں اننت بل ہے اور مجھے وشواس ہے کہ تمہارے سامنے وشوامتر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ پرم شکتی وان ویر! تم مجھے آگیا دو میں ابھی اس کھتری کی سینا اور بل کا ناش کر ڈالوں گی۔ یہ سُن کر وسشٹھ نے اُسے آگیا دے دی۔ ہے رام چندر! آگیا پاتے ہی اُس کام دھینو نے میگھ کے سمان ہنکار کیا اور تھین ماتر میں ہی ہزاروں پلہو جاتی کے ملیچھ شستر ہاتھ میں لئے پیدا ہو گئے۔ وہ وشوامتر کی سینا کا ناش کرنے لگے۔ یہ دیکھ کر وشوامتر کے نیتر کرودھ سے لال ہو گئے اور وہ اگنی کے سمان تیز بانوں سے اُن کو تباہ کرنے لگے۔ پلہوں کے مرنے پر شبلا نے شک، ہون، سوں، بربر اور کامبوجوں کو ہزاروں کی تعداد میں پیدا کیا، جو انیک پرکار کے شستر ہاتھوں میں وشوامتر کی سینا کو کاٹنے لگے۔ اپنی سینا کا ناش ہوتے دیکھ اُن کو بھی اگنی کے سمان تیز بانوں سے دکھی کر کے مار ڈالا۔

وشوامتر کے بانوں سے ساری سینا کو کٹا دیکھا تو وسشٹھ بولے ــ ہے کام دھینو! اپنے یوگ بل سے نئی سینا پیدا کر جس سے اس ابھیمانی راجہ کا جلدی ناش ہو۔ وسشٹھ کی آگیا پا کر کام دھینو نے میگھ کے سمان ہنکار کیا اور اُس کی دیہہ کے انیک استھانوں سے انیک جاتیوں کے سُوبھٹ پیدا ہوئے جن کے مکھ منڈل سوریہ کے سمان چمک رہے تھے۔ وہ سب جو جاتی کے شک، ہون، ہاریت، کرات، بربر اور کامبوج تھے۔ انیک پرکار کے استر شستروں کا پرہار کرتے ہوئے وشوامتر کی سینا کو ایسے کاٹنے لگے جیسے کسان کھیتی کو۔ ہے رام چندر! انہوں نے تھوڑے ہی سمے میں شستر کے ہاتھی، گھوڑے، رتھ اور پیدل سینا کا ناش کر ڈالا۔ تب وشوامتر کے سو پُتر کرودھ سے دانت پیستے ہوئے شستر ہاتھوں میں لئے وسشٹھ پر ٹوٹ پڑے اُنہیں آتے دیکھ اُس برہم رشی نے زور سے ہنکار کا شبد کیا کہ وہ وہیں پر بھسم ہو گئے۔ اُن میں سے کیول ایک پُتر بچ گیا اور باقی تمام سینا کے ساتھ میدان جنگ میں مارے گئے۔ تب وشوامتر لجّا سے سر جھکائے کھڑا کھڑا گہرے وچاروں میں ڈوب گیا۔ جس کی حالت اُس سمے ایسی ہو گئی مانوں بڑے طوفان کے بعد سمندر شانت ہو گیا ہو۔ یا اس سانپ کے سمان جس کے دانت توڑ دیئے گئے ہوں یا سوریہ کے سمان جس کو راہو نے گرس لیا ہو۔ یا اُس پکھشی کے سمان جس کے پنکھ نوچ لئے ہوں۔ ہے راجن! سینا اور پُتروں کے مارے جانے سے اُس کا ہردیہ ٹوٹ گیا۔ تب اُس نے اپنے ایک بچے ہوئے پُتر کے سر پر مکٹ رکھ کر کہا ہے پُتر! کھشتریہ دھرم کو پورا کرتے ہوئے تو راجیہ کر اور آپ بن کو چلا گیا۔

ہے رام چندر! ہمالیہ پربت کے ایک دیش میں جہاں کنّر اور سرپ لوگوں کا نواس تھا، اس شکتی شالی وشوامتر نے مہادیو کی کٹھن تپسیا شروع کی۔ تب تپسیا سے پرسنّ ہو کر مہادیو جی نے درشن دیئے اور بولے۔ ہے راجن! میں خوش ہوا، کس کارن تم نے اتنا کشٹ اٹھایا ہے۔ میں تمہارا منورتھ سدّھ کروں گا۔ تب وشوامتر نے مہادیو کے چرنوں میں جھک کر پرارتھنا کی۔ ہے دیوآدی دیو! اگر آپ مجھ پر پرسنّ ہیں تو آپ مجھے دھنور وِدّیا کا پورا گیان دیجئے۔ اور ہے ناتھ! دیو، دانو، یکھش کنّر، ورکھش اور منشیوں کے سب شستر اور اُن کے چلانے کی بدھی منتروں سمیت مجھے دیجئے۔ یہی میری کامنا ہے۔ تب مہادیو نے کہا ہے گادھی سُت! "ایسا ہی ہوگا" اور وہ انتردھیان ہو گئے۔ ہے راگھو! مہادیو سے سب استر سستر پراپت کر کے وشوامتر جوش بھاؤ سے ہی اگنی کے سمان تھے ایسا سمجھنے لگے مانوں وسشٹھ مارا ہی گیا ہو۔ پورن ماسی کی راتری میں...... سمندر جس پرکار آکاش کی طرف اُچھلتا ہے اسی پرکار وہ اپنی چھاتی کو اُبھارے ہوئے وہ پھر وسشٹھ کے آشرم کی طرف چلا۔

وسشٹھ ۔ وشوامتر یدّھ ۔

شتانند بولے۔ ہے راگھو! وسشٹھ کے آشرم کے نزدیک پہونچ کر اہنکار سے وسشٹھ کو للکارتے ہوئے وشوامتر نے اگنی کے سمان بانوں کو چھوڑنا شروع کیا۔ اُن بانوں سے آشرم میں آگ لگ گئی، اور سینکڑوں رشی منی ہاہاکار کرتے ہوئے بھاگ نکلے۔ اُن کے پیچھے وسشٹھ کے شاگرد اور پالتو جیو جنتو بھی خوف زدہ ہو کر چاروں طرف بھاگنے لگے۔ اُس تیجسوی رشی کا آشرم جو منشیوؤں، پشوؤں اور پکھشیوں سے بھرا ہوا تھا۔ چھن بھر میں نرجن بن کے سمان ہو گیا۔ اُن بھاگتے ہوؤں کو وسشٹھ نے پکار پکار کر کہا کہ مت ڈرو! میں ابھی اس کا ناش کرتا ہوں۔ پرنتو کسی نے کچھ نہ سُنا۔ اور پیچھے منھ کئے بنا وہ بھاگ گئے۔ یہ دیکھ کر وسشٹھ نے دھنش کو اٹھاتے ہوئے گرج کر کہا۔ آج میں گادھی سُت کا اس پرکار ناش کروں گا، جس پرکار سوریہ اندھکار کا کرتا ہے۔ یہ کہہ کر وسشٹھ وشوامتر کو للکار کر بولے۔ رے مورکھ تم نے بہت دیر سے بنائے میرے آشرم کا ناش کر ڈالا۔ اب تو زندہ نہیں رہ سکتا۔ اتنا کہتے کہتے کرودھ سے اُس کے نیتروں میں سے آگ برسنے لگی۔ اور یم کے سمان اُس نے دھنش کو تان لیا۔

وسشٹھ کے ایسا کہنے پر وشوامتر آگنیہ استر کو تان کر بولے ـــ ٹھہر ٹھہر!!

مہاتما وسشٹھ بھی کال کے سمان برہم استر کو سنبھالتے ہوئے بولے۔ رے کھشتریہ کل کلنک! یہ میں کھڑا ہوں تو اپنے استر کا وار کر۔ ہے گادھی پتر! آج میں تیرے ابھیمان کو چور چور کروں گا، اور تو دیکھے گا کہ چھاتر بل اور برہم بل میں کیا اور کتنا بھید ہے؟ اور تب اپنے استر سے اگنیہ استر کو ایسے شانت کر دیا، جیسے اگنی جل میں ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ تب کرودھ سے جلتے ہوئے وشوامتر نے وارُون استر، دوھر استر، ایندر استر اور پاشوپت استر وسشٹھ نے مانو، موہن،

گندھرو، جربھن، داروِن، وجر، برہم پاش، پیناک، ڈنڈ، چے شاچ، کرونچ چکر، کال چکر، وشنو چکر، والے بَہ، اور بتھن، کنکال، مُثل، ودیا دھر اور بھیانک کال استر اور بھینکر ترشول وغیرہ استروں کو وسشٹھ پر چھوڑا" پرنتو ہے راگھو! وسشٹھ نے اُن کو چھِن بھر میں کاٹ دیا۔ اور برہم استر کو چھوڑنے کے لئے تیار ہوئے۔ ہے رام چندر! جس سمے برہم استر کو چھوڑنے کے لئے تیار ہوئے۔ دیوتا، دیو رشی، گندھرو اور شکتی شالی سرپا خوف کے مارے بہت دُکھی ہوئے، اور جب اُس برہم استر کو وسشٹھ نے چھوڑا تو تینوں لوکوں کے اندر ایک بھیانک شبد ہوا۔ اُس وقت وسشٹھ کا مکھ منڈل بڑا بھیانک ہو گیا، اور معلوم ہوا مانو یہ سارے برہمانڈ کو بھسم کر ڈالے گا۔ اُس کے شریر کے روم کوپوں سے بڑے ویگ سے دھواں نکلنے لگا۔ جب وہ برہم استر وسشٹھ کے ہاتھوں سے نکلا تو دھوئیں کے بنا جلتے ہوئے اگنی کے سمان سارے گگن منڈل کو جیوترمئے کرتا دیوتا، یگیہ، منشیہ اور سنسار کے جیووں کو ترپانے لگا۔ تب بیاکل ہو کر تمام رشی مُنی ہاتھ جوڑ کر وسشٹھ سے پرارتھنا کرنے لگے ـــــ ہے ناتھ! آپ کے سمان بلوان تینوں لوکوں میں کوئی نہیں ہے۔ رکھشا کرو، رکھشا کرو۔ وشوامتر سب پرکار سے ہار گیا ہے۔ ہے برہم رشی! جلتے ہوئے سنسار کو شانت کرو۔ برہم رشیوں کے اس پرکار پرارتھنا کرنے پر مہاتما وسشٹھ نے اپنے چھوڑے ہوئے اگر برہم استر کو واپس بلا یا اور منتروں سے اُسے شانت کیا۔

وشوامتر اُس سمے پورن روپ سے اُتساہ ہین ہو کر پرتھوی پر بیٹھ گئے اور ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے بولے۔ "دھکّا ہے چھاتر بل کو، برہم تیج کا بل ہی سب سے بڑا بل ہے۔ آج میرے سب کے سب استر اس مُنی نے ایک ہی برہم استر سے نشٹ کر دیئے۔ اب میں جتے اندریہ رہ کر یم نیموں کا پالن کرتے ہوئے گھور تپ کے ذریعہ براہمن پدوی کو پراپت کروں گا۔" اتنا کہتے کہتے لجّا سے سر جھکائے وہاں سے چلے گئے۔

وشوامتر کا براہمن پدوی کیلئے گھور تپ کرنا۔

شتانند بولے۔ ہے راگھو! اپنی شکست کو یاد کر کے بار بار ٹھنڈی سانس بھرتا، جلتے ہوئے ہردیہ والا وشوامتر وسشٹھ آشرم سے چل کر اپنی استری کے ساتھ دکشن دشا میں چلا گیا۔ جہاں وہ گھور تپسیا میں مگن ہو گیا۔ اَن کو تیاگ کر پھل پھول پر گذارہ کرتے ہوئے اُس جتے اندریہ نے کٹھن تپسیا شروع کی۔ اس انتر میں اُس کے یہاں ہوشند، منشیند، درڑھ نتر اور مہو ورنام کے چار پتر پیدا ہوئے۔ اور ایک ہزار برس تپسیا کرتے گذر گئے تو برہما پیار سے بھری ہوئی بانی میں آ کر بولے۔ ہے کوشک کے پتر! تمہاری تپسیا اور بھگتی نے راج رشیوں کی پدوی پر فتح حاصل کر لی ہے۔ اس لئے میں تمہیں راج رشی کی پدوی دیتا ہوں۔ اتنا کہہ کر سب دیوتاؤں کے ساتھ پرجا پتی اپنے لوک کو چلے گئے۔ برہما کے یہ وچن سُن کر وشوامتر نے لجّا سے اپنا سر جھکا لیا۔ اور دکھی ہو کر بولے۔ میں نے اتنا کٹھن تپ کیا،

پرنتو پرجاپتی نے مجھے کیول راج رشی کی پدوی پردان کی۔ بلاشبہ میری تپسیا کامیاب نہیں ہوئی۔ اپنے من میں اس پرکار وچار کرتے ہوئے وہ پھر تپسیا کرنے لگے۔

ہے راگھو! اس درمیان میں دیو یوگ سے اکشواکو خاندان کے پرسدھ ستیہ وردی ترشنکو نام کے راجہ نے یہ وچار کیا کہ میں ایک ایسا یگیہ کروں جس کے پھل سے اس شریر کے ساتھ سورگ میں جا پہنچوں۔ اس وچار کو پورا کرنے کے لئے ترشنکو نے مہاتما وسشٹھ کے پاس جا کر پرارتھنا کی۔ پرنتو وسشٹھ نے جواب دیا کہ کسی آدمی کو شریر کے ساتھ بھیجنے کی طاقت مجھ میں نہیں ہے۔ تب نراش ہو کر راجہ دکشن دشا میں وسشٹھ کے سو پتروں کے پاس گیا۔ جو گھور تپسیا میں لگے ہوئے تھے۔ وہاں جا کر وہ اُن کے چرنوں میں سر جھکا کر بولا۔ ہے گورو پترو! میں تمہاری شرن میں آیا ہوں۔ آپ کے پتا نے میرا یگیہ کرنا سویکار نہیں کیا۔ اس لئے آپ ایسا یتن کریں جس سے میں دیہہ کے سمیت سورگ کو جاؤں۔ وسشٹھ کے تیاگ دینے پر اب مجھے آپ کے علاوہ کوئی دکھائی نہیں دیتا۔ کیونکہ اکشواکو خاندان کے آپ ہی پروہت ہیں۔

ہے راگھو! ترشنکو کے اِن وچنوں کو سُن کر وسشٹھ کے سو پتر کرودھ سے لال ہو کر بولے۔ ارے مورکھ! ہمارے ستیہ وادی پتا نے تیاگا ہوا تو دوسرے کی سہائتا چاہتا ہے۔ یہ کام ناممکن ہے۔ اس لئے انہوں نے سویکار نہیں کیا۔ ناممکن کام کو ہم کیسے کر سکتے ہیں؟ ہے راجن! تیری بدھی بھرشٹ ہو گئی۔ تو ہمارے پتا کا اپمان کرنے آیا ہے، یہاں سے چلا جا۔

رشی پتروں کے ایسا کہنے پر ترشنکو بولا۔ گورو نے مجھے چھوڑ دیا، اور گورو پتروں نے بھی میرا کہنا سویکار نہیں کیا۔ اب میں مجبور ہو کر کسی دوسرے پُرش کے پاس جاؤں اور اپنے وچار کو پورا کروں گا۔

یہ سُن کر وسشٹھ پتروں نے کہا۔ "تو نے گورو کے وچنوں پر وشواس نہیں کیا، اور ناممکن کو ممکن بنانے کی کامنا سے بار بار اُس ستیہ وادی پر دوشارون کرتا ہے، اس لئے ہم تجھے شاپ دیتے ہیں کہ تو چانڈال ہو جا۔" اتنا کہہ کر وہ سب اپنے اپنے استھانوں کے اندر چلے گئے۔

ہے راگھو! رات ہی گزر جانے پر پرات کال اُٹھتے ہی ترشنکو نے دیکھا کہ اُس کا شریر کالا ہو گیا ہے۔ سر کے بال چھوٹے چھوٹے اور تیز ہو گئے ہیں۔ گلے میں ہڈیوں کا ہار اور لوہے کے آبھوشن ہاتھوں اور پاؤں میں پڑے ہیں اور چانڈال روپ ہو گیا ہے۔ ایسے بھیانک اور پاتکی روپ کو دیکھ کر اس کے منتری اور نوکر چاکر اُسے چھوڑ کر چلے گئے۔ ہے راگھو! بہت دنوں تک راجہ ترشنکو اکیلا بیٹھا اپنے ہردیہ میں جلتا رہا۔ اور انت میں وشوامتر مُنی کے پاس آیا۔ اُس کی اِس دُرگتی کو سُن کر مُنی کو بڑی دَیا آئی۔ اُس نے راجہ کو دھیرج دیتے ہوئے کہا ہے اکشواکو کل پردیپ! ڈر مت۔ میں تجھے شرن دیتا ہوں۔ میں سب رشیوں کو بُلوا کر تیرے لئے یگیہ کرونگا جس سے تو اپنے منورتھ کو پراپت کرے گا۔ یعنی اس منشیہ دیہہ کے ساتھ ہی سورگ کو جائے گا۔ اتنا کہہ کر

راج رشی وشوامتر نے اپنے بیٹوں کو یگیہ کی سامگری اکٹھی کرنے کے لئے آگیا دی اور اپنے شاگرد منڈل کو بلاکر کہا کہ بن میں رہنے والے جتنے رشی منی مہاتما اور تپسوی ہیں اُن کو اور وسشٹھ کے پُتروں کو میری طرف سے یگیہ میں آنے کا نمنترن دو۔ گورو کی آگیا پاکر وہ سب شاگرد چاروں طرف نمنترن دینے چلے گئے۔

ہے راگھو! کچھ دن بعد وہ سب لوٹ کر آگئے اور وشوامتر سے بولے۔ ہے گورو! ہم سب بنوں، اور گاؤں میں ہر ایک برہم وادی منی کو نمنترن دے آئے ہیں۔ اُن میں سے کچھ تو یہاں آگئے ہیں اور کچھ نے آنے کا وچن دیا ہے۔ لیکن وسشٹھ کے پُتروں نے یہ کہہ کر نمنترن اسویکار کر دیا ہے کہ دیوتا لوگ اس یگیہ کا بھاگ کیسے سویکار کر سکتے ہیں جس میں یجمان چانڈال اور پروہت کھتری ہو، اور برہمن کس پرکار چانڈال کے یگیہ کا بھاگ سویکار کر سکتے ہیں۔ ہے گورو! وسشٹھ کے پتروں نے یہ شبد بڑی نفرت اور کرودھ سے کہے ہیں۔

شاگردوں کے منھ سے یہ وچن سُن کر وشوامتر کے نیتر کرودھ سے لال ہو گئے، اور اس نے آکاش کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"میں نے اُن کا کوئی اپرادھ نہیں کیا۔ پرنتو پھر بھی اُنھوں نے میرا اپمان کیا ہے۔ اُن کو اپنی تپسیا کا اتنا ابھیمان ہے۔ اس لئے میں شاپ دیتا ہوں کہ اُن سب کا ناش ہو وے اور آج ہی کال پاش سے بندھ کر یم پوری کو جائیں، اور سات سو جنموں تک چانڈال یونی کو پراپت ہو ویں۔ اُن کو کھانے کے لئے کیول کتے کا ماس ملے اور بڑے کُروپ ہو کر سنسار میں وچرن کریں۔"

اتنا کہہ کر وشوامتر چپ ہو گئے اور یگیہ کی تیاری کرنے لگے۔

وشوامتر کا یگیہ کرنا، اور تریشنکو کا سدیہ سورگ کو جانا

شتانند بولے۔ ہے رام چندر! سب رشی منی کے پتروں کا ناش ہو گیا ہے اور وہ سب یم پوری میں چلے گئے ہیں۔ تب پرسن ہو کر اس راج رشی نے کہا۔ ہے منی جن! اکشواکو نندان کے مہاتما ستیہ وادی راجہ تریشنکو یگیہ کی اچھا سے یہاں آئے ہیں۔ اس لئے آپ سب اس پوتر کرم میں سہائتا کریں۔

تب سب تپسویوں نے جو وسشٹھ کے پتروں کی دشا دیکھ چکے تھے ڈر سے یگیہ کرانا سویکار کر لیا۔ اور بدھی پوروک یگیہ کرم میں لگ گئے۔ جب یگیہ سماپت ہوا تو وشوامتر نے سب دیوتاؤں کے نام آہوتیاں دے کر اُن کو بلایا۔ پرنتو کوئی بھی دیوتا اس یگیہ میں اپنا بھاگ لینے نہ آیا۔ یہ دیکھ کر وشوامتر نے کرودھ سے جل کر ارگھ ہاتھ میں لے کر کہا۔ ہے تریشنکو! میں اپنے تپسوی بل سے تجھے شریر سمیت سورگ بھیجتا ہوں۔ اتنا کہہ کر منتر پڑھتے

ہوئے وشوامتر نے آکاش میں چل چھڑ کا اور اُسی سمے راجہ ترشنکو دیہہ سمیت گگن پر چڑھتا ہوا سورگ جا پہنچا۔
ہے راگھو! ترشنکو کو سورگ میں آتے دیکھ سب دیوتاؤں سمیت اندر نے کہا ۔۔ ہے مُورکھ! تیرے گورو نے تجھے شاپ دیا ہے۔ تو سورگ میں رہنے کے قابل نہیں ہے۔ اس کارن سر کے بل تیرا مرتیو لوک میں پتن ہووے۔ اندر کے ایسا کہتے ہی ترشنکو سر کے بل بھومی پر گرنے لگا، اور ڈر کے مارے "وشوامتر رکھشا کرو، رکھشا کرو" اس پرکار دوہائی دینے لگا۔ تب وشوامتر اس کے دُکھ کی پکار سُن کرودھ سے کھڑا ہو کر بولا۔ "وہیں ٹھہرو" وہیں ٹھہرو" رشی کے تپو بل سے ترشنکو بھومی اور سورگ کے درمیانی مقام پر آکاش میں سر کے بل لٹکنے لگا۔ اُس کو وہیں لٹکتے دیکھ وشوامتر نے اپنے تپو بل سے وہیں سورگ کی رچنا کر دی۔ اور دکھشن دشا میں نیا سپت رشی منڈل رچا دیا، اور نئے تارے بنا دیئے۔ جب سورگ کے سمان سب تارا منڈل رچا گیا تو رشی نے نئے اندر کی رچنا کرنے کا وچار کیا۔ ہے رام چندر! رشی کے اس وچار کو جان کر اندر وغیرہ دیوتا بیاکل ہو کر رشی کے پاس آئے اور انیک پرکار سے استتی کر کے بولے۔ ہے مہاتمن! ترشنکو کو گورو کا شاپ ہے اور وہ سورگ میں رہنے کے یوگیہ نہیں ہے۔

تب وشوامتر بولے ۔۔ ہے دیوتا گن میں نے اس شریر میں سورگ بھیجنے کا وچن دیا، میں اپنے وچن کو بھنگ نہیں کر سکتا۔ اس لئے میرا یہ رچا سورگ منڈل سدا بنا رہے گا، اور یہ راجہ سدا امر بنا اس نکھشتر منڈل میں راجیہ کرے گا۔ تب سب دیوتا لوگ "تتھا استو" کہہ کر دیو لوک کو چلے گئے۔ ہے رام چندر! اس پرکار یگیہ سماپت ہوا، اور سب رشی مُنی مہاتما اپنے اپنے استھانوں کو چلے گئے ؞

وشوامتر کا براہمن پد پراپت کرنا۔

شتانند بولے ۔۔ ہے رام چندر! یگیہ سماپت کر کے جب سب رشی اپنے اپنے استھانوں کو چلے گئے تو وشوامتر بھی وہاں سے چل کر پوروِ دِشا میں آ کر کٹھن تپ کرنے لگے۔ بنا اَن جل کے ایک ہزار برس تک تپ کرتے کرتے اُن کی دیہہ سُوکھ کر لکڑی کے سمان ہو گئی۔ اُس دشا میں ان کی تپسیا میں بہت سے وگھن آئے، پرنتو اُن سب وگھنوں کو ہٹا کر وہ کئے شانت آرہ کر اُنہوں نے دُور کر دیا۔ جب تپسیا کی میعاد پوری ہو گئی تو انہوں نے ان گرہن کرنے کا وچار کیا۔ جس سمے بھوجن بن کر تیار ہوا اور وہ کھانے کے لئے آسن پر بیٹھ گئے، اُسی سمے دیوراج اندر برہمن کا روپ دھارن کر کے وہاں آئے۔ اور مُنی سے بھوجن کی یاچنا کی۔ تب وشوامتر نے سب کا سب بھوجن اُسے دے دیا اور خود نراہار بیٹھے رہے۔ اس گھٹنا سے مُنی کے ہردیہ میں وچار ہوا کہ دکھشا سماپت ہو گئی ہے، یہ جان کر میں نے ان کھانے کا وچار کیا تھا، پرنتو اس براہمن کے آنے سے اور مجھے

پکائے بھوجن کے لے جانے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی کھانے کا سمے نہیں آیا اور میری تپسیا پوری نہیں ہوئی۔ اس وچار سے انہوں نے ایک ہزار برس تک مون رہ کر پھر تپ کرنے کے لئے دکھشا لی۔ اب کی بار انہوں نے تمام اندریوں کے سروتوں کو بند کر کے سانس روک لیا اور مہا دارون تپ کرنے میں لگ گئے۔

ہے رام چندر! سانسوں کو روکنے سے مُنی کے مستک میں سے دھواں نکل کر چاروں طرف پھیلنے لگا۔ جس سے تینوں لوکوں میں جیو جنتو بیاکل ہو اُٹھے۔ رشی، منی، دیوتا، گندھرو، یکھش اور کنر سب اُس دھوئیں سے بیہوش ہوئے ہوئے تراہی مان، تراہی مان کرتے ہوئے برہما کے پاس جا کر بولے۔ ہے پرجاپتی! مہامُنی وشوامتر کی تپسیا پراکاشٹھا کو پہونچ گئی ہے۔ ایک پرکار سے لبھلائے جانے پر بھی وہ لوبھ اور موہ میں نہیں پڑے۔ اب یہ بچے ہوئے سورن کی طرف کندن ہیں۔ ہے سنسار کو اُتپن کرنے والے! ان کے تیج سے دسوں دشائیں چمک رہی ہیں۔ سوریہ اور چندرما سمیت سارا نکھشتر منڈل پھیکا پڑ گیا ہے۔ ان کی اِچھا شیگھر پوری کرو۔ نہیں تو تھوڑے ہی سمے میں سارا جگت بھسم ہو جائے گا۔ دیکھئے ان کے مستک سے نکلے ہوئے دھوئیں کے پرسار سے سمندر چھوبد میں آ گئے ہیں۔ تارے ٹوٹنے لگے ہیں۔ پربتوں سمیت پرتھوی بار بار ڈولتی ہے۔ اس لئے ہے دیوتاؤں کے سوامی! ان کی اِچھا شیگھر پورن کیجئے۔

اس پرکار دیوتاؤں کی پرارتھنا سُن کر برہما سب دیوتاؤں سمیت مُنی وشوامتر کے پاس آ کر بولے۔ ہے گادھی سُت! تمہاری کٹھن تپسیا سے ہم پرسن ہوئے۔ اور ہم نے سپسیا سے سریشٹھ براہمن پد دیا۔ تمہیں پردان کی۔ تم سنسار میں بڑے یش کے ساتھ چرکال تک سُکھ بھوگو گے۔ اب تم اپنے دیش میں جاؤ۔ تب مہامُنی وشوامتر بولے۔ ہے دیو! اگر آپ نے مجھے براہمن پد دیا ہے تو اونکار، وشٹ کار اور چاروں وید بھی پردان کیجئے، اور اس کے ساتھ ہی برہم رشی وسشٹھ بھی مجھے برہمن کہہ کر پکاریں تب مجھے سُکھ ملے اور میری کامنا پوری ہو۔ تب میں اپنی تپسیا کو چرتارتھ سمجھوں گا۔

ہے راگھو! وشوامتر کا یہ وچن سُنکر سب دیوتاؤں سمیت پرجاپتی برہما کے ساتھ چل کر وسشٹھ کے پاس جا کر سب باتیں کہیں۔ تب برہم رشی وسشٹھ نے وشوامتر کو کنٹھ سے لگا کر کہا۔ ہے کوشک! تمہیں میں برہمن سویکار کرتا ہوں! تب برہمن پد کو پراپت کر کے وشوامتر نے بڑے آدر سے وسشٹھ کی پوجا ارچنا کی۔ اور سب دیوتا اپنے اپنے لوک کو چلے گئے۔

ہے رگھونندن! اس پرکار بڑے دارُون تپ کے ذریعہ اس مُنی نے براہمن پد کو سویکار کیا۔ یہ بڑے دھرماتما تپسوی تیجسوی سرو شاستروں کے جاننے والے اور سب ودیاؤں میں ماہر ہیں۔

جب اس پرکار رام اور لکشمن کو شتانند سنا چکے تو راجہ جنک بولے۔

ہے مہامُنی وشوامتر! آپ کے ادراج کماروں کے درشن سے میں کرتارتھ ہوا۔ ہے مہاتپن! میرے آہو

بھاگیہ جو آپ کے چرن میری نگری میں پڑے ہیں۔ ہے برہم رشی! اب سوریہ استا ہونے والا ہے اور سندھیا اُپاسنا کا سمے ہو گیا ہے۔ سو مجھے چھٹی دیجئے۔ پراتہ کال پھر آپ کے درشنوں سے اپنے نیتروں کو کرتارتھ کروں گا۔ تب مُنی نے اُن سب کو جانے کی آگیا دی اور راجہ جنک اپنے منتریوں سمیت مُنی کی پرکرما کر کے وہاں سے بِداع ہوئے اور وشوامتر بھی راجکماروں سمیت اپنے مقررہ استھان پر چلے گئے۔

پِناک دھنش کی کتھا۔

دوسرے دن پراتہ کال اشنان وغیرہ سے فارغ ہو کر مہامنی وشوامتر اپنے آسن پر وراجمان ہوئے۔ تب مہاراج جنک اپنے منتریوں سمیت آ کر بولے۔ ہے برہم رشی! میرے یوگیہ کوئی سیوا بتایئے جنک کے اس پرکار کہنے پر وشوامتر بولے۔ ہے نرپ! یہ دونوں راج کمار چھتریہ کل کے رتن تینوں لوکوں میں مشہور مہاراجہ دشرتھ کے پُتر ہیں۔ آپ کے یگیہ اور پناک دھنش کو دیکھنے یہاں آئے ہیں۔ ہے مہابھاگ! اُس دھنش کو انہیں دکھا کر پرسن کیجئے۔ برہم رشی کی ایسی آگیا پا کر راجہ جنک بولے۔ ہے وشوامتر! کس پرکار یہ دھنش میرے پاس آیا، اس کا حال میں آپ کو سناتا ہوں۔ راجہ نمی کا بڑا بھائی دیوراج تھا۔ دکھش یگیہ میں پتی کا بھاگ نہ پا کر ستی کے یوگ اگنی سے بھسم ہو جانے پر مہاکال شِو کو بڑا کوپ ہوا۔ انہوں نے سارے یگیہ کو ناش کر کے اسی پناک نامک دھنش کو چڑھا کر دیوتاؤں سے کہا —— ہے دیوگن! یگیہ میں میرے بھاگ کے ہونے پر بھی تم نے میرا بھاگ نہیں دیا۔ اس لئے میں تمہارے سر کاٹتا ہوں، تب خوف زدہ ہو کر سب دیوتا بڑی دینتا سے مہادیو کی استتی کرنے لگے۔ اس سے پرسن ہو مہادیو نے یہ دھنش دیوتاؤں کو دے دیا۔

دیوتاؤں نے اس دھنش کو دیوراج کے پاس رکھ دیا۔ ہے مُنی ور! تب سے یہ دھنش بنس پرمپرا سے ہمارے پاس پڑا ہے۔ ایک بار میرے دیش میں بارش نہ ہونے سے گھور اکال پڑ گیا۔ ان کے لئے ساری پرجا ہاہاکار کرنے لگی۔ تب میں نے ایک بڑا یگیہ کیا اور اپنے ہاتھ سے کھیتوں میں ہل چلانے لگا۔ ہل سے بھومی کھودتے دیو اچھا سے ایک کنیا بھومی میں سے نکلی۔ اُس پرم سُندری کنیا سیتا کو میں اپنے انتہ پور میں لے آیا۔ اور پتری کے سمان پالن کرنے لگا۔ سیتا جب کشوراوستھا کو پراپت ہوئی تو اُس کے روپ اور گن کی چرچا سارے سنسار میں ہونے لگی، اور مختلف دیشوں کے راج کمار آ کر مجھ سے اس کی یاچنا کرنے لگے۔ پرنتو میں نے سب کو اپنی پرتگیا سنا دی۔ کہ جو کوئی اس دھنش کو چڑھائے گا وہی سیتا کا پتی ہو گا۔ اس پر ہزاروں راج کمار اور راجے مہاراجے باری باری یہاں آئے پرنتو دھنش کا چڑھانا تو کیا تل بھر بھی بھومی سے نہ ہٹا سکے، وہ سب دُشٹ آتما شرمندہ ہو کر میرے دیش میں اُتپات کرنے لگے۔ اپنی سیناؤں سے سجت ہو کر چاروں طرف سے

گھیرا ڈال کر میرے دیش کی سیناؤں پر جھگڑا کرنے اور لوٹنے لگے۔ ایک برس تک میں اُن سے یدھ کرتا رہا۔ انت میں بہت سی شکتی کے نشٹ ہو جانے پر میں نے دیوتاؤں کو پرسن کرنے کے لئے گھور تپ کیا۔ میری تپسیا سے خوش ہو کر دیوتاؤں نے مجھے چتورنگی سینا پردان کی۔ جس کے ذریعہ گھور یدھ کر کے میں نے اُن سب اُتپاتی راجاؤں کو مار بھگایا۔ ہے مہا مُنی! اب سیتا سیانی ہو گئی ہے، اس کے بیاہ کے لئے میں نے یہ یگیہ رچایا ہے۔ سو جو کوئی مہاراج کے پناک نامی دھنش کو جو کہ وجر کے سمان مہا کٹھور ہے، چڑھائے گا وہی سیتا کو پراپت کرے گا۔

ہے مہارشی! وہ دھنش ابھی یگیہ ستھلی میں آئے گا، اگر ان میں کوئی بھی دشرتھ کمار اس کو چڑھا کر میری پرتگیا کو پورا کر دے تو جانکی بلا شبہ اسی کو پراپت ہو گی۔

رام چندر جی کا دھنش کو توڑنا۔

راجہ جنک کے مُکھ سے دھنش کی کتھا سُن کر مہا مُنی وشوامتر دونوں راج کماروں کو لے کر یگیہ منڈپ میں پہونچے، جو دیو راج اندر کے دربار کے سمان شوبھا پا رہا تھا۔ منڈپ کے اُوپر سُندر مخمل کا وِتان ہزاروں منیوں اور سنہری جھالروں سے جگمگاتا ہوا ایسے شوبھا دے رہا تھا، مانوں شرد راتری میں پورنیما کی چاندنی میں سُونیل آکاش میں تارہ منڈل جگمگا رہا ہے۔ ہزاروں پرچم (دھوجائیں) آکاش میں لہراتی ہوئی جنک کی کیرتی کو پھیلا رہی تھیں۔ منی جڑت ہزاروں کھمبوں والا وہ منڈپ درشکوں کے ہردیہ کو مگدھ کر رہا تھا۔ دیش دیشانتروں کے نریش اور راج کمار سورن اور چاندی کے صاف و شفاف آسنوں پر اردھ چندراکار استھتی میں بیٹھے ہوئے ایسے شوبھا دیتے تھے، مانوں سارے سنسار کا ایشوریہ اور یوبن اسی مقام پر اکٹھا ہو گیا تھا۔ چاروں طرف کھڑکیوں میں بیٹھی جنک پوری کی استریاں ترشت نتروں سے منڈپ کی چھبی کو دونا کر رہی تھیں۔ وہ ایسی لگ رہی تھیں، مانو سجاوٹ کے لئے اپسراؤں کی مورتیاں کھڑی کی گئی ہوں۔ ایک طرف ویر لوگ اور مہوی لوگ اپنے شانت اور اُجوّل تیج سے شانتی کی ورشا کر رہے تھے اور دوسری طرف بیٹھے اور سُریلے باجوں کی آوازنے گھور سماں باندھا ہوا تھا۔ اتنے میں مہا دیو کا پناک دھنش بڑی گرجنا کرتا ہوا منڈپ میں لایا گیا جسے پانچ ہزار آدمی ہزاروں پہیوں والے ٹھیلے پر رکھ کر لائے۔ اُس دھنش کا چڑھانا تو کیا دیکھ کر ہی بڑے بڑے بلوانوں کے ساہس ٹوٹ گئے۔ دھنش کے آ جانے پر جنک کے بڑے بیٹے نے اپنی دوسری بہنوں کے ساتھ سیتا کو آگے کر کے دھنش کے پاس آیا، اور بھُجا کو اُٹھا کر اونچے سُر میں بولا۔

"ہے بھومنڈل کے راجاؤں اور راج کماروں! مہا دیو کے اس دھنش کو جو کوئی چڑھائے گا، وہی جانکی کو بیاہ کر لے جائے گا۔"

اس کے بعد سیتا جے مالا ہاتھ میں لئے ایک سندر تھلی پر اپنی سکھیوں کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔ راجہ جنک کی پرتگیا سُن کر باری باری سے اپنے آسنوں سے اٹھ کر راجکمار دھنش کو چڑھانے کا جتن کرنے لگے۔ پرنتو کوئی بھی اس کو نہ ہلا سکا۔ تب اتی لجت ہو کر اپنے اپنے استھانوں پر بیٹھ گئے۔ جب سب راجے اور مہاراجے تیز راجکمار بل لگا کر ہار گئے تو راجہ نراشا سے بھر کر اُونچے استھان پر کھڑے ہو کر بولے۔ سارے بھومنڈل کے ویر یودھا یہاں آئے ہوئے ہیں۔ پرنتو کوئی بھی دھنش کو نہ ہٹا سکا۔ آج پرتھوی چھتریوں سے خالی ہو گئی ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے، اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا تو میں ایسی پرتگیا نہ کرتا، پرنتو اب اپنی پرتگیا کو بھنگ بھی نہیں کر سکتا۔ سیتا آیو بھر کنواری رہے گی، ایشور کی اِچھا ایسی ہی معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے تم اپنے اپنے گھر جاؤ۔

راجہ جنک کے اِن وچنوں سے سارا نرپتی منڈل لجت ہو گیا۔ پرنتو سوریہ کُل کے اتینت لکھشمن کو جنک کے یہ وچن پسند نہ آئے۔ وہ غصے سے اُٹھا اور تیوری چڑھا کر بولا۔ ہے متھلا نریش! تمہارے یہ وچن سوریہ کُل کا اپمان کرنے والے ہیں۔ جہاں سوریہ کُل کا معمولی سا آدمی بیٹھا ہو وہاں ایسے وچن کہنے کا کسی کو بھی ساہس نہیں ہو سکتا۔ اور یہاں تو ساکھشات رام چندر جی سوئم وراجمان ہیں۔ یہ مہا دیو کا دھنش کیا ہے اگر میں چاہوں تو نِج بل سے مہادیو سمیت سُومیرو پربت کو ہلا دوں۔ اور پرتھوی کو رساتل میں لے جاؤں۔ اتنا کہتے کہتے لکھشمن کا شریر کرودھ سے کانپنے لگا۔ نیتر اگنی کے انگارے برسانے لگے۔

لکھشمن کی ایسی دِشا دیکھ کر رام چندر نے سنکیت سے اُسے بیٹھ جانے کی آگیا کی، اور وشوامتر کی آگیا پا کر خود اپنے آسن سے اُٹھ دھیر گتی سے دھنش کی طرف چلے۔ اُسے سنگھ کے سمان چلتے ہوئے دیکھ رام کو، جانکی اور سکھیاں پہلے تو اتی پرسن ہوئے پھر ان کی چھوٹی عمر دیکھ اور شو کمار رُوپ کو لکھ کر بیاکل ہوئیں، من ہی من میں پرماتما سے پرارتھنا کرنے لگیں کہ ہے دین دیالو دین بندھو! میری لجا تیرے ہاتھ ہے۔ ہے سروشکتی مان پربھو! اپنی دیا سے میرے دُکھ دور کرو اور دھنش کو اتنا ہلکا کر دو کہ اِس کمار کے چھونے ماتر سے دھنش اپنے آپ اُوپر اُٹھ آوے۔ اِدھر رام چندر نے دھنش کے پاس جا کر پہلے میٹھی مسکان سے سیتا کو دیکھا پھر دھنش کو سہج ہی میں پکڑ کر ایسے اٹھا لیا مانو گرُوڑ سرپ کو اٹھا لیتا ہے۔ اور چھن ماتر میں اپنی لمبی بھجاؤں سے اس کی ڈوری کو اتنے بل سے کھینچا کہ وہ گولاکار ہو کر درمیان میں سے دو ٹکڑے ہو گیا۔ اُس سمے ایسا بھیانک اور کڑکتا شبد ہوا کہ مانو ایک ساتھ سینکڑوں بجلیاں گری ہوں، بھونچال ہونے کے وقت پر تو کے ٹکرانے سے جس پرکار پرتھوی ڈولتی ہے، اُسی پرکار دھرتی زور سے تھرتھرانے لگی، جس سے خوف زدہ ہو کر راجے اور مہاراجے، تپسوی لوگ اور استریاں چیختی ہوئی اِدھر اُدھر بھاگنے لگیں۔ کیول رام، لکھشمن، وشوامتر اور جنک نیز سیتا اچل اپنے استھانوں پر کھڑے رہ سکے۔ جب پرتھوی کا ڈولنا بند ہوا تو سب پرکار سے شانتی ہو گئی تب یگیہ منڈپ میں سب کے سامنے کھڑے ہو کر راجہ جنک بولے — ہے مہامنی وشوامتر! میں رگھو کل کے

سو رگھو راج کمار کے بل کو مان گیا ہوں۔ ان کے بل اور پراکرم کو دیکھ کر میں حیران رہ گیا ہوں۔ انہوں نے آج وہ کام کیا ہے، جو سنسار میں ناممکن تھا۔ اور ہے مہامنی! میری پتری سیتا آج رام چندر کی پتنی ہوئی۔ کیونکہ میں نے پرتگیا کی تھی کہ جو کوئی دھنش کو چڑھائے گا سیتا اسی کی ہوگی، سو اس نے پرتگیا کو پورا کر دیا ہے۔ ہے وشوامتر! سیتا مجھے پرانوں سے بھی ادھک پیاری ہے اور اس کو راج کمار رام کیلئے دیتا ہوں۔
اس پرکار جنک کے کہہ چکنے پر وینا کے سمان مدھر کنٹھ سے منگل گیت گاتی ہوئی سکھیاں سیتا کو لئے ہوئے وہاں آئیں جہاں دھنش کو توڑ کر رام کھڑے تھے، اور لجا سنکوچ اور ہرش کے بھاؤں سے بھرے ہوئے ہردیہ سے سیتا نے رام کے کنٹھ میں وجے مالا ڈال دی۔

راجہ جنک کا ایودھیا کو دوت بھیجنا!

جب سیتا رام چندر کے گلے میں جے مالا ڈال چکی تو جنک نے اپنے دوتوں کو ایودھیا میں سندیش دے کر بھیجا۔ جو رتھ پر سوار ہو کر وایو ویگ سے اڑتے ہوئے تین راتریوں کو راستہ میں بتا کر چوتھے روز ایودھیا میں پہونچے۔ راستے کے پریشرم سے تھکے ہوئے وہ کچھ سمے وشرام کر کے راج مندر میں داخل ہوئے، وہاں انہوں نے مہاراجہ دشرتھ کے درشن کئے جو ساکشات دیوتا کے سمان سنگھاسن پر براجمان تھے۔ راجہ کو دیکھ کر وہ بڑی نمرتا سے ہاتھ جوڑ کر بولے۔ ہے راجن! مہاراج جنک نے بڑے آدر سمیت آپ کی، آپ کے پریوار کی اور منتری منڈل کی کشل پوچھ کر وشوامتر کی آگیا سے یہ سندیش دیا ہے کہ میری کنیا سیتا میں امولیہ پراکرم ہے، یہ بات سارا سنسار جانتا ہے۔ سو ہے راجن! مہارشی وشوامتر کے ساتھ آئے تمہارے بڑے پتر نے اپنے پراکرم سے اسے جیتا ہے۔ مہادیو کے اس وجر سمان دھنش کو جس سے ہار کر انیک راجے گھروں کو لوٹ گئے تھے، اس نے اپنے بھج بل سے سب کے سامنے درمیان میں سے توڑ کر دو کھنڈ کر دیا ہے۔ اس لئے سیتا پرتگیا کے انوسار اس کی ہو چکی ہے۔ اس لئے راجن! آپ پروہتوں، اور منتریوں اور گورو وششٹھ کے ساتھ جلدی متھلا پوری میں آئیے جس سے ودھی سے وواہ کر کے آپ سنا سودھا لے ہوں، اور میں اپنے قرض سے مکت ہو جاؤں۔
دوتوں کے مکھ سے راجہ جنک کا سندیش سن کر دشرتھ اتی پرسن ہو کر منتریوں سے بولے ۔ کل متھلا پوری کو یاترا ہوگی۔ اس کارن بہت سا دھن اور اونٹ ہاتھی، گھوڑے اور پیدل سینکوں سے سوسجت ایک بڑی چتورنگی سینا کو پراتہ کال یاترا کے لئے آگیا دیجئے۔ دیر نہ ہو، کیونکہ سمدھی نے جلدی پہنچنے کو کہلا بھیجا ہے۔ کل بڑی بھور ہی وششٹھ، وام دیو، جابال، کاشیپ، مارکنڈے اور مہارشی کاتیاین مجھ

سے پہلے چلیں۔

دوسرے دن بھور ہوتے ہی مہاراج دشرتھ ایودھیا سے سینا سمیت متھلا کی طرف چلے اور چار دن کے بعد جنک کی نگری میں بڑی دھوم دھام کے ساتھ پہونچے۔

رشیوں اور منیوں سمیت راجہ دشرتھ کے آنے کا سماچار پاکر راجہ جنک نے دروازے پر بڑے سماروہ کے ساتھ اُن سب کا آدر ستکار کیا، اور پھر ہاتھ جوڑ کر دشرتھ سے بولا — ہے راجن! آپکے آنے سے میرا ادیش پورن ہوا۔ آج میرے بھاگیہ اُدے ہوئے جو بڑے تیجسوی برہم رشی وسشٹھ کے درشنوں سے میں کرتارتھ ہوا، اور بھاگیہ ہی سے آپ نے میرے کُل کا مان بڑھایا ہے۔ آج میں اپنے بھاگیہ کی سراہنا کئے بنا نہیں رہ سکتا جو آپ جیسے پراکرمی شکتی شالی اُچ کل کے راجہ سے میرا سمبندھ ہوا ہے۔

اس پر رسم ہو جانے کے بعد راجہ دشرتھ اپنی ساری سینا اور منتری منڈل کو لے کر جن داسے میں گئے اور رام لکشمن کے ساتھ بڑے آرام کے ساتھ رات گذاری، اور راجہ جنک بھی وِواہ کی تمام سامگری بدھی پوروک رکھوا کر سونے کے کمرے کو چلے گئے۔ دوسرے دن پراتہ کال جنک کا چھوٹا بھائی کُشدھوج بھی ساں کاسے پوری سے آگیا، اور اپنے دھرماتما بھائی جنک کو ملا اور شتانند کو و راجہ کو پرنام کر کے دوِیہ آسن پر بیٹھا۔ تب راجہ جنک نے شتانند نامک اپنے منتری کو کہا — ہے مہا بھاگیہ! جنکے آنے کی باٹ دیکھ رہا تھا۔ وہ بھائی کُشدھوج آگئے ہیں۔ اب آپ جلدی جاکر اِکشواکو کل سوریہ مہاراجہ دشرتھ کو دونوں کماروں سمیت یہاں لے آئیے۔ راجہ کی آگیا پاکر منتری نے ہاتھ جوڑ کر دشرتھ کو کہا۔ ہے مہاراج ادھی راج! متھلا نریش مہاراج جنک اُن کے اُپادھیائے اور پروہت آپکے درشنوں کی اِچھا سے آپ کی پرتیکھشا کر رہے ہیں۔

اس سندیش کو پاکر راجہ گورو وسشٹھ اور منتریوں سمیت وہاں پہونچے جہاں جنک اُن کی راہ دیکھ رہے تھے۔ اُنہیں دیکھ جنک نے منتریوں سمیت اُٹھ کر دشرتھ کا سواگت کیا۔ جب سب اپنے مقررہ آسنوں پر بیٹھ گئے تو اِکشواکو بنس کے دیوتا مہا رشی وسشٹھ رام اور لکشمن کا گوتر پڑھتے ہوئے اس پرکار بنس کا ورنن کرنے لگے — ہے متھلا پتی جنک! اس بنش میں سب سے پہلا راجہ مندسا منو کا پتر اکشواکو ہوا، جو ایودھیا کا سب سے پہلا راجہ تھا...... اِکشواکو کا پتر پراج دالا تھا۔ دہ کتیا لکھشی۔ وہ ایک پتر رکھتا تھا جس کا نام وہی لکھشی تھا۔ وہی لکھشی کا پتر بڑے پرتاپ والا دان ہوا وان کا پتر بڑے یش والا انرنیہ ہوا۔ انرنیہ کا پتر راجہ پرتھو ہوا جس نے سب پربتوں کو اور ساری پرتھوی کو رمنیک اور بڑی شوبھا والی بنا کر اپنی کیرتی کو امر کر دیا۔ پرتھو کا پتر ترشنکو ہوا۔ ترشنکو کا پتر دھوندھومار ہوا۔ دھوندھومار کا پتر یووناشب ہوا۔ جس کے تیج سے سارا برہمانڈ کانپتا تھا۔ یووناشب کا پتر ماندھاتا

ہوا۔ مان دھاتا کا پُتر بڑے یش والا سُوسندھی ہوا۔ سُوسندھی کے دو پُتر ہوئے۔ دھروسندھی اور پرسین جیت، اِن میں سے دھروسندھی کا پُتر بھرتا نامک بڑا تیجوی ہوا۔ بھرت کا پُتر اسِت ہوا۔ ہے دی دیہ! اسِت کا ہے ہیہ، تال جنگھ اور ششِ بندھو نامک تین راجاؤں سے گھور یُدھ ہوا۔ یُدھ میں اُن سے پراست ہو کر راجہ اسِت اپنی دو پتنیوں کے ساتھ ہمالیہ میں چلا گیا اور وہیں مرتیو کو پراپت ہوا۔ اُس سمے اس کی دونوں استریاں گربھ وتی تھیں۔ اُن میں سے ایک نے اِی رشا سے دوسری کو زہر دے دیا۔ زہر سے دُکھی ہوئی وہ کالندی نام کی راج پتنی مہارشی چیون کے پاس آئی، جو اُن کے پاس ہی ایک سندر آشرم میں رہتا تھا۔ کالندی نے اپنی کتھا ... بڑی دینتا کے ساتھ اُسے سُنائی تب کرُونا سے بھرے ہوئے ہردیہ والے چیون نے اُسے اوشدھی دی اور کہا۔ ہے سُوبھگے ماتیرے گربھ سے بڑا پرتاپی تینوں لوکوں کو جیتنے والا پُتر پیدا ہوگا۔ تیری سوتن نے تجھے گرل یعنی زہر دیا ہے اس کارن اُس پُتر کا نام ساگر ہوگا۔ مہارشی چیون کے اس وچن سے خوش ہو کر کالندی نے اُسے پرنام کیا اور کچھ دن بعد ساگر نام کے پُتر کو جنم دیا۔ سگر کا پُتر اسمنجس ہوا۔ اسمنجس کا پُتر دلیپ ہوا جس کے یش سے آج تک کل دُنیا واقف ہے۔ دلیپ کا بھاگیرتھ نام کا پُتر ہوا جس کے گُنوں کا آج تک یہ بھاگیرتھی گنگا اپنے نرمل پرتاپ سے دسوں دِشاؤں میں گان کر رہی ہے۔ بھاگیرتھ کا پُتر ککُوتستھ ہوا۔ ککُوتستھ کا پُتر رگھو ہوا جو پِتر کی اِچھا سے چیر کال تک گئو کی سیوا کرتا رہا۔ رگھو کا پُتر بڑے تیج والا پرودھی ہوا جس کو پرشادک اور کلماش پادھی کہتے ہیں۔ پرودھی کا شنکھن نام کا پُتر پیدا ہوا۔ شنکھن کا سُودرشن اور سودرشن کا اگنی برن ہوا اگنی برن کا پُتر شیگھرگ ہوا اور شیگھرگ کا مرُو نام کا پُتر ہوا۔ مرُو کا پرشوشرم نامک پُتر ہوا، اور پرشوشرم کا پُتر امبریش بڑا مہاتما پُتر پیدا ہوا۔ امبریش کا پُتر راجہ نہوش ہوا۔ نہوش کا پُتر راجہ ییاتی ہوا۔ ییاتی کا پُتر نابھاگ ہوا۔ نابھاگ کا پُتر راجہ اج ہوا جس نے اپنے تیج سے سارے برہمانڈ پر راج کیا۔ اج کا پُتر دشرتھ اور مہاراجہ دشرتھ کے چار پُتر رام، لکشمن، بھرت اور شترگھن ہیں۔ ہے دی دیہ! رام اور لکشمن کے لئے آپ کی دونوں کنیائیں دینے یوگیہ ہیں۔ جو ان کے روپ، یووَن اور یوگیتا میں دونوں راجکماروں کے مطابق ہیں۔

اس پرکار رام لکشمن کی بنشاولی کہہ کر مہامنی وسِشٹھ چُپ ہو گئے۔

اُن کے بعد راجہ جنک بولے۔ ہے مہارشی! کنیا دان کے سمے کلین پرش اپنے خاندان کا سدا سے ورنن کرتے آئے ہیں۔ سو میں بھی اپنی بنشاولی کہتا ہوں۔ سُنیئے ——

تین لوک میں پرسِدھ بڑے مہاتما ستیہ وادی نِمی نامک راجہ ہمارے کُل کے پہلے راجہ تھے۔ نِمی کے پُتر مِتھی ہوئے۔ مِتھی کے پُتر راجہ جنک ہوئے۔ جنک کے پُتر اُدر واسُو ہوئے، اُدر واسُو کے پُتر نندی بردھن ہوئے۔ نندی بردھن کے سُوکیتو نامک بڑے پرتاپی راجہ ہوئے۔ سُوکیتو کے پُتر دیوراتا ہوئے۔ دیورات کے برہدرتھ اور برہدرتھ کے پُتر مہاویر نامک ہوئے۔ جن کی ویرتا سارے سنسار میں مشہور ہے۔ مہاویر کے پُتر سُودھرتی

ہوئے جو ہمالیہ پربت کے سمان بڑے صبر والے تھے۔ سُودھرتی کے پُتر دھرشٹھ کیتو اور دھرشٹھ کیتو کے ہرہ شو اور ہرہ شو کے مرُو نامک پُتر ہوئے۔ راجہ مرُو کے پرتیندھک ہوئے اور پرتیندھک کے پُتر کیرتی رتھ ہوئے۔ کیرتی رتھ کے پُتر وی بُدھ ہوئے۔ وی بُدھ کے پُتر مہی دھرک ہوئے اور مہی دھرک کے کیرتی رتھ ہوئے جو بڑے یش والے تھے۔ کیرتی رتھ کے پُتر مہا روما اور مہا روما کے سورن روما نامک پُتر تھے۔ سورن روما کے ہرہ شو روما ہوئے اور ہرہ شو روما کے دو پُتر ہوئے۔ جن میں سے بڑا میں اور چھوٹے کش دھوج۔ بوڑھا ہونے پر میرے پتا مجھے راجیہ سونپ کر اور کش دھوج کو میرے آدھین کر کے خود بن کو چلے گئے۔ ان کی مرتیو ہونے پر میں راجیہ کو چلانے لگا۔

ہے برہم رشی! ایک دن شام کو اچانک سنکاشیہ پوری کے راجہ شودھبا نے اپنی سیناؤں سے متھلا پوری کو گھیر لیا، اور دُوت کے ہاتھ یہ سندیش بھیجا کہ مہادیو کا پناک دھنش جو دیوتاؤں کی امانت تمہارے پاس ہے۔ وہ ہمیں دے دو۔ اور اس کے ساتھ ہرگ نینی سیتا کو بھی ہمارے ارپن کرو۔ پرنتو میں نے اس کی ان یاچناؤں کو سویکار نہ کیا۔ جس سے ہم دونوں میں بڑی بھاری لڑائی ہوئی۔ لڑائی میں شودھبا مارا گیا۔

ہے برہم رشی! شودھبا کے مارے جانے پر میں نے اپنے چھوٹے بھائی کو سنکاشیہ پوری کا راجہ بنا دیا سو یہ جو آپ کے سامنے بیٹھے ہیں میرے چھوٹے بھائی سنکاشیہ پوری کے راجہ کش دھوج ہیں۔ اب میں اپنی دونوں پُتریوں کو رام اور لکشمن کے لئے دیتا ہوں، اور تین بار کہتا ہوں کہ سیتا رام کے لئے اور اُرملا لکشمن کیلئے ہو۔

راجہ کے اس پرکار کہنے پر وشوامتر اور وسشٹھ خوش ہو کر بولے۔ آپ اور مہاراجہ دشرتھ دونوں ہی اعلیٰ خاندان میں سے۔ سچ مچ یہ سمبندھ بڑا ہی اُتّم ہوا ہے۔ پرنتو راجن! جس پرکار آپ کے ساتھ سوریہ کل رشی دشرتھ کا سمبندھ ہوا ہے، اُسی پرکار آپ کے چھوٹے بھائی کش دھوج سے بھی ہونا چاہیئے، اور اس کے لئے ہم اُن کی دونوں کنیاؤں کو جو کہ پرم روپ وتی ہیں، بھرت اور شترگھن کے لئے مانگتے ہیں۔ ہے ودیہ! مہاراجہ دشرتھ کے چاروں راج کمار بڑے دھرماتما، سینۂ وادی، سندر اور دوّیہ گنوں والے ہیں اور آپ کی اور آپکے بھائی کی کنیائیں بھی روپ اور شیل میں ان کے مطابق ہیں۔ اس کارن اُن کا وِواہ سمبندھ بھی اس کل میں کر دیجئے۔

تب جنک نے مُنیوں کے وچن کو سویکار کرتے ہوئے کہا آپنے میرے اور میرے کل کی پرشنسا کر کے میرا بڑا مان بڑھایا ہے۔ اس سے زیادہ مجھے اور کیا چاہیئے۔ میں اپنے بھائی کی کنیائیں بھی بھرت اور شترگھن کیلئے دیتا ہوں۔ اس پرکار کہہ کر جنک کھڑے ہو گئے، اور دونوں ہاتھ جوڑ کر شیش جھکا کر بولے۔ میں نے چاروں کنیاؤں کو دینے کا دھرم کر لیا۔ اس میں ذرا بھی شبہ نہیں۔ اب آپ جیسا مناسب سمجھیں کریں۔ تب مہاراجہ دشرتھ اتی پرسنّ ہو کر بولے۔ ہے متھلا نریش! آپ جیسے اُونچے کل کے اور شبھ گنوں والے بھوپتی سے سمبندھ ہونے پر میں کرتاکرتیہ ہوا ہوں۔ آپ کا کلیان سورن کے پتروں سے جٹت گوئیں ہزاروں کی تعداد میں برہمن کو

دی گئیں۔ اُس سمے چاروں پُتروں کے درمیان بیٹھے ہوئے راجہ دشرتھ بڑی شوبھا کو پراپت ہوئے ❖

شادی!

گئو دان سے فارغ ہو کر جب وقت راجہ دشرتھ سمدھی کے راج بھون میں چلنے کو تیار ہوئے اُس وقت کیکئی راجہ کے پُتر بھرت کے ماما یودھاجت وہیں آن پہونچے، اور راجہ دشرتھ سے کشل منگل پوچھ کر بولے ہے راجن! میرے پتا نے آپ کا کشل سماچار پوچھا ہے۔ وہ بھی سب پرکار سے کشل ہیں۔ انہوں نے سندیش دیا ہے کہ بھرت کو دیکھے بہت دن ہو گئے ہیں سو اُسے تھوڑے وقت کے لئے بھیج دیجئے۔ مہاراج یہ سندیش لیکر پہلے میں ایودھیا گیا، پرنتو وہاں سے یہ سُوچنا ملی کہ آپ راج کماروں سمیت جنک پوری گئے ہیں۔ سو میں یہاں آیا ہوں۔ مہاراج دشرتھ نے یودھاجت کا اچھی پرکار سے ستکار کیا، اور اس کو سنگ لے کر سارے رشیوں، اور منتریوں سمیت یگیہ شالہ میں گئے۔ دروازے پر شبھ مہورت سے اسکرتا ہو کر لکشمن، بھرت اور شترگھن سمیت وہاں آکر پتا کے پاس کھڑے ہو گئے۔ تب مہارشی وسشٹھ یگیہ شالہ کے اندر جا کر مہاراجہ جنک سے بولے، ہے دیو! ہے متھلاپتی پُرش سریشٹھ! مہاراج دشرتھ پُتروں سمیت اندر آنے کی آگیا مانگتے ہیں۔ یہ سُنکر راجہ دشرتھ نے جواب دیا۔ ہے مہاتمن! اس گھر کا راجہ دشرتھ کے سوا کون دوسرا ہے؟ یہ حیرتا ہے کس نے انکو روکا ہے۔ کون دوار پال ہے، وہ کس کی پرتیکشا میں باہر کھڑے ہیں۔ ہے مہاتمن! اگنی کی جلتی شکھاؤں کے سمان چاروں کنیائیں ویدی کے نکٹ کھڑی ہیں، اور میں مہاراج کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ دیر نہ کریں، اور جلدی کام کریں۔ کیونکہ شبھ لگن جیوتشیوں نے مقرر کر رکھا ہے۔ مہاراج جنک کا یہ جواب پاکر دشرتھ منتریوں سمیت چاروں پُتروں کو آگے کر کے یگیہ استھان پر آئے۔ اُن کے آنے پر بڑے آدر کے ساتھ جنک نے اُن سب کی پوجا کی، اور سورن و موتیوں سے جڑت آسنوں پر ان کو بٹھا کر وسشٹھ کو کہا۔ ہے برہم رشی! ان رشیوں اور مہاتماؤں کے ساتھ آپ ہی اس شبھ کرم کو کروائیے۔ کیونکہ آپ ہی اسکے یوگیہ ہیں۔

اُن کی اس پرارتھنا کو سویکار کرتے ہوئے وسشٹھ نے مہارشی وشوامتر اور شتانند کے ساتھ کاریہ شروع کیا۔ ویدک بدھی سے ویدی بنائی گئی۔ اُس ویدی کو انیک پرکار کے گیندا، گلاب، موتیا، چمپا، کیتکی وغیرہ منوہر سوگندھی والے پھولوں سے سجایا گیا۔ انیک پرکار کے سندر پھولوں والے گملوں نے اُس ویدی کی شوبھا کو دوگنا کر دیا۔ استھان استھان پر دھوپ پاتر، چاول، اکشت، دہی، گھی، شہد اور سامگری رکھ دی گئیں۔ بھومی پر کُشا کے آسن بچھا دیئے گئے۔ جب سب پرکار سے ویدی کا پربندھ ہو گیا اور سب چیزیں مناسب مقامات پر رکھ دی گئیں تو وید منتروں سے اگنی کو پرجولت (جلایا) کر کے مہارشی وسشٹھ ہون کرنے لگے۔

پھر سر سے پاؤں تک آبھوشنوں سے سجی بال سُوریہ کی کرن کے سمان جنک نندنی سیتا کو لا کر ہوم کی اگنی کے پاس رام چندر کے سامنے کھڑی کر کے متھلا پتی مہاراج جنک بولے۔ ہے کوشلیا نندن! یہ میری کنیا سیتا تری اردھانگنی، چھایا کے سمان سدا تیرے پیچھے چلنے والی سہردیہ میں چارنی ہو۔ اس کو سویکار کرو۔ ہے مہابا ہو! آج سے یہ تیری ہوئی۔ یہ کہہ کر اُس نے منتروں سے پوتر کیا ہوا جل انجلی میں سے چھوڑ دیا۔

اُس وقت استریاں دینا کے سمان کنٹوں سے منگل گیت گانے لگیں۔ دیوتاؤں نے آکاش سے پھولوں کی ورشا کی۔ رشیوں نے سادھو سادھو کہا۔ ڈھول۔ نفیری، گھڑیال اور انیک پرکار کے باجوں کی گھور آوازیں اُٹھنے لگیں۔

اس کے بعد راجہ جنک لکھشمن سے بولے۔ ہے سُمترا نندن! اِدھر آؤ۔ یہ میں اپنی دوسری کنیا اُرملا تمہیں دیتا ہوں۔ یہ تمہاری رفیقہ حیات ہوئی۔ تب اُرملا کو اگنی کے پاس لکھشمن کے سامنے کھڑا کر کے راجہ جنک نے جل کی انجلی بھری اور بدھی پوروک منتر پڑھ کر چھوڑ دیا۔ اُرملا کو پردان کر کے پھر اُسی پرکار بھرت اور شترگھن کے لئے مانڈوی اور شرت کیرتی کو دے کر راجہ کُش دھوج نے بڑی پرسنتا اور پیار کے ساتھ چاروں پتریوں کے ہاتھ چاروں راج کماروں کے ہاتھوں میں دیتے ہوئے کہا، ہے سُوریہ بنسی راجکمارو! آپ سارے ہی برہمچاری سُومیہ، سوشیل، ویدورت اور سدگنوں سے النکرت ہو۔ یہ تمہاری پتنیاں تمہارے انوکُول ہوں۔ اب تم ان کو گرہن کرو۔

جنک اس پرکار کہنے پر مہارشی وسشٹھ کی آگیا سے چاروں راج کماروں نے پتنیوں سمیت آگ کی پری کرما کی۔ اس وقت ویدی پر پھولوں کی ورشا ہوئی۔ تب چاروں دشرتھ کمار دی واہت ہو کر پتنیوں سمیت وہاں سے اپنے نواس استھان کو چلے۔ اُن کے پیچھے راجہ دشرتھ رشی مُنی اور سارا منتری منڈل چلا۔

رات بھر سُکھ سے سو کر پراتہ کال مہامُنی وشوامتر، مہاراجہ دشرتھ اور راجہ جنک سے آگیا لیکر اُترا کھنڈ کی طرف چلے گئے۔ اس کے بعد مہاراجہ دشرتھ بھی راجہ جنک سے آگیا لے کر راجکماروں سمیت ایودھیا کو چلے گئے۔ وداعی کے سمے راجہ جنک نے ہاتھی، گھوڑے، رتھ، داس داسیاں، سورن، چاندی، ہیرے موتی، گئوئیں وغیرہ بہت سی سامگری جہیز میں دیں، اور پھر راجہ دشرتھ کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا نگر کے دروازے پر کھڑا ہو، ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے ایودھیا پتی میں آپ کا داس ہوں۔ آپ کے ساتھ سمبندھ ہونے سے میرے کُل کا مان بڑھ گیا۔ راجن! آپ کا کلیان ہو، اور میری کنیائیں آپ کے پُتروں کے انوکُول چلنے والی اور آپ کے آشیرواد سے سدا خوش رہنے والی ہوں۔ اس کے بعد سیتا، اُرملا، اور کُش دھوج کی دونوں پُتریوں سے مل کر دشرتھ سے آگیا لے کر دیوگ سے آنسوؤں کو پونچھتا ہوا متھلا پتی جنک واپس لوٹا۔

رشیوں اور رام چندر سمیت جاتے ہوئے راجہ دشرتھ کے پرتی کوّے وغیرہ پکھشی اِدھر اُدھر منڈلاتے

ہوئے شبد کرنے لگے اور ہرن چکر کاٹنے لگے۔ راج شریشٹھ دشرتھ نے اُن کو دیکھ کر وسشٹھ سے پوچھا۔ اسو میّہ پکھشی اور گھور مرگ پردکشنا کر رہے ہیں۔ ہردیہ کو کپکپا دینے والی یہ کیا بات ہے؟ میرا من تو بیٹھا جا رہا ہے تب مہارشی وسشٹھ نے کہا، راجن! پکھشیوں کا شبد کرنا بھینکر بھیے کو ظاہر کرتا ہے۔ پر یہ مرگ اُس بھیے شانت ہونے کو ظاہر کرتے ہیں۔ اُس وقت سب نے بڑے اُگر روپ والے جٹائیں پھیلائے بھینکر نکھ والے پرشورام کو دیکھا، جس نے سوریہ کے سمان چمکتے ہوئے بڑے کلہاڑے کو اپنے اونچے کندھے پر رکھا تھا اور ہاتھوں میں دھنش بان چڑھائے نیتروں سے اس پرکار اگنی کی ورشا کر رہا تھا، مانو تری پورنا مک دیو کو مارنے کے لئے ساکھشات مہا دیو کھڑے ہیں۔ کھشتریوں کے لئے یم روپ اگنی کے سمان جلتے ہوئے بھیم آکار اُس جمدگنی کے پتر کو کھڑے دیکھ سب کی آنکھیں اس پرکار بند ہو گئیں، جیسے جیٹھ آشاڑھ کے جلتے سوریہ کو دوپہر کے سمے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ اُسے دیکھ کر وسشٹھ وغیرہ مہارشی آپس میں جھک کر باتیں کرنے لگے کہ کہیں پتری ودھ کا بدلہ لینے تو یہاں نہیں آیا۔ پہلے کھشتری راجاؤں کے پران لے کر اسکا من سنتاپ رہت ہو چکا تھا۔ اب پھر کھشتریوں کو مارنا مناسب نہیں ہے۔ اس پرکار وچار کر کے اُن سب رشی منیوں نے ہاتھ میں اردھیہ لے کر کہا ــ "ہے پرشورام! ہے جمدگنی سُت! ایسی مدھر بانی کہی، تب اردھیہ کے ذریعہ ستکار کئے جانے پر پرشورام کوشلیا نندن رام سے بولا ــ ہے رام! اس سمے سارے سنسار میں تیرے جیسا بلوان کوئی نہیں ہے۔ تیری بھجاؤں کا یش تین لوک میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ میں جانتا ہوں، اور میرے گورو کے دھنش کو بھی تم نے ہی توڑا ہے، یہ بھی میں سُن چکا ہوں۔ یہ کام کر کے تم نے اپنی شکتی اور بل کا بیمثال ثبوت دیا ہے۔ اب میں دوسرا دھنش لایا ہوں۔ سو ہے راگھو! وجر کے سمان کٹھور اس بھینکر دھنش کو، جسے میں نے اپنے پتا سے پایا، تو چڑھا اور اپنی بھجاؤں کا بل دکھا، اگر اس کو تم نے کھینچ لیا تو بلا شُبہ تو میرے ساتھ مل یدھ کرنے یوگیہ ہو گا۔

پرشورام کے ایسے وچن سُن کر بھیے سے بیاکل ہوا ہوا راجہ جنک بولا۔ ہے نرشارڈول! ایک بار کھشتریوں کا ودھ کر کے تو اپنے پتا کی ہتیا کے بدلے کی پیاس بجھا چکا ہے۔ تیرے بل اور پراکرم کو کون نہیں جانتا۔ کون ویر تیرے سامنے یدھ میں ٹھہر سکتا ہے؟ اب تو ان بالکوں کو ابھیے دان دے۔ کیونکہ براہمن ہونے سے تمہیں یدھ کرنا نہیں اُچت ہے۔

پرنتو کرودھ سے جلتے ہوئے جمدگنی سُت نے جنک کی باتوں پر دھیان نہ دیا، اور پھر رام ہی سے بولا ــ ہے رام! اشستروں کے قلعے کو توڑنے والے دو دھنش سارے برہمانڈ میں پرسدھ وشوکرما نے بنائے تھے۔ اُن میں سے ایک دھنش سے شوجی نے تری پورنامک دیتیہ کو مارا، اُسے تم نے توڑ ڈالا یہ دوسرا ابھی اُسی کے مطابق ہے۔ یہ دیوتاؤں نے بھگوان وشنو کے لئے دیا تھا۔ ایک دن دیوتاؤں نے

چُتر بھُج برہما سے پوچھا کہ ہے پرجاپتے! ان دونوں میں سے کون سا دھنش مضبوط ہے؟ اس پر شیو اور وشنو میں گھور یدّھ ہوا۔ اُس یدّھ میں لڑتے لڑتے مہادیو کا دھنش ڈھیلا ہوگیا۔ اور یہ نتیجہ ہوا، کہ شو کے دھنش سے یہ زیادہ مضبوط ہے۔ اس پر کیلاش شو نے وہ دھنش دیوراج کے سپرد کر دیا اور وشنو نے اپنا دھنش بھرگو بنس رشی چیک کو دیا۔ رشی چیک نے جمد اگنی کو دیا۔ جب تپ کی اِچھا سے میرے پتا جمد اگنی نے سب شستر استروں کو تیاگ دیا تو کائر سہستر باہو نے میرے پتا کو مار ڈالا۔ میرے پتا کے نردوش مارے جانے پر میرے کرودھ اور دکھ کی انتہا نہ رہی۔ بدلے کی آگ سے میرا ہردیہ جلنے لگا، اور اُس اگنی کو میں نے انیک بار اسنکھیہ کھشتریوں کے پران لے کر شانت کیا، اور ساری پرتھوی کو جیت کر اُسے دان میں دے دیا۔ اور خود تپ کرنے کے خیال سے مہندر پربت پر گیا۔ اب گورو کے دھنش ٹوٹنے کا سماچار سن کر یہاں آیا ہوں۔ سو ہے راگھو! اس دھنش کو چڑھا کر اپنے کھشتری دھرم کو پورا کر۔ کھشتری یدھ سے کبھی نہیں ڈرتا۔ اگر تم نے اس دھنش کو چڑھا دیا تو میں سمجھوں گا کہ تم میرے ساتھ دوند یدھ (کشتی کی طرح کا یدھ) بھی کر سکو گے، اور پھر تیرا میرا دوند یدھ ہوگا۔

پرشورام کو جیتنا

پرشورام کے یہ وچن سن کر دشرتھ پُتر شری رام چندر اپنے گورو کے سامنے کھڑے ہونے کے کارن بڑی نمرتا کے ساتھ بولے۔ ہے بھرگو سُت! اپنے پتا کے بدلے کے تحت جو کام تم نے کئے ہیں، وہ میں نے سنے ہیں، میں تمہارے پراکرم کو مانتا ہوں۔ پرنتو چھاتر دھرم سے بندھا ہوا میں تجھ براہمن پر کسی پرکار بھی ہاتھ نہیں اُٹھا سکتا۔ کنتو پھر بھی تو میرا اور میرے کھشتری تیج کا اپمان کرتا ہے اسے میں سہن نہیں کر سکتا۔ اس کارن ہے پرشورام! آج تو میرے ساتھ میرے ساہس اور میرے پراکرم کو تو اپنی آنکھوں سے دیکھ۔ یہ کہہ کر کرودھ سے جلتے ہوئے نیتروں والے رام چندر نے پرشورام سے اُس کے دھنش کو لے لیا اور پھر اُس پر ڈوری ڈالکر اُس پر بان کو رکھا۔ اس کے بعد کرودھ سے بھرے ہوئے رام جمد اگنی کے پُتر سے بولے۔ ہے براہمن! تم وشوامتر کے بھگنی پُتر ہو۔ اور جاتی کے براہمن ہو، اس کارن میں تمہارے پران نہیں لوں گا۔ پرنتو ڈوری پر چڑھایا بان نشپھل نہیں جا سکتا۔ اس لئے کہو تو میں اس سے تمہارے چرنوں کو کاٹ کر تمہاری گتی کو روک دوں، یا تمہارے اُن سب لوکوں کو بھسم کر دوں جو تم نے بڑی کٹھن تپسیا سے پراپت کیا ہے۔ ہے جمد اگنی پُت! اشتروں کے بل کو ناش کرنے والا یہ بان اب کس دشا میں چھوڑوں؟

رام چندر جی کے ہاتھ میں دھنش دھارن کیا ہوا ہے۔ اُن کے مستک سے سوریہ کے سمان تیج درش رہا ہے۔

اور پرشورام نستیج ہوا ہوا رام چندر کو دیکھ رہا ہے۔ رام چندر کے مکھ سے یہ وچن سن کر ہت دی ریہ ہوا پرشورام بولا۔ ہے دشرتھ سُت! سارے کھشتریوں کو مار کر جب میں نے پرتھوی کو جیت لیا تو میں نے اُس بھومی کو کشیپ رشی کے لئے دان دے دیا۔ تب کشیپ رشی نے کہا کہ دھرم انوسار تم نے ساری پرتھوی مجھے دان دے دی ہے اس پر اب تمہارا کوئی حق نہیں ہے۔ اس لئے میں آگیا دیتا ہوں کہ میری بھومی میں تم نہ رہو۔ ہے رام! گورو کے وچن کو سویکار کرتے ہوئے میں نے راتری میں بھومی پر وشرام کرنا تیاگ دیا۔ اس لئے ہے ویر! تم میری گتی کا ناش مت کرو! اور میرے تپ سے جیتے ہوئے لوکوں پر بان چھوڑ کر اُن کا ناش کرو۔ رگھونندن! اس دھنش کے چڑھانے سے میں تم کو وشنو کا اوتار مانتا ہوں۔ یہ دیکھو! سب دیوتا لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ اب بان چھوڑیئے بلا شبہ آپ وشنو کے اوتار ہیں۔ آپ سے ہار جانے میں بھی اپنی عزت مانتا ہوں۔ میں اگر ہار گیا تو اسی سمے مہندر پربت پر چلا جاؤں گا آپ بان چھوڑیں!

یہ سن کر شری رام چندر جی نے دھنش کی ٹنکار کرتے ہوئے بان چھوڑا اور پرشورام کے سب لوک نشٹ کر دیئے۔ تب پرشورام نے رام چندر جی کی بہت استتی کی اور وہاں سے فوراً مہندر پربت کی طرف چلے گئے۔

پرشورام کے ہار کر چلے جانے کے بعد شری رام چندر جی نے وہ دھنش ورن کو دے دیا، اور جنک کے پاس جا کر، جو پرشورام کے خوف سے آنکھیں بند کئے ہت گیان ہوئے کھڑے تھے، بولے۔ ہے راجن! آنکھیں کھولو! پرشورام چلا گیا۔ پتر کی بانی سن کر جنک نے رام کو اس پرکار گلے سے لگایا مانو وہ یم پور سے لوٹ آیا ہو۔ تب انہوں نے رام کے بل کی بہت پرشنسا کی۔

اس کے بعد رام نے پتا سے کہا ۔۔۔ اب ہمیں بے فکر ہو کر ایودھیا کو جانا چاہیئے۔ راجہ نے فوراً روانگی کا حکم دیا۔ چار دن کی یاترا کر کے پانچویں دن وہ سب ایودھیا پہونچے۔ راجہ کے آگمن اور راجکماروں کے وواہ کا سماچار سن کر ساری ایودھیا نگری کو سجایا گیا۔ سڑکوں پر گلاب اور دیگر خوشبوؤں سے چھڑکاؤ کیا گیا۔ سارے نگر پر سوریہ کے نشان والی دھوجائیں لہرانے لگیں۔ ہاٹ بازار انیک پرکار کے سندر چتروں، پھولوں اور طرح طرح کی مانگلک سامگری سے النکرت کئے گئے۔ نگر کے راج دروازے پر سندر چتروں اور پھولوں سے سجی ناریاں آرتیاں لئے کھڑی ہو گئیں، اور ساری ایودھیا نگری میں انیک پرکار کے سُور یلے باجے بجنے لگے۔

جب مہاراج اور راجکمار سنہری جھولوں اور سونے کے ہودوں سے سجے ہوئے ہاتھیوں پر نگر میں داخل ہوئے تو چاروں اور سے پھولوں کی ورشا اور جے جے کار ہونے لگی۔ مہارانی سیتا، ارملا اور دوسری دلہنوں کو دیکھنے کیلئے ایودھیا کی ناریاں مکانوں کی کھڑکیوں میں کھڑی ہوئیں، پشپ مالاؤں سے ان کا سواگت کرنے لگیں۔ اسی آنند مئے درشیہ کو دیکھ کر دیوتا لوگ بھی ومانوں سے پھول برسانے لگے۔ جب سواری ہمالیہ کے سمان اونچے راج بھون پر پہونچی تو کوشلیا، سمترا اور کیکئی نے آکر سیتا، ارملا اور کش دھوج کی کنیاؤں کو گلے سے لگایا اور بہت سا سورن،

چاندی وغیرہ مال نچھاور کرکے اُن کو راج بھون میں لائیں۔ پھر راج کماروں نے منگلا چار کے گیتوں سے محل میں داخلہ لیا۔ مہاراج دشرتھ نے اس وقت پورواسی براہمنوں کو سونا، چاندی، گئوئیں اور بہت سی بھومی دان میں دی۔ اِس پرکار چاروں راج کمار وواہ کرکے بڑے پریم سے پتا کی سیوا کرنے لگے۔

جب کچھ دن اس طرح گذر گئے تو ایک دن مہاراج دشرتھ بولے۔ ہے بھرت! یہ تیرے ماما یودھاجت تیرے لئے بہت دنوں سے یہاں ٹکے ہوئے ہیں۔ سو اب کچھ دن تم اپنے نانا کے پاس ہو آؤ۔ پتا کی آگیا پاکر بھرت نے اپنے بھائی رام کو نمسکار کیا اور اُن سے آگیا لے کر شترگھن سمیت چلا گیا۔ بھرت اور شترگھن کے چلے جانے پر رام اور لکشمن...... دونوں پتا کی سیوا کرنے لگے۔ رام کا سبھاؤ، سجنتا اور برتاؤ کو دیکھ کر سب لوگ بہت خوش ہوئے۔ وہ گورووُں، ماتاؤں اور منتریوں کے ساتھ بڑی نمرتا کا برتاؤ کرتا ہوا سب کو خوش کرنے لگا۔ پتا اس کی سیوا سے، گوروجن اُس کی نمرتا سے، منتری منڈل اُس کی نیتی نپونتا سے اور بھرتہ گن اُس کی اُدارتا سے اور پرجا اُس کے شیل سبھاؤ سے بیحد خوش تھی۔ جنک نندنی سیتا بھی ایسے سندر روپ اور گن والے پتی کو پراپت کرکے ایسی مگن ہوئی کہ مانو وہ سارے سنسار کو بھول سی گئی۔ اُس کا ہردیہ رام کے رنگ سے رنگ گیا اور وہ چکوی کے سمان ایک چھن بھی اپنے پران پتی کو آنکھوں سے اوجھل نہ کرنا چاہتی تھی۔

رام چندر جی کے وواہ سے سبھی ایودھیا واسی آنند سے پھولے نہ سمائے۔ ایودھیا کے ہاٹ باٹ اور دکانیں سجائی گئیں۔ تینوں ماتائیں اپنی پتر ودھوؤں کو دیکھ پھولی نہ سماتی تھیں۔ اُدھر نگر واسی رام لکشمن کے درشنوں کو بیقرار ہو رہے تھے۔ جدھر بھی رام لکشمن اور سیتا کی سواری نکل جاتی تھی اُدھر جنتا کا جھنڈ کا جھنڈ رام کو دیکھنے اُمڈ پڑتا۔ جس پرکار ورشا کال میں الھڑ ندی اپنے کناروں کو توڑ کر سیلاکھو بیٹھتی ہے۔

رام اور لکشمن نے اپنی ماتاؤں کو اس بات کی کمی محسوس نہ ہونے دی کہ بھرت اور شترگھن ایودھیا میں نہیں ہیں۔ رام خود ایودھیا میں رہ کر کیکئی کی زیادہ خدمت کرتے تھے۔ اپنی ماتا کے بھون میں وہ کم ہی جاتے تھے۔ کوشلیا رام کی سب ماتاؤں میں ایک سا پریم دیکھ اپنی قسمت کو سراہتی تھی۔

کوی راج شری جے گوپال کرت بالمیکی رامائن (بھاشا) کا بال کانڈ

سماپت ہوا۔!

ایودھیا کانڈ

جب بھرت اپنے ماما کے گھر چلے تو اپنے پیارے بھائی شترگھن کو بھی ساتھ لیتے گئے۔ وہاں وہ دونوں بھائی بڑے آنند سے رہنے لگے۔ اُن کے ماما اشوپتی اُن سے دشرتھ کے سمان پریم کرتے تھے۔ اُن کی ہر ایک خواہش فوراً پوری کی جاتی تھی۔ اِس پرکار کے پریم اور برتاؤ سے انہیں محسوس ہوا مانو وہ ایودھیا میں ہی رہتے ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ اپنے بوڑھے پتا کو کبھی نہ بھولتے تھے۔ اُدھر مہاراج دشرتھ بھی جس دن سے دونوں بھائی جو اندر کے اور ورُن کے سمان تھے، اپنے ماما کے گھر ہر ایک لمحہ اُن کو دیکھنے کو تڑپتے تھے۔ اگرچہ مہاراجہ دشرتھ کو چاروں پُتر اس پرکار پیارے تھے کہ جیسے اپنے شریر سے نکلی بھجائیں۔ پرنتو اُن سب میں رام اُن کو خاص پریہ تھے۔ وہ ساکشات منو کے سمان گنوں میں اُتم تھا۔ ساکشات وشنو کے اوتار رام کی دیوتا لوگ راون کو مارنے کے لئے پوجا کرتے تھے۔ اُس اننت گنوں والے پُتر کے ساتھ کوشلیا ایسے شوبھا دیتی تھی، جیسے اندر کے ساتھ ادِتی۔ رام دیا کے بھوشن سے بھوشت اور سرو گن لکشمن تینوں لوکوں میں بے مثال پرش اپنے پتا دشرتھ کے سمان تھا۔ سب کاموں میں چترا، سدا پرسن رہنے والا، مدھر بھاشی، بوڑھوں کو آدر دینے والا، کبھی کٹھور نہ بولنے والا، شانت سبھاؤ، شرن اور سُندر سبھاؤ والا دشرتھ کا، اور کوشلیا کا پرم پیارا تھا۔ انوکھا بل اور پراکرم رکھتے ہوئے بھی اُس کے اندر ابھیمان کا لیش نہ تھا۔ سانگ پانگ، چاروں ویدوں کو جاننے والا، نیتی سے پرجا کا پالن کرنے والا، سنیم کو پالن کرنے والا، غریبوں پر رحم کھانے والا، دھرماتما دُشٹوں کا دمن کرنے والا۔ بولنے میں برہسپت کے سمان دیش اور کال کو جاننے والا رام سد گُن کی کان تھا۔ وہ پرجا کو پرانوں کے سمان پیارا تھا۔ دیالو پرنتو شتروں اور اتیا چاریوں کا ناش کرنے والا، دھنوروِدیا میں پتا سے بھی بڑھا ہوا تھا۔ اُس نے کرودھ پر وجے پائی ہوئی تھی۔ وہ سدا براہمنوں اور بوڑھوں کا آدر کرتا تھا۔ چھاتر دھرم کو پالن کرنے میں ہمیشہ اُودیت اور رام کا وشواس تھا کہ اس دھرم سے سورگ کی پراپتی ہو سکتی ہے۔ منتریوں میں بیٹھ کر یوکتی یوکت باتیں کرتا وہ ساکشات بھگوان معلوم ہوتا تھا۔ اُس کا چرتر پاک اور کام مقدس تھے۔ اُس کی یادداشت بےحد تیز تھی۔ اور وہ سب دیشوں اور سماج کی باتوں اور رسموں کو اچھی طرح جانتا تھا۔ وہ پرجا سے دھن لینا چاہتا تھا۔ اور اُس کو وقت پر پرجا کے فائدے کے لئے خرچ بھی کر دیتا تھا۔ آلسیہ اور پرماد سے بے بہرہ وہ سب پرانیوں کو اپنے سمان سمجھتا تھا۔ وہ احسان مند تھا اور دوسروں کے ہردیہ کے جذبات کو پڑھ لیتا تھا۔ وہ سنسکرت وغیرہ مختلف زبانوں کو جاننے والا تھا۔ وہ سداچاری سدا دھرم کا پالن کرتا تھا۔ وہ گھوڑ سواری میں اور گھوڑوں و ہاتھیوں کو پالن کرنے میں بےحد ماہر تھا۔ یدھ کلا میں مہارتھی رام شترؤں کے خلاف اپنی سیناؤں کا سنچلن کرنے میں اور ان کو پراست کرنے میں ماہر تھا۔ دیوتا اور اسُر دونوں اُس کو یدھ میں دبانے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ مناسب وقت کام کرنے والا، وہ وقت

کا غلام نہیں تھا کشما میں رام پرتھوی کے سمان، اور بدھی میں برہسپتی کے سمان اور طاقت میں ساکشات دیوراج اندر کے سمان تھا، ایسے گُن بان راج کمار کو پرتھوی اپنا پتی بنانے کے لئے دن دیکھ رہی تھی۔

اتنے گنوں سے بھوشت رام کو دیکھ شتروؤں کا ناش کرنے والے بوڑھے مہاراج دشرتھ نے اپنے ہردیہ میں وچار کیا۔

رام کس پرکار راجہ بنے؟ اپنے جیتے جی کس پرکار ان آنکھوں سے یہ سُکھ پورن دن دیکھوں۔ کب میں اپنے پیارے پتر کو اس سنگھاسن پر وراجمان دیکھوں گا۔ وہ سدا پرجا کی بھلائی میں لگا رہتا ہے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ برستے ہوئے میگھ کے سمان رام پر ایودھیا نواسی مور کے سمان درشٹی لگائے خوش ہو رہے ہیں۔ کشتی میں یم کے برابر اور بدھی میں برہسپتی کے سمان اور سہن شیلتا میں پربت کے سمان رام چندر گنوں میں مجھ سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ اس لئے رام کو اپنے ہاتھوں راج دے کر مجھے پرلوک کے لئے تپ کرنا چاہیئے۔

اس پرکار من میں وچار کر کے اُس نے منتریوں کو بلایا۔ اُس وقت اچانک بڑے بڑے اُتپات ہونے لگے۔ آکاش میں ایکا ایک بڑے ویگ سے آندھی چلنے لگی، اور جھکڑ سے پرتھوی مٹی اور اندھکار سے بھر گئی۔ پرکرتی کے اس بھاری چھوبھ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے راجہ دشرتھ منتری منڈل سے بولے کہ اب میں بہت بوڑھا ہو گیا ہوں سنسار کے سب سُکھوں کو بھوگ لیا ہے۔ اب کیول ایک ابھیلاشا ہے کہ اپنے پیارے جیشٹھ پتر چندر بدن رام چندر کو سنگھاسن پر بیٹھا دیکھوں۔ مجھے وشواس ہے کہ پرجا میری اس بات کو سُن کر بے حد خوش ہو گی۔ اس کا نگر میں اعلان کر دو اور تمام دیشوں کے راجاؤں کو دعوتی کارڈ روانہ کر دو۔

منتریوں نے خوش ہو کر راجہ کی اس آگیا کا پالن کیا اور تھوڑے دنوں کے بعد مختلف راجہ مہاراجہ، رشی اور تپسوی ایودھیا میں پہونچ گئے۔ اُن سب مہانوں کے سواگت کے لئے مہاراجہ دشرتھ پرجا پتی کے سامنے سونم راج بھون کے دروازے پر آئے۔ مناسب سواگت کے بعد اُن کے سماجی مقام کے انوسار سب کو اُتم اتم مندروں میں ٹھہرایا گیا۔ جو نانا پرکار کی چیزوں سے سجائے گئے تھے۔ یہ سب ہو گیا، پرنتو جلدی میں مہاراجہ دشرتھ نے جنک کو اور راجہ کیکئے کو نمنترن نہیں بھیجا۔ اس خیال سے مطمئن رہے کہ وہ تو اپنے گھر کے ہی ہیں۔ بعد میں وہ یہ سماچار سُن ہی لیں گے۔

راج سبھا کی منظوری

دوسرے دن مقررہ وقت پر دیش ودیشانتر کے بھوپتیوں کو دربار میں مدعو کیا گیا اور دربار اُن سے سجایا گیا۔ سب نرپتیوں کو مناسب استھانوں پر بیٹھے دیکھ کر مہاراج دشرتھ سنگھاسن سے اُٹھ کر بولے میٹھی اور گمبھیر آواز میں۔

آریہ راج کماروں! آپ سب کو معلوم ہے کہ یہ راجیہ جس پر میں آج حکومت کر رہا ہوں، میرے پوروپرشوں سے مجھے ملا تھا۔ جسے انہوں نے پتروں کے سمان پالا ہے۔ اب میرا وچار ہے کہ اس پرتھوی کو جو اکشواکُوسے اُتروُاُتر چل کر میرے ہاتھوں میں آئی ہے، اپنے یوگیہ پُتر رام چندر کو سونپ دوں۔ میرے پورج جس مارگ پر چلتے آئے ہیں، آج میں نے بھی اُن ہی کے راستہ پر چلنے کا فیصلہ کیا ہے۔ میں نے اپنے شاسن کال میں سدا جاگ کر اپنے پورے ساہس سے پرجا کی بھلائی کرنے کا جتن کیا ہے۔ اس سفید چھتر کے نیچے ساری پرتھوی پر شاسن کرتے ہوئے میرے بال سفید ہو گئے ہیں، اور میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ انیک برسوں تک راجیہ کا بھار اُٹھاتے اُٹھاتے اب میں تھک گیا ہوں اور وشرام کرنا چاہتا ہوں۔ اتنے بڑے پرجا کے سمہتا کے کام کو کرتے ہوئے جس کو جتیندریہ پرش نہیں کر سکتا، اب میں نبھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس لئے وشرام کی اچھا سے میں راجیہ بھار کو رام کے کندھوں پر رکھنے کا وچار کرتا ہوں، جس کی منظوری میں نے ان براہمن گن سے لی ہے، جو میرے منتری ہیں۔ میرا یوگیہ پُتر رام جس نے شتروُں کے دیش کو فتح کیا ہے۔ راجیہ کے سب گنوں سے بھرا ہوا ہے لکشمن کا بڑا بھائی بلاشبہ تمہارا ہی نہیں، بلکہ تینوں لوکوں کا راجہ ہونے کے قابل ہے۔ اُن کے ذریعہ سارے عالم کا بھلا ہوگا، اور میں سنگھاسن کو تیاگ کر اپنی جگہ اُس کو مقرر کروں گا۔

ہے راجاؤں! جو کچھ میں نے وچار کیا ہے اگر وہ ٹھیک ہے تو تم سب اپنی منظوری دو اور اگر تم میرے اس پرستاؤ میں کوئی بھلائی نہیں دیکھتے تو کوئی دوسرا اُپائے بتاؤ جو پرجا کے کلیان کے لئے ہو۔ کیونکہ الگ الگ وچاروں والے پرشوں کے واد۔ وی واد سے کوئی اچھا ہی پھل نکلتا ہے۔

مہاراجہ دشرتھ کے اس پرستاؤ کو سُن کر سب کے سب نریش اس پرکار خوش ہوئے جیسے برسنے والے میگھ کو دیکھ کر مور۔ اُن کے جے کاروں کے شبد سے سجا منڈپ بھر گیا۔ تب اُن میں سے ایک اپنے آسن سے اُٹھ کر بولا۔

راجن! بڑی بُدھی والے منتریوں، براہمنوں، کھشتریہ سینکوں اور ساری پرجا کے لوگوں نے آپ کے وچار پر ہردیہ سے خوشی ظاہر کی ہے۔ ہے راجن! بہت برسوں سے مسلسل راج کرتے کرتے آپ بوڑھے ہو گئے ہیں، اس لئے ہم سب کی بھی یہی رائے ہے کہ آپ رام کے سر پر مکٹ رکھیں۔ ہم رگھوؤں میں بڑے شکتی شالی رام کو اپنا سمراٹ بنانے میں راضی ہیں، اور سفید چھتر کی چھایا میں ہاتھی پر بیٹھے اُس کی شکل کو دیکھنا چاہتے ہیں راجاؤں کے مکھ سے یہ شبھ وچن سنکر دشرتھ پھر بولے۔ ہے نرپتی برند! میرا بھاشن سنتے ہی آپ نے رام کو راجہ بنانا سویکار کر لیا، اس سے جان پڑتا ہے کہ آپ مجھ سے خوش نہیں تھے۔ اس لئے میں ٹھیک ٹھیک جاننا چاہتا ہوں کہ کن کارنوں سے آپ رام کو یوو راج پد سے وی بھوشت کرنا چاہتے ہیں؟

مہاراجہ دشرتھ کے ان وچنوں کو سُن کر سب راجاؤں نے اُتر دیا۔ ہے راجن! سنیئے، آج ہم آپ کے

پرتی رام کے وہ گن کتھن کرتے ہیں جو دیوتاؤں میں بھی نہیں ہیں، اور جن گنوں سے شترو بھی اُس کی پرشنسا کرتے ہیں۔ ہے ارجن! بل میں رام ساکھشات اندر سوتم اکھش واکو سے بھی بڑھ کر ہے۔ رام سنسار میں سب منشیوں سے شریشٹھ ہیں۔ سداچار، ویبھو کی مورتی رام کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ سُندرتا میں چندرما اور کشما میں رام پرتھوی کے سمان ہے۔ وہ اپنے فرض میں کبھی سُستی نہیں کرتا، اور سدا پرتگیا کو نبھانے والا ہے۔ دھرم تما برہسپتی کے سمان بدھی مان، اندریہ جیت، میٹھا بولنے والا، احسان مند اور دور اندیش ہے۔ یہی کارن ہے کہ اُس کی کیرتی دونوں لوکوں میں پھیل رہی ہے۔ دیوتا، راکھشش اور انسانوں کے چلانے والے سب استروں میں وہ ماہر ہے۔ چاروں ویدوں کا عالم فاضل بھرت کا بڑا بھائی موسیقی میں ماہر ہے۔ رام سدگنوں کا گھر ہے۔ سادھو سبھاؤ ہے۔ اپنے سے بڑوں کے ساتھ نمرتا کے ساتھ برتاؤ کرنے والا، بلا شبہ تینوں لوکوں کا راجہ ہونے کے قابل ہے، اور جب کبھی سمترا نندن لکھشمن کے ساتھ رام کسی نگر پرانت دیش کی رکھشا کے لئے شتروؤں کے ساتھ یُدھ کرنے جاتا ہے، بنا اُنہیں فتح کئے کبھی نہیں لوٹتا، اور یدھ سے لوٹ کر جب وہ گھوڑے یا ہاتھی پر سے اُترتا ہے تو پتا کے سمان داس داسیاں، بھائیوں اور دوستوں سے انکی کشل پوچھتا ہے۔ جب کبھی کسی آدمی پر یا پرجا پر مصیبت پڑتی ہے تو رام اُسکے دُکھ سے دُکھی ہوتا ہے، اور اُس کے اُتسووں میں بڑے ہرش سے شامل ہوتا ہے۔ وہ ایک بلوان دھنور دھاری ہے۔ اُس کی آنکھوں میں دَیا کا نواس ہے۔ وہ کمل کے سمان نیتروں والا ساکھشات وشنو ہے۔ رام تو تینوں لوکوں کا راجہ بننے یوگیہ ہے۔ وہ ادھیہ کو کبھی نہیں مارتا، اور بدھیہ کا بدھ کرتا ہے۔ وہ جس پر خوش ہو اُسے نہال کر دیتا ہے۔ سچ مچ رام سوریہ کے سمان بڑے تیج والا ہے۔ ہے راجن! یہ ہمارا سوبھاگیہ ہے کہ رام ہمارا سمراٹ بنایا جانے والا ہے، اور یہ آپ کا بھی سوبھاگیہ ہے کہ آپ ایسے گنوں والے ساکھشات اندر کے سمان پُتر کو پایا۔ ہے راجن! دیوتا، اسُر منشیہ، گندھرو، اُرگ، نگر نواسی اور گاؤں کے لوگ سب پرمیشور سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ رام لمبی عمر کے ہوں، اور اُس کی محبت سدا بنی رہے، اور ہم سب پراتہ اور شام دونوں کال کی سندھیاؤں میں ایشور سے یہی مانگتے ہیں کہ رام ہمارے راجہ بنیں۔

راج تلک کی تیاری

راج راجوں اور راج کماروں کے وچن سنکر مہاراج دشرتھ بولے ——

آپ کے وچنوں سے مجھے بیحد خوشی ہوئی، بلا شبہ میں اپنے آپ کو بڑا پرتاپی سمجھتا ہوں جو آپ میرے پیارے پُتر کو راجہ بنانے کی ابھیلاشا کرتے ہیں، اس لئے اس چیتر ماس میں جب کہ بسنت کے سُکھدا والی اور کھولے ہوئے بن اپنی سُوگندھی سے مُگدھ کر رہے ہیں۔ راج تلک کا اُتسو ہونا چاہیئے ......

ہے منی شریشٹھ وسشٹھ! رام کے تلک کے لئے جس جس چیز کی ضرورت ہے، وہ سب اکٹھی کرنے کی آگیا دیجئے۔ تب راجہ کی آگیا پاکر وسشٹھ نے ادھیکاری ورگ کو آگیا دی کہ سورن، چاندی وغیرہ دھاتو، اُجّول منی مانک وغیرہ رتن، سوگندھت اوشدھیاں، سفید مالائیں، پھلیاں (لاجا) گھی اور شہد، اتّم واتّم کپڑے، سب پرکار کے شستر اور استر، چتورنگی سینا، سجے ہوئے ہاتھی، دو سفید چنور، سوریہ کے نشان والی دھوجہ اور پرمپرا سے چلا ہوا سفید چھتر، سورن کے سو گھوڑے، سورن کی لنگوٹیوں والا سانڈ، سنگھ کی کھال جو کھنڈت نہ ہو، اور ویدی کے مطابق سب پرکار کی سجاوٹ کی سامگری پراتہ کال یگیہ شالہ میں رکھ دو۔ رنواس اور نگر کے تمام دروازے چندن اور چمک مالاؤں سے اور سوگندھت دھوپ سے النکرت کرو۔ سوریہ اُدے ہونے سے پورو ... برہم مہورت میں منگلاچرن اور سام گان کرو۔ اُس کے بعد ویدیت اور کرم کانڈی براہمنوں کو نمنترن بھیج دو۔ دیش دیش کے آئے ہوئے راجے اور راجکمار اپنی اپنی سیناؤں کے سرداروں کے ساتھ سندر اور سمان پوشاکوں میں ملبوس ہو کر، ڈھول، تلوار اور کوچوں سے سج کر اتسو کے منڈپ میں داخل ہوں۔

اس کے بعد مہاراجہ دشرتھ سومنت سے بولے۔ آپ دھرم وتسل رام کو جلدی یہاں لے آئیے۔ مہاراج کی آگیا پا سومنت فوراً وہاں سے چلا گیا اور مہارتھی رام کو رتھ پر بٹھا کر لے آیا۔ راج محل پر بیٹھے مہاراج دشرتھ نے جب رتھ پر بیٹھے رام کو آتے دیکھا تو اُن کے آنند کا پارا وار نہ رہا۔ محل کے دوار پر رتھ سے اُتر کر رام چندر پتا کے نزدیک چلے۔ اُس مہاتیجسوی سنگھ کی سی چال والے راج کمار کے پیچھے سومنت دونوں ہاتھ جوڑے چلا۔ ہمالیہ کے سمان اُونچے شکھر والے راج محل پر چڑھ کر رام دونوں ہاتھ جوڑے پتا کے سامنے جھک کر کھڑا ہو گیا۔ پُتر کو سامنے دیکھ دشرتھ نے اُسے کلائی سے پکڑ اپنی طرف کھینچ کر کنٹھ سے لگایا اور پھر سندر آسن پر بٹھایا۔ پرانوں سے پیارے سندر پُتر کو اپنے سامنے بیٹھے دیکھ کر راجہ یوں خوش ہوئے مانو وہ درپن میں اپنا ہی روپ دیکھ رہے ہوں۔ اُس وقت ستریوں کے بیچ میں بیٹھے رام کی ایسی شوبھا ہوئی مانو نکچھتر منڈل میں چندرما جگمگا رہا ہو۔ تب بھومنڈل کا وہ سوامی دشرتھ مسکراتا ہوا بولا — ہے رام! گُن کرم اور سبھاؤ میں میرے سمان میری بڑی رانی کے پیٹ سے تم نے جنم لیا ہے اور اپنے گُنوں سے تم نے ساری پرجا کو خوش کیا ہے۔ سو میں کل تجھے راج تلک دوں گا۔ ہے تات! اگرچہ تو گُن وان، سوشیل، بُدھی مان، پراکرمی اور نمر ہے پھر بھی جو باتیں میں نے تجربے سے پراپت کی ہیں وہ تیرے ہت کے لئے کہتا ہوں۔ سو تو دھیان لگا کر سُن! ہے وِدیہہ! نمرتا کو کبھی نہ چھوڑنا، اندریوں کو وش میں رکھنا۔ سب پرکار کی بُرائیوں سے دور رہنا۔ پرتیکش روپ سے اور گپت چروں کے ذریعہ گپت روپ سے منتریوں اور اپنی پرجا کو اور اُس کے ہردیہ کے وچاروں کو سدا جانتے رہنا۔ انّ۔ دھن اور شستروں کو بڑھاتے رہنا۔ ہے پُتر! اگر تو ان کہے ہوئے [illegible] پر چلے گا تو سدا آنند سے رہے گا۔ دیکھو، جو راجہ سدا اپنی پرجا کو خوش رکھنے کا جتن کرتا ہے، اُس کا [illegible] میں کوئی شترو نہیں رہتا، اور اُس کے متر ایسے پرسن ہوتے ہیں۔

جیسے دیوتا امرت پان کر کے خوش ہوتے ہیں۔

مہاراجہ دشرتھ کے مکھ سے یہ وچن سن کر رام چندر نے نمرتا پوروک اپنا سر جھکالیا، اور اس کے متروں نے فوراً یہ خبر کوشلیا کو جا کر سُنائی۔ جسے سُن کر اُس کا روم روم خوش ہوا۔ اُس نے اُس سماچار سُنانے والے کو بہت سا سورن، گئوئیں اور نانا پرکار کے رتن دان دیئے۔ اس کے بعد رام پتا کے چرنوں میں جھک کر پرنام کر کے وہاں سے وداع ہوا۔ اور رتھ میں بیٹھ کر اپنے مندر میں چلے گئے ⁂

منتھرا داسی کا اٹاری پر چڑھ کر نگر کی شوبھا دیکھنا

کل رام کو راج تلک ملے گا، اس شبھ سماچار سے ایودھیا کے گھر گھر میں منگل چار ہونے لگا۔ لوگ سوریہ اُدے سے پہلے ہی گھروں، دوکانوں، بازاروں اور مندروں کو سجانے لگے۔ لاکھوں دھوجائیں ایودھیا کے آکاش میں لہرانے لگیں۔ پھولوں کی مالاؤں سے سجے ہوئے بازار سُوگندھت وایو سے مہکنے لگے۔ نگر کی سڑکیں گلاب جل سے سینچن کی گئیں۔ نٹ، نرتک اور گوئیے سُندر گیتوں سے لوگوں کے من مگدھ کرنے لگے۔ راج پتھ پر کیلے کے سینکڑوں کھمبے دروازے پر لگا کر اُنہیں پشپوں سے چن دیا گیا۔ ایودھیا کا ہر ایک آدمی رام کے راج تلک کی تیاری میں لگا ہوا تھا۔ تھوڑے سمے میں ساری نگری النکاروں سے النکرتا ہو کر نو ودھو کے سمان رام روپ دولہا کی سواری کی باٹ دیکھنے لگی۔ انسانوں کے گروہ کے گروہ راج پتھ کے دونوں طرف کھڑے ہونے لگے، اور ناریاں نو لتو کے سمان کول اور ارون ہاتھوں میں آرتیاں لئے کھڑکیوں میں رام کی پرتیکشا کرنے لگیں۔ اُس سمے اندر پوری کے سمان اُس نگر میں اکٹھے لاکھوں آدمیوں سے نگری ایسی شوبھا دینے لگی جیسے بے شمار جل جنتوؤں سے ویچی ودھ ساگر شوبھا دیتا ہے۔

اسی سمے کیکئی کی منتھرا نامک داسی دیو یوگ سے محل کی اُونچی اٹاری پر چڑھ کر نگر کی شوبھا دیکھنے لگی، سارے نگر کو سجا ہوا دیکھ اور انیک پرکار کے باجوں کے شبد سُن کر، پاس کھڑی ہوئی دھاتری سے جو راج تلک کے اتسو کو سُن کر سُندر ریشم کے کپڑے پہنے ہوئے تھی، اُس نے پوچھا کہ آج یہ کیسا اُتسو ہے؟ ایودھیا نگری میں اِس دھوم دھام کا کارن کیا ہے؟ اگر تو کچھ جانتی ہو تو کہہ۔

منتھرا کی بات سُن کر دھاتری نے کہا — ہے منتھرا! کل مہاراج دشرتھ کوشلیا نندن شری رام کو راج تلک دیں گے۔ اس لئے آج ہی سے ساری نگری کو سجایا جا رہا ہے۔ یہ دیکھ راج پتھ کے دونوں طرف ہزاروں آدمی ابھی سے رام کی سُندر سواری دیکھنے کی اِچھا سے کھڑے ہو رہے ہیں۔ دھاتری کے مکھ سے یہ سماچار سُن کر اُس دُشٹ کُبجا کے ہردیہ پر ایکا ایک بڑی چوٹ لگی۔ اُس نے سوچا کہ کوشلیا کا پتر راجہ ہوگا، کوشلیا راج ماتا کہلائیگی۔

اُس کی داسیاں جو آج میرے سمان ہیں، کل مجھے اپنی نگاہ میں نہ لائیں گی، آج رانی کیکئی کا سب رانیوں میں زیادہ مان ہوتا ہے۔ کل میری رانی کوشلیا سے ہلکی ہوجائے گی، اور بلاشبہ داسیوں میں میرا درجہ وہ نہ رہے گا جو آج ہے۔ آہ! اس گراوٹ کو، اس اپمان کو، کوشلیا کی داسیوں کی اُن اہنکار بھری آنکھوں کو میں کیسے سہن کر سکوں گی، نہیں یہ نہیں ہو سکے گا۔

ان وچاروں سے منتھرا من ہی من میں جلتی ہوئی کیلاش کے سمان اُسی اونچی اٹاری سے اُتری، اور سوتی ہوئی کیکئی سے بولی۔ مہارانی! اُٹھو یہ سمے سونے کا نہیں ہے، تیرے بھاگیہ کا پانسہ پلٹنے والا ہے۔ ابھی سمے ہے کچھ اُپائے کرو، کیا تم نے نہیں سنا کہ کل رام کو راجہ راج تلک دے گا۔ کل سے تیری سوت کا پتر رام راجیہ کا سوامی ہوگا۔ ہے بھولی! راجہ تجھے بہت پیار کرتا ہے، آج تیرا یہ وچار بہت جھوٹا نکلا۔ کل تیرا تیج اسی پرکار ختم ہوجائے گا جیسے گرمی میں ندی کا بہاؤ۔ ہے بھولی تو آنے والے بھئے کو نہیں دیکھتی، پرنتو میں جو جنم سے ہی تیرا ہت چاہنے والی ہوں، اس مہا شوک میں ڈوبی جا رہی ہوں۔ ہے سُندری! راجہ کی پتری ہو کر تو اس بھینکر پری نام کو نہیں سمجھتی، جو رام کے راجہ ہونے سے ہوگا۔ بلاشبہ راجہ نے من میں کپٹ رکھ کر ہی راج تلک کے لئے ہی یہ موقعہ دیکھا ہے۔ جبکہ تیرے پتر کو نانا کے یہاں نکال دیا ہے۔ ہے مگدھے! جلدی ایسا اُپائے کر جس سے تیری، تیرے پتر کی اور میری رکھشا ہو۔

منتھرا کے وچنوں کو سُن کر چندر مکھی کیکئی اُٹھ بیٹھی، اور سفید دانتوں سے مسکراتی ہوئی بولی۔۔ ہے منتھرا! رام کو راجیہ تلک ملے گا، یہ شبھ سماچار سن کر میرا روم روم خوش ہوا۔ رام جیسا کوشلیا کا پتر ہے، ویسا ہی میرا بھی ہے۔ رام دھرماتما، سوشیل اور بوڑھوں کی سیوا کرنے والا ہے، میں اُسے بھرت سے زیادہ پیار کرتی ہوں۔ یہ کہہ کر اُس نے اپنے کنٹھ سے ایک قیمتی موتیوں کی مالا اُتار کر منتھرا کو دی۔۔ پرنتو کیکئی کا یہ اُتر منتھرا کو اچھا نہ لگا۔ وہ اُس مالا کو پھینک کر کوپ سے بولی ۔۔ اے بھولی! کس لئے اس شوک سمے میں تو ہرش سے پھول رہی ہے۔ ہے دیوی سام دام ڈنڈ بھید اور بھید کی نیتی کو نہ جانتی ہوئی اپنے پتر کے پرتی آنے والے ڈر کو تو نہیں سمجھتی، اس لئے تیری بدھی پر مجھے ہنسی آتی ہے۔ بلاشبہ کوشلیا بڑی بھاگیہ وتی ہے۔ جس کا پتر کل دیش کا سوامی بنے گا، اور تو داسی کے سمان ہاتھ جوڑ کر اُس کے سامنے کھڑی ہوگی اور تیرا پتر بھرت اُس کا داس ہوگا۔ اگرچہ منتھرا نے بڑے کرودھ کے یہ وچن کہے ۔۔ پرنتو رام میں بیحد پیار رکھنے والی کیکئی پھر بھی رام کے پرشنسا کرتی ہوئی بولی۔

ہے منتھرے! رام بھائیوں میں سب سے بڑا ہے۔ دھرماتما ہے، گُن وان، دیالو، سچ بولنے والا اور پوتر ہے اس کارن سے وہی یوراج بننے یوگیہ ہے۔ اُس کے راجہ ہونے پر میں اپنے لئے، تیرے لئے، بھرت کے لئے اور پرجا کے لئے کوئی ڈر نہیں دیکھتی ہوں۔ کس کے لئے تو اتنی شوک آتُر ہو رہی ہے؟ رام کوشلیا سے ادھک میری سیوا کرتا ہے۔ راجیہ اگر رام کا ہے تو بھرت کا ہی ہے، کیونکہ رام بھائیوں سے اپنے آپ کو اونچا نہیں سمجھتا۔

کیکئی کے یہ وچن سُن کر سرپنسی کے سمان پُھنکار مارتی ہوئی منتھرا بولی :۔

ہے موڑھے! تیرے پتا نے مجھے تیرے جہیز میں اس لئے دیا تھا کہ تجھے کسی پرکار کا دکھ نہ ہو۔ پرنتو تو نہ تو میری بات سمجھتی ہے اور نہ سُنتی ہے۔ رام کے راجہ ہونے پر اُس کے بعد اُس کا پُتر راجیہ کا سوامی ہوگا۔ اس لئے اس بڑے راجیہ سے سدا کے لئے بھرت اور اُس کا بنس سے الگ رہ جائے گا۔ رام کے راجیہ پراپت کر لینے پر تیرا پُتر اناتھ کے سمان سدا کے لئے الگ پھینک دیا جائے گا یا اُسے بن باس کی آگیا بھیج دی جائے گی۔ لکشمن رام کا پیارا ہے وہ اُس کی رکھشا کرے گا۔ رام کا ہردیہ بھرت کے وشے میں نرمل نہیں ہے، یہ میں لکشنوں سے دیکھ رہی ہوں۔ اس لئے اگر تو اپنا اور اپنے پُتر کا ہت چاہتی ہے تو آج ہی اپنے پُتر کے لئے راجیہ پراپتی کا، اور شترو کے نکالنے کا جتن کر۔ میں تو اب بھی داسی ہوں اور پھر بھی داسی رہوں گی، میرے لئے کوئی راجہ ہو، مجھے کیا نقصان ہے؟ پرنتو تیرے ہت میں اپنا ہت سمجھتی ہوں اس لئے شوک سے دُکھی ہوں۔

منتھرا کے ان وچنوں نے کیکئی کے ہردیہ کو کاشت کر دیا۔ "رام کے راجہ بننے پر بھرت کو بن ملے گا" اس وچار نے اُسے کیا سے کیا بنا دیا۔ اُس کے نیتر کرودھ سے لال ہوگئے۔ تیوری چڑھ گئی اور وہ کرودھ سے بولی۔

ابھی میں رام کو بن میں بھجواتی ہوں، اور جلدی ہی بھرت کا یوراج پد میں ابھیشک کرواتی ہوں۔ ہے منتھرے! تیری بات میری سمجھ میں آگئی، پرنتو اب کوئی ایسا اُپائے بتلا کہ جس سے میری کامنا پوری ہو؟ تب وہ کٹِل داسی خوش ہو کر بولی۔ ہے کیکئی! اگر تو مجھ سے سننا چاہتی ہے تو سُن، دیوتا اور راکھشوں کے یدھ میں تو اپنے پتی کے ساتھ گئی تھی۔ وہاں تیرے پتی نے اسروں کے ساتھ گھور سنگرام کیا تھا۔ اُس سنگرام میں اسروں کے استروں سے تیرا پتی گھائل ہو کر بے ہوش ہوگیا تھا۔ اُس سمے تم نے اپنے پتی کو یدھ کشیتر میں سے نکال کر اس کے پران بچائے تھے۔ جس سے خوش ہو کر راجہ نے تجھے دو بر دان دیئے۔ ہے دیوی! اس سمے تم نے کہا تھا کہ جب میں چاہوں تب مجھے دو ور دینا، سو تو آج بھوشن اتار کر اُداس مُکھ بنا کر کوپ بھون میں پرویش کر اور راجہ کے پوچھنے پر اُس سے اپنی کامنا سدّھی کے لئے دو ور مانگ۔ یعنی ایک سے بھرت کا راجیہ تلک اور دوسرے سے رام کے لئے چودہ برس کا بن باس۔ ہے سُندری! اپنے ہردیہ کو مضبوط بنائے رکھنا اور راجہ کی سینکڑوں پرارتھناؤں پر بھی اپنی بات سے نہ ٹلنا۔ یہ تمہارے بھاگیہ کی پریکشا کا سمے ہے۔ ایسا کرنے پر تیرا، تیرے پُتر کا اور تیری جاتی کا بھلا ہوگا :۔

کیکئی کوپ بھون میں!

منتھرا کا منورتھ پورا ہوا۔ راجہ دشرتھ بڑے ہرش سے کیکئی کے بھون میں داخل ہوئے جو سندر پھولوں

والے پودوں، چنروں، ہاتھی دانت، سورن، چاندی کی چوکیوں سے سجت اور نرمل جلوں والے چھوٹے چھوٹے جلاشیوں سے بے حد شوبھائمان ہے۔ مہاراجہ من ہی من میں اپنے بھاگیہ کی پرشنسا کرتے ہوئے اس ڈیوڑھی پر پہونچے جہاں اُن کی پریہ کیکئی اُن کے آنے پر سواگت کے لئے کھڑی رہا کرتی تھی۔ پرنتو آج راجہ نے اندر جاکر بھی کیکئی کو نہ دیکھا، تب انہوں نے اُداس ہوکر داسی سے پوچھا کہ پریہ کہاں ہے؟ تب داسی ہاتھ جوڑکر ڈرسی کانپتی ہوئی بولی — ہے جگتی کے آشرائی! نہ جانے کیوں دیوی بے حد کرودھ سے کوپ بھون میں چلی گئی ہے۔ داسی کے مُکھ سے یہ بات سن کر راجہ حیرت سے سوچنے لگے۔ اُس کی اُداسینتا اور گھبراہٹ اور بھی بڑھ گئی۔ کوپ بھون میں جلدی ہی پہونچ کر انہوں نے اپنی پران ولبھا کو میلے کپڑوں میں کھُلے بال، بے حال لیٹے پایا۔ تب اُس بوڑھے لیکن کامی راجہ نے ڈرتے ڈرتے دونوں ہاتھوں سے چھوتے ہوئے کہا۔ ہے کمل نینی! میں نے کوئی ایسی کوشش نہیں کی، جو تیرے کرودھ کا کارن ہو سکے۔ ہے مہارانی! کس نے تجھے کٹھور وچن کہا ہے؟ کس نے تیرا انرادر کیا ہے؟ ہے سندری! پھولوں کی سیج پر آرام کرنے والا تیرا یہ شریر دھول میں لیٹے دیکھ کر میرے ہردیہ میں اگادھ دُکھ ہوتا ہے۔ تُو اپنے من کی بات کہہ۔ میں اپنے پُنیہ کرموں کی سوگندھ کھاکر پرن کرتا ہوں کہ تُو بے فکر ہو کر اپنے ہردیہ کی بات کہہ دے۔
راجہ کے اس پرکار سوگندھ کھانے پر کیکئی نے تنک سر اونچا کر کے کہا — ہے راجن! میرا کسی نے اپمان نہیں کیا اور نہ ہی میرا کچھ نقصان ہوا ہے۔ پرنتو میری ایک کامنا ہے آپ اُسے پوری کریں۔ پرنتو اگر آپ وچن دیں "ہاں پوری کریں گے" تو میں کہوں۔ کیکئی کے ایسے کہنے پر دشرتھ مسکرا کر بولے — ہے چنچل ورن والی! رام سے اُتر کر سنسار میں تُو مجھے سب سے پیاری ہے۔ ہے چارونینی! اُس رام کی سوگندھ کھاکر کہتا ہوں کہ تیری کامنا پوری کروں گا۔

راجہ کے اس فقرے سے سنتوش پاکر کیکئی بولی — ہے ناتھ! سُنو، پوروکال میں دیواسُر سنگرام میں جب آپ گھائل ہو کر بے ہوش ہو گئے تھے، اُس سمے یدھ کشیتر میں سے میں آپ کو بچا کر لے آئی تھی۔ شاید آپ اسے بھولے نہ ہوں گے۔ اُس وقت آپ نے مجھے دو ور دیئے تھے۔ وہی دو ور میں مانگتی ہوں، سو پہلے ور سے میں چاہتی ہوں کہ رام کے استھان میں میرے پُتر بھرت کو تلک ملے اور دوسرا یہ ہے کہ رام کو چودہ برس کیلئے بن باس کی آگیا دی جائے۔

ہے راجن! آپ سُوریہ کل میں اُتپن ہوئے کشتریہ ہیں، اب آپ اپنی پرتگیا کو پوری کریں۔ میں آج ہی رام کو جس پہنے جٹا جوٹ باندھے تپسویوں کے بھیس میں بن کو جاتے ہوئے دیکھنے کی اچھا کرتی ہوں۔

دشرتھ کی دینتا!

کیکئی کے مُکھ سے نکلے ہوئے یہ شبد راجہ کے ہردیہ پر وجر کے سمان گرے، اور وہ مورچھا کھاکر وہاں پر گر

پڑا۔ کچھ سمے بعد جب اُسے ہوش آیا، تو ولاپ کرنے لگا اور پھر مورچھت ہو گیا۔ اس پرکار انیک بار مورچھت ہو کر انت میں روتا ہوا کرودھ سے بولا۔ ہے کل گھاتی! ہے دُشٹے، ہے پاپن، میں نے تیرا کون سا اپرادھ کیا ہے؟ رام تو تجھ سے کوشلیا سے زیادہ پریم رکھتا ہے۔ پھر کس کارن تو اُس کے ناش کی کامنا کرتی ہے؟ دھکار ہے مجھ پر، جو میں نے تجھ سرپنی کے ساتھ پریم کیا! ہے کٹنی! سارا سنسار رام کی استتی کرتا ہے۔ پھر کس اپرادھ سے میں اُسے گھر سے نکال دوں۔ میں اپنے پرانوں کو تیاگ سکتا ہوں، پر رام کے بنا ایک گھڑی بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے ہے پاپن! اس مہا دارُون اپرادھ کے وچار کو اپنے من سے دُور کر۔ ہے سُولوچنے! تم نے آج تک میرا کبھی اپریہ نہیں کیا، اس لئے، مجھے تیرے ان وچنوں پر وشواش نہیں ہوتا۔ رام چندر بھرتا سے ادھک پیارا ہے ایسا تو اکثر کہا کرتی تھی۔ پرنتو آج تو اس کے لئے چودہ برس کے بن باس کی اِچھا کرتی ہے۔ یہ میری سمجھ میں نہیں آتا، ہے کیکئی میرے بال سفید ہو گئے ہیں، نہ جانے کس سمے یم راج مجھے مرتیو کا سندیش بھیج دیں، جیون کے آخری ایام میں لحاظ رکھ لے، اور مجھ دین پر دیا کر۔ سنسار کے سب پدارتھ اور جو تو مانگے میں تجھے دیتا ہوں۔ تو رام سے مجھے جدا کر کے میری مرتیو کا اُپائے نہ کر۔ میں تیرے پاؤں پر گرتا ہوں، ہاتھ جوڑتا، رام کی بھکشا دے۔

اِتنا کہہ کر رام کے پتا دشرتھ نے اپنا مکٹ کیکئی کے چرنوں میں رکھ دیا، اور پھر بیاکل ہو کر ولاپ کرنے لگے۔ لیکن پتھر کے دل والی کیکئی کا من نہیں پسیجا اور وہ کٹھورتا سے بولی۔

راجن! پہلے ور دے کر اب تم پشچاتاپ کرتے ہو، اکشواکو کے کل کو کلنک نہ لگاؤ۔ جب لوگ سنیں گے کہ راجہ اپنی پرتگیا سے گر گیا تو لوک میں آپ کی اور آپ کے کل کی نندا ہو گی۔ اِسے وچارو۔ چاہے سچ ہو یا جھوٹ، اُچت ہو یا انوچت، بُرا ہو یا بھلا، جو پرتگیا آپ نے مجھ سے کی ہے اِسے اگر آپ پورا نہ کریں گے تو میں آپ کے سامنے ہی زہر کھا کر پران دے دوں گی۔ پرنتو اپنی آنکھوں سوت اور اُس کے پتر کا ابھیشیک اور اپنا و اپنے پتر کا اپمان نہ دیکھوں گی۔

اتنا کہہ کر کیکئی چُپ ہو گئی۔ تب نراش ہو کر مہا شوک سے دُکھی ہردیہ والے راجہ نے ٹھنڈی سانس لی، اور "ہا رام" کہتے ہوئے بے ہوش ہو گئے۔ اُس وقت اُس کا دماغ سوجھ بوجھ سے خالی ہو گیا۔ پاگلوں کے سمان اُس کے نیتر پتھرا گئے اور دیواروں کی طرف دیکھنے لگا۔ جب کچھ ہوش آیا تو پھر روتا ہوا بولا، ہے کیکئی! آج تیری بدھی کو کیا ہو گیا، تو آج ایسا انرتھ کرنے والا ور مانگتی ہے۔ اگر میرا اور بھرت کا پریہ چاہتی ہے تو اس ہٹ کو چھوڑ دے۔ میرا تو یہ پختہ خیال ہے کہ رام کے بنا بھرت بھی راجیہ کو سویکار نہ کرے گا۔ ہے کل سرپنی! جب میں رام کو کہوں گا کہ تم بن کو جاؤ۔ اُس وقت اُس کے مکھ کا رنگ کمل کے سمان ایکا ایک مرجھا جائے گا۔ یہ راجے مہاراجے جو راج تلک میں یہاں شامل ہونے آئے ہیں، جب سنیں گے، تو کیا کہیں گے؟ سارے سنسار میں میرا اپہاس ہو گا۔ اور میں کہیں کا نہ رہوں گا۔ ہے کیکئی! اپنے پتی کا اپمان تو کس پرکار سہن کرے گی اور اپنے پتر کا اپہاس

سن کر کوشلیا کیا کہے گی؟ سارے رنواس کے اندر اور منتری منڈل میں اور پرجا کے لوگوں میں سیراوشواش اٹھ جائے گا، اور وہ کہیں گے کہ دشرتھ جیسا مورکھ راجہ اکھش واکو کل میں کوئی نہیں ہوا جو استری کے وش میں ہو کر اپنے پتر کو راجیہ کے استھان پر بن باس دیتا ہے۔ ہے راکھششی! رام کے بنا میرا مرن ہے اور نرد وش جنک نندنی اپنے پران پتی کے بنا جل ہین مچھلی کے سمان تڑپ تڑپ کر مر جائے گی، اور بھرت بھی جب دیکھیں گے کہ اُس کا پتا مر گیا ہے، بھائی بن میں چلا گیا ہے، بھاوج نے پران تیاگ دیا ہے، کوشلیا اور سمترا دور و کر اندھی ہو گئیں تب اُس سمے اُس کی کیا دشا ہوگی؟ اس کا تو وچار کر۔ میں تجھے پتی ورتا سمجھتا، پرنتو تیرے اس کام سے سمجھتا ہوں، کہ تو کلٹا ہے۔

ہے پاپن! ہون کی آگ کے سامنے میں نے جو تیرا ہاتھ پکڑا تھا، اُسے چھوڑتا ہوں۔

اب رات بیت چکی ہے۔ تھوڑی دیر میں پروہت اور منتری یہاں آ کر رام کے ابھیشک کیلئے جلدی کرنے کو کہیں گے۔ ہا پتر کے ابھیشک کے لئے اکٹھی کی گئی، یہ سب سامگری میرے مرن پر لگے گی۔ ہے دُشٹے! رام کو بن باس دے کر میری مرتیو کا کارن تو ہی ہوگی۔ اس لئے تو اور تیرا پتر مجھے جل انجلی نہ دینا۔ اس پرکار راجہ کے ولاپ کرتے کرتے تاروں سے پٹی ہوئی وہ دکھ دائی راتری گذر گئی اور اُشا کال کی سفیدی آکاش میں چھا گئی۔ تب کرودھ ہو کر کیکئی پھر بولی۔ ہے راجن! بار بار دش سے بجھے ہوئے بانوں کے سمان شبدوں سے فضول ہی آپ مجھے گھائل کرتے ہو۔ رام کو اِسی سمے بلاؤ اور اُسے بن میں بھیج کر اور بھرت کو راجیہ دیکر اپنے وچن کو سچا کرو۔ کیکئی کے مسلسل مجبور کرنے پر راجہ کی حالت اُس گھوڑے کے سمان ہو گئی جسے تیکشن کوڑوں سے مار مار ادھ مرا کر دیا گیا ہو، اور وہ ٹھنڈی سانس بھر کر بولا۔ میں وچن کے پاش میں بندھ گیا، میری بُدھی نشٹ ہو گئی۔ اب میں اپنے پیارے رام کو دیکھنا چاہتا ہوں۔

سوریہ اُدے ہو چکا تھا، اتنے میں بھگوان وسشٹھ منتریوں کو ساتھ لے کر دھوجہ، پتاکا اور پھولوں سے سجے ہوئے بازاروں میں سے ہوتے ہوئے محل کے دوار پر پہونچے۔ وہاں اُنہوں نے سومنتر نامک سارتھی کو اندر سے نکلتے دیکھ کر کہا۔ راجہ منترن! جلدی جا کر مہاراجہ کو ہمارے آنے کی سوچنا دو۔ اور کہو کہ ساگر اور سب تیرتھوں کے جل سے بھرے کلش اور شہد، چندن، کش، پھل، پھول وغیرہ ابھیشک کی سب سامگری تیار ہے۔ آپ باہر آ کر درشن دیں۔ اور شبھ لگن میں راجکمار کو راج تلک کریں۔ وسشٹھ کا سندیش لے کر پردھان منتری سومنتر مہاراج کے پاس گیا اور ہاتھ جوڑ کر اس پرکار کہنے لگا۔۔۔

ہے راجن! گمبھیر سمندر سوریہ کے اُدے ہونے سے جیسے خوش ہوتا ہے اُسی پرکار آپ اپنے درشنوں سے ہمیں خوش کریں۔ ہے ایودھیا پتی! اسب براہمن و دیائیں جیسے وید کو جگاتی ہیں اُسی پرکار میں بھی آپ کو جگاتا ہوں۔ دیکھئے یہ شبھ راتری گذر گئی، اور بھگوان بھاسکر نکل آئے۔ مہامنی وسشٹھ منتری منڈل سمیت

دروازے پر آپ کے درشنوں کے لئے کھڑے ہیں۔ آج ابھیشک کا دن ہونے سے بہت کام ہے۔ رام کے ابھیشک کی شیگھر تیاری کیجیے۔

سومنتر کے یہ وچن سن کر راجہ بے حد دُکھی ہوئے۔ وہ بنا کچھ جواب دیئے بے ہوش ہو گئے۔ راجہ کی اس دین اوستھا کو دیکھ کر سُومنتر سہم گیا اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ تب کیکئی بولی۔ ہے سومنتر! رام کے راجیہ تلک کے آنند میں راجہ رات بھر جاگتے رہے۔ اس لئے اب سو رہے ہیں۔ تو رام کو جا کر شیگھر یہاں لے آ۔ یہ سُن کر سومنتر نے کہا۔ ہے مہارانی! مہاراجہ سے بنا حکم پائے میں رام کو کیسے بُلا سکتا ہوں؟ تب راجہ دشرتھ نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا۔ ہے سچو! تو شیگھر رام کو یہاں لے آ۔ میں اُسے ابھی سے دیکھنا چاہتا ہوں۔ مہاراج کی ایسی آگیا پا کر سومنتر محل میں سے نکل کر باہر آ اور رتھ پر سوار ہو رام کے محل کی طرف چلا۔

سُومنتر کا رام کے محل میں جانا۔

دھوجہ، پتاکا اور پُشپ مالاؤں سے سجے ہوئے اور بے شمار انسانوں کی بھیڑ سے کھچا کھچ بھرے ہوئے بازاروں کو پار کرتا ہوا سومنتر رام کے محل میں پہونچا۔ جو کیلاش کے سمان اُونچا اور سُورن اور منی لتاؤں سے لدا، انیک پرکار کے سندر مرگ، ہکشی اور مختلف طرح کے ہرنوں سے بھرا ہوا تھا۔ سب ڈیوڑیوں کو جہاں سُونیل میگھ کے سمان ہاتھی جھول رہے تھے اور جن کی سونے کی جھولوں سے سوریہ کے سمان کرنیں نکل رہی تھیں لنگھن کر کے سومنتر وہاں پہونچا جہاں راجیہ ابھیشک کا سماچار پانے کے لئے رام اکیلے وراجمان تھے۔ سومنتر نے اندر جا کر رام کو پرنام کیا، جو سورن کے پلنگ پر کبیر کے سمان اندر بھوشن دھارن کئے بیٹھے تھے اور جانکی چنور ڈھلا رہی تھی۔ سوریہ کے سمان تیجسوی راج کمار کے سامنے کھڑے ہو سومنتر بولا۔ ہے کوشلیا نندن! مہا رانی کیکئی کے محل میں مہاراج دشرتھ تمہاری باٹ دیکھ رہے ہیں۔ سو شیگھر وہاں چلئے۔ سومنتر کے مکھ سے پتا کا سندیس پا کر بے حد خوش ہوئے رام سیتا سے بولے۔ ہے پرانیشوری! ماتا کیکئی اور پتا میرے ابھیشک کے بارے میں کچھ صلاح کر رہے ہوں گے، کیکئی مجھے بھرت سے زیادہ پریم کرتی ہے۔ اس لئے وہ میری بھلائی کے بارے میں کچھ پرینا کرتی ہوگی۔ راجہ مجھے آج ہی تلک دیں گے ایسا معلوم ہوتا ہے اس لئے اُن کی آگیا انوسار میں اُن کے درشن کو جاتا ہوں۔ اتنا کہہ کر رام سُومنتر کے ساتھ رتھ پر سوار ہو کیکئی کے محل کی طرف چلے۔ اُن کے پیچھے لکشمن کھڑگ دھارن کر کے سنگر کشک کے استھان کھڑا ہوا۔ رتھ کے پیچھے نانا پرکار کے سورن اور چاندی کے آبھوشنوں سے سنگھار کئے ہوئے ہزاروں رتھ، ہاتھی، گھوڑے چلے، اُس سمے اُتسکا نیتروں سے دیکھتے ہوئے ہزاروں آدمی جے جے کار کرنے لگے۔ سڑک کے دونوں طرف کھڑے تماشائی پھولوں کی

ورشا کرنے لگے، اور اٹاریوں پر جھرونکوں میں بیٹھی ناریاں کوشلیا ورام کی استتی کرنے لگیں۔ پرجا کی اپنے میں اس پرکار بھگتی دیکھ کر رام پھولے ہوئے کیکئی کے محل میں پہونچے۔ اندر بھون کے سمان اس محل میں پہونچ کر رام انتہ پور گئے جہاں کیکئی اور دشرتھ اس کی راہ دیکھ رہے تھے۔ رام کو اندر جاتے دیکھ کر ہزاروں آدمی محل کے باہر کھڑے ہو گئے اور اپنے آئندہ کے راجہ کی واپس آنے کی پرکھشا کرنے لگے، جیسے پورن ماشی کے چندرما کی سمندر پرکھشا کرتا ہے ؛

بن باس!

شری رام چندر جی نے وہاں جا کر ماتا کیکئی اور راجہ کے چرن چھوئے۔ راجیہ تلک کے وچاروں سے اُن کا مکھ منڈل پرسن اور کمل کے سمان کھلا ہوا تھا۔ رام کو دیکھ کر راجہ نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور آنکھوں میں آنسو بھر کر بولے۔ "ہے رام....." اس کے آگے وہ کچھ بھی نہ کہہ سکے۔ ان کا گلا آنسوؤں سے رُک گیا، اور آنکھوں سے زبردستی آنسو بہہ نکلے۔ رام نے پتا کی یہ دشا دیکھی تو سن ہو گئے۔ جس کی منی کھو گئی ہو اُس سرپ کے سمان بار بار زمین پر سر ٹیکتے یا جل سے باہر نکالی گئی مچھلی کے سمان تڑپتے بار بار گھور دُکھ سے لمبی سانسیں لیتے ہوئے پتا کی دشا کو دیکھ کر رام کے ہردیہ میں سمندر کے سمان چھوبھ ہونے لگا۔ بار بار اُنکے مَن میں یہ وچار اٹھنے لگا کہ وجہ ہے تات نہ تو آج مجھ سے بولتے ہیں اور نہ ہی دیکھتے ہیں۔ اُن کے ہردیہ میں دُکھ، شوک اور سنتاپ کی تیز آگ جلنے لگی، اور وہ ڈر و حیرت سے اس پرکار وچار کرنے لگے۔ پرنتو اس پرکار اتنا ہی وچار کرتے اتنا ہی زیادہ اندھکار پاتے۔ آخر میں دین ہو کر رام کیکئی کے چرن چھو کر بولے۔ ماتا بہت سوچنے پر بھی مجھے اپنا کوئی اپرادھ خیال نہیں آتا پھر کس کارن آج پتا مجھ سے نہیں بولتے۔ کسی روگ یا فکر سے تو ایسے دُکھی نہیں ہو رہے؟ ہے ماتا! پتا کو ناخوش کر کے میں سنسار میں ایک چھن کے لئے بھی جینا نہیں چاہتا۔ میں تو پتا کو ظاہرا دیوتا سمجھتا ہوں۔ سو تم ٹھیک ٹھیک اس کا کارن کہو۔

رام چندر کے وچن سن کر کیکئی بولی۔ ہے رام! راجہ نہ تو ناراض ہیں اور نہ ہی اُنہیں کوئی روگ ہے۔ لیکن ان کے ہردیہ میں ایک بات ہے اور وہ تم سے کہتے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ وہ تمہارے خلاف ہے اور تمہارے اہت کے وچن کہنے میں ہچکچاتے ہیں۔ ہے رام! سنو، پوروکال میں دیو اسُر سنگرام ہوا۔ میں راجہ کے ساتھ گئی تھی۔ اُس وقت میری سیوا سے خوش ہو کر راجہ نے مجھ سے دو ور دینے کی پرتگیا کی تھی۔ آج میں نے وہی دو ور اِن سے مانگ لئے۔ مانگنے سے پہلے راجہ نے مجھے وچن دیا کہ "ہاں! ہم جو کچھ تو مانگے گی دیں گے"۔ پرنتو اب اُن پرتگیاؤں کو پورا کرتے ڈرتے ہیں۔ سو ہے رام! تم پرتگیا پورن کرنے میں پتا کو سہائتا دو۔ کیونکہ سچائی کیلئے

ہی سوریہ کل سنسار میں پرسدھ ہے۔ سو جو کچھ میں کہوں گا اگر اُسے پالن کرنے کی پرتگیا کرو تو میں کہوں۔

کیکئی کے ان وچنوں کو سُن کر بان سے گھائل ہوئے پرندے کے سمان پیڑت ہوا رام بولا:-

دھکّار ہے! ہے ماتا! "اگر" کا شبد کہہ کر تم نے میری پتر بھگتی پر شک کیا ہے۔ جو نہیں کرنے قابل تھا۔ ہے دیوی! میں پتا کی آگیا سے آگ میں کُود سکتا ہوں، زہر پی سکتا ہوں، پھر بھی اُن کے وچنوں کا پالن کروں گا۔ ہے ماتا! رام دوبار نہیں کہا کرتا، میں سوگندھ کھا کر تیرے سامنے پرتگیا کرتا ہوں کہ جو کچھ تُو کہے گی، میں اُسے پورا کروں گا۔

رام کے اس پرکار پرتگیا کر چکنے پر کیکئی نے اپنا زہریلا مُکھ کھولا اور یوں بولی۔

ہے کوشلیا نندن! راجہ سے میں نے دو ور مانگے ہیں۔ اُن میں سے ایک کے لئے بھرت کو راجیہ اور دوسرے تیرے لئے چودہ برس کا بن باس مانگا ہے۔ سو ہے رگھو کل دیپک! اگر تم اپنے پتا کو اور اپنے آپ کو ستیہ وادی بنانا چاہتے ہو تو ابھی اسی سمے بن باس کے کپڑے پہن کر بن کو چلے جاؤ۔ اس ابھیشیک کے کپڑوں کو تیاگ کر جٹاؤں کو دھارن کرو اور بھرت ایودھیا کے سنگھاسن پر بیٹھ کر راجیہ کو لے۔ ہے رام! موہ میں پھنسا راجہ تیرے ویوگ میں دین ہو رہا ہے، اور اس کا مُکھ مُرجھایا ہوا ہے۔ ہے ستیہ وادی پرتگیا بھنگ کے پاپ روپی اتھاہ ساگر سے راجہ کو نکال۔

کیکئی کے مُکھ سے یہ وچن سُن کر رام مسکراتے ہوئے جیوں کے تیوں کھڑے رہے۔ انہیں نہ دُکھ ہوا اور نہ شوک! اُن کا مُکھ منڈل پربھات کے سوریہ کے سمان اس پرکار دمکنے لگا، مانو کوئی گھٹنا ہوئی ہی نہیں۔ سچ ہے سوریہ جیسے اُدے اور است ہوتے سمے لال ہوتا ہے اسی پرکار مہا پرش سمپتّی اور ویپتّی میں ایک سمان ہی رہتے ہیں رام نے کیکئی کے مرتیو کے سمان ان وچنوں کو سُن کر جواب دیا۔ ہے ماتا! میں پرتگیا کرتا ہوں کہ ابھی بن کو چلا جاؤں گا۔ یہ کونسی بڑی بات ہے جس کے لئے پتا رو رہے ہیں۔ پتا اور گورو کے لئے ایودھیا تو کیا تین لوک کا راجیہ بھی چھوڑ سکتا ہوں۔ مجھے شوک تو اس بات کا ہے کہ سوئم راجہ نے مجھے کیوں نہ بھرت کا ابھیشیک کرنے کی اجازت دی۔ اچھا ابھی دُوتوں کو آگیا دو کہ تیز گھوڑوں پر سوار ہو کر کشمیر جائیں، اور ماما کے پاس سے بھرت کو لے آویں۔ رام کے اس پرکار کہنے پر کیکئی خوش ہو کر بولی۔ "بہت اچھا" ابھی میں راجہ کی آگیا سے دُوتوں کو بھیجتی ہوں۔ لیکن تمہارا اب یہاں دیر کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس لئے شیگھر بن جانے کی تیاری کرو۔ ہے رام! جب تک تم ایودھیا کو پار کر کے راجہ کی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہوتے، تب تک موہ میں پھنسا ہوا راجہ نہ اشنان کرے گا اور نہ بھوجن۔ کیکئی کے اتنا کہتے کہتے دشرتھ نے ٹھنڈی سانس لی، اور مورچھت ہو کر پلنگ پر گر پڑا۔

جب مورچھت ہو کر پڑے راجہ اور کیکئی کے چرنوں میں مستک نوا کر رام انتہ پور سے باہر نکلے۔ اُس سمے راجیہ کے چلے جانے سے رام کے مُکھ منڈل پر تنک بھی تبدیلی نہ ہوئی۔ اُن کے نکلتے ہی باہر کھڑے لوگوں نے جے کار لگائے اور وہ اُن جے کاروں میں مسکراتا ہوا ماتا کوشلیا کے انتہ پور میں پہونچا۔ کئی ایک ڈیوڑیوں کو پار کرتا،....

بوڑھوں اور براہمنوں سے آشیرواد سیتا اور ودھیاں لیتا ہوا رام کوشلیا کے پاس پہونچا۔ جو ریشمی کپڑے پہنے برت پرائن کا اگنی ہوتر کر رہی تھی۔ رام کو دیکھ کر کوشلیا نے پیار سے اُسے ہردیہ سے لگایا۔ جیسے گائے بچھڑے کو۔ رام نے ماتا کے چرنوں کو چھوا اور کوشلیا نے اُس کو چومتے ہوئے کہا — ہے راگھو! اپنے پتا کے پاس تم جاؤ! آج تمہارے ابھیشیک کا دن ہے۔ وہاں راجہ تمہاری راہ دیکھ رہے ہوں گے۔ یہ کہہ کر ماتا نے اس کو بیٹھنے کیلئے آسن دیا اور بھوجن پر ودسنے کو کہا۔ تب آسن کو چھو کر دونوں ہاتھ جوڑ کر بولا ہے ماتا! کیکئی کے دو وروں سے بندھے ہوئے راجہ نے مجھے چودہ برس کے لئے بن باس اور بھرت کو راجیہ دیا ہے۔ سو اب میں منی جٹت کپڑوں کو تیاگ کر منیوں کے بھیش میں کُش کے آسن پر بیٹھ دنڈکارنیہ میں تپ کروں گا۔ ہے ماتا! تیرے، جانکی اور لکشمن کے لئے یہ بڑا بھے آیا ہے۔ رام کے مکھ سے یہ وچن سن کر کوشلیا کلہاڑے سے کٹی ہوئی لکڑی کے سمان مورچھت ہو کر بھومی پر گر پڑی۔ ماتا کو گرا ہوا دیکھ رام نے اُس کو اٹھایا اور تب ولاپ کرتی ہوئی کوشلیا بولی۔

ہے پُتر! بچھڑے سے جُدا کی گئی گئو کے دکھ کو تو نہیں جانتا۔ اگر تو میری کوکھ سے جنم نہ لیتا اور میں بانجھ رہتی تو آج اتنا دکھ نہ ہوتا۔ ہے بیٹا! پتی کے راج میں جو سُکھ میں نے نہیں دیکھا وہ پتر کے راج میں دیکھوں گی، اسی آشا پر میں آج تک جیتی تھی۔ اب بڑی ہو کر چھوٹی سوتن کے ہردیہ چھیدنے والے واکیہ مجھے سننے پڑیں گے۔ سنسار میں اس سے بڑھ کر استریوں کے لئے کوئی دُکھ نہیں۔ ہے رام! تیرے چندرما کے سمان مکھ کو نہ دیکھنے میں کیسے رہوں گی۔ ہائے! برشوں اُپ واس برت رکھ کر کیا میں نے تجھے اسی دن کے لئے پالا تھا؟ میرا ہردیہ بلا شبہ پتھر کا ہے جو ابھی تک پھٹا نہیں گیا۔ بلا شبہ مجھ سے بڑھ کر ابھاگن استری سنسار میں کوئی دوسری نہیں ہے۔ سنتان کے لئے میرے برت، دان اور تپ سب ناکام ہو گئے۔ ہے رام! اگر مرتیو بلانے سے آجائے تو میں پتر ویوگ سے دُکھی ہوئی یم لوک کو آج پہونچ گئی ہوتی۔

کوشلیا کو اس پرکار ولاپ کرتے دیکھ کر لکشمن کرودھ سے بولا۔ ہے ماتا! رام کا میں کوئی دوش نہیں دیکھتا سرل اور بوڑھوں کو آدر دینے والے دیوتاؤں کے سمان رام کو کس اپرادھ سے یہ ڈنڈ دیا گیا ہے؟ راجہ کی بُدھی بڑھاپے کے کارن نشٹ ہو گئی ہے۔ سو اس کی پرواہ نہ کر کے رام راجیہ پر شاسن کرے۔ میں اُس کے شترُوں کا اپنے تیز بانوں سے ناش کر ڈالوں گا۔ ہے ماتا! سہن شیل آدمی کو سنسار دباتا ہے۔ رام کی نمرتا ہی آج اپرادھ کے روپ میں سامنے آئی ہے۔ پرنتو میں ستیہ کی، دھنش کی، یگیہ کی، دان کی اور اپنے پُنیہ کئے کرموں کی شپتھ کھا کر کہتا ہوں کہ بھرت وا اُس کے پکش کا منشیہ جو ہمارے پکش میں بادھک ہوگا میرے ہاتھ سے مارا جائے گا۔ ہے دیوی! تو ولاپ نہ کر، میں اپنی بھجاؤں سے تیرے دکھوں کو ایسے دُور کر دوں گا، جیسے راتری کے اندھکار کو سورج ناش کر ڈالتا ہے۔

لکشمن کے ان وچنوں کو سن کر آنکھوں کو پونچھتی ہوئی کوشلیا بولی، ہے راگھو! اپنے چھوٹے بھائی کے وچنوں

کو تم نے سن لیا۔ تو ان پر وچار کر۔ پرنتو گئو کے سمان روتی ہوئی اپنی ماتا کو چھوڑ کر جانا تجھے اُچت نہیں ہے۔ بلاشبہ پتا کی آگیا کا پالن کرنا تیرا فرض ہے، پرنتو ماتا کی آگیا نہ ماننا بھی ادھرم ہے۔ اسی لئے تو یہاں رہ کر ماتا کی سیوا کرتے ہوئے دھرم کا آچرن کر، جیسے کیشپ نے کیا تھا۔ سو ماتا ہونے سے میں تمہیں آگیا دیتی ہوں کہ تم بن کو مت جاؤ اور اگر تو مجھے اس پرکار روتی ہوئی چھوڑ کر چلا گیا تو میں بنا اَن جل پان کئے دیواروں سے ٹکرا ٹکرا کر پاگلوں کی طرح پران دے دوں گی۔

کوشلیا کے اس پرکار وینتا سے کہنے پر رام دھرم سے بھرے وچن بولا۔ ہے ماتا! سوریہ ٹل جائے، چندرما ٹل جائے، پرتھوی اپنے دھرم کو تیاگ دے، پرنتو میں اپنے پتا کی آگیا کی مخالفت نہیں کر سکتا۔ میں سنسار میں کوئی اپورو کام نہیں کر رہا ہوں۔ پتا کی آگیا سبھی آدمی مانتے ہیں، اس میں کوئی ہینتا کی بات نہیں ہے، اور تو جو یہ کہتی ہے کہ ماتا کے ناطے مجھے تیری آگیا بھی ویسے ہی پالن کرنے یوگیہ ہے جیسے پتا کی، سو یہ ٹھیک ہے۔ پرنتو جس پرکار ماتا کے ناطے مجھے تیری آگیا پالنے یوگیہ ہے اُسی پرکار پتنی کے ناطے تجھے بھی پتی کی آگیا میں واد وواد ڈالنا اُچت نہیں ہے۔ سو میں ہاتھ جوڑ کر تمہیں پرسنّ کرتا ہوں، اب میں بن کو جاؤں گا۔ ماتا کو اتنا کہہ کر پھر لکشمن سے یوں بولے ـــ ہے لکشمن! تیرا پراکرم، ویرتا، ہمت، اور تیرا جو پیار میرے ساتھ ہے، اس کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ پرنتو دھرم ہی سب میں اُتم پدارتھ ہے۔ یہ برہمانڈ دھرم کے سہارے کھڑا ہے۔ ہے بھائی! پتا کی یہ آگیا دھرم کے انوسار ہے۔ اب میں اس کی آگیا کا اُلنگھن کر کے میں اپنے آپ کو اور پتا کو نرک میں دھکیلنے کے حق میں نہیں ہوں۔ ہے ویر! دُش کو پری تیاگ کر کے نیتی پتھ پر چل۔ اس پرکار بھائی کو دھیرج دے کر رام نے پھر ماتا کو کہا ہے ماتا! تجھے میری قسم ہے، اب تو شوک کو چھوڑ کر مجھے بن کو جانے کی آگیا دے۔ اور خوش ہو کر میرا منگلا چرن کر، کیونکہ تیری کوکھ سے پیدا ہوا پُتر آج دھرم پر دنیا کے تمام سُکھوں کو بلیدان کرتا ہے۔ پتا کی آگیا کا پالن کر کے میں بن سے لوٹوں گا۔ ہے ماتا! مجھے، تجھے، سیتا کو اور سُمترا کو پتا کی آگیا میں رکھنا مناسب ہے۔ راجہ میرے گورو ہیں، پتا ہیں، برِدھ ہیں، وہ کرودھ سے ہرش سے یا کام سے جو بھی آگیا دیویں۔ دھرم کے انوسار میں اُن کا اُلنگھن نہیں کر سکتا۔ اس لئے اب میں یہاں نہ رہ کر بن کو جانے کی آگیا مانگتا ہوں۔ راجیہ کی لالسا میں پڑ کے یش والے کام کو نہیں چھوڑ سکتا۔ ہے دیوی! اس چھن بھنگور جیون کے لئے پاپ سے حاصل کی ہوئی پرتھوی کو میں کبھی حاصل نہیں کروں گا۔ اس پرکار ماتا کو دھرم کا مقصد سمجھا کر رام لکشمن سے بولے جو اس سمے کرودھ سے سنتپت ہاتھی کے سمان سانس لے رہا تھا، کہا ـــ ہے ویر! کرودھ کو تیاگ کر اس ساری سامگری کو یہاں سے پرے ہٹا جو ابھیشیک کے لئے اکٹھی کی گئی ہے۔ ہے سومترا! میرے ابھیشیک کے لئے جس اُتساہ سے کاریہ کیا ہے، اُسی اُتساہ سے تو مجھے اب بن باس کے لئے تیار کر۔ میرے ابھیشیک کا سماچار پا کر جس کا ہردیہ جل رہا ہے اُس میری ماتا کی شنکا دور کرنے کے لئے جلدی کر۔ میں نے خواب میں بھی کبھی اُس کے من کو

نہیں دکھایا۔ اس لئے جلدی اُس کے دُکھ کو دُور کرنے میں میری امداد کر۔ ہے لکشمن! میرا پتا ستیہ وادی، سچا پرتگیا والا، پرتگیا بھنگ سے بہت بھیت ہے۔ اُسے نربھئے کرنے کے لئے مجھے مہورت بھی ٹھہرانا اُچت نہیں۔ اس لئے میں ابھی اس نگر کو چھوڑ کر بن کو جاؤں گا۔

ہے ویر! کیکئی اور راجہ دونوں ہی نردوش ہیں۔ دیو ہی کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔ کیکئی مجھے بھرت سے بھی زیادہ چاہتی تھی۔ پھر بھی وہ بن بھیجنے کے لئے تُلی بیٹھی ہیں۔ بلاشبہ دیو ہی اُسے پریرنا کر رہا ہے۔ ہے لکشمن! دیو کے ساتھ جنگ کرنے کی کس میں طاقت ہے۔ یہی وچار کر کے میں سنگھاسن پر بیٹھنے کو تیار پرنتو اچانک بن جانے کو دھکیلا گیا ہی پرسن ہوں۔ سو تو بھی کرودھ اور شوک کو چھوڑ کر میرے انوکول چل اور اس ابھیشیک کی سامگری کو دُور کر۔

رام کے منہ سے ایسی تحمل کی باتیں سن کر لکشمن نے سر نیچے جھکا کر سوچا اور پھر ایکا ایک کرودھ وِش دھر کے سمان پھنکارتا ہوا بولا — ہے مہا باہو! آپ جیسے گمبھیر کرم ویر منشیہ دیو کی استتی کرتے ہیں، یہ حیرت کی بات ہے۔ کیکئی کی دُشٹی بھوتا ہوئے پتا کی آگیا جو کہ دھرم کے انوکول نہیں ہے، آپ کیسے پالن کریں گے —؟ ہے رام! جو نربل، آلسی اور بھیرو ہے وہی دیو دیو پکارتا ہے۔ آتم سمان والا پُرش دیو کے پیچھے نہیں چلتا۔ جو اپنے پرشارتھ سے دیو کے ہاتھ توڑ سکتا ہے وہ دیو کے بھروسے پر اپنی ہانی کر کے دُکھی نہیں ہوتا۔ ہے رام! جنہوں نے تمہارے راج تلک میں وِگھن ڈالا ہے آج وہ لوگ میرے پُرشارتھ سے دیو کا ناش ہوتے دیکھیں گے۔ دیو اور پرشارتھ کا آج یدھ ہوگا۔ آج میں اپنے بھج بل سے دیو کو چور چور کر ڈالوں گا۔ میں پتا کی اور کیکئی کی اس آشا کو جلا کر راکھ کر دوں گا جو انہوں نے تمہارے استھان میں بھرت کو سنگھاسن پر بٹھانے کی کر رکھی ہے — ہے رام! جیسے سمندر مریادا کا پالن کرتا ہے، اُسی پرکار میں تمہارے راجیہ کی رکھوالی کروں گا۔ آپ اپنے ابھیشیک کے منگل کاریہ کو شروع کریں، اور میں آپ کے ان شتروؤں کو برباد کروں گا۔ میرے یہ باہو ڈنڈ کیول شوبھا کے لئے نہیں ہیں۔ کھڑگ کیول دکھاوا نہیں ہے۔ اور دھنش بھوشن ماتر نہیں ہے۔ یہ شستر شتروؤں کا ناش کرنے کے لئے ہیں۔ جو میرا شترو ہے، وہ سنسار میں جیوت نہیں رہ سکتا۔ ہے رام! تم اپنے شتروؤں کو یم راج کے دانتوں میں سمجھو، جہاں سے وہ کبھی نکل نہیں سکتے اور مجھے اپنا داس سمجھ کر آگیا دو۔

اتنا کہتے کہتے کرودھ سے لکشمن کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔

تب اپنے ہاتھ سے لکشمن کے آنسوؤں کو پونچھ کر رام نے کہا — ہے ویر! دھیرج دھرو۔ پتا کی آگیا کا پالن کرنا دھرموں میں سب سے بڑا دھرم ہے، اور مجھے اپنے دھرم پر اٹل جان، یہی اچھے پرشوں کا چلن ہے۔ رام کا ایسا پختہ ارادہ دیکھ کر کوشلیا نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا۔ ہے پُتر! بن کے بھیانک دکھوں کو تو کیسے سہن کرے گا، کس پرکار لاڈ پیار سے پالا ہوا راجہ کا بیٹا ہو کر تو دانا دانا اکٹھا کر کے پیٹ

کو بھرے گا۔ یہ سوچ کر میرا کلیجہ منھ کو آتا ہے۔ ہے پُتر! تیرے ویوگ کی آگ چھن ماتر میں مجھ کو جلا دے گی۔ گئو جیسے موہ سے اپنے بچھڑے کے پیچھے پیچھے چلتی ہے۔ اس پرکار جہاں تو جائے گا، میں تیرے پیچھے جاؤں گی۔

ماتا کے منھ سے یہ وچن سن کر رام کا ہردیہ بھر آیا۔ پرنتو اُس نے اپنے آپ کو سنبھال کر پھر کہا — ہے ماتا کیکئی نے راجہ کو چھل سے باندھ لیا ہے۔ اُس پر اگر تو بھی اُسے چھوڑ کر چلی جائے گی تو اس کی مرتیو میں کوئی شک نہیں ہے۔ اس لئے پتی کو تیاگ کر گھور پاپ کی بھاگنی نہ بن۔ ہے دیوی! جب تک زندہ ہے اُس کی سیوا کرنا تیرا دھرم ہے۔ سو اب تو موہ کا تیاگ کر۔ میں چودہ برس بن میں گذاروں گا۔ اور پھر درشن کروں گا۔ ہے ماتا! پتی ہی استری کا دیوتا ہے۔ پتی ہی ایشور ہے، پتی کے ہوتے ہوئے تو اپنے کو اناتھ نہ سمجھ۔ اور راجہ کی تن اور من سے ایک چت ہو کر ایسی سیوا کر کہ وہ میرے ویوگ کے دارون دکھ کو بھول جائے۔ ہے ماتا! جو استری برت، اُپواس وغیرہ تو کرتی ہے، پرنتو پتی کے انوکول نہیں چلتی۔ اس کے سمپورن پنیہ کرم نشپھل ہوتے ہیں اور اُس کا واس نرک میں ہوتا ہے۔ جو استری برت، اُپواس۔ دان پنیہ، دیو پوجن، وغیرہ تو نہیں کرتی پرنتو اپنے بھرتا کو سدا خوش رکھتی ہے، وہ سورگ کے سکھ کو پراپت کرتی ہے۔ استری اپنے پتی کا سدا چنتن کرے، یہ وید اور شاستر پکار پکار کر کہتے ہیں۔ ہے ماتا! چودہ برس کے بعد لوٹنے پر تو اپنے ارادوں کی تکمیل کر سکے گی۔

کوشلیا کا رام کو وداعی دینا۔

رام کے مُکھ سے ایسے یُکتی یُکت، دھرم پرائن اور شاستر وا اُکت وچن سن کر کوشلیا جل سے بھرے نیتروں کو پونچھ کر بولی۔ جا پُتر! پرماتما تیرا کلیان کرے، اپنے پتا کے قرض کو اُتار کر تو بن سے واپس آ۔ ہے وتس! تیرا بھگتی اور دھرم پرائنتا اٹل ہے، تو رک نہیں سکتا۔ ہے رگھونندن! جس دھرم کے پالن میں تو بھیانک مصیبتوں کے مکھ میں جاتا ہے، وہ دھرم تیری رکھشا کرے۔ ہے سکاتیھ! مہارشی وشوامتر نے جو استر تجھے دیئے ہیں، وہ استر شستر تیری رکھشا کریں۔ ہے پُتر! ماتا کیکئی اور پتا کی سیوا تیری رکھشا بن میں کرے۔ اشٹ لوک پال، چھ رتوئیں، دو پکھش، بارہ مہینے، برس اور راتریاں، دن اور مہورت سدا تیرا کلیان کریں۔ ہے رام! آج تیرے راستے میں کلیان کاری ہوں۔ ہے پُتر! ستیہ پر چل کر تو بڑے یش کا بھاگی ہووے۔

اس پرکار پُتر کو آگیا دے کر ماتا کوشلیا نے براہمنوں سے ہون کروایا۔ اور سوستی واچن کی آواز سے سب منگل کاریہ کروا کر کنٹھ سے لگا چوم، وداع کرتی ہوئی بولی۔ ہے وتس! ایشور تمہاری کامنائیں پوری کرے۔

ماتا کی اجازت طلب کر کے رام نے اپنے شیش کو اُس کے چرنوں میں رکھا اور پھر وہاں سے وداع ہو جانکی کے محل کو گیا۔

جانکی پرسن چت ہوئی راجیہ تلک کے وچار سے اُتسک نینوں سے پتی کی راہ دیکھ رہی تھی کہ رام اُس شوبھلئے مان بھون میں لجّا سے سر جھکائے داخل ہوا۔ راج چہنوں سے رہت اپنے پران پتی کو آتے دیکھ کر سیتا کا ہردیہ ایکا ایک کانپ اٹھا۔ اُدھر رام بھی سیتا کی آمدہ مصیبت کو سوچتے ہوئے اپنے ہردیہ کے بھاؤں کو گپت نہ رکھ سکا۔ اور جانکی رام کے چنتا آتر مکھ کو جس پر رونق کی چھایا ماتر شیش رہ گئی تھی، اور ماتھے پر پسینے بہہ رہے تھے، دیکھتے ہی ادھیر سی ہو کر بولی — ہے پران ناتھ! یہ میں کیا دیکھ رہی ہوں؟ آپ کا سر سند پھین کے سمان سفید چھتر کے سے خالی کیوں ہے۔ چندرما اور ہنس کے سمان دو سفید چنور آپ کے سندر مکھ کو کیوں شوبھائے مان نہیں کر رہے؟ ابھشیک کا شبھ دن ہونے پر بھی درباری اور نگر کے بڑے بڑے لوگ آپ کے پیچھے کیوں نہیں چل رہے۔ دایو کے سمان ویگ رکھنے والا چار گھوڑوں سے جتا سورن رتھ تمہارے آگے آگے کیوں نہیں چل رہا؟ ہے آریہ پتر! آج سورن جٹت بھدراسن کو تھامے ہوئے سیوکوں کو تیرے آگے کیوں نہیں دیکھ پاتی؟ ہے ناتھ! راجیہ تلک کے دن تمہارا مکھ سوریہ کے سمان دمکتا ہونا چاہیئے تھا، پر تو تمہارے مکھ پر دُکھ کی ریکھا ہے۔ کہو، کہو، ہے پران دلبھ! نہ جانے میرا ہردیہ اس سمے کیوں اکارن ہی بیاکل ہوا اٹھا ہے؟ اس پرکار کہتے کہتے جانکی کے نیتروں سے جل کی دھارا بہہ نکلی۔

تب اروتی ہوئی جانکی سے رام بولے۔ ہے پریہ! پتا نے مجھے ۱۴ برس کے لئے بن باس دیا ہے — ہے سر دُوبھاشنی! ہردیہ کو درڑھ کر کے سُن، پتا نے میری ماتا کیکئی سے دیو اسُر سنگرام میں دو ور دینے کے لئے پرتگیا کی تھی، سو آج اُس نے موقعہ پا کر ایک سے بھرت کے لئے راجیہ اور دوسرے سے مجھے بن میں جانے کی آگیا دی ہے۔ اب میں نے چودہ برس بن میں نواس کرنا ہے، اور آج ہی جانے کے وچار سے تجھے ملنے آیا ہوں۔ ہے پران ایشوری! تُو بھرت کو سدا پرسن رکھنا اور راجہ کی سیوا کرتے رہنا۔ میری برِدّھ ماتا کوشلیا کا جس کا ہردیہ میرے وِیوگ سے چھلنی ہو گیا ہے، سدا مان کرنا اور سمترا و کیکئی کی بھی ویسی ہی پوجا کرنا، کیونکہ میری ساری ماتائیں ایک سمان آدر کے یوگیہ ہیں۔ ہے سیتا! بھرت میرے بن باس کے کارن جھوٹے وچار سے کبھی اُس کا ورودھ نہ کرنا، کیونکہ دیش کا راجہ اور میرا پرانوں سے بھی زیادہ پیارا بھائی ہے۔ ہے اونچے کل والی! میں منیوں سے سیوت مہا بن میں جاؤں گا۔ تم یہیں نواس کرو، اور جس پرکار تو نے آج تک میرے کتھن کے خلاف کبھی آچرن نہیں کیا اسی پرکار آج یہاں رہ کر میرے وچن کا پالن کر۔

اچانک دھچکے کے سمان یہ بھینکر وچن سُن کر جانکی نے کرودھ سے اُتر دیا۔ ہے آریہ پتر! آپ کے مکھ سے اس پرکار کے ہلکے اور نندا کرانے والے وچن سُن کر مجھے ہنسی آتی ہے۔ ہے رام! ماتا پتا، بھائی، بہن، بیٹا، بیٹی، اور پتر

بندھو یہ سب اپنے اپنے پنیوں کو بھوگتے ہیں، پرنتو استری کیول اپنے پتی کے کئے ہوئے کرموں کا پھل بھوگتی ہے۔ استری پرش کا آدھا انگ ہے، ایسا شاستروں نے کہا ہے۔ اس لئے آپ کے راجہ نے مجھے بھی بن باس کا حکم دیا ہے۔ ہے رام! پتر، بھائی، بہن، ماتا اور سکھیاں یہ سب اس سنسار میں استری کے لئے گتی نہیں ہیں۔ پتنی کے لئے پتی ہی اس کی گتی ہے۔ اس لئے آج ہی میں آپ کے ساتھ بن میں جاؤں گی۔ آپ بے فکر ہو کر مجھے ساتھ لے چلیئے۔

ہے پیارے! پتی کے چرنوں کی سیوا سے استری کو جو سکھ ملتا ہے اس کے سامنے بھولوک اور سورگ کے ودیہ سکھ بھی تچھ ہیں۔ جو جو میرے کرنے یوگیہ ہے، اس کی مجھے ماتا پتا نے سکھشا دی ہوئی ہے۔ آپ مجھے ادھک سکھشا دینے کی کوشش نہ کریں۔ میں آپ کے ساتھ مہابن میں ضرور جاؤں گی۔ ہے پران ناتھ! میں تمہارے چرنوں میں اسی پرکار سکھ سے رہوں گی، جیسے پتا کے گھر میں رہا کرتی تھی۔ مجھے کیول پتی ورتا دھرم کی چنتا ہے۔ ہے ناتھ! نیتہ نیم سے برہمچریہ دھارن کر کے میں آپ کے ساتھ بن کے جنگلوں میں گھوموں گی۔ آپ مجھے منع نہ کریں۔ پھل پھول سے پیٹ بھرتی ہوئی میں آپ کو کسی پرکار کا کشٹ نہ دوں گی۔ آپ کے بھوجن کر چکنے پر کھاؤں گی۔ ندی، سروور اور پربتوں میں بلا خوف آپ کے ساتھ گھوموں گی۔ آپ کے سنگ سنگ رہتی ہوئی پھولوں، ہنس اور کارووں سے شوبھت سروور میں روز اشنان کرنے کو میرا من چاہتا ہے۔ آپ کے بنا اگر مجھے سورگ کا سکھ بھی ملے تو منظور نہیں۔ ہے ناتھ! اگر تم مجھے یہاں چھوڑ جاؤ گے تو میں اپنے پران دے دوں گی، آپ مجھے ساتھ لے چلیں۔

سیتا بن جانے کے لئے ہٹ کر رہی تھی، پرنتو رام مہابن کے دکھوں کا وچار کر کے اسے ساتھ لے جانا نہیں چاہتے تھے۔ اس لئے انہوں نے روتی ہوئی سیتا کے گلے میں باہیں ڈال کر کہا۔ پریہ! میں جیسے تمہیں کہتا ہوں، تو ویسے ہی کر اور بن باس کی اچھا تیاگ کر یہیں گھر میں رہ۔ ہے کلیانی! پربتوں کی کندراؤں میں رہنے والے سنگھ کی گرجنا تجھے خوف زدہ کر دے گی۔ اجاڑ بنوں میں انسانوں کو مار دینے والے جنتوؤں کا نواس ہے اور کچھ مگرمچھ وغیرہ بھیانک جل جیون سے پری پورن دلدلوں والی ندیاں پار کرنا مہا کٹھن ہے۔ متوالے ہاتھی جہاں تہاں کھیلتے رہتے ہیں۔ اس لئے بن میں بڑے دکھ دائی ہیں۔ بن کی پگڈنڈیاں کانٹوں سے پٹی ہوئی پاؤں کو چھلنی کر دیتی ہیں۔ اس لئے بن کا وچار چھوڑ۔ ہے پران پیاری! سوریہ کی پرچنڈ دھوپ، شیت کال کی پران گھاتنی سردی اور برشا کے طوفان پر کھشوں کے نیچے کاٹنے مہا دکھ دائی ہیں۔ پتوں کی سیج پر سونا اور اپنے آپ سے گرے ہوئے پھلوں پر چودہ سال تک نرواہ کرنا مہا کلیش کاری ہے۔ اس لئے بن میں بڑے دکھ ہیں۔ بنوں اور پربتوں کو کمپائمان کرنے والے وایو، گھور اندھکار، اور بھوک پیاس کی بیاکلتا، کٹیلے درخت اور جھاڑیاں کشٹ کے اگر بھاگوں میں اس پرکار جکڑی رہتی ہیں کہ چلتے چلتے آدمی گھائل ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہے پریہ! بن میں تو جانے یوگیہ نہیں ہے میں وہاں بھئے دیکھتا ہوں۔ رام کے ان وچنوں کو سن کر سیتا روتی ہوئی بولی۔ ہے ناتھ! بن کے سنگھ، چیتے، سوّر

وغیرہ جنگلی جیو آپ کو دیکھتے ہی بھئے بھیت ہو کر بھاگ جائیں گے۔ "چھایا کے سمان سدا بھرتا کے پیچھے چلنا" یہ شکشا میرے ماتا پتا نے مجھے دی ہے۔ اس لئے دھرم انوسار مجھے آپ کے ساتھ چلنا اُچت ہے۔ بن دکھوں اور بھئے سے بھرا ہوا ہے۔ پرنتو اندریوں کے وشی بھوت انسانوں کو ہی وہ گرستا ہے۔ جتندریہ کو نہیں ــ ہے شور ویر! بن میں چل کر آپ کی سیوا کرنا چاہتی ہوں۔ سوامی ہی میرا سرو سو ہے، اُس کے بنا میں زندہ نہیں رہ سکتی۔ ہے ناتھ! بھگتی والی، پتی ورتا، سُکھ دُکھ میں سیوا کرنے والی مجھ کو آپ ساتھ لے چلنا کیوں نہیں چاہتے۔ اگر آپ مجھے چھوڑ کر جائیں گے تو میں جل میں ڈوب کر، آگ میں جل کر یا وِش کھا کر پران دے دوں گی۔ اس پرکار رد روکر وِنتا سے پرارتھنا کرتی ہوئی سیتا کو بھی جب رام نے پھر بن جانے سے روکا تو اس کا آتم ابھیمان جاگ اٹھا اور وہ پریم سے اور دعوے سے بولی ــ ہے وشال ہردیہ! سنسار کہتا ہے کہ رام سوریہ کے سمان تیج والا ہے، پرنتو آج میں اس کتھن کو جھوٹا ہوتے دیکھتی ہوں۔ آپ کیا سوچ کر دکھی ہو رہے ہیں؟ کس سے آپ کو ڈر ہے، جو مجھ دُکھیا کو آپ یہاں چھوڑ جانا چاہتے ہیں۔ ہے ویر! ستیہ وان کے پیچھے چلنے والی ساوتری کے سمان آپ مجھے سمجھیں۔ بن د نگر، سورگ و بیکنٹھ، سُکھ و دُکھ سب میرا آپ کے ساتھ ہے کٹیلے پرکھش اور نوکیلی کُشا میرے لئے ریشم سے بھی زیادہ ملائم ہوگی، اگر میں آپ کے ساتھ ہوں گی۔ ہے پیارے! جھکڑ اور آندھی سے اٹھی ہوئی دھول جو میرے اوپر گرے گی وہی میرے لئے چندن کا لیپ ہوگا، اگر میں آپ کے ساتھ ہوں گی پھل پھول اور قند جو کچھ بھی آپ مجھے دیں گے وہ چھتیں پرکار کے پدارتھوں سے زیادہ لذیذ ہوگا، اگر میں آپ کے ساتھ ہوں گی۔ ہے ناتھ! آپ کی چھایا میں رہ کر بن کے پھولوں سے جی بہلاتی ہوئی میں ماتا پتا اور سکھیوں کو یاد نہ کروں گی۔ ہے رام! میں تمہارے بنا ایک چھن بھی نہیں جی سکتی، پھر چودہ ورش کی تو بات ہی کیا ہے۔ اتنا کہہ کر وہ روتی ہوئی رام کے کنٹھ کا ہار ہوگئی اور اُس کے نیتروں سے موتیوں کے سمان آنسو نکل نکل کر اس پرکار بہنے لگے جیسے گلاب کے پھول پر اوس کی بوندیں۔

سیتا کو ایسی دُکھت اوستھا میں دیکھ رام نے اُسے پیار سے ہردیہ سے لگا لیا اور پھر دھیرج دیتا ہوا بولا ــ ہے سندری! میں بن میں تیری رکھشا کرنے میں اسمرتھ نہیں ہوں، پرنتو تیرے من کے بھاؤں کو جاننے کے لئے ایسا کہتا تھا۔ تو بلا شبہ میرے ساتھ چلنے یوگیہ ہے۔ میں تجھے چھوڑ کر بن میں نہیں جاؤں گا۔ ہے جنک نندنی۔ اگر تو چاہے کہ میں بن کو نہ جاؤں تو یہ ناممکن ہے کیونکہ پتا کی آگیا سے میں بندھا ہوا ہوں۔ ہے پریہ! نہ ستیہ، نہ دان، نہ مان اور نہ یگیہ۔ اتنا پھل دینے والے ہیں، جتنا کہ ماتا پتا کی سیوا۔ سنسار میں ماتا پتا کی سیوا اور گورو جنوں کی خدمت اور اُن کے انوسار چلنے سے سورگ ودھن دھانیہ، ودّیا، سنتان اور جگت کا ہیش و سُکھ سب کچھ پراپت ہو جاتا ہے۔ ہے جانکی! ماتا پتا کی آگیا ماننے والا منشیہ دیولوک، گولوک، پترلوک اور برہم لوک کو پراپت کرتا ہے۔ اس لئے جو مجھے پتا کی آگیا ہے وہی مجھے کرنا اُچت ہے، یہی سناتن دھرم ہے۔ ہے مرگ نینی! تو میرے ساتھ بن میں چلنے یوگیہ ہے، تیرا نشچہ بڑا سُندر ہے۔ اس لئے اب بن باس کی تیاری کر۔

اب تیرے بنا مجھے سورگ بھی پسند نہیں ہے۔ہے جانکی! براہمنوں کو اپنے بھوشن اور رتن دان کرکے بھکاریوں کو بھوجن دے، اور جو کچھ بھی تیری کھیل کود کی سامگری، اچھے اچھے پہننے والے کپڑے، سندر پلنگ اور جو میری وستوئیں ہیں وہ بھی سب داس داسیوں کو بخش دے دے۔ جلدی کر

پتی کے مکھ سے یہ وچن سن کر سیتا کا ہردیہ گدگد ہو گیا۔ اور وہ اپنے دس داسیوں کو اکٹھا کرکے اُن سب میں محل کا سامان بانٹنے لگی۔ جانکی اور رام کی بن جانے کیلئے تیاری دیکھ کر روتا ہوا لکشمن بھائی کے چرنوں میں گر کر یوں بولا۔ ہے ویر! اگر آپ نے بھیا نک بن میں جانے کا نشچے کیا ہے، تو مجھے بھی ساتھ چلنے کی آگیا دیں۔ میں آپ کی رکھشا کرتا ہوا سپاہیوں کی طرح دھنش چڑھائے آپ کے آگے آگے چلوں گا۔ ہے ویر! سنگھ، چیتے، شوکر اور ہاتھیوں سے بھرے مہا بن میں میں آپ کے ساتھ انیکوں بنوں میں وچرن کروں گا۔ آپ کے بنا مجھے یہ محل کھانے کو دوڑتا ہے۔ ہے ویر! آپ کے بنا میں ایودھیا تو کیا، سورگ، بیکنٹھ اور برہما لوک میں بھی جانا نہیں چاہتا ہوں۔ لکشمن کے مکھ سے یہ نمر وچن سن کر سوریہ کے سمان تیجسوی رام نے جواب دیا، ہے ویر! تو میرا پرانوں سے بھی پیارا بھائی ہے۔ پرنتو میرے ساتھ جانے سے ماتا سمترا کی سیوا کون کرے گا؟ اس لئے ہے لکشمن! ماتا کوشلیا کو اور سمترا کو دھیریہ دینے کے لئے تو یہاں رہ۔ ایسا کرنے سے تیری گورو جنوں میں اچل بھگتی ہوگی۔ ہے رگھو لکشمن! ہم دونوں سے بچھڑی ہوئی ہماری مائیں مہا دکھ پراپت کریں گی۔ رام کے مکھ سے ایسا صاف جواب سن کر لکشمن نے آنسو بھر کر کہا۔ ہے ستیہ وادن! کوشلیا اور سمترا کی کیکئی سُت بھرت تن من سے سیوا کرے گا، اس میں کچھ بھی شک نہیں، اور ماتا کوشلیا میرے جیسے لاکھوں کا پالن کر سکتی ہے۔ جس نے داسوں اور سیوکوں کو ہزاروں گوئیں دان دے رکھی ہیں۔ وہ آریہ اپنا، میری ماتا کا اور میرے جیسے ہزاروں کا پالن کر سکتی ہے۔

اس لئے ہے رگھو نندن! مجھے آپ اپنا سیوک بنا کر ساتھ چلنے کی آگیا دیں۔ ہے ویر! میں کھنتر اور ٹوکری لئے آپ کے آگے چلوں گا، پرتی دن آپ کے لئے کند، مول، پھل، پھول اور ہون کے لئے لکڑیاں، اور انیہ سامگری لایا کروں گا۔ آپ جانکی کے ساتھ پربت شکھروں پر گھومیں گے، میں ہمیشہ سوتے اور جاگتے آپ کی چوکسی کروں گا۔

لکشمن کے مکھ سے یہ وچن سن کر رام نے خوش ہو کر کہا۔ ہے ویر! جا اور ماتا سمترا، کوشلیا اور راجہ سے اور گورو جنوں سے آگیا لے آ، میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گا، اور ہے آریہ! وہ دونوں وجر دھنش جو ورُن نے دیئے ہوئے مہاراج جنک کے پاس تھے، اور دونوں کوچ جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتے اور وہ بھتھے جن کے وان کبھی سماپت نہیں ہوتے، بجلی کے سمان چمکنے والے وہ دونوں کھڑگ جن کی مٹھیاں سورن کی ہیں، یہ سب آچاریہ کے گھر سے لے آ۔ ہے لکشمن اب دیر نہ کر کیونکہ اب یہاں ٹھہرنا میرے لئے اچھا نہیں ہے۔

رام کی آگیا پاکر اتی پرسنّ ہو کر لکشمن جلدی سے ماتاؤں اور راجہ کی آگیا لے کر پروہت کے پاس گیا، اور وہاں سے سب شستروں کو لے کر رام کے سامنے حاضر ہوا شستروں کو دیکھ کر رام لکشمن سے بولے ۔ ہے ویر! گورو وسشٹھ کے آدریہ پتر کو یہاں لے آ۔ کیونکہ بن جانے سے پہلے میں اپنا اور تیرا سارا دھن داس داسیوں اور براہمنوں کو بانٹ دینا چاہتا ہوں ؛

رام چندر جی کا سب کچھ دان کرنا

لکشمن جب گورو پتر سویگیہ کو لے کر آیا، تو رام چندر نے دونوں ہاتھ جوڑ کر جانکی سمیت اُس کی پردکشنا کی اور پھر اپنے پہننے کے سورن کے کنڈل، بازوبند، کڑے، مالائیں اور بہت سے رتن اُسکی بھینٹ کئے۔ اس کے بعد جانکی کے سارے بھوشن دے کر اُس سے بولے۔ ہے متر! یہ سیتا میرے ساتھ بن کو جاتی ہوئی تیری اِستری کے لئے اپنے بازوبند، کنگن، موتیوں کی مالا اور کنگنی اور ہیرے، سوتی اور بہت سے رتن دیتی ہے تو اُسے جاکر کہنا کہ انہیں پہن لے۔ سُندر رتن جڑت یہ پلنگ بھی تو لے جا۔ اور دوج کل اتہنس! یہ ہاتھی جو میرے ماما نے دیا ہے، ایک ہزار مُدراؤں سمیت تجھے دیتا ہوں۔

رام کے ایسا کہنے پر گورو پتر سویگیہ نے سجل نیتروں سے اُن وستوؤں کو گرہن کیا، اور آشیرواد دیا۔ ہے رام! تم چرنجیو رہو۔ اور چودہ ورش نش کنٹک گذار کر پھر ایودھیا کے سنگھاسن پر براجمان ہوؤ۔ گورو پتر کو وداع کر کے رام نے سامنے کھڑے ہوئے رُودن کرتے ہوئے بھرتہ جنوں کو بہت سادھن دے کہا کہ تم سب یہاں رہتے ماتا کوشلیا اور سمترا نیز کیکئی، بھرت اور راجہ کی سیوا کرو۔ اس کے بعد رام نے اپنا خزانہ منگوایا، اُس خزانے کو سیتا نے اپنے ہاتھوں سے دین دُکھیوں، غریبوں، اور براہمنوں میں تقسیم کیا۔ اس پرکار رام کا یش نگر میں چھا گیا۔

اُن دنوں ایودھیا کے نزدیک ایک گاؤں میں گرگ گوتری تریجٹا نام کا ایک تیجسوی براہمن نواس کرتا تھا۔ اُس کے یہاں سنتان بہت تھی، پر نتو بہت غریب ہونے کے کارن بڑی مشکل سے اپنے گھر کا گذارہ چلاتا تھا۔ رامچندر جی کے دان کی چرچا سُن کر تریجٹ کی استری نے اپنے پتی سے کہا۔ سوامی! دین دیالو شری رام چندر جی اس وقت سروسو دان کر رہے ہیں، سو تم بھی وہاں جا کر یاچنا کرو، ممکن ہے وہ غریبوں کے پالنہا کوشلیا نندن ہمیں بھی نردھنتا کے اتھاہ ساگر سے اُبار لیں۔

پتنی کے بار بار پریرنا کرنے پر وہ بھورے رنگ کا براہمن ہردیہ سے نہ چاہتا ہوا بھی رام چندر کے محل میں پہونچا اور بنا پوچھے پانچوں ڈیوڑیوں کو پار کرتا ہوا رام کے پاس پہونچ گیا۔ اُس کے قدرتی تیج

اور یہ ہچریہ کو دیکھ کر رام چندر جی نے کہا، ہے براہمن! دُور سے آنے کے کارن تمہیں بہت کشٹ ہوا۔ میں تمہیں دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں۔ ہے ویر! تو اپنے اس بڑے ڈنڈ کو اونچا استھان پر کھڑے ہو کر پھینک۔ جتنی دور یہ ڈنڈا جا گرے گا اتنی دُور تک کے استھان میں جتنی گوئیں کھڑی ہو سکیں گی، تمہیں دی جائیں گی۔ تب اُس براہمن نے اُتنے بل سے اُسے پھینکا کہ وہ ڈنڈا سریو ندی کے پار دُور جا گرا۔ تب رام نے اسکی بہت پرشنسا کی اور ہزاروں گوئیں اور سورن نیز موتی وغیرہ دے کر اُسے وِداع کیا:۔

پتا کے انتم درشن!

رام نے اپنا، لکشمن کا اور جانکی کا سارا دھن دان کر کے سمپورن براہمنوں، یاچکوں اور دوسرے بھکاریوں کو ترپت کر کے سب کو خوش کیا۔ اس پرکار تمام دھن تقسیم کر کے رام جانکی اور لکشمن سمیت پتا کے انتم درشنوں کو چلے۔ رام کے بن باس کا سماچار بن کی اگنی کے سمان ساری ایودھیا میں پھیل چکا تھا، بے شمار انسانوں کی بھیڑ سے راستے بھرے پڑے تھے۔ اپنے پیارے راج کماروں کے درشنوں کے لئے لاکھوں آدمی راج پتھ کے دونوں طرف کھڑے رو رہے تھے۔ رام محل سے نکل کر کیکئی کے محل کی طرف پیدل چلے۔ اُنکے پیچھے پیچھے پتی ورتا جانکی اور ان کے پیچھے ویر لکشمن کندھے پر دھنش اٹھائے چلنے لگا۔ ہا دیو! سورن کے رتھ پر وراجمان جس رام کے پیچھے چتورنگی سینا چلتی تھی، جس سکماری سیتا کے پاؤں کو مخملی گدے بھی چبھتے تھے اور انسان تو کیا جس کے مکھ کو سوریہ بھی دیکھنے میں اسمرتھ تھا، جس لکشمن کی تیوری چڑھنے پر سارا برہمانڈ بھی دہل جاتا تھا۔ آج وہ تینوں ننگے پاؤں، سر جھکائے ہوئے دینوں کی طرح ایودھیا کے بازاروں میں چل رہے تھے۔ ان کو دیکھ کر درشکوں کے نیتروں سے آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی۔ کھڑکیاں، چھتوں اور جھروکوں میں کھڑی ہوئی استریاں رو رو کر کہنے لگیں، ہائے ودھاتا! انگ راج کے یوگیہ چندن کا سیون کرنے والی جھیک دانی جانکی کا رنگ بن کی دھوپ، ورشا اور سردی سے بدل جائے گا۔ اُس کے پاؤں کانٹوں سے چھل جائیں گے۔ اُس سے اہنسا، دیا اور کشما کے روپ رام کو پرتیت دیکھ کر ساری پرجا اس پرکار پرتیت ہوئی جیسے مول پرہار کرنے سے شاکھا اور پتے سمیت سارا درخت کانپنے لگتا ہے۔ رام کو جاتا دیکھ سب کے سب ایودھیا واسی ان کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے اس پرکار کہنے لگے کہ رام کے بنا ہم یہاں نہ رہیں گے۔ ہم بھی اس لوک پتی کے ساتھ اپنی استریوں اور بال بچوں سمیت بن میں جائیں گے۔ رام نے ایودھیا واسیوں کو روتے ہوئے دیکھا، پرنتو اُس کے من میں ذرا بھی چھوبھ نہیں ہوا، اور پربت کے سمان اچل ہردیہ والا وہ مسکراتا ہوا کیکئی کے محل میں پہونچا۔ دہانہ دروازے پر راج منتری سومنتر کو دیکھ کر رام نے کہا ہے سچیو! پتا کو میرے آنے کی سوچنا دو۔ رام سے

آگیا دیا ہوا سو منتر جلدی سے وہاں پہونچا جہاں راجہ پُتر وِیوگ کی اگنی سے جلتا ہوا جل ہین مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر سومنتر نے راجہ کو مخاطب کر کے کہا۔ ہے مہاراج! آپ کا جیشٹھ پُتر دھرماتما رام، جانکی اور لکشمن سمیت آپ کے درشنوں کی آگیا چاہتا ہوا باہر کھڑا ہے۔ ہے پرتھوی پتی! اپنے، لکشمن کے اور جانکی کے سارے دھن کا دان کر کے وہ بڑے بڑے دھریہ والا راج کمار ماتاؤں اور سُوہردیہ متروں کے درشن کر کے آپ کے درشن چاہتا ہے۔ سومنتر کے مکھ سے یہ وچن سن کر ستیہ وادی دھرم نِشٹ سمندر کے سمان گمبھیر ہردیہ والا اور آکاش کے سمان لیپ سے خالی راجہ دشرتھ بولا۔ ہے راج منترم! رام کے اندر آنے سے پہلے میری استریوں اور دوسرے رشتے داروں کو یہاں لے آؤ۔ رام مہابن کو جائے گا، اور میری مرتیو بھی ضرور ہوگی۔ اس لئے میں اپنے پریوار سمیت رام کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ راجہ کی آگیا سے جب انتہ پور سے سب استریاں آگئیں تو اُس نے سومنتر کو آگیا دی، کہ جاؤ اب رام کو لے آؤ۔ تب سُومنتر رام، لکشمن اور جانکی کو لے کر راجہ کی طرف چلا۔

پتا اور ماتاؤں کو دُور سے دیکھ کر رام سر جھکائے دونوں ہاتھ جوڑے ان کے نزدیک پہونچا۔ تب دشرتھ اپنے دھرماتما دش ورتی اور سُندر پُتر کو ہاتھ جوڑے ہوئے اپنے پاس آتے دیکھ کر بے حد دکھی ہوا۔ وہ استریوں سمیت آسن چھوڑ کر کھڑا ہو گیا، اور اُسے ہردیہ سے لگانے کے لئے آگے بڑھا۔ پرنتو شوک سے پیڑتا ہوا مورچھا کھا کر پرتھوی پر گر پڑا۔ راجہ کو اس پرکار گرتے دیکھ رام اور لکشمن نے جلدی سے اُسے سہارا دے کر پلنگ پر لٹا دیا۔ اُس سمے رام، لکشمن اور جانکی بھی بلک بلک کر رونے لگے۔ سب استریاں ولاپ کرنے لگیں اور سارے محل میں ہاہاکار مچ گیا۔ تھوڑے سمے کے بعد جب راجہ سچیت ہوئے تو رام اُس سے بولے۔ ہے تات! آپ ہی ہم سب کے سوامی ہیں۔ اب میں آپ سے آگیا مانگتا ہوں۔ بن جاتے ہوئے آپ ہم سب کو آشیرواد دیں، ہے پتا جی! لکشمن اور جانکی کو بھی آگیا دیں۔ کیونکہ بہت روکنے پر مجھ سے اگادھ پریم رکھنے والے یہ نہیں رُکتے۔ اور بن جانے کے لئے تیار ہوئے ہیں۔

ہے پرتھوی ناتھ! چودہ برس نرنتر بنوں، پربتوں، اور ندیوں میں وِہار کر میں پھر آپ کے درشن کروں گا۔ رام کے مکھ سے یہ وچن سن کر کیکئی کے وچن پاش میں بندھا ہوا راجہ دشرتھ روتا ہوا بولا، ہے پتر! نہ چاہتا ہوا بھی تجھے بن بھیج رہا ہوں۔ تو جا! تیرے راستے کلیان کاری ہوں۔ بھگوان تیرے سنگ سنگ ہوں گے اور ایشور سے یہی پرارتھنا کرتا ہوں کہ واپس آنے پر تیرے پیارے مکھڑے کو دیکھوں۔ پرنتو پُتر! دن زیادہ چلا گیا ہے۔ اس لئے آج کی راتری تو یہاں ہی ٹھہر، کل چلے جانا۔ ہے پُتر! اپنی ماتاؤں کی طرف دیکھ جو گھور دُکھ سے رو رو کر اندھی ہو رہی ہیں۔ آج کی راتری یہاں ٹھہر کر ان کے اور میرے دُکھ کے سنتاپ کو ٹھنڈا کر۔ ہے رام اس دُراچارنی کیکئی نے مجھے دھوکے سے وچن میں پھنسا لیا ہے، جس سے تُو

میرے گلے کو لگانا چاہتا ہے۔ ہے پتر! تو جیشٹھ پُتر ہے، پتا کو نرک سے نکالنا ہی تیرا دھرم ہے۔ پتا کے ان جملوں کو سن دونوں ہاتھ جوڑ کر رام نے کہا، ہے پرتھوی ناتھ! جان واجان سے آپ نے میری ماتا کیکئی کو وچن دیا ہے وہ آج ہی پورا ہونا اُچت ہے۔ ہے تات! آج ہی مجھے بن میں بھیج کر اپنے وچن کو سچا کریں۔ آپ دُکھی نہ ہوں۔ میں آپ کی آگیا سے چودہ ورس بن میں نواس کروں گا۔ ہے ناتھ! راجیہ بھرت کو دے دیجیے۔ میں آپ کی آگیا کے سامنے تینوں لوکوں کا راجیہ بھی تچھ سمجھتا ہوں۔ ہے پربھو! آپ روتے کیوں ہیں۔ ندیوں کا پتی گمبھیر سمندر کبھی چھُبدھ نہیں ہوتا۔ ہے رگھونندن! سب دیوتاؤں میں بڑا پتا ہے۔ اس لئے نہ مجھے راجیہ چاہیئے نہ سورگ چاہیئے، نہ سُکھ چاہیئے، مجھے تو آپ کی آگیا کا پالن کرنا ہے۔ ہے نروتم! میں آپ کے سامنے اپنے نیکیوں کی قسم کھاتا ہوں کہ آپ کی آگیا کو میں سب کرموں سے بڑا مانتا ہوں، اور آپ کو سچا بنانے کے لئے بن کو آج ہی جاتا ہوں۔ ہے پربھو! آپ ہمارے لئے چنتا نہ کریں۔ ہم پھل پھولوں سے پیٹ بھرتے ہوئے ہرنوں سے بھرپور انیک پرکار کے پکشیوں کے میٹھے سُروں کو سنتے ہوئے چودہ برس بن میں شانتی اور سکھ سے وہار کریں گے۔ ہے پتا! آپ شوک نہ کریں میں چودہ برس بعد آپ کے درشن کروں گا' ہے ناتھ! آپ کے رونے سے یہ سب سمبندھی بھی رو رہے ہیں۔ آپ اِن کو دھیرج دینے یوگیہ ہیں۔ تب روتے ہوئے دشرتھ نے رام کو گلے سے لگا لیا، پرنتو داروں دُکھ سے پیڑیتا ہوا ہوا مُورچھت ہو کر گر پڑا اور پھر نہ اُٹھ سکا۔ راجہ کی یہ دشا دیکھ کر کیکئی کے سوا سب رانیاں رونے لگیں۔ سومنتر بھی بلک بلک کر روتا ہوا کیکئی سے بولا۔

ہے رگھوکل سرینی! اس سے بڑھ کر سنسار میں اور کسی نے کیا پاپ کیا ہوگا، تُو پتی گھاتک اور کل گھاتنی نکلی۔ ہے پاپن! اندر کے سمان اجیے، ہمالیہ کے سمان اچل، اڈول اور سمندر کے سمان گمبھیر راجہ کو تو اپنے پاپ کرم سے دُکھ دے رہی ہے۔ ہے مُورکھے! پتر سے سو کروڑ گنا بڑھ کر پتی ہوتا ہے، اس ہٹ کو تیاگ اور رگھوکل کو نشٹ ہونے سے بچا۔ ہے جڑ بُدھی والی! تیرا پتر بھرت سنگھاسن پر بیٹھ کر راجیہ کرے، پرنتو رام کو بن میں کیوں بھیجتی ہے۔ اگر تو اپنے ہٹ پر تُلی رہے گی تو ہم سب بھی وہاں جائیں گے۔ جہاں رام رہیں گے، تیرے پتر کے پاپ سے کمائے ہوئے راجیہ میں کوئی براہمن نواس نہیں کرے گا۔ حیرت ہے کہ ایسے پاپ کرم سے پرتھوی پھٹ کیوں نہیں جاتی۔ ہے کیکئی! اس گھور انیائے سے سارا سنسار تیری نندا کرے گا۔ اس پرکار کے کڑوے وچنوں سے سومنتر نے کیکئی کو بہت کچھ سمجھایا۔ پرنتو اُس نے سومنتر کی باتوں کو سنا اَن سنا کر دیا اور اپنے ارادے پر قائم رہی۔ تب راجہ دشرتھ نے ٹھنڈی سانس بھر کر آنسو بھرے نیتروں سے سومنتر کو کہا۔ ہے راج منترم! چتورنگی سینا کو رام کے پیچھے چلنے کی اجازت دو، اور اُس کے اگم ارکھشک اور سُوہردیہ مترہیں، اُن کو بھی سنہ مانگا دھن دے کر رام کے ساتھ چلنے کی ترغیب دو۔ ہے سُومنتر! اَن

اور دھن کے کوش (خزانے) بھی رام کے ساتھ چلیں۔ اور سچی پرتگیا والا نر جن بنوں میں رہنے والے تپسویوں میں یگیہ اور دان کرتا ہوا سُکھ سے بن میں رہے۔ راجہ کے مکھ سے یہ وچن سن کر کیکئی کا مکھ سُوکھ گیا۔ آنکھیں تیج ہین ہو گئیں، اور کنٹھ رک گیا۔ وہ راجہ ہی کو مخاطب کر کے بولی — ہے ایودھیا پتی! یہ آپ کیسے وچن کہتے ہو، انّ اور دھن کے ساتھ لے جانے سے میرے مانگے ہوئے وروں کا مقصد فوت ہو گیا۔ بنا انّ اور دھن کے دیا ہوا بھرت کو راجیہ اُس درخت کے سمان ہے جس کے سارے پھل توڑ لئے گئے ہوں۔ ہے پرتھوی ناتھ! آپ کی ہی پورو پیڑھی میں راجہ ساگر نے اپنے جیٹھ پتر کو جس پرکار بنا ایک کوڑی نکال دیا تھا، اُسی پرکار رام بھی بن کو جائے۔ کیکئی کے مکھ سے کڑوے وچن سن کر دشرتھ کے نیتر کرودھ سے لال ہو گئے، اُس نے اُسے سینکڑوں دھکّار دیں۔ تب وہاں کھڑے ہوئے سدارتھ نامک نگر کے پردھان نے کیکئی کو مخاطب کر کے کہا۔ ہے سوریہ کُل گھاتنی! ساگر کا پتر اسمنجس بڑا پاپی تھا۔ اُس نے اپنے جی بہلاوے کیلئے نردوش براہمن پتروں کو سریو میں ڈبو دیا تھا۔ اُس کے ایسے بھینکر اور نیچ کرم سے سارے نگر میں ہاہاکار مچ گیا، اور وہ سب راجہ کے پاس جا کر دہائی دینے لگے۔ تب راجہ نے اپنے پیارے پتر کو پرجا کی بھلائی کے لئے دیش سے نکال دیا۔ اور اسی سے استری سمیت ٹوکری اور پھاوڑا دے کر سیا سے باہر کر دیا۔ اور وہ اسمنجس ساری عمر بنوں اور جنگلوں میں مصیبت اٹھاتا ہوا اپنے کرموں کا پھل بھوگتا رہا۔ ہے منورمے! رام نے کونسا پاپ کیا ہے، جو تو اُسے ایسا دُکھ دینے پر تلی ہوئی ہے۔ رام نردوش ہے، پرجا کا پیارا سریشٹھ بدھی والا ہے اور تو اگر اُس میں کچھ دوش دیکھتی ہے، تو پرگٹ کر، جس سے دھرم انوسار وہ اپنے کرموں کا پھل پاوے۔

پردھان کے اس پرکار کہہ چکنے پر رام نے دونوں ہاتھ جوڑ کر پتا سے کہا۔ ہے تات! ماتا کیکئی ستیہ کہتی ہیں جب بن میں نواس کرنا ہے تو پھر سب بھوگوں کا تیاگ کر کے مجھے بن کے واسیوں کے سمان تپسویوں کے دھرم کا پالن کرنا ضروری ہے۔ ہے راجن! جو گئو کو دان کرے اور اُسکے رسہ کا لوبھ کرے، اُس کے گئو دان کی کیا اہمیت ہے۔ اس لئے ہے بھوپتی! تپسوی دھرم میں پرورت ہوئے میرے لئے چتورنگی سینا اور انّ و دھن کے جھگڑے کس کام کے؟ اس لئے ہے تات! میں پرارتھنا کرتا ہوں کہ میرے لئے بالکل چیر کمنڈل اور ٹوکری لاؤ، میں ماتا کی آگیا انوسار بن میں تپ کروں گا۔

رام کے مکھ سے یہ وچن سن کر کیکئی من میں اتی پرسن ہوئی اور اُسی سے بالکل چیر لا کر بولی۔ لو یہ پہنو اور شیگھر بن میں جا کر پتا کے وچن کو پورا کرتے ہوئے اُسے سچا بناؤ۔ ماتا کیکئی سے وہ چیر لے کر رام نے اپنے ریشمی کپڑے اُتار دیئے اور اُن بلکلوں کو دھارن لیا۔ اس کے بعد ویر لکشمن نے بھی اپنے سندر کپڑوں کو اتار کر بلکلوں کو پہن لیا۔ تب کیکئی نے اُسی پرکار کے دو چیر سیتا کو دیئے اور کہا۔ ہے پتی کی پیاری! یہ چیر تمہارے لئے ہیں۔ انہیں پہن کر پتی کی انوگامنی بن۔ بن باسیوں کے یوگیہ اُن چیروں کو دیکھ کر جانکی اس پرکار ڈر گئی،

جیسے ایودھ ہرنی بیادھ کے پاش کو۔ اُن چیروں کو لے کر لجّا سے لال ہوئے مکھ والی سجل نینی سیتا اِدھر اُدھر دیکھنے لگی، کیونکہ وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ چیر کیسے اوڑھے جاتے ہیں۔ تب وہ اپنے اندر کے سمان تیجسوی پتی رام کو مخاطب کر کے بولی۔ ہے ناتھ! تپسوی لوگ کس پرکار ان چیروں کو دھارن کرتے ہیں۔ اتنا کہہ کر وہ ان جان بار بار اُن چیروں کو دیکھنے لگی۔ تب رام نے اُس کے ہاتھوں سے چیروں کو لے لیا اور اُس کے ریشمی کپڑوں کے اُوپر اُن کو باندھ دیا۔ بھولی بھالی سیتا کو چیر باندھتے دیکھ جتنی استریاں وہاں کھڑی تھیں، سب کے نیتروں سے آنسو بہنے لگے، اور وہ روتی ہوئی رام سے بولیں ــ ہے سوریہ کُل بھوشن! آپ تو پتا کی آگیا سے بن کو جاتے ہیں۔ پر یہ تو یہ کس ابرادھ سے بن کو بھیجی جاتی ہے؟ پھولوں کی سیج پر بیٹھنے والی یہ سُکماری بن میں رہنے کے یوگیہ نہیں ہے۔ پھر گورو وسشٹھ نے سیتا کو بن میں نہ جانے کے لئے آگرہ کیا اور کیکئی سے بولے۔ ہے پاپن! سیتا کے جانے پر سارے عالم میں سوریہ کُل کی نندا ہو گی۔ اس لئے سیتا کے چیر اُتار دے، رام کے جانے پر سیتا ہی دھرم انوسار راجیہ کرے گی۔ کیونکہ پتی کی عدم موجودگی میں پتنی ہی دھرم انوسار اُس کی سمپتی کی مالک ہوتی ہے۔ ہے دُوشٹے! اگر تو ہٹ کر کے اسے بھی بھیجنے پر بضد ہے، تو ہمارے لئے بھی بالکل چیر لا۔ ہم سب بھی رام کے ساتھ بن میں جائیں گے۔ یہ سب استریاں اور راجہ بھی چلیں گے۔ اور بھرت اور شترُوگھن بھی بڑے بھائی کا انوگمن کریں گے کیونکہ وہ بڑے دھرماتما اور نیتی کے جاننے والے ہیں۔ تب تو نرجن اور اُجاڑ ایودھیا پر شاسن کرنا ــ ہے کُل گھاتنی! بھرت تیرے کہنے پر کبھی بھی راجیہ نہ کرے گا، کیونکہ وہ سوریہ بنس کے چرتر کو کبھی نہ چھوڑے گا، ہے مُورکھے! بھلائی کے وچار سے تم نے پُتر کی بڑی بُرائی کی ہے۔ اس لئے چیروں کو اُتار کر جانکی کو سندر کپڑوں سے بھوشِت کر۔

گورو وسشٹھ کے ایسا کہنے پر بھی جانکی نے اُن چیروں کو اوڑھے رکھا۔ کیونکہ وہ پتی ورتا پتی کے سمان ہی کپڑوں کو پہننا چاہتی تھی۔ یہ دیکھ کر سب لوگ راجہ کو بار بار دھتکارتے ہوئے بولے۔ کس لئے یہ سندری ان کپڑوں کو دھارن کرنے کے لئے مجبور کی گئی ہے۔ ہے راجن! کیکئی نے جب یہ بات ور میں نہیں مانگی تو پھر آپ کس کارن اُسے نہیں مانگتے۔ راجہ ان ترسکار بھرے وچنوں کو سن کر بہت دُکھی ہوا اور آنسوؤں سے رُندھے کنٹھ سے بولا۔ بالاشبہ! یہ کومل انگوں والی راج پتری جس نے کبھی دُکھوں کو نہیں دیکھا بن جانے کے یوگیہ نہیں۔ جنک نندنی چیروں کو اُتار کر سارے بھوشنوں کو اور اُتم کپڑوں کو دھارن کر کے بن کو جاوے، پر نتو جانکی نے اپنی اِچھا سے بار بار راجہ کے کہنے پر بھی نہیں نہیں اُتارا۔ جب رام، لکشمن اور سیتا تینوں نے تپسویوں کے چیر پہن لئے تو چلنے کے لئے تیار رام نے کہا۔ ہے تات! یہ میری ماتا کوشلیا بوڑھی اور اُدار چرتر والی ہے، اب میرے جانے سے بے حد شوک سے پیڑت ہے۔ اُس نے

پہلے کبھی دُکھ نہیں دیکھا۔ اس لئے اب اس سے پہلے سے بھی زیادہ آدر اور عزت کا سلوک کرنا۔
تب اپنے پتروں اور بہو کو جانے کے لئے دیکھ کر راجہ بے ہوش ہو گیا۔ جب تھوڑے وقت کے بعد اُسے ہوش آیا تو وہ سومنتر سے بولا۔ ہے راج سنترم! اُتم گھوڑوں سے جتا ہوا رتھ لے آ۔ اور اس پتر بھگت سادھو پتر کو اس دیش کی سیما کے اُس پار چھوڑ آ۔ اتنا کہہ کر دشرتھ بلک بلک کر رونے لگا۔ سومنتر راجہ کی آگیا سے رتھ کو جوڑ کر لے آیا۔ جب سیتا اور لکشمن رتھ پر چڑھنے لگے تو کوشلیا نے اپنی بہو کو کنٹھ سے لگا کر اور اُس کا ماتھا چوم کر کہا۔

کوشلیا کا سیتا کو اُپدیش!

ہے جانکی! پتی ورتا استریاں سدا پتی کے انوکول چلتی ہیں۔ استریوں کے لئے پتی ہی سب دیوتاؤں سے بڑا دیوتا ہے۔ جو استریاں شاستر کی مریادا کو جانتی ہیں۔ وہ کبھی پتی سے دکھی نہیں ہوتیں، چاہے وہ راجہ ہو یا غریب! ہے جنک نندنی! میرے پتر کو بن باس دیا گیا ہے، اس لئے وہ تیرا دیوتا ہے۔
ساس کے مُکھ سے اس پرکار کے وچن سن کر سیتا ہاتھ جوڑ کر بولی۔ ہے ماتا! آپ جیسی مجھے آگیا دیتی ہیں میں ویسی ہی کروں گی۔ میں نے شاستر پڑھا ہے اور اُسے اچھی طرح جانتی ہوں۔ ہے آریہ! جنک پتری بدتمیزی کا سلوک کبھی نہ کرے گی۔ میں پتی کے پیچھے سدا چھایا کے سمان چلوں گی۔ چندرما سے جیسے چاندنی الگ نہیں ہوتی۔ اُسی پرکار میں اپنے دھرم سے کبھی الگ نہ ہوں گی۔ ہے ماتا! جیسے تار کے بنا وینا نہیں بجتی، بنا پہیہ کے رتھ نہیں چل سکتا، اِس پرکار بنا پتی کے استری کبھی سُکھ پراپت نہیں کر سکتی، چاہے اُس کے سو پتر اور انیک بندھو ہوں۔ سنسار میں پتا محدود دھن دیتا ہے، بھائی محدود دھن دیتا ہے، ماتا محدود دھن دیتی ہے اور وہ بھی سنسار کو دکھا کر، پرنتو پتی استری کے لئے لامحدود دھن دیتا ہے اور دوسرے کو دکھانا تو کیا سناتا تک نہیں۔
ایسے پتی کے بنا استری کی گتی کہاں ہے۔ جانکی کے مکھ سے ایسے پریہ وچن سُن کر کوشلیا کے مکھ سے آنسو بہہ نکلے۔ تب رام نے ہاتھ جوڑ کر ماتا کے چرنوں کو چھوا۔ اور گدگد کنٹھ سے بولا۔ ہے ماتا! میرے بن میں جانے سے پتا جی بہت دُکھی ہوں گے۔ اس لئے ان کو دھیرج دیتے رہنا۔ یہ بن باس کی گھڑیاں جلدی ہی گذر جائیں گی۔ ہے آریہ ادھر یہ رکھنے سے یہ وقت یوں بسر ہو جائے گا، پھر تو مجھے بندھو باندھوں سے گھرے ہوئے ایسے دیکھے گی، مانو تو سوئی ہوئی اُٹھی ہے، اور کوئی گھٹنا ہوئی ہی نہیں۔ اس کے بعد رام لکشمن اور جانکی راجہ کے چرنوں کو چھو کر اس کے چکر لگاتے ہوئے، پتا سے آگیا لے کر پھر رام نے سیتا سمیت ماتا کوشلیا کے چرنوں کا سپرش کیا۔ پھر لکشمن نے ماتا سمترا کا ابھیوادن کیا۔ اپنے پتر کو بن جانے کے لئے تیار دیکھ کر سمترا نے نیتروں میں آنسو بھر کر کہا۔

ہے پُتر! تو اپنے بڑے بھائی رام کے ساتھ بن کو جاتا ہے۔ تیرے راستے کلیان کاری ہوں۔ ہے ویر! اپنا پرماد کے تو اپنے بڑے بھائی کی سیوا میں رہنا۔ سکھ، دُکھ میں، غریبی میں، پیش میں، بھیڑ میں، تنہائی میں، شانتی میں اور یدھ میں۔ ہے پُتر! تو اُن کے پیچھے چلنے یوگیہ ہے۔ بڑوں کی آگیا انوسار چلنا اس کل کا سناتن دھرم ہے ہے آریہ! رام کے لئے اپنے پران دے دینا، پرنتو سدا اُن کی رکشا میں تتپر رہنا۔ آج سے رام تیرا پتا، اور جانکی تیری ماتا ہے۔ ہے لکشمن بن میں ماتا پتا کی طرح چوکسی کے ساتھ ان کی سیوا کرتے رہنا۔

اس کے بعد سب جنوں کو نمسکار کر کے رام، لکشمن اور جانکی سوریہ کے سمان چمکتے ہوئے رتھ پر سوار ہوئے سومنتر سے ہانکا ہوا وہ رتھ جس وقت وہاں سے چلا تو ایودھیا کے لاکھوں پورواسی اور جن گن روتے ہوئے... ہا رام! ہا رام! کرتے اس طرح اُن کے پیچھے چلے کہ جیسے گرمی سے گھبرایا ہوا منشیہ سروور کی طرف بھاگتا ہے چاروں طرف دوڑتے ہوئے ایودھیا واسی سومنتر کو زور زور سے پکارنے لگے۔ ٹھہراؤ، ٹھہراؤ! ہم رام کے درشن کرینگے۔ نہ جانے ودھاتا پھر کب اِن کا مکھ دکھائیں گے۔ آج سیتا اور لکشمن کے دھنیہ بھاگ ہیں جو رام کے ساتھ جا رہے ہیں۔ اُدھر راجہ بھی استریوں سے نکل کر "ہائے رام ہائے رام" کہتا ہوا پاگلوں کے سمان رتھ کے پیچھے دوڑا۔ آدمیوں کی بھیڑ سے رتھ کے رُک جانے پر رام سومنتر کو کہتا ہے۔ "چلو"! پرنتو پہیوں کو پکڑ کر لوگ کہتے ہیں..... "ٹھہرو"

رام کے پرتی پرجا کی اتنی شردھا دیکھ کر راجہ دشرتھ اپنے آپ کو بار بار دھکارتا ہوا مورچھا کھا کر کلہاڑے سے کٹے ہوئے درخت کے سمان گر پڑا۔ راجہ کے پرتھوی پر گرنے سے بے شمار لوگوں کی بھیڑ میں ہاہاکار ہونے لگا۔ اُس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مانو شانت سمندر میں طوفان سے بھاری اُتھل پتھل ہو رہا ہے۔ اس شور کو سن کر رام چندر نے مڑ کر دیکھا کہ راجہ اور ماتائیں پاؤں کے سمان پیچھے پیچھے ننگے پاؤں آ رہے ہیں۔ ماتا پتا کی ایسی شوک جنک استھا کو دیکھ کر بڑے دھیرج والے رام کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے، پرنتو اپنے کو سنبھال کر اُس نے کہا سارتھی سے کہ رتھ کو جلدی چلاؤ۔ رام کی آگیا سے سارتھی رتھ کو تیزی سے ہانکنے لگا۔ تب ہزاروں انسان اُس کے پیچھے دوڑنے لگے۔ اُن کے پیچھے پیچھے پردھ راجہ سمیت رام کی ماتا جو محل کے [illegible]دوں پر چلنے قابل تھی اس پرکار دوڑی جیسے بندھے ہوئے بچھڑے کے پاس ماتا کی ماری گئو دوڑ کر آتی ہے۔ پرنتو جب سومنت نے رتھ کو نہ ٹھہرایا تو راجہ پکار پکار کر کہنے لگا۔ "ٹھہرو ٹھہرو" پرنتو رام پکار پکار کہنے لگا "چلو چلو" اس پرکار کا تناتی موہ کو توڑ کر رام اسی پرکار دُور چلا گیا جیسے نئی بیاہی ہوئی گئو بچے کی طرف [illegible]ل سے رسہ توڑ کر بھاگ جاتی ہے۔ تب راجہ کو ہانپتے دیکھ منتری نے کہا، ہے پرتھوی ناتھ! ٹھہر جائیے، [illegible]س کے واپس آنے کی اُمید ہو اُس کے پیچھے دوڑنا شاستروں نے دوش مانا ہے۔ رام آپ کی آگیا سے بن کو [illegible]ا رہا ہے اس لئے اُس کو جاتے ہوئے روکنا اُچت نہیں۔ منتری کے کتھن سے راجہ وہیں ٹھہر گیا، اُسکے دونوں

نیتر دوڑتے ہوئے رتھ کی جانب لگ گئے، اور جب گرد اُڑتی دکھائی دیتی رہی وہ دیوار پر لکھے ہوئے چتر کے سمان اچل نیتروں سے اُدھر ہی دیکھتے رہے، لیکن جب رتھ بہت دُور نکل گیا تو گرد بھی دکھائی نہ دی تو وہ "ہا رام" "ہا لکشمن" کہتا ہوا بھومی پر گر پڑا۔ اُس دُھول سے بھرے ہوئے کپڑے والے بے حال راجہ کو کوشلیا نے منتریوں کی سہائتا سے ہٹایا۔ تب رام کے ویوگ میں دلاپ کرتا ہوا راجہ مرتے ہوئے منشیہ کے سمان دھیرے دھیرے بولا۔ اب میرا جینا بے ارتھ ہے، مجھ سا ابھاگا آج عالم میں دوسرا کوئی نہیں۔ مجھے رام کی ماتا کوشلیا کے محل میں لے چلو، کیونکہ اس کے سوا مجھے شانتی نہیں ملے گی۔ راجہ کے ایسے کہنے پر منتری اُسے کوشلیا بھون میں لے گئے اور دلاپ کرتے ہوئے اُسے پلنگ پر لٹا یا گیا۔

آج جل سے نکلی ہوئی مچھلی کے سمان پتروں کے ویوگ سے بیاکل ہوا راجہ بار بار ٹھنڈی سانس بھر کر کروٹیں بدل رہا ہے۔ رام لکشمن اور چندر مکھی جانکی کے بنا یہ وشال بھون کھانے دوڑتا ہے۔ پتر کی پیدائش کیلئے شرنگی رشی سے یگیہ کرانا، چاروں کماروں کا آنگن میں کھیلنا، وشوامتر کا رام اور لکشمن کو لے جانا، جانکی سوئمبر ابھیشک اُتسو وغیرہ ساری گھٹنائیں ایک ایک کرکے اُس کے نیتروں کے سامنے آتی ہیں، اور ہردیہ پر گہری چوٹ لگا کر غائب ہو جاتی ہیں۔ ان چوٹوں کی پیڑا کو نہ سہن کرتا ہوا راجہ بھک بھک کر روتا ہوا بولا۔ ہائے رام! تو مجھے تیاگ کر کہاں جاتا ہے؟ ہے پتر! ہے میرے جیون کے آدھار! تو کہاں ہے! دھنیہ ہیں اُن کے بھاگیہ جو تجھے چودہ برس کے بعد لوٹ کر آئے ہوئے دیکھیں گے۔ اس پرکار دلاپ کرتے ہوئے اور 'ہا رام ہا رام' پکارتے جاتے راجہ کی چیتنیا غائب ہونے لگی۔ تب وہ رام کی ماتا کو بولے — ہے کوشلیا! میرے نیتروں کے سامنے اندھکار چھا گیا ہے، سامنے بیٹھی ہوئی بھی تو مجھے دکھائی نہیں دیتی۔ کیا یہ راتری کال تو نہیں؟ ہے پریہ! پتر ویوگ سے مرتے ہوئے مجھ ابھاگے کے شریر پر زور زور سے ہاتھ پھیر۔ اتنا کہتے کہتے دشرتھ پھر مُورچھت ہو گیا۔ تب راجہ کو بار بار پکارتی ہوئی کوشلیا دلاپ کرنے لگی۔ ہے بھگوان! میری نوکا بھنور میں ہے۔ تو اپنی دیا سے اسے نکال۔ ہے گھٹ گھٹ کے جاننے والے پرمیشور! راجہ کی دشا پر دیا اور اسے دھیرج دے۔ ہا! میں ہاتھی کے سمان چلنے والے پیارے پیارے مکھ والے رام کو کب دیکھوں گی۔ بن سے لوٹ کر آئے ہوئے کو دیکھ کر ایودھیا پوری کب اُتسو منائے گی۔ ہے سوامن! ممکن ہے یہ میرے پاپوں کا پھل ہو۔ بلاشبہ میں نے پوروجنم میں دودھ پینا چاہتے ہوئے بچھڑوں کی ماتاؤں کے تھن کاٹ دیئے ہیں جو آج میں سنگھ کے مارے گئے بچھڑے والی گؤ کے سمان سپوتی ہوتی ہوئی بھی چھن ماتر میں نپوتی کر دی گئی ہوں۔ ہائے! نردئی دیو نے پتر ویوگ کے وجر سے میرا ہردیہ چُور چُور کر ڈالا ہے۔

کوشلیا کے اس پرکار دلاپ کرنے پر سُمترا اُسے دھیرج دیتی ہوئی بولی — ہے سریشٹھ گنوں والی! تیرا پُتر رام بڑے گنوں والا، پرشوں میں اُتم ہے، وہ نرلوبھی راجیہ پر لات مار کر پتا کو سچا بناتا ہوا بن کو گیا ہے۔

ہے شوبھانے! دھرم پر چلنے والا، ماتا پتا کی آگیا ماننے والا رام آنسو بہانے یوگیہ نہیں ہے۔ وہ دھرماتما، پراکرمی، ستیہ وادی، تیرا پُتر تینوں لوکوں میں جب تک سوریہ اور چندرما آکاش میں موجود ہے اپنی کیرتی کی پتاکا پھہرائے گا۔ ہے دیوی! سنسار میں سب سے بڑھ کر دھرم پرائن رام جس کا پُتر ہے وہ شوک کرنے یوگیہ نہیں ہے۔ ہے دیوی! وہ سمے دُور نہیں ہے جب تُو اپنے پیارے پُتر کو لوٹ کر آیا دیکھ کر ورشا رِتو کی میگھ مالا کے سمان آنند کے آنسوؤں سے جھڑی باندھ دے گی۔ سمترا کے ان وچنوں سے کوشلیا کے من کو کچھ دھیرج ہوا اور وہ بے ہوش راجہ کی تیمارداری کرنے لگی۔

رام کا ایودھیا نواسیوں کو اُپدیش

ایودھیا کے بڑے پھاٹک سے نکل کر رام کا رتھ بڑے ویگ سے چلنے لگا۔ اپنے دھرماتما، ستیہ وادی اور پراکرمی راجہ کے انوراگ سے کھینچے ہوئے ہزاروں پُرواسی آنسوؤں کی ندی بہاتے ہوئے رتھ کے پیچھے پیچھے چلے۔ تب بہت دُور جا کر رام نے سومنت کو رتھ کھڑا کرنے کا حکم دیا، اور پھر پتر سمان پیارے پرجا جنوں کو اپدیش دیا۔ ہے ایودھیا واسی لوگو! پتا کی آگیا سے میں چودہ برس کے لئے بن کو جاتا ہوں۔ تم لوگ مجھے بار بار ایودھیا لوٹ چلنے کو کہتے ہو سو اس میں تمہاری بے حد پریتی ہے۔ پرنتو پتا کی آگیا سے میں چودہ برس کے لئے بن کو جاتا ہوں۔ تم لوگ جو بار بار مجھے ایودھیا لوٹ چلنے کو کہتے ہو یہ ٹھیک نہیں، کیونکہ میں آگیا بھنگ نہیں کر سکتا، راج بنس کا سبھاؤ سے ہی انوکرن کرنے والی پرجا کا کوئی بھی منوشیہ پتا کی آگیا نہ مانے گا۔ اس لئے اب تم سب لوٹ جاؤ، اور جیسی پریتی اور سمان میرا کرتے ہو ویسی ہی پریتی اور آدر بھرت میں رکھو۔ بھرت اگرچہ بالک ہے پرنتو پھر بھی بلوان، گن وان، سُوشیل اور پراکرمی ہے، وہ تمہاری رکھشا کرے گا۔ ہاں تم سب کو بھرت کی آگیا کا پالن کرنا اُچت ہے۔ بال سوریہ بھی جس پرکار راتری کے اندھکار کو ناش کرنے میں سمرتھ ہے، اسی پرکار بھرت اگرچہ بالک ہے پرنتو پرجا کے دُکھ رُوپی اندھکار کو دُور کرنے میں سمرتھ ہے۔ ہے پُرجنوں! بھرت کے ساتھ ہمیشہ ایسا سلوک کرنا کہ میرے بن جانے کے بعد راجہ تم سے ناخوش نہ رہیں، اور وہ میرے ویوگ کو بھول جائیں۔ اتنا کہہ کر رام نے سومنت کو چلنے کا حکم دیا۔ پرنتو رام چندر کی پریم ڈوری سے بندھے ہوئے پُرواسی لوٹنے میں اسمرتھ ہو روتے روتے پیچھے چلنے لگے۔ بہت دُور چلنے پر پُرواسیوں کو دُور سے تمسا ندی دکھائی دی۔ جو اپنے تہہ پیچھے پرواہ سے مانو رام چندر کو آگے جانے سے منع کر رہی تھی۔ یہ دیکھ کر سارتھی سومنتر نے بھی تھکے ہوئے گھوڑوں کو ندی کے تٹ پر کھول دیا۔ اور ہری ہری گھاس پر چرنے چھوڑ دیا۔

تمسا ندی پر شری رام چندر جی کا پڑاؤ کرنا۔

پوتر تمسا ندی کے تٹ پر پہونچ کر شری رام چندر جی، لکشمن اور سیتا جی رتھ پر سے اُتر پڑے۔ اُس وقت ہزاروں پُرواسی شوک سے آنسو بہاتے ہوئے رام کو گھیر کر بیٹھ گئے، اور اُن کو لوٹ چلنے کے لئے پرارتھنا کرنے لگے۔ تب رام چندر جی نے اُن کو انیک پرکار کے دھیرج اور سنتوش کے وچن کہے۔ اس پرکار پُرواسیوں کے ساتھ بات چیت کرتے کرتے راتری ہو گئی۔ تب دن بھر کی بھوک اور یاترا کی تھکن سے آتُر ہوئے پُرواسی لوگوں نے وہیں بھومی پر سونا پسند کیا۔ پراتہ کال برہم مہورت میں اٹھ کر شری رام چندر جی لکشمن کے پرتی بولے۔ ہے ویر! دیکھو یہ پُرواسی ہماری پریم کی ڈوری سے بندھے ہوئے کس پرکار کشٹ اُٹھا کر یہاں پڑے ہیں۔ کل سے بھوکے اور دن بھر تھک تھکا کر ایسے اُچیت پڑے ہیں کہ بچاروں کو اپنے تن کی بھی سُدھ نہیں ہے۔ ہے سُمترا نندن! جب تک یہ جاگتے نہیں ہمیں یہاں سے چلے جانا اُچیت ہے۔ کیونکہ ان کے ساتھ ساتھ چلنے سے انہیں بہت کشٹ اُٹھانا پڑتا ہے جو میرے لئے ناقابلِ برداشت ہے۔ اس لئے سومنت کو آگیا دو کہ اتی شیگھر رتھ کو تیار کرے۔ تب رام کی آگیا سے لکشمن فوراً رتھ میں گھوڑے جوت کر لے آیا اور وہ تینوں سوار ہو کر پُرواسیوں کو وہیں چھوڑ کر تپو بن کی طرف بڑھنے لگے۔

پُرواسیوں کا جاگنا اور ولاپ کرتے ہوئے ایودھیا کو لوٹنا۔

جب پُرواسیوں کی نیند سے آنکھیں کھلیں، تو رام، لکشمن اور سیتا کو وہاں نہ دیکھ کر اتنا دکھ ہوا، کہ مانو شریر سے پران نکل گئے ہوں۔ تب وہ آنسو بہاتے ہوئے ولاپ کرنے لگے کہ دھکار ہے ہماری ایسی نیندرا پر جو ایسے اچیت سوئے۔ ہائے! اب ہم پرانوں سے پیارے اُس شیام سندر دشرتھ نندن کے کہاں درشن پائیں گے۔ اب ہم ایودھیا میں واپس جا کر کیا کریں گے، جب کہ پتا کے سمان پیار کرنے والے رام ہی درشٹی سے اوجھل ہو گئے ہیں۔ اب تو بن کی لکڑیاں اکٹھی کر کے اُس کی آگ میں ہم کو جل کر مرجانا ہی اُچیت ہے۔ اس پرکار ولاپ کرتے کرتے وہ رتھ کے پہیوں کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ پر تو کچھ دُور چلنے پر رتھ کے پہیوں کے نشان غائب ہو جانے پر اتنے دکھی ہوئے کہ جیسے بچھڑے کے کھو جانے سے گئو پیڑت ہوتی ہے۔ آخر میں مایوس ہو کر وہ سب نیتروں سے آنسو بہاتے ہوئے ایودھیا میں واپس آئے جو رام کے شوک سے ڈوبی ہوئی ایسی معلوم ہوتی تھی، جیسے چندرما کے بنا آکاش یا جل کے بنا سمندر دکھائی پڑتا ہے۔

بَن کی یاترا۔

تمسا ندی کو پار کر کے رام چندر جی آگے بڑھے۔ بڑے ویگ سے رتھ دوڑنے لگا۔ اور سوریہ اُدے ہوتے ہوتے وہ کوشل دیش کی سیما پر پہونچ گئے۔ جہاں ہرے ہرے کھیت اور پھل پھولوں سے لدے ہوئے بن دُکھی ہردیہ انسانوں کو شانتی دے رہے تھے۔ وہاں رتھ سے اُتر کر رام ایودھیا کی طرف مکھ کر کے بولے۔ ہے سوریہ بنس کے سینکڑوں راجاؤں سے پتروت پیار سے پلی ہوئی نگری۔ تو مجھے سورگ سے بھی ادھک پیاری ہے۔ ہے جنم بھومی! تیری رج ملیاچل سے زیادہ ہردیہ کو شانتی دینے والی اور تیرا جل امرت سے بھی زیادہ میٹھا اور جیون دینے والا ہے تجھے ہزار نمسکار! اب میں تم سے وداع ہوتا ہوں اور پتا کے قرض کو چکا کر چودہ برس بعد لوٹ کر پھر تیرے درشن کروں گا۔ اتنا کہتے کہتے اُن کے نیتروں سے آنسو نکل آئے اور وہ جننی جنم بھومی کے پریم کو ہردیہ کندرا میں رکھ کر رتھ پر سوار ہو کر آگے بڑھے۔ وہاں سے وایو ویگ سے رتھ کو اُڑاتے ہوئے نرمل جل والی ویدشروتی نام ندی کو پار کر کے دکھشن دِشا کی جانب روانہ ہوئے۔ جہاں مہامنی اگست کا آشرم ہے۔ اس کے بعد ٹھنڈے جلوں والی گومتی نام کی ندی کے، جس کے دونوں تٹوں پر ہزاروں گوئیں سدا چرتی ہیں پار ہوئے، وہاں سے آگے دھان کے ہرے ہرے کھیتوں سے من کو موہ لینے والے سُندر دیو مندروں سے یکت، جہاں گئوں کے گروہ ہمیشہ بے خوف ہو کر گھومتے ہیں، اور جہاں کا آکاش سام وید گان سے سدا گونجتا رہتا ہے، جہاں بنا میگھ کے ہون کے دھوئیں سے آکاشی بادلوں کے سمان بھرا معلوم ہوتا ہے، ایسے کوشل دیش کو یاد کرتے ہوئے شری رام چندر جی نے سورگ سے اُتری ہوئی بے حد ٹھنڈی اور صاف جلوں والی، ہنس کارنڈو وغیرہ جل پکھشیوں سے سُوشوبھت، رشی منیوں سیوت بڑے ویگ سے بہتی ہوئی، سفید جھاگ سے مسکراتی ہوئی، تری دوھ تاپ ہارنی، اپنے پرواہ کی آواز سے نکلے ہوئے "اوم" کے اویکت نام سے رشی منیوں کے سماہت منوں کو لویلین کرنے والی، بے حد خوبصورت پرم پوتر بھاگیرتی گنگا کو دیکھا، جس کے تٹوں پہ پھولوں اور پھلوں کے درختوں کی مالائیں کھڑی ہیں اور کمل پھولوں سے جس کے تیر سُوشوبھت ہیں۔ پکھشیوں کے مدھر کل رو سے جس کا سندر درشیہ اور بھی منوہاری ہو رہا ہے۔ اُس پتت پاونی، سمندر کی رانی، گنگا کے درشن کر کے شری رام چندر جی سومنتر سے بولے۔ ہے سارتھی! آج ہم یہاں پر نواس کریں گے۔ یہ دیکھو گنگا کے پاس ہی، انگودی کا بہت بڑا ورکش ہے، جس کے پھلوں کو کھا کر آج کی راتری ہم یہاں پر بسر کر سکتے ہیں۔ شری رام چندر کی آگیا پا کر سومنتر نے اُس برکش کے نیچے رتھ کو کھڑا کیا اور گھوڑوں کو چرنے کے لئے ندی کے تٹ پر چھوڑ دیا۔

بھیل راج گوہ سے بھینٹ!

گنگا کے اس پردیش کا راجہ جس کا نام گوہ تھا بڑا بلوان اور رام چندر جی کا پرم بھگت تھا۔ اس نے جب سُنا تو اپنے منتریوں گیانیوں اور سمبندھیوں سمیت شری رام کے درشنوں کو وہاں آیا۔ رام نے اُسے دُور سے آتے دیکھ آگے بڑھ کر اس کا سواگت کیا۔ تب گوہ بن کے بالکل دھارن کے لئے شری رام لکشمن اور سیتا کو دیکھ کر بڑا دکھی ہوا، اور بے چین ہو کر بولا۔ ہے رام! جس پرکار آپ ایودھیا کے سوامی ہیں، اُسی پرکار اس دیش کو بھی اپنا جانیں۔ ہے پتری بھگت! میں آپ کے چرنوں کا داس ہوں۔ آپ اس کے سنگھاسن پر راجیہ کریں۔ ہے آج انو بھج! تمہارے سمان دھرماتما اور پریہ مہمان سنسار میں دُرلبھ ہے۔ یہ ساری بھومی آپ کی ہے اور ہم سب آپ کے سیوک ہیں اور یہ لذیذ بھوجن آپ کی خدمت میں حاضر ہیں۔ آرام کرنے کے لئے سب پرکار کی سامگری اور گھوڑوں کے لئے دانہ و چارہ تیار رکھا ہے، اسے آپ سویکار کریں۔

بھیل راج گوہ کے یہ پریم سے بھرے ہوئے شبد سن کر شری رام چندر جی بولے ــ ہے نی شاد راج! آپ نے ہمارا ستکار کیا، جو آپ پیدل چل کر یہاں آئے۔ ہم آپ نے درشنوں سے کرتارتھ کیا۔ اتنا کہہ کر شری رام چندر جی نے گوہ کو کنٹھ سے لگایا، اور پھر پرسن ہو کر بولے۔ ہے نی شاد پتی! تمہیں کُشل دیکھ کر میرا ہردیہ خوش ہوا۔ یہ جو نانا پرکار کے اُتم و اتم پدارتھ تم میرے لئے ہوئے ہو، انہیں میں گرہن نہیں کر سکتا، کیونکہ راجوں کے یوگیہ سوادِشٹ پدارتھ تپسوی دھرم کے خلاف ہے۔ ہے گوہ! میں تو بلکلوں کے کپڑے دھارن کرتا، پھل پھول کھا کر پرتھوی پر سوتا ہوں۔ ہاں گھوڑوں کے لئے تم جو چارہ لائے ہو، اُسے میں سویکار کروں گا کیونکہ یہ گھوڑے میرے پتا کو بڑے پیارے ہیں۔

تب نی شاد پتی نے شری رام چندر جی کے کتھن انوسار گھوڑوں کے لئے دانہ ڈلوا دیا، اور گنگا میں اشنان کرا کر انہیں ہرے ہرے کھیتوں میں چرانے کے لئے بھرتیوں کو آگیا دی۔ اس کے بعد شری رام چندر جی کے دوپٹے کو اتار کر لکشمن اور سیتا کے ساتھ نرمل جل والی گنگا میں درشن کر کے شام کی ...... سندھیا اُپاسنا کر کے بعد برکش کے نیچے گھاس کے بچھونے پر رام اور جانکی نے آرام کیا، اور گوہ نیز لکشمن نے دھنش تان کر ان کی رکھشا کی۔

جب کچھ رات بیت چلی گئی تو گوہ نے لکشمن سے پرارتھنا کی کہ ہے ویر! یہ گھاس کی تیری آرام گاہ آپ کے لئے بنائی گئی ہے۔ تم اس پر آرام کرو۔ میں آپ کا داس ہوں اور ساودھان ہو کر رات بھر جاگتا رہوں گا۔ دھنش ہاتھ میں لئے میں چتورنگی سینا سے بھی یُدھ کر سکتا ہوں۔ ہے سومترے! میں ستیہ کی سوگندھ کھا کر کہتا ہوں، کہ رام سے زیادہ سنسار میں مجھے کچھ بھی پیارا نہیں ہے۔ میں بندھو باندھوں سمیت جاگ کر ان کی رکھشا کرتا

رہوں گا۔ گوہ کے ایسا کہنے پر لکشمن بولا۔ ہے نی شادیؔ! تمہارے پریم اور بل پر مجھے بھروسہ ہے بلا شبہ تم سے رکھشا کے لئے ہی ہم یہاں رکھشت ہیں۔ پرنتو جب کھشتریہ کل اب تمس شری رام جی جوانی کومل سیج پر سونے یوگیہ ہیں، بھومی پر سوئے ہیں تو میں تو اُن کا داس ہوں۔ اُن کے برابر کیسے سو سکتا ہوں۔ ہے نی شاد پتی! اُن کی یہ دشا دیکھ کر میرا ہردیہ پھٹا جاتا ہے۔ آج ان کے ویوگ میں ساری ایودھیا اناتھ کے سمان رو رہی ہے۔ اب میرے پتا دشرتھ ادھک دنوں تک نہیں جی سکتے۔ یقیناً ان کا مرن ہوگا، اور اُن کے مرنے پر کوشلیا بھی نہ بچے گی، اور سمترا کا بھی بلا شبہ مرن ہوگا۔ ہے ودھاتا! کہاں تو راج تلک کی تیاریاں اور کہاں یہ بھاری مصیبت۔ ہائے! جس ایودھیا کے راستے سدا ہاتھی، گھوڑے، اور رتھوں سے پٹے رہتے ہیں، جس کے چبوتروں میں نٹ نرتک سدا راگ رنگ کرتے ہیں، جس کے ویشیہ بیوپاری لاکھوں کروڑوں میں سدا کھیلتے رہتے ہیں۔ جہاں دیش دیش انتر سے آئے ہوئے کھشتری راجکماروں کی دھوم رہتی ہے، وہ سدا کیلئے بن کے جنتوؤں کی آوازیں بن جائے گی۔ جہاں سو مدھر گان کی سدا آوازیں گونجتی ہیں، اب کرکش سُر الّو بولا کریں گے۔ اب تو یہی اچھا ہے کہ دشرتھ جیتے رہیں اور چودہ برس بعد ہم کُشل پورو ک ایودھیا میں پرویش کریں۔

اس پرکار دُکھ جنک وارتالاپ کرتے کرتے لکشمن نے کھڑے کھڑے وہ رات وہیں گذار دی بھیل راج گوہ بھی لکشمن کی باتوں سے دُکھی ہوکر رونے لگا ۔

گنگا پار کرنا۔

رات گذر گئی۔ چاند چھُپ گیا۔ اُس وقت وشال ہردیہ والے شری رام چندر جی لکشمن کے پرتی بولے۔ ہے ویر! راتری کا اوسان ہوا، اُشا کال کی لالی آکاش میں دوڑ گئی۔ وہ دیکھو کوئل کوک رہی ہے اور بن میں مور بول رہے ہیں۔ سمندر کی پٹ رانی گنگا کو پار کرنے کا یہ اُتم سمے ہے۔ تب نی شاد راجہ نے جو راتری بھر لکشمن کے نزدیک کھڑا رہا تھا .... اپنے منتریوں کو بُلا کر آگیا دی کہ سکھ سے پار اُتارنے والی، سندر چپّو والی نوکا لاؤ، میں سوئم ان کو پار کروں گا۔ گوہ کی آگیا سے فوراً نوکا گھاٹ پر لگائی۔ تب وہ دونوں راجکمار سیتا سمیت گھاٹ کی طرف چلے۔ اُس سمے سارتھی سومنتر دونوں ہاتھ جوڑ کر سجل نیتروں سے بولے۔ ہے دشرتھ نندن! اب مجھے کیا آگیا ہے۔ تب شری رام چندر جی نے اُس کی پیٹھ پر تھپکی دے کر کہا۔ تمہارا کاریہ پورا ہوا۔ اب تم ایودھیا کو لوٹ جاؤ۔ اب ہم یہاں سے پاؤں پیادہ جائیں گے۔ ہے سومنت! تم ایودھیا جا کر میری لکشمن اور سیتا کی جانب سے راجہ و ماتاؤں کو چرن بندنا کہنا، اور اُنہیں دھیرج دیتے ہوئے میرے یہ وچن کہنا کہ مجھے اور لکشمن کو اس بات کا تنک بھی شوک نہیں کہ ہمیں بن باس دیا گیا ہے۔ چودہ برس کے بعد ہے راجن! میں لکشمن اور

سیتا آپ کے درشن کریں گے۔ آپ بھرت کو ناناکے یہاں سے شیگھر بلوا لیں، اور اُنہیں راجیہ دے کر پرجا کے کشٹ کو دُور کریں۔ ہے سومنتر! بھرت کو بھی کہنا کہ ساری ماتاؤں کو ایک سمان آدر کرتے رہنا۔

رام کے یہ وچن سُن کر سومنتر کے نیتروں سے جل کی دھارا بہہ نکلی اور وہ رُکے کنٹھ سے بولا ہے تات! آپ کے ویوگ سے دُکھی ہوئی ہوئی ایودھیا میں آپ کے بنا میں کیسے جاؤں؟ اس رتھ کو خالی دیکھ کر پرجا کے ہزاروں نرناریاں شوک سے مُورچھت ہو جائیں گے اور اُس کی دشا اُس سینا کی سی ہو جائے گی، جس کا رتھی نہ رہے، اور سارتھی شونیہ رتھ کو لے کر لوٹ آیا ہو۔ ہے بڑے یش والے! آپ کے پرواس کے سمے ایودھیا کے پرش و استریاں جس دشا میں تھیں، اُس سے سوگنا اس رتھ کو دیکھ کر ہوں گی۔ ہے تات! ماتا کوشلیا کو میں کیا مُکھ دکھاؤں گا۔ اس لئے آپ مجھے بھی اپنے ساتھ چلنے کی آگیا دیویں۔ میں بن باس کے پورے ہونے پر آپ کے ساتھ اسی رتھ کو لے کر ایودھیا میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔

سومنتر کے اس پرکار دین وچن سُن کر شری رام چندر جی بولے۔ ہے ویر! میں کس کارن تم کو ایودھیا میں بھیجنا چاہتا ہوں، سو سُنو! تمہارے جانے سے میری ماتا کیکئی کو یقین ہو جائے گا کہ راجہ نے سچ مچ اپنی پرتگیا پوری کر دی۔ اور رام بن کو چلا گیا ہے، ورنہ کیکئی کے خلکا بنی رہے گی۔ اس لئے تو میرے، راجہ کے اور کیکئی کے پریہ کیلئے ایودھیا کو جا۔ اس پرکار سومنت کو وداع کر کے شری رام چندر جی گوہ کے پرتی بولے۔ ہے نی شاد پتی! تپسوی دھرم کے انوسار اب ہم نرجن بنوں میں نواس کرنا اُچت سمجھتے ہیں۔ سو اب ہم نرجن بنوں میں نواس کرتے ہوئے، جٹائیں بنا کر مہا بن میں پرویش کریں گے۔ تم برگد کا دودھ لے آؤ....

شری رام چندر کی آگیا پا کر گوہ فوراً برگد کا دودھ لے آیا۔ جس سے دونوں بھائیوں نے جٹائیں بنائیں، اور اصولی طور پر تپسوی دھرم کو سویکار کیا۔ اس کے بعد رام لکشمن اور سیتا سمیت نوکا پر چڑھ کر تپت یادی گنگا کے پار اُتر کر، وہاں گوہ کو ہردیہ سے لگا، اُسے وداع کیا، اور پھر لکشمن سے بولے۔ ہے سُمترا نندن! اب ہم نرجن بن میں پرویش کرتے ہیں۔ جہاں انیک پرکار کے بھئے اور اُپدرو ہوا کرتے ہیں۔ سو تو جانکی کے آگے آگے چل، اور میں تم دونوں کی رکھشا کے لئے پیچھے پیچھے چلوں گا، ہے ویر! ان بنوں میں جہاں کوئی منشیہ نہیں، کوئی کھیت نہیں، اور جو اُوبڑ کھابڑ ہے، ہمیں آپ ہی ایک دوسرے کی رکھشا کرنی پڑے گی۔ شری رام چندر جی کی آگیا سے لکشمن کندھے پر دھنش رکھ کر آگے چلا۔ اُس کے پیچھے کومل انگی سیتا اور اُس کے پیچھے شری رام چلنے لگے۔ لوک پالوں کے سمان پربھاؤ والے مہاتما رام مہاندی گنگا ندی کے پار دھن دھانیہ سے پری پُورن وتس دیش میں پہونچ گئے۔ ایک برکش کے نیچے راتری بھر وشرام کرنے کے لئے ٹھہرے۔ وہاں بھوک سے بیاکل ہو کر انہوں نے وراہ، رِشیہ، پرشت اور مہارُورو چار مرگوں کو بھالے کے ذریعہ مار کر اُن کے مانس کو پراپت کیا، اور اُس گھنی چھایا والے ترو کے نیچے بیٹھ اُن تینوں آریہ

شر لشیٹوں نے شام کا اُپاسن کیا۔

جب راتری کے اندھکار نے بن کو اپنی چادر سے ڈھک لیا تو مہا اندھکار ہونے سے شری رامچندر جی لکشمن کے پرتی بولے۔ ہے ویر! آج ہم کو نرجن بن میں یہ پہلی راتری آئی ہے۔ سو تم نربھئے ہو کر سنگھ کے سمان ساودھان رہو۔ کیونکہ جانکی کا کشل رہنا ہم دونوں پر ہی نربھر ہے۔ اس گھور بن میں نانا پرکار کے جنگلی جنتوؤں کا شبد سنائی دے رہا ہے۔ سو ہے شترو جئے! سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے سدا ایچیت رہنا۔ ہے لکشمن! آج مہاراج بڑے دُکھ میں ہوں گے۔ پرنتو کیکئی اپنے آپ کو ضرور کرتارتھ مانے گی۔ مجھے خوف ہے کہ بھرت کو سنگھاسن پر وراجمان دیکھنے کے لئے کہیں وہ پتا کے بھی پران نہ لے لے۔ کیونکہ دھرم سے بھٹکا اور لوبھ میں پھنسا ہوا آدمی کیا کچھ نہیں کر سکتا۔ اگر ایسا ہوا تو بوڑھی کوشلیا بھی زندہ نہ رہے گی۔ ہے ویر! میں اکیلا ہی ایودھیا کو بانوں سے آچھادت کر سکتا ہوں' دھرم مجھے ایسا کرنے سے روکتا ہے۔ آج میرا ہردیہ بڑے شوک میں ڈوب رہا ہے۔ ہے لکشمن! ضرور ہی کوشلیا نے کسی بچے کی ماتا کے بتن کاٹے ہیں' جو آج وہ پتر ویوگ میں پڑ رہی ہے۔ اس پرکار کہتے کہتے اُن کے نیتروں میں آنسو بھر آئے اور وہ ٹھنڈی سانسیں بھر کر خاموش ہو گئے۔ تب رام کو تسلی دیتا ہوا لکشمن بولا۔ ہے تات! بڑے صبر والے اور دھرم پر اٹل چلنے والے تجھ کو شوک کرنا اُچت نہیں۔ تمہارے دُکھی ہونے سے جانکی بھی دکھ میں ڈوب جائے گی۔ اس لئے پربھو! دھیرج دھارن کر کے کال کی گتی دیکھیں۔ یہ بن باس کا وقت جلدی ہی گذر جائے گا' اور ہم سکھ سے ایودھیا کو لوٹیں گے۔

اس پرکار وارتالاپ کرتے شری رام جی گھاس کی سیج پر سو گئے' اور لکشمن راتری بھر سنگھ کے سمان رکھوالی کے لئے اُن کے اور چھور گھومتا رہا۔

پراتہ کال سوریہ دیوتا کے اُدے ہونے سے پہلے شری رام چندر' جانکی و لکشمن سمیت اشنان اور پراتہ سندھیا سے فارغ ہو کر نشادپتی گوہ سے وداع ہوئے۔ وہاں سے تربینی کے سنگم کی جانب چلتے ہوئے انہوں نے انیک گھنے بنوں کو پار کیا' اور سائیں کال ہوتے ہوتے وہ اُسی استھان کے پاس پہونچ گئے جہاں گنگا اور جمنا دونوں ندیوں کا سنگم ہوتا ہے۔ اُس سہانے درشیہ کو دیکھ کر شری رام چندر جی بولے۔ ہے لکشمن! ہم مہا تیرتھ پریاگ کے نزدیک پہونچ گئے۔ وہ دیکھو ہون کا دُھواں جو اگنی دیوتا کا جھنڈا ہے کس پرکار آکاش کی اور اٹھتا ہوا وایو منڈل میں لہرا رہا ہے۔ سو بھاردواج رشی کا آشرم نزدیک ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ اس پرکار وہ دونوں راجکمار بنوں کے مناظر دیکھتے ہوئے تربینی کے سنگم پر پہونچ گئے۔ جہاں گنگا اور جمنا دو پوتر ندیاں اپنے شبد سے الھڑ ناد کر رہی تھیں۔ وہاں پہونچ کر رام' لکشمن اور جانکی نے آشرم میں وراجمان بھاردواج رشی کے درشن کئے' جس کے چاروں طرف شِشیہ گن اگنی ہوتر کر کے ایشور چنتن میں مگن بیٹھے تھے۔

شری رام چندر جی نے مہامنی کو ابھیوادن کرتے ہوئے کہا۔ ہے مہارشی! ایودھیا پتی مہاراج دشرتھ کے

پُتر رام اور لکھشمن آپ کو پرنام کرتے ہیں۔ بھگوان پتا نے مجھے بن باس دیا ہے۔ پرنتو یہ سمترا نندن میرے بھائی بھی میرے ساتھ آ گئے ہیں۔ ہے بھگون! ہم چودہ برس تک نرجن اور گھنے بن میں نواس کریں گے۔۔۔۔ تب مہامنی بھاردواج نے رام چندر جی کو انیک پرکار کے پھلوں کو کھلا کر اُن کی پوجا کر کے کہا۔ ہے نندن! چرکال بعد تم میرے آشرم میں آئے ہو تم کو بنا کسی اپرادھ کے بن باس دیا گیا ہے۔ یہ میں نے سنا ہے، سو تم میرے آشرم میں سکھ سے نواس کرو، جو تربینی کے سنگم پر بہت ہی سندر استھان ہے۔ شری رام چندر جی بولے۔۔ ہے مہامنی! آپ کی پوجا اور سواگت سے میں کرتارتھ ہوا پرنتو یہاں نواس کرنے سے ایودھیا واسی ہمیں دیکھنے کے لئے آتے رہا کریں گے۔ کیونکہ یہ استھان ایودھیا سے بہت دُور نہیں ہے اور اس سے ہمارے تپسوی دھرم میں رُکاوٹ پڑے گی۔ اس لئے کوئی دوسرا استھان بتا دیجئے۔ جو ایکانت اور جانکی کو خوش کرنے والا ہو۔ تب مہامنی بھاردواج نے کہا۔ ہے آریہ! اگر ایسی ہی اِچھا ہے تو یہاں سے دس کوس دُور چترکوٹ نام کا پربت ہے۔ جہاں رشی منی اور تپسوی گن نواس کرتے ہیں اور جس کی شوبھا بانر، لنگور اور بھالو وغیرہ جنتوؤں نے دُوگنی کر دی ہے۔ انیک مہاتما اُس پربت پر کٹھن تپسیا تپتے ہوئے موکش کو پراپت ہوئے ہیں۔ اس پرکار وارتالاپ کرتے ہوئے شری رام چندر جی نے وہ راتری پریاگ کے اُسی تٹ پر مہامنی بھاردواج کے آشرم میں بسر کی ٭

چترکوٹ یاترا۔

پراتہ کال ہوتے پر وہ دونوں راجکمار جانکی سمیت سندھیا اُپاسنا کر کے پریاگ سے آگے چلے۔ اب وہ اُس استھان پر پہونچے جہاں سے جمنا پار کر کے چترکوٹ کو مارگ جاتا تھا۔ جمنا کے گمبھیر جل کو دیکھ کر جانکی کے ہردیہ میں بھئے اور چنتا ہوئی کہ کس پرکار اس اتھاہ جل والی ندی کو پار کریں گے۔ رام اور لکھشمن بھی اُسکے ویگ اور آکاش کو چھُونے والی ترنگوں کو دیکھ کر ندی پار کرنے کا اُپائے سوچنے لگے۔ آخر میں لکھشمن نے بہت سے بانس اور جنگل کے کاشٹھوں کو کاٹ کر لتاؤں سے انہیں باندھا اور ایک کشتی سی بنا کر ندی میں چھوڑ دی۔ اُسی پرکار جانکی کے بیٹھنے کے لئے بیت کا آسن بنایا پھر شری رام چندر جی نے جانکی کو اپنی بھجاؤں میں اُٹھا کر کشتی پر بٹھایا اور اپنے اور اپنے بھائی لکھشمن کے تمام ہتھیار بھی اُتار کر ترنی پر رکھ دیئے۔ پھر دونوں بھائی بھُج بل سے تیرتے ہوئے اُس ترنی کو پار اُتارنے کے لئے اُسے دھکیلنے لگے۔ جب ترنی منجدھار میں پہونچی جہاں جل کی ترنگیں وایو کے جھونکوں سے ترنی کو نیچے اوپر کرنے لگیں۔ اُس وقت جانکی نے آکاش کی طرف آنکھیں اُٹھائیں اور پرارتھنا کرنے لگی کہ ہے دین دیال پرمیشور! اگر ہم بن باس کا سمے کشل پوروک گذار کر لوٹیں تو یہاں یگیہ کروں گی۔ جب ترنی پرلے تیر پر لگ گئی تو وہ تینوں ترنی کو وہیں چھوڑ کر ندی کے کنارے کنارے چلتے ہوئے

اُس شیام وٹ برکش کے نیچے پہونچے جس کے ہرے ہرے گھنے پتے مسافروں کو آرام دینے والے تھے۔ کچھ کال وہاں وشرام کر کے وہ تیجسوی کمار آگے چلے، اور مارگ میں انیک مرگوں کو مار آنند سے بن میں گھومتے ہوئے گھنے بن میں داخل ہوئے جہاں موروں کے گروہ اپنی میٹھی آواز سے سارے بن کو گونجا رہے تھے۔ برکشوں کی شاکھاؤں پر چنچل بانر چھلانگیں مار رہے تھے، اور ہاتھیوں کے جھنڈ اِدھر اُدھر گھوم رہے تھے۔ اُسی سمے شام ہوگئی، اور سوریہ کی کرنیں برکشوں کی چوٹیوں پر سنہرا رنگ چھڑکنے لگیں۔ اُسی وقت بن میں ندی تٹ پر شری رام، لکشمن اور جانکی راتری کے وشرام کے لئے ٹھہر گئے، اور ندی میں اشنان کر تٹ پر سندھیا اُپاسنا میں مگن ہوئے۔ پھر گھاس کا بچھونا بنا کر انیک پرکار کے وارتالاپ کرتے ہوئے سُکھ سے سوتے ہوئے راتری وہیں گذار دی۔

پراتہ کال جب اُوشا کی لالی آکاش میں دوڑ گئی تو وہ اشنان و سندھیا سے فارغ ہو کر پھر چترکوٹ پربت کی جانب چلے۔ جب دُور سے پربت کے گگن چُمبی شکھر دکھائی دیئے تو شری رام چندر جی سیتا سے بولے۔ ہے کمل نینی! ان پھولے ہوئے ٹیسوؤں کو دیکھ، جو جلتے ہوئے انگاروں کے سمان سارے بن کو جگمگا رہے ہیں۔ اور پھولوں کی مالائیں ہاتھوں میں دھارن کئے مانو ہمارے سواگت میں کھڑے ہیں۔ ہے جانکی! ان بیل اور بلو کے پیڑوں کو دیکھ، جنہیں آج تک کسی منشیہ نے چھوا تک نہیں۔ ہے سومترے! دیکھ ان برکشوں میں کتنے کتنے بڑے شہد کے چھتے لٹک رہے ہیں، اور وایو کے جھوکوں سے گرے ہوئے ان پھولوں کو دیکھو جن سے پٹی ہوئی زمین مانوں پھولوں کی سیج بنی ہوئی ہے۔ اور آمنے سامنے برکشوں پر بیٹھے تیتر کس پرکار بول رہے ہیں۔ ہے ویر! چترکوٹ کا یہ بن من کو خوش کرنے والا سُندر رمنا اور گھومنے قابل ہے۔

اس پرکار بن کی سندرتا کو دیکھتے دیکھتے وہ چترکوٹ پر پہونچے۔ جہاں مہامنی بالمیکی جی کا سندر آشرم تھا۔ مُنی کے اُس شانت آشرم میں جا کر رام نے ابھیوادن کیا اور اپنا پریچے دیا۔ تب بالمیکی نے اُن کی پُوجا اور ستکار کرتے ہوئے کہا۔ ہے دشرتھ نندن! تمہارے درشنوں سے میں خوش ہوا۔ یہ آشرم تمہارے وشرام کے قابل ہے۔ ہے سوریہ کل پردیپ! بن کا سمے اِسی آشرم میں رہ کر بنا وگھن سماپت کرو۔ تب شری رام چندر جی بولے۔ ہے بھگوان! آپ کے آتتھیہ سے میں کرتارتھ ہوا۔ یہ چترکوٹ انیک بنوں سے بھرا ہوا مجھے اور جانکی کو پسند ہے۔ پرنتو آپ کی تپسیا میں وگھن نہ ہو، اس کارن مجھے پتوں کی کٹیا الگ بنا کر رہنا اُچت ہے۔ اس کے بعد لکشمن سے بولے۔ ہے ویر! بن سے دوڑ کر لکڑیاں کاٹ لو۔ اسی آشرم کے پاس کٹیا بنا کر ہم رہیں گے۔ بڑے بھائی کی آگیا سے لکشمن ۔۔ فوراً لکڑیاں کاٹ کر لے آیا اور اُن سے اُس نے بڑی سندر پرن کٹیا بنائی۔

اس کٹیا کو دیکھ کر مہا تیجسوی رام اتی پرسن ہوئے اور یگیہ کر کے گھر میں داخل ہوئے۔ اُس کٹیا میں

تو اس کر کے شری رام چندر جی نے چترکوٹ کے نیچے بہنے والی مالیہ وتی ندی اور پربت مالا میں پرکرتی کے بے پناہ حُسن کو دیکھ کر بن باس کے دُکھ کو بھول گئے۔ جانکی بھی انیک پرکار کے بن جنتوؤں اور سندر پکشیوں کو دیکھ کر اپنے دُکھی من کو شانت کرنے لگیں ؛

سومنتر کا ایودھیا پہونچنا۔

شری رام چندر جی سے وِداع ہو کر سومنتر ایودھیا میں پہونچا۔ رام کے ویوگ میں ایودھیا اُداسیتا سے بھری ہوئی تھی۔ سُومنتر کے خالی رتھ کو دیکھ کر ہزاروں انسان رام لکشمن اور جانکی کہاں ہیں؟ کہتے ہوئے رتھ کے پیچھے چلے۔ تب روتے ہوئے سومنت نے کہا۔ اُن تیاگ مورتیوں کو گنگا کے پار چھوڑ آیا ہوں۔ یہ سُن کر ایودھیا واسی بلاپ بلک کر رونے لگے۔ نگر کی سب دکانیں بند ہوگئیں، اور ویوگ سے بیاکل ہوئے پُرواسیوں کی ٹولیاں جہاں تہاں رام کی چرچا کرنے لگیں۔ کوئی کہتا اب ایودھیا کو چھوڑ دینا اُچیت ہے، کوئی کہتا پتا کے سمان پرجا میں پریم رکھنے والے رام کو بن روانہ کرنے سے ایودھیا اُجڑ گئی ہے۔ کوئی کیکئی کو دھتکارتا کوئی دشرتھ کی نندا کرتا۔ اُس سمے ایودھیا کے بالک، بوڑھے، جوان اور استریوں کے ہونٹوں پر رام ہی کی چرچا تھی۔ خالی رتھ پر سوار سومنتر کانوں سے سُنتا، پرنتو اپرادھیوں کے سمان آنچل سے منھ لپیٹے ہوئے رتھ کو ہانکتا جا رہا تھا۔ راج محل میں داخل ہو کر وہ اُسی سفید محل میں جا پہونچا جہاں پُتر شوک سے کمھلائے مکھ والا بوڑھا راجہ بستر مرگ پر پڑا اپنی آخری گھڑیاں گن رہا تھا۔ سومنتر نے راجہ کے چرنوں کو چھو کر کے رام کے بن میں چھوڑ آنے کی سوچنا دی۔ اور نیتروں سے آنسوؤں کی دھارا بہاتا ہوا چُپ چاپ کھڑا ہو گیا۔

سومنتر کو کھڑے دیکھ راجہ کا دُکھی ہردیہ بہت ہی پیڑت ہوا اور وہ اچیت ہو کر پرتھوی پر گر پڑا۔ اُس سمے سارے محل میں ہاہاکار مچ گیا، اور سب کے سب استری پرش بھجائیں اٹھا اٹھا کر ولاپ کرنے لگے سمترا اور کوشلیا نے راجہ کو اٹھا کر کہا۔ ہے ستیہ وادن! رام کا دُوت بن سے لوٹ آیا۔ اُسی سے کیوں نہیں بولتے؟ ہے راجن! پہلے سو تم اتنے بڑے انرتھ کو کر کے کیوں دُکھی ہوتے ہو۔ ہے سوامن! کیکئی کے ساتھ کی ہوئی تمہاری پرتگیا پوری ہوئی۔ اب یہ شوک کر کے دوسروں کو دُکھی کیوں کرتے ہو؟ مہا بھاگ! جس کیکئی کے ڈر سے آپ اس سُومنت سے نہیں بولتے وہ یہاں نہیں ہے۔ آپ بے فکر ہو کر بولیں۔

کچھ سمے بعد جب راجہ کی مُورچھا ٹوٹی تو زردگی ہاتھی کے سمان کانپتے ہوئے سارتھی سے بولے۔ ہے سُوتا! وہ پُتر بھگت رام جو پلنگوں کے یوگیہ اور اُتم واتم پدارتھوں کے سداسیون کرنے والے ہیں، کس پرکار برکشوں کے نیچے کٹھور بھومی پر سویا کریں گے؟ اور کس پرکار روکھے سُوکھے اور کند، مول پھلوں پر نرواہ کریں گے؟

ہے سومنتر! جن کی یاترا کے سمے ہاتھی، گھوڑے، پالکی اور پیادہ سینا آگے چلتی تھی۔ کس پرکار وہ تیرے رتھ سے اُتر کر پاؤں پیادہ گھور بن میں داخل ہوئے؟ وہ کومل انگی جانکی جس نے کبھی دُکھ نہیں دیکھا کس پرکار جنگلی جانوروں کے بن میں نواس کرے گی؟ ہے سومنتر! اُن ستیہ وادی اور ماتا پتا کے بھگتوں نے تمہیں لوٹتے ہوئے کیا کہا تھا؟ شاید اتنا ہی سُن کر میرے بیاکل ہردیہ کو چین آ جائے۔ راجہ کے یہ وچن سُن کر سوت ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے ایودھیا ناتھ! شری رام چندر جی نے آپ کے پرتی پرنام کر کے یہ کہا ہے کہ میرے پتا، ماتاؤں، نیز بردھوں و منتریوں کو بھی پرنام کر کے کہہ دینا کہ میں لکشمن اور جانکی سمیت خوش ہوں، اور ماتا کوشلیا کو کہنا کہ سدا دھرم پر قائم رہ کر دونوں وقت سندھیا اور اگنی ہوتر کرنا اور راجہ کے پرتی پہلے سے زیادہ عزت کرنا، اور سدا دیوتا کے سمان اُس کی پوجا کرنا، اور کیکئی کے بارے میں کوئی بھی کٹھور کام نہ کرنا، اور بھرت کے ساتھ راجہ کا سا سلوک کرنا۔ ہے پربھو! رام چندر جی نے کہا ہے کہ بھرت کو میری طرف سے کہہ دینا کہ سب ماتاؤں سے ایک سا سلوک کرے، اور پتا کی آگیا میں چلے۔ راجہ اب بوڑھے ہو گئے ہیں، اس کارن سے راجیہ کی پراپتی کے لئے کوئی ایسی چیشٹا نہ کریں جس سے پتا کو رنج ہو۔ ہے مہاراج! شری رام چندر جی کو بن میں چھوڑ کر جب میں لوٹا تو رتھ کے گھوڑے راستے میں ٹھہر گئے۔ اور بہت جتن کرنے پر بھی نہ چلے۔ اُس سمے گھوڑوں کے نیتروں سے آنسو ٹپک رہے تھے، مانو وہ رام کے بنا گھور دُکھ سے پیڑت ہو رہے تھے۔ تب میں نے من ہی من شری رام چندر جی کو پرنام کر کے کسی پرکار رتھ کو چلایا، پرنتو ایودھیا میں آ کر جو المیہ مناظر میں نے دیکھے اُن کو بتلانے کی طاقت میری زبان میں نہیں ہے۔ ہے ناتھ! رام سے خالی رتھ کو دیکھ کر سب کے سب پُرواسی رونے لگے۔ رام سے بچھڑی ایودھیا مجھے تو ایسی معلوم ہوئی، جیسے پُتر سے جُدا ہوئی کوشلیا۔

سومنتر کے مکھ سے یہ وچن سن کر راجہ نے لمبی سانس لے کر کہا — ہے سوت! ہونہار بڑی پربل ہے جو سوریہ کل کو نشٹ کرنے والا سنکٹ اچانک آ پڑا ہے۔

مرتے کے وقت میری آنکھوں کے تارے چلے گئے۔ اب سنسار کے ہر کونے میں میرے لئے اندھیرا ہے اس سے بڑھ کر میرے لئے کیا دُکھ ہو گا؟.... بلا شبہ مجھ سے بڑھ کر ابھاگا انسان اس دنیا میں نہیں ہے۔ ہے کوشلیا! رام کے بنا میں شوک کے اتھاہ سمندر میں غوطے کھا رہا ہوں، اور اس میں میرا ڈوب جانا یقینی ہے۔

اس پرکار دلاپ کرتے راجہ پھر مُورچھت ہو گئے۔ راجہ کو بار بار بے ہوش ہوتے دیکھ کوشلیا کے ہردیہ میں بڑا ڈر پیدا ہوا اور سومنت سے بولی۔ ہے سومنتر! مجھ کو وہاں پہنچا دو جہاں میرے جیون کے سہارے رام اور لکشمن، جانکی ہیں۔ اگر میں اُن کے پاس نہ جاؤں گی تو ضرور پران تیاگ دوں گی۔ کوشلیا

کے ایسا کہنے پر سمنت بولا، ہے دیوی! تو شوک اور موہ کو تیاگ کر۔ رام بڑے سکھ سے بن میں نواس کریں گے۔ جتنے دن میں اُن کے چرنوں میں رہا ہوں، میں نے کبھی اُن کو فکرمند نہیں دیکھا۔ وہ وہاں ایسے ہی خوش تھے جیسے یہاں۔ اور جانکی کے بارے میں تم کوئی چنتا ہی نہ کرو، وہ تو رام کے روپ میں لگی ہوئی ہے، اور بن میں ندیوں، پربتوں اور برکھشوں کے اس پرکار ہنس ہنس کر نام پوچھتی ہے مانو ایودھیا کے نزدیک ہی کسی پھلواڑی میں گھوم رہی ہو۔ بن کے کشٹوں سے سیتا کا مکھ ذرا بھی نہیں کمہلایا۔ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ چمک اُٹھی ہے جیسے سورن آگ میں تپانے سے۔ اس سمے بھی وہ پتی کے پریہ کیلئے پھولوں کے آبھوشن پہنتی اور ہنسنی کے سمان کھیل کرتی ہوئی چلتی ہے۔ پتی کی چھایا میں رہنے کے کارن وہ جنگلی پشوؤں سے تنک بھی نہیں ڈرتی ہے۔ اس لئے ہے دیوی! تو ان تینوں کے لئے، اپنے لئے یا راجہ کے لئے کوئی شنکا نہ کر۔ تب راجہ کو ہوش میں دیکھ کر روتی ہوئی کوشلیا بولی۔ ہے پرتھوی ناتھ! سارا سنسار ایسا کہتا ہے کہ آپ بڑے دیالو اور دھرماتما و ستیہ وادی ہیں۔ پرنتو پھر بھی آپ نے نہ جانے اُن نرا پرادھ پتروں کو بہو سمیت بن میں نکال دیا ہے؟ وہ جسین کوملانگی جانکی جو اپنے روپ اور یوون میں سنسار میں ایک ہی ہے اور جو سدا سکھ سے محل میں رہی ہے جس نے سدا اچھے بھوجن کھائے ہیں۔ کس پرکار پرچنڈ دھوپ اور کٹھن سردی کو درختوں کے نیچے سہن کرے گی۔ اب میں سوگندھی میں بسے ہوئے سُندر کیسوں والے رام کے پیارے پیارے مُکھ کو کیسے اور کب دیکھوں گی۔ ہے راجن! آپ نے رام، لکشمن، اور جانکی کو بن باس دے کر بڑی بے رحمی کا ثبوت دیا ہے۔ اگر آپ یہ کہیں کہ پندرھویں برس میں رام کے آنے پر بھرت گدی چھوڑ دیں گے تو بھی مجھے وشواس نہیں کہ رام سنگھاسن کو سویکار کریں گے۔ ہے راجن! دوسرے جنتو سے مارا ہوا شکار جس پرکار سنگھ سویکار نہیں کرتا اسی پرکار چھوٹے بھائی سے استعمال کیا ہوا راجیہ وہ نرسنگھ رام کبھی سویکار نہ کریں گے۔

ہے سوامی! بڑے پراکرم والا تیجسوی رام اپنی بان ورشا سے سنسار میں طوفان مچا سکتا ہے، وہ آج اپنے پتا کے ہی ہاتھوں ایسا مارا پڑا ہے کہ مچھلی اپنے بچوں کو کھا جاتی ہے۔ ہے آریہ! اگر آپ دھرم کے انوکول چلتے تو کبھی ان کو بن باس نہ دیتے۔ اب میرا یہاں کون ہے؟ ہے پربھو! استریوں کا پتی، پتر اور باندھو ہی سہارا ہوتے ہیں۔ سو آپ کی تو کیکئی ہی ہے جس کے کہنے سے آپ نے ہم کو ٹھکرا دیا، اور پتر کو نکال دیا۔ ہائے! آپ نے سب طرف سے ہم کو مار دیا۔ ہے راجن! کیکئی کے موہ سے آپ نے پتر کا، اپنے آپ کا، میرا منتری منڈل کا اور زیادہ کیا کہوں ساری ایودھیا پوری کا ناش کر ڈالا ہے کیول بھرت اور کیکئی ہی آپ کے اس کرم سے خوش ہوئے ہیں۔

کوشلیا کے کٹھور وچن سے راجہ کا ہردیہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا، اور وہ نیتروں میں سے آنسو گراتا ہوا

بولا۔ ہے کوشلیا! میں تیرے پاؤں پڑتا ہوں اور ہاتھ جوڑتا ہوں کہ تُو تو دشمنوں پر بھی دَیا رکھنے والی ہے ہے سُوشیلے! پتی گُن وان ہو یا سورکھ، پتی ورتا استریوں کے لئے ساکھشات دیوتا ہے۔ اس لئے سدا دھرم پر چلنے والی تو مجھے دھکارنے قابل نہیں ہے۔

دشرتھ کے مکھ سے نکلے ہوئے ان دین وچنوں نے کوشلیا کے ہردیہ کو پانی پانی کر دیا اور اُس کے نیتروں سے جل کی دھارا بہہ نکلی۔ وہ دونوں ہاتھ جوڑ کر بولی — ہے ناتھ! میں آپ کے چرنوں پر شیش رکھ کھشما کی بھیک مانگتی ہوں۔ ہے ناتھ! آپ مجھ سے کھشما مانگنے یوگیہ نہیں ہیں۔ وہ استری ہی نہیں جس کا پتی اُس سے کھشما مانگے۔ ہلئے میں اتنی گر گئی۔ ہے پران پریہ! مجھے معاف کریں۔ میں جانتی ہوں کہ آپ ستیہ سے کبھی پیچھے نہیں ہٹتے، اور ستیہ پر ہی آپ نے پتروں کو نچھاور کر دیا ہے۔ پتر ویوگ کے شوک سے مُورِدھ ہو کر میں نے یہ شبد کہے جو نہ کہنے یوگیہ تھے۔ ہے پران ناتھ! رام کو بن میں گئے آج پانچ راتریاں ہو گئی ہیں، پرنتو شوک میں ڈوبی ہوئی مجھ کو یہ پانچ برسوں کے سمان معلوم ہوتی ہیں.... اس لئے آپ مجھے معاف کریں۔

اس پرکار کوشلیا سے خوش کیا ہوا راجہ شام ہو جانے سے نیند کی آغوش میں چلا گیا۔

آدھی رات کے بعد راجہ کی نیند سے آنکھ کھلی، اُسی سمے ایکا ایک اُس کو اپنا کیا ہوا دُشکرم سب یاد آ گیا۔ وہ مہا شوک سے پیڑت ہو کر کوشلیا سے بولا۔ ہے سُو بھاگے! جو آدمی جس پرکار جیسا جتنا اور اشبھ یا شبھ کرم کرتا ہے وہ اُسی پرکار ویسا، اُتنا اور وہی اشبھ یا شبھ پھل پراپت کرتا ہے۔ سو یہی دُکھ جو میں آج بھوگ رہا ہوں میرے اپنے ہی بوئے بیج کا پھل ہے۔ جیسے اگیان سے کسی بالک نے وِش کھا لیا ہو۔ سو اُس کا سارا حال میں تمہیں سناتا ہوں۔ تو دھیرج دھر کر سُن۔

ہے کلیانی! میں ابھی کنوارہ ہی تھا کہ گرمیوں کی رِتو ختم ہونے والی تھی۔ پرچنڈ گرمی سے لوگ بے چین تھے کہ ایکا ایک نئی برسات کی پہلی گھٹا آئی اور اس ویگ سے برسی کہ جل تھل ہو گیا۔ ٹھنڈا پون بہنے لگا۔ پرکھشی جھومنے اور مور ناچنے لگے۔ یوکوں کے مد اور کام کو بڑھانے والی اُس رِتو میں میری شکار کھیلنے کی اِچھا ہوئی، اور راتری کے گزرنے پر میں دھنش ہاتھ میں لے رتھ پر سوار ہو بن کی جانب چلا۔ گھور اندھکار میں رتھ کو سریو ندی کے کنارے کنارے بڑھتے ہوئے اچانک اس پرکار شبد میرے کانوں میں آیا جیسا ہاتھی کی گرجن سے تعلق رکھتا ہے۔ پرنتو حقیقت میں وہ شبد جل میں ڈوبتے ہوئے گھڑے کا تھا۔ میں نے ہاتھی کے مارنے کی اِچھا سے ایک تیز بان اُس شبد کو مخاطب کر کے چھوڑا۔ ہے کلیانی! جہاں وہ بان گرا، وہیں جل میں گرتے ہوئے ایک

آدمی کے مُکھ سے یہ بانی نکلی : "ہا میں مرا، ہا میں مرا" ہائے مجھ نراپرادھ کو کس نے مار ڈالا۔ ہے پتا! ہے ماتا! اب تم جل کے بنا تڑپ تڑپ کر مر جاؤ گے۔ ہائے ہائے کس پاپی نے ایک ہی بان سے مجھے اور میرے بوڑھے ماتا پتا کو مار ڈالا۔ ہے سوبھگے! وہ کرونا جنک بانی برچھی کے سمان میرے کلیجے میں اُتر گئی۔ میرے ہاتھ کانپنے لگے اور دھنش بھومی گر گیا۔ رتھ سے اُتر کر میں اُدھر دوڑا اور دیکھا کہ ندی کے تیر پہ لہو لہان ایک بن باسی جس کی جٹائیں بکھری ہوئی ہیں، جل کا گھڑا اوندھا ہو رہا ہے اور بانوں سے بندھا ہوا تٹ پر چھٹپٹا رہا ہے۔ مجھے دیکھتے ہی کرودھ سے جلتے ہوئے نیتروں سے جلاتا ہوا وہ اس پرکار بولا۔ ہے راجن! کس اپرادھ سے تم نے مجھے مارا ہے؟ راتری کے وقت پیاس سے بیاکل ہوئے ہوئے ماتا پتا کے لئے جل لیتے ہوئے تُو نے مجھ بن باسی کے کس لئے پران لئے ہیں۔ ہے راجن! میرا جیون سماپت ہوا۔ اب میں بولنے میں اسمرتھ ہوں۔ اس لئے اس پگڈنڈی سے اُس کٹیا میں جا جہاں میرے ماتا پتا پانی کی آشا میں میری باٹ دیکھ رہے ہیں، اور اس کو جا کر خوش کر ایسا نہ ہو کہ وہ تجھے شاپ دے دیں، اور اس بان کو میرے کلیجے سے نکال۔ جس کی ناقابلِ برداشت تڑپ سے میں چھٹپٹا رہا ہوں۔ ہے راجن! اگر میرا بھیس بن باسیوں کا ہے، پرنتو میں براہمن نہیں ہوں۔ میری ماتا شودر اور پتا ویشیہ ہے۔ اس لئے براہمن ہتیا کے خوف سے نہ ڈر۔ تب میں نے اُس بن باسی کے ہردیہ سے بان نکالا، پرنتو بان کے کھینچتے ہی اُس کا مانس اُکھڑ گیا، نیتر پتھرا گئے اور وہ کملائے ہوئے مُکھ والا میری طرف دیکھتے دیکھتے ٹھنڈا ہو گیا۔

راجہ دشرتھ کی مرتیو!

ہے کلیانی! اُس بالک کے مرنے پر میں بیاکل ہو کر سوچنے لگا کہ اب کیا کروں، کس پرکار مہا پاپ کے بھیانک پھل سے چھٹکارا پاؤں۔ انہیں وچاروں میں ڈوبا ہوا میں اُس بن باسی کے گھڑے کو جل سے بھر کر اُس کٹیا کی طرف چلا جہاں اُس کے ماتا پتا تھے۔ کٹیا میں جا کر میں نے کٹے ہوئے پنکھوں والے پکھشیوں کی طرح اُس کے ماتا پتا کو دیکھا جو بے حد کمزور دُکھی اور آنکھوں سے اندھے تھے۔ اُن کی اس حالت کو دیکھ کر میرا خوف شوک اور رنج اور بھی بڑھ گیا۔ میرے پاؤں کی چاپ سُن کر وہ بولا۔ بیٹا شرون! اتنا سمے کہاں ہے؟ تمہاری ماں پیاس سے بے حال ہو رہی ہے۔ ہے بیٹا! ہم نے تمہیں بہت کشٹ دیئے ہیں۔

شرون کے پتا کے مُکھ سے یہ وچن سُن کر میں نے ڈرتے ڈرتے اُس کے سمان جا کر کہا ــ ہے مہا مُنی! میں دشرتھ نام کا کھشتریہ ایودھیا نریش اور اپنے پاپ کرم کو بھوگنے کی اِچھا سے یہاں آیا ہوں۔ ہے بھگون...! میں دھنش ہاتھ میں لے کر شکار کے خیال سے سریو کے تٹ پر گھوم رہا تھا کہ آپ کے پتر سریو نے جل میں گھڑا

ڈبو دیا۔ کفڑے کے اندر جاتے ہوئے جل سے "بدو بدو بدو" کا شبد ہوا۔ میں نے اُسے ہاتھی کا شبد سمجھا اور اُسے مارنے کے لئے شبد بدھی بان مارا۔ جس سے تمہارا نراپرادھ پتر زخمی ہو کر گر پڑا، اور مر گیا۔ ہے بھگون! میں نے اگیان سے شروَن کو مارا، جس کے لئے میرا ہردیہ دُکھ اور شوک سے پھٹتا ہو رہا ہے۔ اب میں اُس کی سزا بھگتنے آپ کے پاس آیا ہوں — ہے کوشلیا! پتر کا مرن سُن کر وہ دونوں بڑا ولاپ کرنے لگے، اور مجھ سے روتے ہوئے بولے۔ ہے ایودھیا نریش! اگر تو اپنے آپ آکر مجھے نہ کہہ دیتا تو میں تجھے ابھی شاپ دے کر بھسم کر دیتا۔ ہے راگھو! اب تو ہمیں وہاں لے چل جہاں ہماری آنکھوں کا تارا، جیون کا سہارا شروَن مرا پڑا ہے۔ ہم اُسے دیکھنا چاہتے ہیں۔ تب میں اُن دونوں کو جو ولاپ کر رہے تھے اور سر پیٹ رہے تھے۔ اُس استھان پہلے آیا، وہاں جا کر وہ بار بار شروَن کے جسم پہ ہاتھ پھیر پھیر کر اس پرکار ولاپ کرنے لگے کہ بیٹا! آج تم مکھ سے کیوں نہیں بولتے، ہے پتر! چر کال تک ہماری سیوا کرتے کرتے آج روٹھ گئے ہو؟ ہے پتر! ہر روز کی طرح آج تو اپنی ماتا کو آلنگن کیوں نہیں کرتا؟ کیوں مجھ سے نہیں بولتا؟ ہائے! اب میں پریم بھورت میں کس کے مُنھ سے وید منتروں کی آواز سنوں گا۔ اور کون میرے ساتھ بیٹھ کر اگنی ہوتر کیا کرے گا؟ اب کون ہم دونوں کو بن سے کند مول اور پھل لا کر کھلائے گا؟ ہائے! ہم اندھوں کی لاٹھی چھن گئی۔ ہے پتر! اس پاپی راجہ کے ہاتھ سے تو بے قصور مارا گیا۔ اس پرکار دل ہلا دینے والی باتیں کرتے ہوئے اُس نے اور اُس کی پتنی نے اپنے مُردہ پتر کو جل انجلی دی اور پھر مجھے مخاطب کر کے بولا۔ ہے راجن! جس پرکار ہم پتر ویوگ میں مرتے ہیں، اسی پرکار تو بھی پتر کے ویوگ میں گھور دکھ پا کر مرے گا۔ ہے کوشلیا! یہ شاپ دے کر وہ پتر کا داہ سنسکار کر کے خود بھی چتا میں بیٹھ کر بھسم ہو گئے۔

ہے دیوی! اُس پاپ کرم کا پھل اب مجھے ملنے والا ہے، جو میں نے جوانی میں کیا تھا۔ ہے کوشلیا! اب میرے سر پر کال بھگوان گرج رہے ہیں۔ اب مجھے نیتروں سے کچھ نہیں سوجھتا۔ ہے دیوی! ستیہ وادی اور دھرماتما رام کو انت سمے میں میں اپنے پاس نہیں دیکھتا، اس سے بڑا دُکھ اور کیا ہوگا؟ اُس پتر کے نہ دیکھنے سے میرا ہردیہ اس پرکار شوک سے سُوکھ رہا ہے کہ جیسے گرمی سے جل۔ وہی آدمی دھنیہ ہیں جو دوبارہ رام کو دیکھیں گے۔ ہے دیوی! میری گیان اندریاں اپنے اپنے وشے کو چھوڑ رہی ہیں، جس پرکار تیل کے گھٹ جانے سے پرکاش گھٹ جاتا ہے اسی پرکار یہ چیشٹا گھٹ رہی ہے .... ہا رام! لکشمن! پتر! تم کہاں ہو؟ ہا کل گھاتنی کیکئی ....! اُسی پرکار کہتے کہتے راجہ کا کنٹھ رُک گیا، سانس اُکھڑ گئے اور اُن کے پران پکھیرو پتر ویوگ میں روتے روتے جسم روپی پنجرے سے اُڑ گئے ؛

—— ※ ——

راجہ کی موت پر رانیوں کا ولاپ!

راجہ کے پران چھوٹ جانے پر کوشلیا پچھاڑ کھا کر گر گئی۔ سومترا اور دوسری استریاں سر پیٹ کر اور بال کھینچ کھینچ کر رونے لگیں۔ سارا انتہ پور اُس سمے کرونا جنک ولاپ سے بھر گیا، اور جو بھون کبھی اندر بھون سے بھی زیادہ سُکھی تھا اس وقت نرانند اُداسی اور دُکھ کا گھر بن گیا۔ جب کچھ دیر بعد کوشلیا سچیت ہوئی تو روتے ہوئے اُس نے راجہ کا مستک اپنی جنگھا پر رکھا اور کیکئی کے پرتی بولی۔ ہے دُشٹے! آج تیری اچھا ہوئی۔ اب تو سکھ پوروک راجیہ کا اُپبھوگ کر۔ ہے دُشٹے! رام کو بن میں بھیج کر بھی راجہ کی طرف سے تجھے کھٹکا تھا۔ اب وہ بھی دُور ہوا۔ پُتر کے چھن جانے پر میں پتی سیوا کے لئے زندہ تھی۔ اب میرا جیون بے ارتھ ہے۔ سو میں بھی سوامی کے پیچھے چلوں گی۔ ہا! آج کشمیر کی راجکماری نے سارے راجیہ کا ناش کر ڈالا۔ ہائے! میرے پُتر اور بہو آج اناتھوں کی طرح بنوں میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ بلا شبہ راجہ جنک بھی اپنی پیار سے پالی ہوئی پُتری کے وِیوگ میں جان دے دیں گے۔ اس پرکار مہا دُکھ سے ولاپ کرتی ہوئی کوشلیا راجہ کے بدن سے لپٹ کر بے ہوش ہو گئی۔

پرات کال روتے ہوئے منتری اندر محل میں آئے اور کوشلیا کو راجہ کی دیہہ سے جُدا کر کے لاش کو تیل کے کُنڈ میں رکھ دیا۔

اُس سمے راجہ کے شوک میں ساری ایودھیا پوری شوبھا رہت ہو گئی، ہاٹ بازار سب بند ہو گئے۔ محل پر اُڑتی ہوئی سوریہ بنش کی دھوجہ اوندھی ہو گئی۔ آکاش کا رنگ مٹ میلا ہو گیا، اور ساری ایودھیا پر شوک برسنے لگا ⁂

منتریوں کا مشورہ!

راجہ کی مرتیو ہونے پر شوک سے بھرے ہوئے سب درباری گن اور مارکنڈیہ، مودگلیہ، بام دیو، کیشپ، کاتیائن اور بڑے بنش والے جابالی اکٹھے ہو کر مہامنی وسشٹھ کے پاس گئے اور ہاتھ جوڑ کر بولے۔ ہے راج منی! اکشواکو کُل میں سے کسی ایک راج کمار کو راجہ کے آسن پر بٹھائیے۔ کیونکہ بنا راجہ کے سارا دیش ناش کو پراپت ہو جائے گا۔ ہے راج گورو! اراجک (ابتری) دیش میں چمکتی بجلی والے، گھور گرجن والے میگھ نہیں برستے۔ اگر راجہ نہ رہے تو پتر پتا کے وش نہیں ہو سکتا۔ اور پتنی پتی سے الگ ہو جاتی ہے۔ اراجک دیش میں بھلے آدمیوں کے گھروں میں نہ عورتیں محفوظ رہ سکتی ہیں اور نہ کوئی دھنی ہی رہ سکتا ہے۔ اراجک دیش میں لوگ سبھا نہیں کر سکتے۔ نہ سُندر گھر بنوا سکتے ہیں، اور نہ ہی دھرم شالائیں بنوا سکتے ہیں۔ ہے راج گورو! اراجک

دیش میں سورن کے آبھوشن پہن کر کماریاں شام کے وقت باغیچوں میں نہیں کھیل سکتیں۔ اراجک دیش میں نٹ نرتکوں سے بھرے ہوئے میلے نہیں ہو پاتے۔ اراجک دیش میں بیوپاری ایک استھان سے دوسرے استھان پہ کوئی سامگری نہیں لے جا سکتے۔ اراجک دیش میں یگیہ، تپ، دان اور کوئی پُنیہ کرم نہیں ہو سکتا۔ اپنی اچھا سے جہاں رات ہوئی وہیں سو رہنے والے منی اراجک دیش میں تپ نہیں کر سکتے۔ نہ یوگی یوگ ابھیاس کر سکتے ہیں۔ ہے مہامنی! اراجک دیش میں کوئی آدمی یہ نہیں کہہ سکتا کہ فلاں چیز میری ہے کیونکہ دُشٹ، نیچ اور پاپ برتی والے آدمی لوٹ مار کر چھین لیتے ہیں۔ اراجک دیش میں انسان ایک دوسرے کا ناش کر ڈالتے ہیں، جیسے بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کو نگل جاتی ہے۔ اراجک دیش میں مارے بھئے کے لوگ سفر نہیں کرتے .... چوروں اور ڈاکوؤں کے ڈر سے گئوؤں کا پالن نہیں کرتے۔ ہے راج گورو! راجہ ہی ورن آشرم کو ٹھیک کرتا ہے۔ راجہ کے خوف سے ہی ساری پرجا نیم میں چلتی ہے۔ راجہ ماتا ہے، پتا ہے، راج گورو۔ اس لئے شیگھر ہی ایودھیا کے سنگھاسن کو محفوظ رکھنے کے لئے اس کا انتظام کیجئے ۔

بھرتؔ اور شتروگھن کو بُلانے کیلئے دُوت کو بھیجنا

منتریوں کے ایسی یکت وچن سُن کر وسشٹھ بولے ۔ ہے راجیہ کے شبھ چنتک مہانو بھاؤ! اراجکتا ایک تیز آندھی ہے، جس کے ویگ سے راجیہ ستا سمول اکھڑ جاتی ہے۔ اس لئے جلد ہی بھرت کو ناناکے پاس سے بلانا چاہیئے جو راجہ کی طرف سے نیم پوروک راجیہ کا سوامی گھوشت کیا جا چکا ہے۔ اس لئے چتر دوت اسی وقت تیز چلنے والے گھوڑوں پہ کشمیر جاویں اور اُن دونوں بھائیوں کو یہاں لے آویں۔

پھر سدھارتھ، وجے، جینت اور اشوک نندن ان چاروں دوتوں کو بلوا کر، راج گورو نے آگیا دی کہ شیگھر کشمیر جاؤ اور میری طرف سے بھرت اور شتروگھن کو کہنا کہ تمہارے ساتھ ضروری کام ہے۔ جلدی ایودھیا چلو۔ مت کہنا کہ رام، لکشمن اور سیتا دیش سے نکال دیئے گئے ہیں۔ راجہ کی موت کی خبر بھی مت دینا۔ اور کوئی ایسی بات نہ کرنا جس سے اُن دونوں کو کسی افسوس اور امنگل گھٹنا کی شنکا ہووے۔

راج گورو کا حکم پاکر چاروں دُوت وایو ویگ سے اُڑنے والے گھوڑوں پر سوار ہو کر، مالینی ندی پار کرکے، ہستنا پور ہوتے ہوئے پانچال دیش میں پہونچے۔ اور وہاں سے آگے نرمل جل والی شردنڈا ندی پار کر کے اکشومتی نام ندی کے پار پہونچے جو اکشواکو بنش کی قدیم یادگار ہے۔ پھر بالہیک دیشوں کو پار کرتے ہوئے وپاشا ندی تیر کر کیکیہ راجہ کے گیری برج نامک نگر میں پہونچ گئے ۔

بھرت کا خواب دیکھنا!

جس راتری میں دُوت اُس نگر میں پہونچے اُسی رات بھرت نے ایک بڑا امنگل خواب دیکھا۔ پراتہ کال جاگنے پر اُس خواب کی یاد نے اُنہو شوک اور دُکھ میں ڈبو دیا۔ شوک آتُر ہوتے ہوئے وہ بار بار ٹھنڈی سانس لیتے۔ اُن کا چہرہ اُترا ہوا اور من کسی بات میں نہ لگتا تھا۔ تب اُن کے ایک پریہ متر نے پوچھا کہ متر! آج آپ کے مکھ منڈل پر اُداسی کیوں برس رہی ہے۔ میں آج آپ کو خوش مزاج نہیں دیکھ رہا ہوں۔ اس کا کیا کارن ہے؟ متر کے ایسا پرشن کرنے پر بھرت بولے — ہے سکھے! راتری میں میں نے ایک بھیانک خواب دیکھا ہے۔ جس کی یاد میرے ہردیہ کو اشانت کر رہی ہے۔ میں نے خواب میں اپنے پتا کو سر کے بال کھلے اور پربت سے گرتے گوبر سے لت پت انجلی سے بار بار تیل پیتے اور ہنستے دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ راجہ تل اور چاولوں کو کھاتے ہیں اور جسم پر تیل ملتے ہیں، اس کے بعد میں نے دیکھا کہ سمندر سوکھا پڑا ہے؛ چندرما ٹوٹ کر پرتھوی پر گر پڑا ہے، سیتا کی سواری والے ہاتھی کے دانت ٹوٹ گئے ہیں۔ پربت مالا آپس میں ٹکرا ٹکرا کر چور ہو گئیں ہیں۔ اور اس میں سے ایسا کالا دھواں نکل رہا ہے کہ جس نے آکاش اور پرتھوی کو اندھکار مئے بنا دیا ہے۔ راجہ گدھوں کے رتھ میں سوار ہو کر دکشن دشا کی جانب جا رہے ہیں۔

ہے دوست! خواب کو دیکھ کر میں کسی امنگل اور بڑی افسوس ناک گھٹنا کی کلپنا کرتا ہوں۔ اس پرکار بھرت اپنے متر کو خواب کی گھٹنا سُنا رہے تھے کہ اُسی سمے دُوت وہاں آ پہونچے اور اُنہوں نے راجہ کو پرنام کر کے بھرت کے پرتی کہا کہ ہے کیکئی نندن! گورو وسشٹھ نے آپ کو اپنی کُشلتا کہی ہے۔ اور آپ کو ایودھیا چلنے کے لئے سندیش بھیجا ہے۔ ہے راگھو! بہت ضروری کام ہونے کے کارن ہمیں آپ کو لوانے کے لئے بھیجا گیا ہے۔

مہامنی وسشٹھ کی جانب سے دیئے گئے سندیش کو سُن کر بھرت بولے۔ ہے دُوت پرور! میرے پتا کُشل تو ہیں اور مہاتما رام اور لکشمن تمام خوش ہیں۔ ماتا کوشلیا، سُمترا اور کیکئی سب پرکار سے راضی خوشی ہیں۔

بھرت کے ایسا پوچھنے پر دُوت بولا۔ ہے ایودھیا ناتھ! ایودھیا میں سب پرکار سے کُشل ہے۔ آپ جلدی رتھ کو جوڑیئے، تب بھرت نے اپنے نانا کے پاس جا کر کہا۔ ہے مہاراج! ضروری کام ہونے سے دُوت مجھے لینے آئے ہیں۔ سو آپ مجھے آگیا دیجئے۔ تب کیکئے نے بھرت کا ماتھا چوم کر کہا۔ ہے راگھو! جاؤ، پرماتما تمہارا کلیان کریں۔ میری طرف سے اپنے پتا کی کُشل پوچھنا۔ مہامُنی وسشٹھ اور لکشمن کی بھی کُشل پوچھنا۔

پھر کیکئے راجہ نے بہت سے ہاتھی، انیک پرکار کے سندر مرگوں کی مرگ چھالائیں، بیس کمبل، چیتے کی کھال کے بٹے بٹے کتے، مختلف دیشوں سے حاصل کئے ہوئے سولہ سو گھوڑے، دو ہزار سوورن مدرائیں

اور بہت سے آبھوشن بھینٹ دے کر بھرت کو بڑے آدر سے وِداع کیا۔ تب نانا اور ماما سے وِداع ہو کر رتھ پر چڑھ کر بھرت نے اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ ایودھیا کی طرف پرستھان کیا۔ تنگ اور خوفناک جنگلوں، پربتوں اور ندیوں کو پار کر کے سات راتریوں میں بھرت ایودھیا پہونچے۔ ایودھیا کو دیکھ کر بھرت دُوت سے بولے۔ ہے دُوت ور! آج ایودھیا کے اندر یا مجھے جن شونیہ کیوں ہیں؟۔ نگر میں داخل ہوتے ہی لوگوں کے تیز آوازیں سُنائی پڑا کرتی ہیں، آج وہ سنائی نہیں پڑتیں۔ نگر کی سڑکیں جو اکثر ہاتھی گھوڑوں، اور پالکیوں سے بھری رہا کرتی تھیں آج خالی کیوں ہیں؟ ہے دُوت! میرا ہردیہ آج اچانک بے ہوش ہو رہا ہے۔ اِس پرکار کسی مجہُول شنک سے اُداس ہوا بھرت نگر میں داخل ہوا۔ رتھ جب راج پرشاد پر پہونچا تو اُس نے دیکھا کہ جو رستے دھول سے بھرے ہیں، کواڑوں پر جو سدا گلاب جل سے دھوئے جاتے تھے، مٹی جمی ہوئی ہے۔ کہیں کوئی خوشی کی جھلک نہیں ہے۔ اس سے اُس کے من میں انیک اشبھ شنکائیں پیدا ہوئیں اور وہ رتھ سے نیچے اُتر کر سر جھکائے پتا کے مندر کی طرف اُن کے درشنوں کے لئے چلے۔ پر نتو پتا کو گھر میں نہ دیکھ کر وہ دھرماتما اپنی ماتا کیکئی کے محل میں داخل ہوا۔ پُتر کو آتے دیکھ کیکئی مسکراتی ہوئی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ بھرت نے ماتا کے چرنوں کو چھُوا اور کیکئی نے اُن کا مستک چوم کر گود میں بٹھایا اور اپنے پتا، شوہر اور اپنے بھائی یدھاجِت اور ماما کا کُشل سماچار پوچھ کر بولی۔ ہے تات! نانا کے یہاں سے نکلے تمہیں کتنے دِن ہوئے، لگاتار رتھ میں چڑھے رہنے سے تمہیں کشٹ تو نہیں ہوا، کیکئی کے اس پرکار پوچھنے پر بھرت نے سب کا کُشل کہا، اور پھر ماتا سے پوچھا کہ پتا کہاں ہیں؟ وہ پرایہ اسی محل میں رہا کرتے ہیں، اُن کے درشن کے لئے میں یہاں آیا ہوں۔ میں اُن کے چرن سپرش کروں گا۔ ہے ماتا وہ کہاں ہیں؟ بھرت کے اس پرکار پوچھنے پر راجیہ پراپتی کے آنند میں اپریہ کو پریہ اور اہِت کو ہِت جانتی ہوئی کیکئی نے اُتر دیا۔ ہے بیٹا! بڑے تیج والا تیرا دھرماتما پتا سورگ لوک کو چلا گیا ہے۔ کیکئی کے ان شبدوں کو سُنتے ہی بھرت اس پرکار پیڑِت ہو کر بھومی پر گر پڑا جیسے بجلی کے آگھات سے برکش۔ کچھ دیر بعد جب اسے ہوش آیا، تو ماتا سے بولا۔ ہے امبے! پتا کے ویوگ میں میرا ہردیہ شوک کے اتھاہ ساگر میں ڈوب گیا ہے۔ آج ستیہ وادی، دھرماتما، نیتی مان، پرجا پالک راجہ سنسار سے اُٹھ گیا ہے جو ہمارے کُل کے اور ایودھیا کے دُربھاگیہ کا نشان ہے۔ ہائے! انت کال میں سدا کے لئے جاتے ہوئے اپنے پتا کے میں نے درشن نہیں کئے۔ مجھ سا ابھاگا اور کون ہوگا؟ دھنیہ ہیں رام لکشمن جنہوں نے انت سمے میں پتا کی سیوا کی ہے۔ ہے ماتا! کِس روگ سے پتا کا شریر چھوٹ گیا؟ ہا! اب میں اُس پیارے پتا کو کہاں دیکھوں گا جو بچپن میں دُھول سے لت پت مجھے اُٹھا کر گودی میں بٹھاتے تھے۔ ہے ماتا! دھرماتما رام کہاں ہیں؟۔ جو میرے پتا کے سمان ہیں اور جن کا میں اپنے آپ کو داس سمجھتا ہوں۔ پُتر ویوگ سے دُکھی ہوئے رام

کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ اب میرے وہی ایک آسرے ہیں۔ ہے ماتا! سورگ پرائن کرتے ہوئے میرے پتانے کیا کہا؟ میرے لئے اُنہوں نے کیا سندیش دیا۔ سو میں سُننا چاہتا ہوں۔ روتے ہوئے بھرتا نے جب یہ پوچھا تو کیکئی بولی، بیٹا! تیرے پتا نے کوئی سندیش نہیں دیا، اور وہ پانچ راتری تک ہا رام..! ہا لکشمن! ہا جانکی! اس پرکار دلاپ کرتا ہوا پرلوک کو چلا گیا۔ ہے تاتا! لوہے کے بابندھنوں سے جکڑے ہوئے ہاتھی کے سمان تیرے پتا نے پران دیتے سے کیول اتنا کہا کہ بنیہ وان ہوں گے وہ منشیہ جو رام، لکشمن اور جانکی کو مہابن سے لوٹ کر آنے پر دوبارہ دیکھیں گے۔ کیکئی کے مکھ سے یہ شبد سُن کر بھرت کا مُنھ پالے سے مارے ہوئے کمل کی مانند کملا گیا اور وہ شوک سے پیڑت ہوا ہوا پھر بولا۔ میرا بو جنیہ کوشلیا کے نیتروں کا تارا رام کہاں گیا ہے؟ جس کو یاد کرتے کرتے پتا نے پران دے دیئے۔ بھرت کے ایسا پوچھنے پر چنچل عادت والی اہت کو ہت سمجھتی کیکئی مُسکرا کر بولی۔ ہے بیٹا! بلکل چیر پہن کر تیرا بڑا بھائی لکشمن اور سیتا سمیت بن کو چلا گیا ہے۔ یہ اُتر سُن کر دھرماتما رام کے سداچار کے بارے میں وچار کرتا ہوا بھرت پھر بولا۔ ہے ماتا! کیا رام نے کسی براہمن کی سمپتی چھین لی ہے؟ کیا اُس نے کسی پرائی استری پر بڑی نظر ڈالی ہے؟ کس کارن، ہے ... ! رام بن میں نکال دیا گیا ہے؟ تب کیکئی ... جو اپنے آپ کو بڑی عقلمند اور چالاک، نیز تو تنا تقریر کی مجاہد خیال کرتی تھی۔ خوش ہو کر بولی ــ ہے بیٹا! تیرے بڑے بھائی نے کسی براہمن کی سمپتی نہیں چھینی اور نہ ہی پرائی عورت پر بڑی نظر ڈالی، پر تو میں نے خود اسی کے مکھ سے رام کے ابھشیک کا سماچار سُن کر راجہ سے دو ور مانگے۔ جو انہوں نے سویکار کئے۔ سو پہلے ور سے میں نے تیرے لئے راجیہ لیا، اور دوسرے ور سے رام کو چودہ برس کے لئے بن میں نکال دیا۔ رام کے ساتھ جانکی اور لکشمن اپنی اچھا سے چلے گئے۔ اُن کے چلے جانے پر تیرا پتا اُن کے ولاپ میں روتے روتے چل بسا۔ ہے پُتر! یہ سب کچھ میں نے تیرے بھلے کے لئے کیا۔ اب تو سنگھاسن پر بیٹھ سارے دیش پر راجیہ کر۔ تو شوک مت کر، بلکہ دھیرج سے راجیہ کی باگ اپنے ہاتھوں میں تھام۔ اب تیرے خلاف بغاوت کرنے والا کوئی آدمی نگری میں نہیں رہا۔ گورو وسشٹھ، اور منتریوں کو بلا کر ودھی پورو ک راج مکٹ کو دھارن کر کے پرتھوی کا شاسن کر:۔

بھرت کا کرودھ سے ماتا کو دھکارنا!

پتا کی مرتیو اور بھائیوں کے بن باس کی خبر سُن کر دکھ شوک اور کرودھ سے جلتا ہوا بھرت کیکئی سے بولا۔ ہے پاپنی! تم نے اکشو اکو کل کو کلنک لگا دیا۔ تیری دشٹتا سے پتا کی مرتیو ہوئی، بھائی کو بن باس

ملا اور سارے سنسار میں میری نندا ہوئی۔ تو رگھوکل کے ناش کرنے کے لئے سرجی ہے۔ میرے پتا نے رگھوکل کو جلانے والی اگنی کو بنا وچارے گھر میں رکھ لیا۔ ہے پاپ درشٹی! ستیہ وادی بڑے یش والے ورِدّھ راجہ تجھ کو پراپت کر کے ناقابلِ برداشت دُکھ سے مرتیو کو پراپت ہوئے۔ ہے جڑ بدھی والی! کس کارن تو نے رام کو بن باس دیا۔ بالا شبہ کوشلیا اور سُمترا بھی راجہ کی طرح پتی ویوگ میں مر جائیں گی۔ ہے مُورکھے! دھرماتما رام تو تجھ کو مجھ سے زیادہ چاہتے تھے، اور ماتا کوشلیا تیرے ساتھ بھگنی سمان پیار کرتی تھیں۔ پھر کس کارن تم نے بڑے انرتھ کا کام کیا؟ بے قصور رام، لکشمن اور جانکی کو دیش سے نکال کر بے شرموں کی طرح تو یہاں میٹھی باتیں کر رہی ہے۔ ہے کٹھور ہردیہ! جنہوں نے کبھی دُکھ نہیں دیکھا، اُن ستیہ سنگھ، پتر بھگت رام، لکشمن کو بن میں نکال کر تو کیا پھل پراپت کرے گی؟ ہے دُراچارنی! رام کے بنا میں پل بھر جیو۔ تا نہیں رہ سکتا۔ کیا تو یہ نہیں جانتی؟ میں تو ابھی نیتی مان رام سے سکھشا پراپت کرنے یوگیہ ہوں۔ ہائے! تم نے اتیاچار کیا انرتھ کیا، اور مہا پاپ کیا۔ ہے پاپن! اگر میں نے تیرے پیٹ سے جنم نہ لیا ہوتا تو میں تجھے ابھی تیاگ دیتا ہے کُوٹے! میں تیرا یہ منورتھ پورا نہ ہونے دوں گا اور وِش کھا کر پران دے دونگا یا رام کے پیچھے پیچھے گھومتا بنوں میں پران تیاگ دوں گا۔

ہے پاپ درشٹی! اِکشواکو کے ونش میں بڑا بھائی تخت پر بیٹھتا ہے۔ سناتن سے یہ روایت چلی آئی ہے۔ پھر کس کارن یہ نندت ستی تیرے من میں پیدا ہوئی؟ ہے دُشٹا چارنی! تو راجیہ سے پتت ہو، کیونکہ تیرا ہردیہ پتت ہو گیا ہے۔ اب میں زہر کھا کر پران دیتا ہوں، اور جس پرکار رام کے ویوگ میں تڑپ تڑپ کر پتا نے پران دے دیئے ہیں، اسی پرکار میرے ویوگ میں تو سر ٹپک ٹپک کر پران چھوڑ۔ ہے راکھشسی! تیرا نرک میں باس ہووے۔ کیونکہ تو نے کل کی ہتیا کا گھور پاپ کیا ہے۔ بیکنٹھ میں میرے پتا کے ساتھ تو نواس نہیں کر سکتی۔ کیونکہ تم نے اُسے مہا دُکھ دے کر مار ڈالا اور میرے جیون مارگ میں بھی کانٹے بکھیر دیئے، ہے دُشٹے! لوبھ اور بغض کے بس میں ہو کر یہ جو پاپ تم نے کیا ہے اُس کا پھل مجھے یہ ملا کہ میں پتری دہین ہو گیا۔ رام کی درشٹی سے پتت ہو گیا اور دنیا میں بدنام ہوا۔ ہے پاپ کلنک والی! اس راجیہ سے مجھے کیا مطلب؟ میں تو اب بن میں جا کر اُن بڑے تیج والے بھائیوں کو ایودھیا میں لاؤں گا اور اُن کو سنگھاسن پر بٹھا کر سوئم اُنکے چرنوں میں نواس کروں گا۔ اس پرکار کہتے کہتے بھرت کا کنٹھ آنسوؤں سے رُک گیا، اور وہ وہاں سے اُٹھ کر شترگھن سمیت کوشلیا کے بھون میں گیا۔ وہاں جا کر پتر ویوگ کے ناقابلِ برداشت دُکھ سے مرجھائے ہوئے مکھ والی کوشلیا کے وہ دونوں راج کمار گلے لگے ॥

کوشلیا کے سامنے بھرت کی قسمیں کھانا۔

بھرت اور شتروگھن کے مستکوں کو چُوم کر روتی ہوئی کوشلیا بولی ـــ ہے پُتر! تم نے راجیہ پراپت کر لیا، تیری منو کامنا پوری ہوئی۔ پر نتو میرے پتر رام کو بلکل چیر پہنا کر بن میں نکال دینے سے تیری ماتا کو کیا پھل ملا ـــ؟ اب تو راجیہ کی باگ اپنے ہاتھ میں لے کر شیگھر مجھے بھی بن باس کی آگیا دے کیونکہ میں بھی وہیں جانا چاہتی ہوں، جہاں وہ پرم ویر رام نواس کرتا ہے۔ ہے بھرت! ہاتھی، گھوڑوں، رتھوں اور رتنوں سے بھرا ہوا راجیہ کیکئی نے تیرے لئے پراپت کیا ہے۔ اب تو سُکھ سے اُن کا اُپ بھوگ کر۔ کیونکہ اسکا حقیقی حق دار بن میں چلا گیا ہے۔ اور اب کسی پرکار کے جھگڑے کی اُمید نہیں ہے۔ اتنا کہہ کر سر نیچا کئے کوشلیا ولاپ کرنے لگی۔ کوشلیا کے مکھ سے یہ شبد سن کر بھرت نے ہاتھ جوڑ کر کہا ـــ ہے دیوی! تو مجھ نردوش کو جس کی غیر حاضری میں یہ سب کچھ ہوا، کیوں دوش دیتی ہے۔ میرا تو رام کے ویوگ میں ہردیہ چھلنی ہو رہا ہے، اور میں اُس مہاتما کے بنا ایودھیا کا راجیہ کیا بیکنٹھ کا راجیہ بھی نہ لوں گا۔ ہے ماتا! اگر پُرشوتم رام میری رائے سے نکال دیا گیا ہو تو مجھے پڑھا ہوا شاستر بھول جائے اور میری بُدھی وید ویریت ہو جائے۔ اگر میری مرضی سے رام بن کو گیا ہو تو میں پاپیوں کا داس ہوں۔ ہے ماتا! سوتی ہوئی گئو کو پاؤں سے ٹھکرانے (سوریہ کی طرف منہ کر کے مل موتر تیاگنے سے جو پاپ لگتا ہے) وہ مجھے لگے۔ اگر میری رائے سے رام بن میں نکال دیا گیا ہو۔ ہے کوشلیا! نوکر سے کام کروا کر اس کو تنخواہ نہ دینے والے مالک کا جو حال ہوتا ہے، پاپ لگتا ہے، وہی مجھے لگے اگر میری رائے سے رام کو بن باس ملا ہو، پرجا پالک راجہ سے دروہ کر کرنے والے کو جو پاپ لگتا ہے، پرجا سے ٹیکس لے کر اُس کی رکھشا نہ کرنے والے راجہ کو جو پاپ لگتا ہے، یگیہ کرا کر رشیوں کو دکھشنا نہ دینے سے جو پاپ لگتا ہے، وہ پاپ مجھے لگے اگر میری رائے سے دھرماتما رام بن میں گئے ہوں۔ ہے امبے! یدھ میں پیٹھ دکھانے والے کھشتریوں کو جو پاپ لگتا ہے، وہ مجھے لگے اگر میری مرضی سے رام بن میں بھیجا گیا ہو، ہے ماتا! میری اسی سے مرتیو ہو، اگر رام بن کو میری صلاح سے بھیجا گیا ہو۔ ہے آریہ! گورو کی نندا سے جو پاپ لگتا ہے، متر دروہی کو جو پاپ لگتا ہے، وشواس گھاتی کو جو پاپ لگتا ہے وہ مجھے،..... اگر رام میری صلاح سے بن کو نکالا گیا ہے۔ ہے ماتا! جو گتی جھوٹے آدمی کی ہوتی ہے، جو گتی احسان فراموش کی ہوتی ہے، دُرجن، دُراچاری، دُرآتما اور چھل کرنے والے کو جو پاپ ہوتا ہے وہ پاپ مجھے ہووے اگر دھرماتما رام میری صلاح سے بن میں نکالا گیا ہو، دُشٹ سنتان والے براہمن کو، براہمن کے لئے تیار کئے گئے بھوجن کو، بچھڑے والی گئو کا سارا دودھ دوہنے والے کو، اپنی استری کو تیاگ کر دوسری استری کو چاہنے والے کو، جل کے ہوتے ہوئے بھی پیاسے کو جل نہ دینے والے کو جو پاپ ہوتا ہے، ہے ماتا! وہ پاپ مجھے ہو۔ جو میری صلاح سے رام بن میں بھیجا

گیا ہو۔ اس پرکار سوگندھیں کھاکر، یقین دلاتا ہوا راجکمار بھرت شُورچھت ہو کر کوشلیا کے چرنوں میں گر پڑا۔ تب روتی ہوئی کوشلیانے اُسے اٹھاکر گود میں بٹھالیا۔ اور پھر پیار سے مستک چُوم کر بولی ۔ ہے بیٹا! اس پرکار کی قسمیں کھاکر میرے گھائل ہردیہ کو اور بھی پیڑا دیتے ہو۔ تم سچے ہو، دھرماتما ہو، بلاشبہ تمہارا اس میں کوئی بھی دوش نہیں ہے۔ پرنتو بے ہوش ہوا ہوا بھرت ساری رات انیک اُپچار کرنے پر بھی سچیت نہ ہوا اور اس پرکار وہ دُکھ کی راتری بسر ہوئی ؞

راجہ دشرتھ کا انتم سنسکار

راجہ کی مرتیو اور بھائیوں کے بن باس سے بھرت جی کو مہاشوک کے گہرے سمندر میں ڈوبے دیکھ کر مہارشی وسشٹھ جی بولے۔ ہے راگھو! اس سنسار میں کوئی پرانی بھی مرتیو سے نہیں بچ سکتا۔ یہ جیو انت کال سے جنم اور مرن کے چکر میں پڑا ہوا ہے۔ اس لئے اب تمہارا شوک اور ولاپ فضول ہے۔ ہے بڑے یش والے! اب راجہ کو شمشان بھومی میں لے چلنے کی تیاری کرو۔ تب گورو کی آگیا سے بھرت نے راجہ کا پریت کرم یاد کیا، اور مُردہ جسم کو تیل کے کنڈ سے نکال کر ارتھی پر لٹا دیا۔ اُس سمے بھرت بولے۔ ہے پتا! مجھ اناتھ کو کس کے آسرے پر چھوڑے جاتے ہو، ہائے! دوشی سمجھ کر آپ مجھ سے نہیں بولتے۔ ہے ناتھ! اس ایودھیا پوری کا راجیہ اب کون سنبھالے گا۔ کیونکہ رام بن میں چلے گئے اور آپ سورگ میں جارہے ہیں۔ ہے راجن! آپ کے بنا ایودھیا ایسے ہی شری ہین دکھائی دیتی ہے، جیسے پتی کے مر جانے پر ودھوا استری ؞

بھرت کو اس پرکار ولاپ کرتے اور آنسوؤں کی دھارا بہاتے دیکھ کر مہامنی وسشٹھ بولے۔ ہے تات! اب شوک کو تیاگ دو، اور راجہ کے پریت کرم میں لگاؤ۔ تب بھرت نے ارتھی کو رتنوں سے بھوشت کر کے راجہ کے اگنی ہوتر میں رشیوں اور پروہتوں اور آچاریوں کے ساتھ بیٹھ کر اگنی ہوتر کیا، پھر منتری منڈل نے ارتھی کو اٹھایا۔ ایودھیا نواسی ہزاروں کی تعداد میں ارتھی کے ساتھ روتے چلے، اور آگے سونا چاندی اور رتن لٹاتے ہوئے نگر کے باہر پہونچے۔ سریو تٹ پر چندن۔ گوگل، دیودار وغیرہ کاشٹھو کی چتا بنا کر اس پر راجہ کو سلایا گیا۔ اس سمے کوشلیا وغیرہ رانیاں اور داسیاں کرونچ پکھشی کی طرح بلک بلک کر رونے لگیں۔ روتے ہوئے بھرت نے پھر چتا کو آگ لگائی، اور اس طرح وہ دھرماتما ستیہ کا اوتار، پرنگیا کا دھنی، مہاتما، دشرتھ سورگ لوک کو چلا گیا ؞

بھرت کا رام کو لوٹانے کیلئے بن کو جانا۔

تیرھویں دن پتا کے پریت کرم سے فارغ ہو کر بھرت جب بیٹھا تو سارے درباری اُس کے پاس آئے اور ہاتھ جوڑ کر بولے ــ ہے رگھو! رام اور لکشمن بن کو چلے گئے، اب وہ چودہ برس سے پہلے نہیں آئیں گے۔ راجہ دشرتھ پرلوک سدھار گئے۔ اس لئے اب تم نیائے پوروک ہمارے راجہ ہو۔ کیونکہ ایودھیا کا راجیہ راجہ اپنے جیتے جی تمہارے لئے دے گئے ہیں۔ تب نرلوبھی بھرت نے سب درباریوں کو جواب دیا۔ کہ پتا کے استھان میں بڑا لڑکا ہی سنگھاسن پر بیٹھتا ہے۔ رگھوکل میں یہی ریتی سناتن سے چلی آئی ہے۔ جو اٹل ہے۔ یہ آپ سب بھلی بھانتی جانتے ہیں۔ بنش مریادا پر اور کل دھرم پر ٹھوکر مار کر میں راج سویکار نہیں کر سکتا۔ اس سنگھاسن پر دھرماتما رام ہی وراجیں گے۔ میں بن میں جا کر انہیں لوٹاؤں گا اور خود اُن کے استھان میں چودہ ورش بن میں رہوں گا۔ اس لئے چتورنگی سینا کو تیار کرو۔ کیونکہ مہورت بھر بھی میرے لئے یہاں ٹھہرنا ناممکن ہے۔ بھرت کے یہ وچن سُن کر سارے دربار میں ایک نوین جیون آگیا، لوگوں کی ٹوٹی ہوئی آشائیں پھر سے بندھ گئیں۔ اور وہ خوش ہو کر بولے ــ دھنیہ ہو ہے رگھو! تم دھنیہ ہو۔ تب سڑکیں بنانے والے۔ بھومی کھودنے والے، برکش کاٹنے والے سب پرکار کے کلاکار و مزدور آگے آگے چلے۔ جھاڑ جھنکار برکش پتھر وغیرہ کو کاٹتے چھانٹتے سندر سڑکیں بناتے ہوئے اُنہوں نے ندی نالوں پر پُل باندھے، جل ہین پردیشوں میں پکے کنوئیں اور باولیاں بنائی اور سیناؤں کے پڑاؤ کرنے یوگیہ استھانوں کو سب پرکار کے کھانے پینے کی سامگری سے بھرپور کر کے انیک پرکار کی لتاؤں اور پتاکاؤں سے سُوشوبھت کر دیا۔ اس کے بعد رتھ پر چڑھ کر رام کے درشنوں کے لئے بھرت چلنے کو تیار ہوا۔ سب منتری اور درباری گن اُس کے آگے آگے چلے۔ رتھ کے پیچھے پیچھے کوشلیا، سمترا اور کیکئی سونے، چاندی کے رتھوں پر چڑھ کر چلیں، اور اُن کی رکھشا کے لئے ہاتھی گھوڑے رتھ اور پیادہ سینا میں انیک پرکار کے باجے بجاتی ہوئی بار بار رام چندر کی جے پکارتی، آکاش کو گنجاتی اور پتاکائیں اُڑاتی چلیں۔ چلتے چلتے جب وہ گنگا تٹ پر راجہ گوہ کی نگری شرنگا بیرپور میں پہونچے تو وہاں انہوں نے سُندر شیہ دیکھ کر پڑاؤ ڈال دیا۔ اتنی بڑی سینا کو دیکھ کر بھیلوں کے راجہ گوہ نے اپنے واقف کاروں کو اکٹھا کیا اور کہا کہ دشرتھ نندن رام میرے متر ہیں۔ رام میرے متر اور سوامی ہیں۔ اس لئے تم اسی گھنے جنگل میں جہاں تہاں چھپ کر بیٹھے رہو، اور پانچ سو نوکاؤں میں سو سو استر شستر دھاری سینکوں کو سجائے رکھو، ہے ویرو! اگر بھرت جو راجیہ کا ادھیکاری ہوا ہے، رام کے سمبندھ میں کپٹ ہردیہ والا ہوا تو وہ اپنی سینا سمیت گنگا سے پار کرے گا نہیں تو وہ آج میرے ہاتھوں سینا سمیت مارا جائے گا۔ اس پرکار اپنے واقف کاروں (گیاتیوں) کو تیار کر کے بھرت کے پاس گیا اور نمرتا پوروک

بولا۔ ہے راگھو! اس دیش کو اپنا گھر سمجھو۔ بنا اطلاع کئے آپ اچانک پدھارے ہیں۔ اس لئے میں خاص سواگت نہ کرنے کے کارن معافی مانگتا ہوں۔ ہے راج پتر! آج کی رات یہیں وشرام کیجئے، اور اس داس کا لُودکھا سُوکھا بھوجن سویکار کیجئے۔ بھرتا نے گوہ کے ایسے پریت والے وچن سن کر اُتر دیا۔ ہے نی شاد! میں تمہارے پریم پر خوش ہوا۔ پرنتو میں بھاردواج کے آشرم میں جانا چاہتا ہوں۔ جہاں لکھشمن اور جانکی سمیت رام گئے ہیں۔ ہے بھدر! گنگا کا یہ بن بڑا گھنا ہے اور اجنبی کے لئے مشکل ہے اس کا کچھ پربندھ کیجئے۔ یہ سن کر نی شاد بولا۔ ہے دشرتھ پتر! چنتا نہ کریں۔ میں اور میرے بھیل سینک مارگ دکھاتے آپ کے ساتھ چلیں گے۔ پرنتو میں ہاتھ جوڑ کر پوچھتا ہوں کہ رام کے پاس آپ کا اتنی بڑی سینا لے جا کر ملنا میرے من میں شک پیدا کرتا ہے کہ آپ کی رام کے بارے میں نیت اچھی نہیں ہے۔ نی شاد کے مکھ سے یہ بات سن کر بھرتا کا سر جھک گیا اور اُس نے اُتر دیا۔ ہے بھیل راج! رام میرے بڑے بھائی ہیں اور پتا کے سمان ہیں۔ آپ میرے بارے میں کوئی شک نہ کریں، میں تو انہیں لوٹانے کیلئے جا رہا ہوں۔ یہ دیکھو سب منتری منڈل اور رام لکھشمن کی مائیں، کوشلیا اور سمترا میرے ساتھ ہیں۔ تب خوش ہوا ہوا نی شاد بولا۔ ہے بھرتا! تم دھنیہ ہو۔ پراپت کیا ہوا راج تیاگ دینا سہج نہیں ہے۔ تمہاری کیرتی سنسار میں اٹل رہے گی۔ اس پرکار وارتالاپ کرتے ہوئے راتری ہو گئی اور بھرتا نے ساری سینا سمیت وہاں وشرام کیا۔ پراتہ کال رام کے ویوگ سے دُکھی ہوا بھرتا نی شاد سے بولا۔ ہے بھیل راج! میرے بڑا بھائی راتری کو کہاں سویا؟ اور جانکی نے کہاں وشرام کیا؟ اور وہ پرم پراکرمی لکھشمن کہاں لیٹا؟ انہوں نے کیا کھایا اور کیسے راتری بسر کی؟ تب گوہ نے اُس بڑے انگودی برکھش کے نیچے جا کر بھرتا سے کہا۔ ہے راج پتر! یہ دیکھو، یہ گھاس کا بچھونا لکھشمن نے خود بچھایا تھا۔ اس برکھش کے نیچے تپسوی رام اور جانکی سوئے تھے۔ ہے بھرتا! لکھشمن اُن کی رکھشا کے لئے ہاتھ میں دھنش لے کر کھڑا رہا۔ راتری ادھک ہونے پر میں نے لکھشمن سے کہا کہ تم دن بھر کے تھکے ہو سو جاؤ۔ میں سینکوں سمیت رات بھر جاگ کر آپ کی حفاظت کروں گا۔ پرنتو دھرم کے مقصد کو جاننے والے لکھشمن نے جو اُتر دیا مجھے آیو بھر نہ بھولے گا۔ ہے مہاراج! اس پراکرمی نے کہا کہ دیو اور دانوں کو جیتنے والے تینوں لوکوں کے پوجیہ رام اور جانکی جب گھاس کے بچھونے پر سوئی ہیں تو ہے نی شاد! میں کسی پرکار نیند کا سکھ لے سکتا ہوں۔ بڑے تپ سے راجہ نے اپنے سمان گنوں والے اس پتر روپی رتن کو پراپت کیا ہے۔ ہے بھیل نریش! اس ویوگ میں راجہ ادھک کال تک زندہ نہ رہ سکیں گے۔ اس پرکار اُس ویر لکھشمن نے بنا جھپکی لئے کھڑے کھڑے رات گذار دی تھی۔ پراتہ کال ہونے پر میں نے ہے بھرتا! ...... نانا پرکار کے بھوجن رام کے سامنے رکھے .... پرنتو تپسوی دھرم میں قائم اُس مہاتما نے کیول جل پان کیا اور اُس دن تینوں نے اُپواس رکھا....

نی شاد کے مکھ سے یہ وچن سُن کر بھرت کے نیتروں سے جل کی دھارا بہہ نکلی، اور اُس نے ماتاؤں کو وہ استھان دکھا کر کہا کہ یہاں وہ دھرم دھورین سویا ہے، یہ اُس کے جسم سے مردن کیا ہوا بچھونا ہے۔ ہے دیو! پھول کے سمان کومل سیج پر سونے والا وہ راج پتر کیسے یہاں سویا ہوگا؟ راج محلوں میں سُکھ سے رہنے والی وہ سیتا کس پرکار اس گھاس کی سیج پر سوئی ہوگی۔ بلاشبہ دیو بڑا پربل ہے، جو چکرورتی راجہ کی بہو آج تنکوں پر سوتی ہے۔ یہ تو مجھ سے بڑھ کر ابھاگا کون ہوگا، جس کے نام پر اٹل کلنک لگا۔ کیونکہ پتا کے سمان بھائی کے کشٹوں کا کارن میں ہی ہوں۔ پتا کے سورگ واس ہونے اور رام لکشمن کے بن چلے جانے سے میری حالت اُس آدمی کے سمان ہو گئی ہے، جس کی نوکا بھنور میں ہو، چپّو ہاتھ سے چھوٹ گئے ہوں اور پتوار ٹوٹ گئے ہوں۔ اب میرا راج کے ٹھاٹھ میں رہنا مناسب نہیں ہے۔ آج میں پرتگیا کرتا ہوں کہ آج سے بھومی پر سوؤں گا اور رام کو ایودھیا میں لوٹا کر خود اُس کے استھان پر بن باس بھوگوں گا۔ اس کے بعد وہ شترگھن سے بولا۔ بھیل راج گوہ کو شیگھر بُلا لاؤ۔ گوہ کے آنے پر بھرت نے کہا۔ ہے نی شاد! آپکے اتتھی ستکار سے میں بہت خوش ہوا اور گنگا تٹ پر راتری سُکھ سے بسر کی۔ اب ہم پار جانا چاہتے ہیں۔ تب بھرت کی آگیا سے سینکڑوں نوکائیں کنارے پر لگادی گئیں۔ جس میں سینک لوگ سامگری سمیت پار ہوئے۔ پھر سندر غالیچوں والی انیک پرکار کی دھوجاؤں سے سجی ہوئی نوکا پر ماتاؤں سمیت بھرت بیٹھ کر پار ہوا۔ وہاں سے ساری سینا سمیت چلتے ہوئے بھرت بھاردواج رشی کے آشرم پر پہونچا۔ جسے دیکھتے ہی وہ مہامنی جلدی اُٹھ کر پادھیہ اردھیہ دینے لگے۔ جب دونوں جانب سے کُشل کھیم پوچھی گئی تو بھاردواج بولے۔ ہے بھرت! ایودھیا کا راجیہ کرتے تم یہاں کس کارن سے آئے ہو؟ اتنی بڑی سینا لے کر تیرا آنا ظاہر کرتا ہے کہ رام کے بارے میں تم مشکوک ہو۔ بھاردواج منی کے منھ سے یہ وچن سن کر بھرت نے ہاتھ جوڑ کر اُتر دیا۔ ہے مہامنی! آپ تو سب کچھ جانتے ہیں۔ پھر مجھ پر ایسی شنکا کیوں کرتے ہیں۔ میں تو اُس مہاتما کا داس ہوں۔ کیکئی کے اس کرم کو میں پسند نہیں کرتا۔ میں رام سے کھشما مانگوں گا، اور واپس ایودھیا لے جاکر اُنہیں سنگھاسن پر بٹھاؤں گا۔ تب خوش ہو کر بھاردواج بولے۔ ہے بھدر! رگھوکل کی تم نے لاج رکھ لی۔ پرماتما تمہیں چرنجیو کرے اور تمہارا یش تین لوک میں پھیلے۔ ہے بھرت! تیرا بڑا بھائی لکشمن اور سیتا سمیت چترکوٹ پر نواس کرتا ہے۔ آج کی راتری ادھر ہی وشرام کرو کل پراتہ اُدھر جانا۔

مہامنی کے اتتھی ستکار سے پوجیت ہوا بھرت راتری بھر وہیں وشرام کرتا رہا۔ دوسرے دن بہت سویرے اُٹھ کر ضروریات سے فارغ ہو کر بھاردواج سے بولا۔ ہے مہارشے! اب میں آپ سے چلنے کے لیے آگیا مانگتا ہوں، تب بھاردواج بولے ہے بھرت! پرماتما تیری سہائتا کرے، اپنی ماتا میں تم درشٹی دوش نہ رکھنا کیونکہ پرماتما کی اِچھا کے خلاف کچھ نہیں ہوتا۔ رام کے بن باس سے سنسار کا کلیان ہونے والا ہے۔ دیتہ

دانو اور راکھشسوں کے اتیاچار سے پرتھوی پیڑت ہے، اُن سب کے ناش کے لئے کیکئی کے ذریعہ بھگوان کی جانب سے رام بن کو بھیجے گئے ہیں۔ تب بھرت نے رشی کو پرنام کیا اور ماتا کوشلیا، سُمترا اور کیکئی نے اُن کی پردکشنا کی۔ اس کے بعد بڑی سینا جس میں ورشا رتو کے بادلوں کے سمان ہاتھی اور ہتھنیاں بڑے شور سے چنگھاڑ رہی تھیں۔ انیک پرکار کی دھوجاؤں کو پھیراتی سمندر کی طرح گرجتی اور ہرہراتی آگے بڑھی۔ اُس سینا کے چلنے سے بن کے ہاتھیوں کے جھنڈ بھاگنے لگے۔ سنگھ، چیتے، ہرن، سوّر وغیرہ جیو چاروں طرف خوف زدہ ہوئے ہوئے دوڑے۔ گھوڑوں کے کھروں سے اُڑی ہوئی دھول آکاش میں اس پرکار چھا گئی... مانو ایکا ایک آندھی چڑھ آئی ہو۔ کئی کوس چلنے پر بھرت سینا سمیت مندا کنی ندی کے تٹ پر پہونچا۔ وہاں قدرت کے جلوے دیکھ کر مہارشی وششٹھ سے بولے۔ ہے گورو! مہامُنی بھاردواج نے جو استھان بتایا تھا وہ آ گیا ہے۔ وہ دیکھیے سُونیل میگھ کے سمان بن دکھائی دیتا ہے، اور وہ چترکوٹ پربت ہے۔ جس پر برکش اس پرکار پھول ورشا کر رہے ہیں، مانو پاوس رتو کے میگھ جل کی بوند برسا رہے ہوں۔ رشیوں، منیوں اور تپسویوں کا یہ دیش مجھے بہت سندر لگتا ہے۔ اس لئے سینا کو یہیں ٹھہرا کر کیت چروں کو بھیجو جو رام کے نواس استھان کا پتا لیں۔ مہارشی وششٹھ کی آگیا سے بہت ہی چتور گپت چر نہ جن بن میں چاروں طرف پھیل گئے اور جہاں تہاں رام کی کھوج کرنے لگے۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے انہوں نے بہت دُور آکاش میں آگ کی اُٹھتی مسلسل لپٹوں کو دیکھا۔ تب اُنہوں نے بھرت کو سوچنا دی کہ ہے راجن! وہ دیکھو! پربت کی چوٹی پر دھواں اُٹھ رہا ہے جان پڑتا ہے کہ کوئی آدمی اگنی ہوتر کر رہا ہے۔ بلا شبہ مہاتما رام وہیں ہوں گے یا کوئی دوسرا تپسوی ہون کر رہا ہوگا جس سے رام لکھشمن کا پتہ مل سکتا ہے۔

شری رام چندر جی کا جانکی کو بن کی شوبھا دکھانا

اِدھر شری رام چندر جی بہت دن پربت پر نواس کرتے ہوئے جانکی کی خوشی سے اُسے چترکوٹ کی شوبھا دکھلانے لگے۔ اُس سمے پربت کے شکھر پر کھڑی یہ یوگل جوڑی اندر اور اندرانی کے سمان سندر معلوم ہوتی تھی۔ پربت مالا اور نیل بن کی جانب اشارہ کرتے ہوئے شری رام چندر جی بولے۔ ہے پریہ! اس سندر بن کو دیکھو! جس کی شوبھا دیکھ کر میں راجیہ تیاگ اور بن باس کے دُکھوں کو بھول گیا ہوں۔ آہا! انیک پرکار کے انیک رنگوں والے انیک بولیوں سے پکشی گن اس بن کو سجا رہے ہیں۔ یہ پربت مالا جس کے استھان استھان پر اُٹھے ہوئے سینگوں کو چھونے والے شکھر کس پرکار چاندی سونے اور دوسرے عناصر کی طرح چمک رہے ہیں۔ ہے بھامنی! نانا پرکار کے چمکیلے رنگوں والے رتنوں کی پربھا سے اُنکی چوٹیاں

کِس پرکار دُور سے نیلی، پیلی، دھولی اور کاسنی وغیرہ رنگوں کی دکھائی دیتی ہیں۔ اس گھنے بن میں انیک پرکار کے ہرن، بھالو، چیتے، سنگھ وغیرہ جنتو بھرے پڑے ہیں۔ پرنتو رشیوں، منیوں اور تپسویوں اور یوگیوں کے شانتنامئے جیون سے متاثر ہوئے ہوئے یہ کسی انسان پر حملہ نہیں کرتے۔ اس بن میں جامن، آم انار، شیریں پھل وغیرہ برکش اپنے پھلوں سے اتھیوں کا ستکار کرتے ہیں۔ اور اُن کا پیٹ بھرتے ہیں۔ ہے جنک نندنی! تیرے اور لکشمن کے ساتھ اگر تمام عمر بھی رہنا پڑے تو بھی میں اُداس نہ ہوں گا۔ اس بن باس سے مجھے دو پھل ملے ایک تو میں نے پتا کو کیکئی کے قرض سے مُکت کیا اور دوسرے بھرتا کو راجیہ دے کر خوش کیا۔ ہے پریہ! بن میں رہ کر ہی یوگی اور مُنی ایکانتا میں آتم چنتن کرتے ہیں۔ کام، کرودھ، لوبھ، موہ اور اہنکار سے رہت یہ بن ہی موکش دوار پر پہونچنے کے لئے مارگ ہے، اور وہ دیکھ ہے پریہ! نرمل جل والی مندا کنی ندی، جس کے تٹوں پر اُگے ہوئے پھول والو میں ولاپ کر رہے ہیں۔ جس کے شبھ جل میں منڈل باندھے رشی جن اشنان کرتے ہیں۔ جس کے تٹ ورتی پھول والو میں ہلور لیتے ہوئے بار بار جل میں ڈبکیاں لیتے ہیں، اور جس کے ریتوں پر بیٹھے ہوئے چکوے سکھ مئے سنگیت میں مست ہیں۔ ایسی سندر اور من کو ہرنے والی ندی کو اس نیل بن کو، چترکوٹ کو اور تجھ کو دیکھ کر ہے متعلی! میں ایودھیا کو بھول گیا ہوں۔ اس ندی میں تو میرے ساتھ اشنان کیا کر جس میں پرتی دن یوگی رشی، مُنی تپسوی مجن کرتے ہیں۔ سبھے پریہ! اس بن میں گھومنے والے ہاتھی ہی ایودھیا واسی لوگ ہیں۔ چترکوٹ ہی ایودھیا ہے۔ اور یہ شبھ جل والی مندا کنی ہی انوسریو ندی ہے۔ ایسا سمجھ کر تو میرے ساتھ بن باس کے دن سکھ سے بسر کر۔ اس پرکار جب شری رام سیتا کو بن کا درشیہ دکھا رہے تھے تو اُن ہاتھیوں کا آکاش کو پھاڑنے والا شبد سنائی دینا شروع ہوا، جو خوف سے ڈر کر بن میں چاروں طرف دوڑ رہے تھے۔ چیتو رنگی سینا کا مہان کولاہل (شور) شری رام جی نے سُنا، اور ہاتھیوں کے جھنڈ کو بھاگتے ہوئے دیکھا۔ یہ دیکھ کر شری رام چندر جی نے تیجسوی لکشمن کو کہا۔ ہے سومتر! وہ دیکھ میگھ کے سمان گمبھیر شبد سنائی دے رہا ہے۔ ایسا جان پڑتا ہے کہ کوئی راجہ یا راجکمار بن میں شکار کے مقصد سے آیا ہے۔ اس کا پتہ لینا چاہیئے۔

شری رام چندر جی کی آگیا پا کر سُمترا نندن لکشمن فوراً ایک اُونچے سال کے درخت پر چڑھ گیا، دُور تک نظر ڈالنے سے اُس نے ایک بڑی بھاری فوج ہاتھی، گھوڑوں، رتھوں، اور پیادوں سے یُکت دیکھی۔ جس پر سُندر وردیاں والے دھنش، بھالے، تلواریں اور انیک پرکار کے شستروں سے سجے ہوئے سینک بیٹھے تھے۔ اور سوریہ کی پتاکائیں وایو میں پھہرا رہی تھیں۔ یہ دیکھ کر لکشمن فوراً برکش سے نیچے اُترا، اور جلتے ہوئے نیتروں والا کرودھ سے بولا۔ ہے راگھو! آپ آگ کو جل میں ٹھنڈا کریں اور سیتا کو پربتا کی کندرا میں چھپا دیں، دھنش کو تان کر اپنی رکھشا کے لئے تیار ہو جاویں۔ تب شری رام چندر جی نے پوچھا۔۔۔

ہے ویر! اچھی طرح دیکھ کر بتا کہ یہ کس کی سینا ہے؟ لکشمن جو اس سمے کرودھ سے کانپ رہا تھا نیتروں سے آگ برساتا ہوا بولا۔ ہے مہامتن! کیکئی کا پتر بھرت دھوکے سے چودہ برس کا راجیہ پراپت کر کے اب ہم پر چڑھ آیا ہے۔ بن میں ہمیں اکیلے جان کر سدا کے لئے راجیہ کی ابھیلاشا سے وہ ہمیں اس پرتھوی سے اٹھا دینا چاہتا ہے۔ وہ دیکھو ہے ویر! کووِدار دھوجا والا رتھ پیڑ کے نیچے کھڑا ہے۔ آج میں بھرت کو سمجھوں گا، جس نے یہ سازش... تمہارے خلاف کی ہے۔ آج میں اپنے دبائے ہوئے کرودھ کو دشمنوں پر ظاہر کروں گا، اور اپنے اگنی سمان بانوں سے دشمن کی سینا کو ختم کروں گا، میرے بانوں سے مارے ہوئے ہاتھی، گھوڑوں، اور انسانوں کے مانس کو آج بن کے شوپد نوچ نوچ کر کھائیں گے۔ ہے مانَد! آج بھرت اپنے کرموں کا پھل بھوگے گا۔ اس لئے آؤ دھنش اور کوچوں سے سج کر پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے ہو ویں۔

کرودھ سے کانپتے ہوئے لکشمن کے منھ سے ایسے وچن سن کر شری رام چندر جی نے کہا، ہے سومترے! دھنش تان کر کھڑے رہنے کا یہاں کیا مطلب ہے؟ جب کہ پرانوں سے پیارا بھرت خود آ رہا ہے۔ کیا بھائی کے آنے پر بھائی اس کا کلیجہ چھلنی کر ڈالتا ہے۔ بلاشبہ وہ مجھے بن سے لوٹانے کے لئے آیا ہے۔ ہے لکشمن! بھرت نے آج تک تمہارا کوئی بھی برا نہیں کیا؟ پھر کیسے تم اس کا برا سوچتے ہو، اور میں تو بھائیوں کے لئے ہی راج سکھ چاہتا ہوں۔ بھرت، شترگھن اور تیرے بنا تو میں بیکنٹھ کا راجیہ بھی سویکار نہ کروں گا۔ کیا پھر ایودھیا کا۔ میں اپنے قوتِ بازو سے تین لوکوں کو ختم کر سکتا ہوں۔ پرنتو ادھرم سے ہاتھ بھر بھومی بھی سویکار نہ کروں گا۔ میرے اور بھرت میں کوئی بھید نہیں ہے۔ اس لئے جو کٹھور اور ایوگیہ وچن تم نے بھرت کے پرتی کہے ہیں، وہ حقیقت میں مجھے ہی کہے ہیں۔ بھرت تجھے یہاں آکر مار ڈالے گا، یہ شنکا تیری بے بنیاد ہے۔ کتنی بھی مشکل کیوں نہ ہو، پتر پتا کی ہتیا نہیں کرتا۔ اور بھائی بھائی کے پران نہیں لیتا، رام کے ایسا کہنے پر لکشمن اپنے من میں بہت شرمندہ ہوا اور دکھی من سے بولا۔ ہے مہا بھاگ! اس بڑی سینا میں، میں پتا کا سفید چھتر نہیں دیکھتا۔ اس لئے مجھے بھرت پر شنکا ہو رہی ہے۔ آپ چھما کریں۔ ہتا بدھی سے میں نے ایسے کٹھور وچن کہے ہیں۔

ادھر بھرت نے اپنی سینا کو پربت کے چاروں طرف ٹھہرا کر شترگھن کے ساتھ اس نے رام کے نواس استھان کی جانب پرستھان کیا۔ کچھ دور چل کر انہوں نے بڑی سندر پتوں کی کٹیا دیکھی۔ جس کی دیواروں میں کواڑ لگے ہوئے تھے۔ اسی پرن کٹیر کے پاس برکشوں کے سکندھوں پر رام لکشمن اور جانکی کے چیر لٹکے دکھائی دیئے۔ تب پرسنّ ہو کر بولے۔ ہے شترگھن! اونچے اونچے برکشوں پر یہ چیر ضرور لکشمن نے باندھے ہیں۔ راتری کے اندھکار میں یا مارگ بھول جانے پر یہ چیر بھٹکے ہوئے منشیہ کو کٹیا کا راستہ بتلاتے ہیں۔ وہ دیکھو تپسویوں کے ہون کنڈوں سے اٹھتا ہوا دھواں آکاش کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے۔

یہاں میں پتری بھگت رام کے درشن کروں گا۔ تھوڑا اور چلنے پر اُس نے سندر بیدی کے پاس پتر بھگت رام کو بیٹھے دیکھا۔ کرشن ہرن کا مرگان پہنے بالکل چیر دھارن کئے، سنگھ کے سمان اُونچے کندھوں والے رام کو دیکھ کر بھرت دوڑ کر اُدھر گیا، بھائی کے پیار سے اُس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور کنٹھ رُک گیا۔ بہت کچھ کہنا چاہتے ہوئے بھی کیول "آریہ" اتنا نکل سکا۔ اُس کے آگے شبد مانو ہونٹوں میں چپک گئے اور وہ کچھ نہ بول سکا۔ شوک سنتاپ اور آنند کی پربل ترنگوں نے اُسے بُت کے سمان جامد بنا دیا، اور وہ بلک بلک کر روتا ہوا بھائی کے چرنوں میں گر پڑا۔ یہی دشا شتروگھن کی ہوئی ؛

بھرت اور رام کی گفتگو!

روتے ہوئے بھائیوں کو رام نے پرتھوی پر سے اُٹھایا اور مستک چوم گود میں لے کر پوچھا، ہے تات! سچّی پرتگیا والا پتا کُشل ہے؟ اِکشٹ واکو کل گوروکی پوجا کرتے ہو؟ ہے تات! کیکئی اور کوشلیا اور سُمترا سب پرکار سے خوش ہیں؟ ہے بھائی! سینا، کوش (خزانہ) اور راجیہ کا انتظام تو ٹھیک ہے؟ ہے تات؟ راجہ کے بنا پرجا میں بد انتظامی پھیل جاتی ہے۔ پرنتو میں تمہیں تپسویوں کی طرح جٹا باندھے اور مرگان دھارن کئے دیکھتا ہوں۔ ہے تات! تمہارے یہاں آنے کا کارن جاننا چاہتا ہوں۔

شری رام چندر جی کے ایسا پوچھنے پر بھرت روتا ہوا بولا ـــــ ہے تات! ستیہ کا اوتار دھرم دھورین بڑے پراکرم والا ہمارا پتا سورگ لوک کو چلا گیا ہے۔ ہے بھراتا! میری دُشٹ ماتا نے یہ ایسا مہا پاپ کیا ہے کہ دکھ اور لجا کے مارے میں سنسار میں منہ دکھانے کے یوگیہ نہیں ہوں۔ بلاشبہ کیکئی ودھوا ہوئی اور اب نرک میں گرے گی۔ ہے ناتھ! میں اب آپ کی شرن میں ہوں، ایودھیا کا راجیہ لیکر آپ مجھ ڈوبتے ہوئے کی رکھشا کریں۔ یہ سارا منتری منڈل، تمام درباری گن اور ودھوا مائیں آپ کے یہاں پرارتھنا کرنے آئی ہیں۔ آپ کرپا کریں، اور اصول کے مطابق سنگھاسن پر بیٹھ کر ہماری منوکامنا پوری کریں۔ ہے مہامتن! میں آپ کا چھوٹا بھائی ہوں، داس ہوں، آپ مجھ پر دیا کریں۔" اور بڑے بھائی کو راج نہ دیکر بھرت راجیہ کرتا ہے" اس کلنک سے مجھے بچائیں۔ اتنا کہتا ہوا بھرت پھر بھائی کے چرنوں میں گر پڑا، تب نیتروں سے آنسوؤں کی دھارا بہاتے ہوئے، بھرت کو اُٹھا کر شری رام نے کہا ـــ ہے بھائی! میرے جیسے اُچ کُل میں جنم لئے ہوئے، دڑھ سنکلپ والے برہمچریہ برت کو پورن کئے، کھشتریہ، ستیہ پرائن منشیہ کے لئے راجیہ کے ارتھ دھرم سے گرنا ناممکن ہے۔ ہے شتروُدمن! تجھ میں تو میں کچھ دوش بھی نہیں دیکھتا۔ پھر تم دُکھی اور شرمندہ کیوں ہوتے ہو؟ ہے دیہ! ماتا کیکئی کی

نندا کرنا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ پتا نے اپنی اچھا سے مجھے بن میں بھیجا ہے۔ اور اپنی اچھا سے ہی اُنہوں نے دونوں ور کیکئی کے لئے دیئے ہیں۔ ہے اکھش واکو نندن! جتنا آدر میں پتا کے لئے کرتا ہوں، اُتنا ہی مان میرے من میں کیکئی کے لئے ہے۔ اس لئے اُس کی نندا کر کے تُو میرے من کو سنتاپ نہ دے۔ ہے بھرت! جب پتا اور ماتا نے مجھے بن جانے کی آگیا دی ہے تو کس پرکار میں اُس کی آگیا کو بھنگ کروں۔ اُن کے لئے میں پران بھی تیاگ سکتا ہوں۔ کیا پھر ایودھیا کے راجیہ ..... ہے بھرت! پتا تیرے لئے اپنے ہاتھ سے راجیہ دے گئے ہیں، اور اُسے گرہن کرنا تیرا فرض ہے۔ ہے تات! میرے جیون کے سہارے پتا سورگ چلے گئے ہیں۔ اب ایودھیا سے میرا کیا کام؟ ہا شوک! میرا جیون بیکار ہے۔ جو میں نے سدا کے لئے جاتے پتا کے درشن نہ کئے۔ نہ ہی ان کی سیوا کی اور نہ ہی ان کا داہ سنسکار کیا، تُو اور شترگھن دونوں بھاگیہ وان ہو جو تم نے راجہ کا سنسکار کیا ہے۔ اس پرکار کہتے کہتے رام کی آنکھوں سے آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی۔ اور وہ شوک سے تپا ہوا سیتا کے پاس جا کر بولا۔ پریہ! تیرے سُسر سورگ لوک کو چلے گئے ہیں۔ ہے لکشمن تُو پتری ہین ہو گیا ہے۔ بھرت نے آکر یہ سوچنا دی ہے۔ سُسر کی موت کی خبر سن کر سیتا رونے لگی اور تب سیتا کو دھیرج دے کر رام نے شوک سے پیڑت لکشمن کو کہا۔ ہے ویر! انگودی کا گودا اور میر ملکل چیر لے آ۔ میں سورگ گت پتا کو جل انجلی دوں گا۔ آگے سیتا، پیچھے لکشمن اور پھر شری رام چندر جی تینوں بڑے شوک میں ڈوبے ہوئے مندا کنی ندی کے تیر پر پہونچے اُس نرمل ندی کے کردم رہت تیر پر کھڑے ہو کر انجلی میں جل بھر کر شری رام چندر جی کہا، ہے تاتا! میں آپ کے لئے جل دیتا ہوں، ہے پتا! پتری لوک میں میرا دیا ہوا یہ جل آپ کے لئے بے شمار سُکھ دے گا۔ پھر بھائیوں سمیت انگودی کے گودے کا پنڈ بنا کر اُنہیں کشا پر رکھ کر بولے۔ ہے تات! ہمارے دیئے ہوئے اس بھوجن کو خوش ہو کر کھاؤ۔ اس کے بعد رام لکشمن اور بھرت نیز شترگھن سب استریوں اور منتریوں نے ندی میں اشنان کیا۔ پنڈودک کریہ سے فارغ ہو کر رام چندر جی بھائیوں سمیت اُسی چترکوٹ کے شکھر پر چڑھ گئے اور کُٹیا کے دروازے کھڑے ہو کر، بھرت اور لکشمن کو اپنی بھجاؤں میں تھام کر رونے لگے۔ روتے روتے جب اُن کے من کچھ ہلکے ہوئے تو مہا منی وششٹھ رانیوں کو آگے کر کے شری رام چندر جی کے درشنوں کیلئے چلے۔ آشرم میں پہونچ کر سورگ سے گرے دیوتا کے سمان جٹا منڈل باندھے شری رام چندر جی کو دیکھ وہ سب رونے لگیں۔ ماتاؤں کو دیکھ کر شری رام چندر جی نے آسن سے اٹھ کر اُن کے پاؤں چھوئے۔ روتی ہوئی ماتاؤں نے کومل ہاتھوں سے اُن کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور شریر پر لگی ہوئی دُھول کو پونچھا۔ اس کے بعد لکشمن نے ماتاؤں کی چرن بندنا کی۔ پھر جنک نندنی روتی ہوئی اُن کے چرنوں میں گری۔ اُسے دیکھ کر کوشلیا دکھ سے بیکل ہو اٹھی، اور سیتا کو گلے لگا کر بولی۔ ہائے! میری بہو جس کا سُسر جگت جیتنے والا راجہ ہو، اور جو رام

جیسے پر یہ درشن کی پتنی سو آج وہ اس پرکار بنوں میں بھٹکتی پھرتی ہے۔ ہے جانکی! سونے کے سمان چمکنے والے چاند کے سمان شفاف اور کمل کے سمان کومل تیرے مکھ کو آج دھول نے بھر رکھا ہے اور تیرے کو اداس دیکھ میرا دل پھٹا جاتا ہے۔ اس کے بعد مہاتما بھرت اور مہامنی وششٹھ اور دوسری استریاں و منتریوں سمیت ایودھیا کے خاص خاص پرشوں سمیت رام چندر کے پیچھے بیٹھ گیا اور رات ری راجہ کے شوک میں بسر ہوئی۔ سوریہ نکلنے پر بھرت منتریوں سمیت بھرت منداکنی ندی پر ہون اور سوادھیائے کر کے پھر رام چندر جی کے پاس آیا اور ہاتھ جوڑ کر کہا ہے رگھوکل سوریہ! پرتگیا میں بندھے ہوئے راجہ نے راجیہ مجھے دے دیا۔ وہی راجیہ میں آپ کو دیتا ہوں۔ آپ ایودھیا لوٹ کر اکھنڈ راجیہ پا کر پرتھوی پر شاسن کریں۔ ہے بھائی! میری کمزور بھجائیں اس پربل پربت روپی راجیہ کو نہیں سنبھال سکتیں۔ ہے راجن! یہ سب منتری، نگر کے خاص خاص لوگ، ماتائیں اور شتر گھن سمیت آپ کے پاس یہیں پرارتھنا کرنے آیا ہوں۔ سو آپ اسے سویکار کریں۔ اتنا کہتے کہتے بھرت کے نیتروں سے جل کی دھارا بہنے لگی۔ تب شری رام چندر جی نے اُسے دھیرج دیا اور کہا ہے بھرت! انہیں پتا کے مرنے اور میرے بن باس سے بہت دُکھ ہوا ہے۔ پرنتو اس میں نہ تمہارا، نہ کیکئی کا اور راجہ کا ہی کچھ دوش ہے، یہ سب کچھ پرمیشور کے آدھین ہے۔ انسان کی اچھا اس میں نہیں چلتی۔ انسان اپنے کئے ہوئے کرموں کا پھل ضرور بھوگتے ہیں۔ جو جنمتا ہے، وہ ضرور مرتا ہے، سنیوگ کا انت وئیوگ ہے۔ جیسے پکے ہوئے پھل ایک نہ ایک دن ضرور گرتے ہیں، اسی پرکار انسان بڑھاپے اور موت سے لپٹا ہوا ہے۔ جو دن چلا گیا وہ پھر کبھی لوٹ کر نہیں آتا ہے بھرت! دن اور رات انسان کو اس پرکار کھا رہے ہیں کہ جیسے گرمی سرووَر کے جل کو۔ پتا کے شوک سے کیا، ہے بھرت! تو بھی اور میں بھی گھڑی پل دن رات اور ماس اور برسوں پر پاؤں رکھتے ہوئے مرتیو روپ مہا تیرتھ کی یاترا کر رہے ہیں۔ یہ کال پرانی کے ساتھ ہی بیٹھتا ساتھ ہی چلتا، ساتھ ہی سوتا اور ساتھ ہی کھڑا رہتا ہے۔ جیسے ندی کے پربھاؤ میں آ کر پانی کے بہاؤ میں دو لکڑیاں کچھ وقت کے لئے ایک ساتھ آ کر مل جاتی ہیں، ویسے ہی استری، پتر، بھائی، ماتا، دھن، سمپتی کچھ کال کے لئے مل کر پھر الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ ہے بھرت! سینکڑوں اور ہزاروں ہمارے پوروپرش ایک دوسرے کے پیچھے چلے گئے ہیں اور ہم اُن کے پیچھے چل رہے ہیں۔ پھر شوک کیسا؟ ہے کیکئی سوت! ہمارے پتا ہزاروں دان، تپ، یگیہ اور پنیہ کرم کر کے بیکنٹھ کو گئے ہیں۔ وہ شوک کرنے کے یوگیہ نہیں۔ اس لئے تو ایودھیا جا کر راجیہ کر، کیونکہ پتا نے تیرے لئے یہ آگیا دی ہے، اور میں بھی پتا کی آگیا کا پالن کرتا ہوا بن میں نواس کروں گا۔ ہے بھرت! پتا کی آگیا بھنگ کرنے سے نرک میں باس ہوتا ہے۔ اس لئے تو راجیہ کا تیاگ نہ کر اور جتیندریہ ہو کر ایودھیا پر شاسن کر۔

رام کے مکھ سے ایسے یکتی یکت وچن سن کر بھرت پھر ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے دھرماتمن! آپ کے سمان سنسار میں دوسرا کون ہے؟ آپ نہ سکھ سے سکھی ہوتے ہیں اور نہ دکھ سے دُکھی۔ ہے راگھو! جس وقت یہ ساری

گھٹنا ہوئی اُس وقت میں نانا کے گھر میں تھا۔ میری مُورکھ ماتا نے یہ بُرا کرم کیا جس کو میں پسند نہیں کرتا۔
ہے رگھوکل سوریہ! مہاتما دشرتھ کا پتر اور دھرم کو جاننے والا ہو کر میں کس طرح آپ کے حق کو چھین سکتا
ہوں۔ سو ہے بھراتا! کیکئی کو نرک میں گرنے سے، مجھے کلنک لگنے سے، پرجا کو اراجکتا سے اور ماتا کوشلیا
کو اور سمترا و دوسرے سمبندھیوں کو ویوگ کی آگ میں جلنے سے بچاؤ۔ ہے ناتھ! اچار، دھرم کہاں اور
کہاں یہ جٹا منڈل۔ ہے راجن! پرجا کا پالن کرنا ہی کشتریہ کا دھرم ہے۔ سو آپ اِسی سمے پروہت اور
منتریوں سے راجیہ تلک لیویں۔ ہے رگھوناتھ! ودّیا میں آیو اور دوسری باتوں میں — میں آپ سے
چھوٹا ہوں۔ سو کسی پرکار آپ کے یوگیہ سنگھاسن پر بیٹھ سکتا ہوں۔ اس پرکار آج راج تلک لے کر میری ماتا
کو لوک نندا سے اور پتا کو نرک سے بچائیے، اور اگر آپ میری اس پرارتھنا کو سوئیکار نہیں کرتے تو
مجھے بھی اپنے ساتھ بن میں رہنے کی آگیا دیجئے۔ تب شری رام چندر جی نے جواب دیا، ہے کیکئی سُت!
دیوتا اور راکھششوں کے مہایدھ میں خوش ہو کر پتا نے کیکئی کے لئے دو ور دیئے۔ اُنہوں کو تیری ماتا نے
تیرے لئے مانگ لیا، اور راجہ نے اُسے دے دیا۔ سو پتا کی آگیا سے میں چودہ برس بن میں رہوں گا اور
تو راجیہ بھوگے گا۔ ہے بھرتا! جس پرکار میں اپنی پرتگیا پر اٹل کھڑا ہوں۔ ایسے ہی تجھے بھی راجہ کی آگیا کا
پالن کرنا چاہیئے۔ سو تو شاسن کی باگ ڈور ہاتھ میں لے کر شیگھرا اپنے پتا کو رِن (قرض) سے مُکت کر دو اور ماتا
کو خوش کرو۔ ہے ویر! ایودھیا جا کر پرجا کو دھیرج دے، میں بھی اب ڈنڈک بن میں داخل ہوں گا۔
اب تُو انسانوں سے بسے ہوئے نگروں کا راجہ ہے اور میں انیک پرکار کے جنتوؤں سے بھرے ہوئے
بن کا راجہ ہوں۔ بنش پرمپرا سے چلا ہوا سفید چھتر تیرے سر پر جھومے گا اور برکھش اپنی چھتریوں سے مجھ
پر چھایا کریں گے۔ بدھی مان شتروگھن راجیہ کاریہ میں تجھے سہائتا دے گا اور لکھشمن میرا ساتھی ہوگا۔ ہے بھرت!
ہم چاروں بھائی اِس پرکار ستیہ مارگ پر چلتے ہوئے پتا کو رِن سے چھڑا دیں گے۔ اتنا کہہ کر دھرمیہ دھورین
منوہی شری رام چندر جی چُپ ہو گئے اور اس موقعہ پر راجہ کے منتری جابالی نے جو بولنے میں بڑا ہوشیار
تھا، کہا کہ ہے رام! اِس سنسار میں کوئی کسی کا سمبندھی نہیں ہے۔ بھائی، بندھو، ماتا، پتا، پتر اور استری
سب اپنے کرموں سے اِس سنسار میں آتے ہیں اور اپنا اپنا سوارتھ نکال کر چلے جاتے ہیں۔ یہ دُنیا تو
یاتریوں کے آرام کے لئے ایک سرائے ماتر ہے۔ یہاں جس پرکار سُکھ ملے ویسا کرنا چاہیئے۔ اور ان چھوٹے
سمبندھوں میں پھنس کر اپنے آپ کو نشٹ کرنا بدھی مان پرش کا کام نہیں ہے۔ ہے رام! پتر رِن کے
اس چھوٹے وچار کو چھوڑ کر راجیہ کو سوئیکار کر۔ دشرتھ چلا گیا اور سب لوگ اپنے اپنے پتھ پر چلتے جائیں گے۔
تم کیوں بے ارتھ اتنا دُکھ سہن کرتے ہو۔ ہے راجن! نہ کوئی پرلوک ہے، نہ سورگ ہے، نہ وید ہے، نہ
شاستر ہے، نہ کوئی کرموں کا پھل دینے والا ہے۔ جو کچھ تیرے سامنے، یہی ہے۔ پرلوک کے چھوٹے وچار

سے اس لوک کو دُکھ سے بنانا اور اگلے جنم کے جھوٹے وچار سے اس جنم کو کانٹوں سے بھر لینا راج پتروں کے لئے مناسب نہیں ہے۔

جاوالی کے اِن وچنوں کو سُن کر دھرم پر وشواس رکھنے والے وید اور شاستروں کے بھگت، اور پرمیشور کے انویائی شری رام بولے۔ ہے جاوالی! تم نے میرے ہت کے لئے جو وچن کہے ہیں، وہ حقیقت میں اہت روپ ہیں۔ پنیہ سے گھرے ہوئے مریادا ہین ناستک انسان کا سنسار میں کوئی آدر نہیں کرتا۔ ہے منتری! سداچار کے سامنے دھن سمپتی تچھ ہے۔ بااخلاق انسان ہی انسان کہلانے کے قابل ہے۔ چرتر سے ہی آدمی کا کل، سبھاؤ اور گُن پرکھا جاتا ہے۔ اگر میں آریہ، وید شاستر کا ماننے والا ہو کر وید انوکول آچار کو چھوڑ دوں، تو آج ہی لوگ پاپی، چرتر ہین، دوارا چاری اور تپت ہو جائیں گے۔ کیونکہ راجہ کے پیچھے ہی سب لوگ چلتے ہیں۔ جیسا راجہ ہوتا ہے، ویسی ہی پرجا ہوتی ہے۔ رشی اور دیوتا ستیہ کا ہی آدر کرتے ہیں۔ ستیہ پر چلنے سے ہی موکش پراپت ہوتا ہے۔ یہ سنسار ستیہ کے آسرے پر کھڑا ہے۔ جھوٹے آدمی سے سنسار ایسے ڈرتا ہے جیسے سانپ سے۔ ستیہ ہی پرم دھرم ہے، ستیہ سے بڑھ کر کچھ نہیں۔ اس لئے میں تمہارے اناریہ، استیہ اور ادھرم و نرک کو لے جانے والے وچنوں کو سویکار نہیں کر سکتا۔ ہے جاوالی! نہ لوبھ سے، نہ موہ سے اور نہ کسی اور پرکار سے میں پتا کی آگیا بھنگ کر سکتا ہوں۔ میں نے پتا کے سامنے بن جانے کی پرتگیا کی ہے، اور اُس سمے ماتا کیکئی خوش ہوئی تھی۔ اب اُس پرتگیا کو میں کیسے توڑ سکتا ہوں۔ سو میں اپنے وچن پر اٹل رہ کر چودہ برس بن میں رہوں گا۔ پھل پھول اور کند مول کھاؤں گا۔ جتیندریہ، نشچھل، نش کپٹ اور آستک بھاؤ سے بن باس کے دن پورے کروں گا۔ ہے جاوالی! ساری آیو میں میرے پتا نے ایک بھی ایسا کام نہیں کیا، جس سے اُس کی نندا ہو، پرنتو میں اُن کے اس کرم کی نندا کرتا ہوں کہ تم ایسے ناستک کو اُنھوں نے منتری پد دیا۔ جس کے تم یوگیہ نہیں ہو۔ رام کے مُکھ سے ایسے وچن سُن کر ڈرا ہوا ہاتھ جوڑ کر جاوالی بولا۔ ہے رگھوناتھ! میں ناستک نہیں ہوں پرنتو بھرت کے بار بار کہنے پر لوٹانے کے لئے میں نے یہ بات کہی ہے۔ کیونکہ کوئی اُپائے باقی نہ تھا۔

شری رام چندر جی جب بار بار بھرت کے پرارتھنا کرنے پر بھی ایودھیا لوٹنے کو تیار نہ ہوئے تو وہ نیتروں میں آنسو بھر کر بولا۔ میں نے پتا سے راجیہ نہیں مانگا۔ نہ ہی ماتا کو ایسا کرنے کے لئے کہا ہے، اور نہ ہی اس گھٹنا کا مجھے کچھ گیان ہے۔ پھر نہ جانے کیوں مجھے اس کلنک سے نہیں بچایا جاتا۔ اس وشال راجیہ کی میں رکھشا نہیں کر سکتا۔ ساری پرجا تمہاری پرتیکشا میں اس پرکار بیاکل ہو رہی ہے جیسے کھیتی ہر کسان بادل کی پرتیکشا میں۔ ہے رگھونندن! سنسار کو پالن اور مریادا میں رکھنے کی طاقت مجھ میں نہیں ہے۔ سو آپ مجھ پر، میری ماتا پر اور سارے لوک پر دیا کریں، اور ایودھیا لوٹیں۔

اتنا کہتے کہتے بھرت دھرماتما رام چندر جی کے چرنوں میں گر پڑا اور روتا ہوا بار بار پرارتھنا کرنے لگا کہ واپس چلو۔ بھرت کو روتا دیکھ کر شری رام چندر جی کے نیتروں میں بھی آنسو آ گئے۔ انھوں نے اُسے اُٹھا کر گود میں بٹھایا اور پھر میٹھی بانی سے کہا۔ ہے بھرتا! راجاؤں کے پُتر جنم سے ہی شاسن کرنے کی یوگیتا رکھتے ہیں۔ بال سوریہ بھی پرکاش ہین نہیں ہوتا۔ تُو تو رگھوکل کی دھرماتما سنتان ہے، سوارتھ رہت ہو کر تُو شاسن کرنے قابل ہے۔ سو تُو ایودھیا میں جا کر شاسن کر، راج بھگت اور نیتی نپُون منتری تیری سہائتا کریں گے۔ ہے سُلکشنہ! چندرما سے چاندنی دُور ہو جائے، ہمالیہ پربت برف سے خالی ہو جائے، سمندر اپنی مریادا کو چھوڑ دے، یہ ہو سکتا ہے، پرنتو میں اپنی کری ہوئی پرتگیا کو نہیں چھوڑ سکتا۔ ہے بھرت! ماتا کیکئی نے جو کچھ کیا ہے، اس کو بھگوان کی اچھا سمجھنا اور اُس کی عزّت کرنا۔ تب بھرت ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے تات! یہ راجیہ آپ کا ہے، میں اسے نہیں لے سکتا، پرنتو اگر آپ پتا کی آگیا پالن کرنا چاہتے ہیں تو میں بن میں رہوں گا، اور اس پرکار اپنے پتا کو ماں کے رِن سے مُکت کروں گا۔

بھرت کے یہ پیار بھرے وچن سُن کر شری رام چندر جی منتریوں اور پُورباسیوں کی جانب دیکھ کر بولے کہ میرے پتا مہاراج دشرتھ نے جو کچھ کر دیا نہ میں اُسے اُلٹ سکتا ہوں اور نہ بھرت اُلٹ سکتا ہے۔ بن میں نواس کرنے کی مجھے آگیا ہوئی ہے، نہ کہ بھرت کو۔ ماتا کیکئی نے جو کچھ کہا ہے وہ اُچت ہے۔ اور پتا نے جو کچھ کیا وہ بھی اُچت ہے۔ بھرت ماتا، پتا اور گورو کی آگیا کرنے والا اور سچا پرتگیا والا پری شری دھیرویر اور تمام صفتوں سے مالامال ہے۔ وہی راجیہ کرے اور پتا کو رِن سے مُکت کرے ؂

رام چندر جی کی کھڑاؤں لے کر بھرت کا لوٹنا۔

بھرت اب بار بار شری رام چندر جی کو راجیہ کرنے کی پرارتھنا کرتا ہے اور رام اُسی پرکار اپنی ستیہ پرتگیا پر کھڑے اُس سو کیکار نہیں کرتے۔ بڑے تیج والے ان دونوں بھائیوں کے یہ اُدارتا، تیاگ اور دھرم بھاؤ دیکھ کر سب رشی مُنی اور پرجا کے لوگ حیران ہیں۔ آخر میں کوئی اُپائے نہ دیکھ کر بھرت اداس ہو کر بولا۔ ہے بھائی! یہ راجیہ آپ کا ہے، پرنتو آپ اپنی پرتگیا پر اٹل کھڑے ہیں۔ اس لئے آپ اپنی چرن پادوکا (کھڑاؤں) دیجئے۔ انہیں کو میں سنگھاسن پر رکھوں گا۔ اور خود ایودھیا سے باہر رہ کر ایودھیا کی سیوا کروں گا۔ ہے تات! جب تک آپ لوٹ کر نہ آئیں گے، میں جٹا باندھوں گا، پھل پھول کھاؤں گا اور برہمچاری رہوں گا۔ بلکل چیر پہنوں گا اور چودھویں برس کے آخری دن اگر تم نہ آئے تو میں پرتگیا کرتا ہوں کہ آگ میں کُود کر پران دے دُوں گا۔

تب شری رام چندر جی نے "تتھا استو" کہہ کر اُسے گلے سے لگایا اور اپنی چرن پادوکائیں دے دیں۔ اور پھر شتروگھن کو گلے لگا کر بولے کہ ہے تات! ماتا کیکئی کا اپمان نہ کرنا۔ وہ میری بھی ماتا ہے اور تیری بھی ماتا ہے۔ تجھے میری اور سیتا کی قسم، اس بات کو نہ بھولنا۔ اس کے بعد ماتا کوشلیا کو اور سمترا کو نمسکار کر کے انہیں دھیرج دیا اور پھر گوروؤں کو نمستے کر کے وہ دھیر ویر وکرمی مہاتما ستیہ وادی رام سب کو وداع کر کے اپنی کٹیا میں چلے گئے ۔

بھرت کا ایودھیا میں لوٹنا۔

بھائی کی چرن پادوکائیں سر پر دھارن کر کے بھرت شتروگھن سمیت رتھ پر سوار ہوا۔ منتری راج ماتائیں اور پورواسی لوگ سینا سمیت اس رتھ کے پیچھے پیچھے چلے اور تین راتری میں ایودھیا پہونچے۔ ماتاؤں کو محل میں بھیج کر وہ مہاتما گورو وسشٹھ سے بولا۔ ہے گورو! حقیقت میں اس راجیہ کے سوامی مہاتما رام ہیں۔ پرنتو اب اُن کی چرن پادوکائیں راجیہ کریں گی۔ میں نگر سے دُور نندی گرام میں چودہ برس نواس کروں گا ...... اور وہیں پر راجیہ کاریہ کرتا ہوا بھائی کے ویوگ کا دکھ سہوں گا۔ اتنا کہتے ہی وہ اُسی رتھ پر سوار ہو کر منتریوں سمیت نندی گرام پہونچا۔ وہاں چرن پادوکائیں سر سے اُتار کر سنگھاسن پر رکھا۔ اور منتریوں کو بولا کہ یہ چرن پادوکائیں رام کے پرتی ندھی کے روپ میں راجیہ کریں گی۔ اس پر سفید چھتر کی چھایا کرو۔ میں رام کے آنے تک اُن کا کام کروں گا، اور اسی پرکار وہ مہاتما بھرت چرن پادوکائیں سنگھاسن پر رکھ کر سارا راجیہ کاریہ کرنے لگا ۔

اتری رشی کا آشرم!

بھرت کے چلے جانے پر شری رام چندر جی کا چت اُداس ہو گیا اور وہ لکشمن کے پرتی بولے۔ ہے دیور! اب میرا چت یہاں نہیں لگتا۔ کیونکہ ماتائیں، منتری گن، پورواسی اور بھرت شتروگھن یہاں مجھ سے بھینٹ کر کے گئے ہیں۔ اُن کی یاد میرے دل پر نقش ہو گئی ہے۔ اور بھرت کی سینا کے ہاتھیوں اور گھوڑوں کی دُور تک پھیلی ہوئی لید سے یہ استھان گندہ بھی ہو گیا ہے۔ سو اب کسی اور استھان پر چلنا چاہیئے۔ ایسا نشچہ کر کے رام لکشمن سیتا سمیت وہاں سے اتری رشی کے آشرم کی جانب روانہ ہوئے۔ جٹا منڈل دھارن کئے ہوئے شانت روپ برہم رشی کو دیکھ کر انہوں نے پرنام کیا۔ منی جی نے بھی پادھیہ، اردھیہ وغیرہ

دے کر پتروں کے سمان اُن کا ستکار کیا۔ اُس کے بعد منی نے اپنی دھرم چارنی بردھاتپنی انسویا سے کہا۔ ودیہہ راج کی پُتری تمہارے آشرم میں پدھاری ہیں۔ ان کا آدر ستکار کرو۔ رشی کے ایسا کہنے پر شری رام جی نے سیتا کی جانب دیکھ کر کہا۔ ہے راج کماری! ماتا کے سمان پریم رکھنے والی مہا بھاگا انسویا کے پاس جاؤ۔ پتی کی آگیا پاکر سیتا تپسونی انسویا کے پاس گئی۔ جس کے کیش بڑھاپے سے سفید ہو چکے تھے، اور جو والو سے پریرت کیلے کے پتے کی طرح کانپ رہی تھی۔ ماتا انسویا کے پاس جا کر سیتا نے کہا۔ ہے دیوی! جنک کی پتری سیتا آپ کو پرنام کرتی ہے۔ سیتا کے نمر وچنوں کو سن کر انسویا نے آشیرواد دے کر کہا میں بہت خوش ہوئی، ہے بھامنی! راج محلوں، داسی داسیوں سب پرکار کے آرام اور عیش و سکھوں، سمبندھیوں اور اپنے مان کو تیاگ کر جو تو پتی کے پیچھے پیچھے آئی ہے اس کرم سے تم نے تینوں لوکوں کو جیت لیا ہے۔ ہے سُندری! جو استری اپنے پتی سے، چاہے وہ نگر میں ہو، بن میں ہو، سُندر ہو، کروپا ہو، پیار کرتی ہے سورگ اور بکینٹھ اُس کے چرنوں میں آکر پڑتا ہے۔ ہے جانکی! سُوشیل استریوں کا پتی ہی پرم دیوتا ہے۔ چاہے وہ کرودھی ہو، نردھن ہو، یا کالی ہو۔ ہے راج پتری! بہت وچار کرنے کے بعد میں انت میں اس نتیجہ پر پہونچی ہوں کہ استریوں کے لئے اس لوک میں اور پرلوک میں پتی کے سمان کوئی دوسرا نہیں ہے۔

ہے سیتے! کٹھن تپسیا جس پرکار انسان کو سورگ میں لے جاتی ہے۔ اُسی پرکار پتی اپنے بل سے استری کو سورگ کا سا سکھ دیتا ہے۔

ہے جانکی! جو استری اپنے پتی کے گنوں میں دوش دیکھتی ہے۔ اور پتی کو اپنے وش میں کرنے کے کارن روز جھگڑا کرتی ہے، اور فضول اِدھر اُدھر گھومتی رہتی ہے وہ اسی لوک میں اپیش کو پراپت کرتی ہے، اور مر کر نرک میں جاتی ہے۔ ہے جانکی! تو شبھ اشبھ کرموں کو جاننے والی ہے اور شاستر ریت اور سداچار کی انوگامن ہو، بلا شبہ تم نے بکینٹھ کو جیت لیا اور لوک میں اپنی کیرتی سے دشوں دشاؤں میں اُجالا کر دیا ہے۔ میں پرماتما سے یہی مانگتی ہوں کہ تیری بدھی کو ایسا ہی نرمل بنائے رکھے، اور تو سدا اچھے چرتر والی، پتی پرائن ہو کر اسی پرکار اپنے سوامی کی سیوا میں تت پر رہے۔

انسویا کے اس پرکار اُپدیش دینے پر سیتا نے مُسکرا کر اُتر دیا کہ آریہ نے جو کچھ مجھے اُپدیش دیا ہے وہ ستیہ ہے پرنتو میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ پتی استری کا گورو ہوتا ہے اور بن میں آتے سمے میری ساس نے جو سکھشائیں مجھے دی تھیں وہ بھی بھولی نہیں ہوں، اور اُس کے پہلے میری ماتا نے شادی پر جو اُپدیش مجھے دیا تھا، وہ سب میرے ہردیہ پر لکھا ہوا ہے۔ ہے ماتا! تپسونی ساوتری نے جس پرکار سے لوک میں مہان کیرتی پراپت کی ہے اور جس پرکار تو بھی سورگ کو ہاتھ میں لئے بیٹھی ہے، اُسے میں نے اپنے روم روم میں دھارن کیا ہوا ہے۔

دے کر پترؤں کے سمان اُن کا ستکار کیا۔ اُس کے بعد منی نے اپنی دھرم چارنی بردھا تپنی انسویا سے کہا
ودیہہ راج کی پُتری تمہارے آشرم میں پدھاری ہیں۔ ان کا آدرستکار کرو۔ رشی کے ایسا کہنے پر شری رام
جی نے سیتا کی جانب دیکھ کر کہا۔ ہے راج کماری! ماتا کے سمان پریم رکھنے والی مہا بھاگا انسویا کے پاس جاؤ۔
پتی کی آگیا پا کر سیتا تپسوِنی انسویا کے پاس گئی۔ جس کے کیش بڑھاپے سے سفید ہو چکے تھے، اور جو وایو سے
پریرت کیلے کے پتے کی طرح کانپ رہی تھی۔ ماتا انسویا کے پاس جا کر سیتا نے کہا۔ ہے دیوی! جنک کی
پتری سیتا آپ کو پرنام کرتی ہے۔ سیتا کے نمر وچنوں کو سن کر انسویا نے آشیرواد دے کر کہا میں بہت
خوش ہوئی، ہے بھامنی! راج محلوں، داسی داسیوں سب پرکار کے آرام اور عیش و سکھوں، سمبندھیوں
اور اپنے مان کو تیاگ کر جو تو پتی کے پیچھے پیچھے آئی ہے اس کرم سے تم نے تینوں لوکوں کو جیت لیا ہے۔
ہے سُندری! جو استری اپنے پتی سے، چاہے وہ نگر میں ہو، بن میں ہو، سُندر ہو، کروپا ہو، پیار کرتی ہے
سورگ اور بیکنٹھ اُس کے چرنوں میں آ کر پڑتا ہے۔ ہے جانکی! سُوشیل استریوں کا پتی ہی پرم دیوتا ہے۔
چاہے وہ کرودھی ہو، نردھن ہو، پاتالی ہو۔ ہے راج پتری! بہت وچار کرنے کے بعد میں انت میں اس نتیجہ
پر پہونچی ہوں کہ استریوں کے لئے اس لوک میں اور پرلوک میں پتی کے سمان کوئی دوسرا نہیں ہے۔

ہے سیتے! کٹھن تپیا جس پرکار انسان کو سورگ میں لے جاتی ہے۔ اُسی پرکار پتی اپنے بل سے
استری کو سورگ کا سا سکھ دیتا ہے۔

ہے جانکی! جو استری اپنے پتی کے گنوں میں دوش دیکھتی ہے۔ اور پتی کو اپنے وش میں کرنے کے
کارن روز جھگڑا کرتی ہے، اور فضول اِدھر اُدھر گھومتی رہتی ہے وہ اسی لوک میں اپمان کو پراپت
کرتی ہے، اور مر کر نرک میں جاتی ہے۔ ہے جانکی! تو شبھ اشبھ کرموں کو جاننے والی ہے اور شاستر بہت اور
سداچار کی انوگامن ہو، بلاشبہ تم نے بیکنٹھ کو جیت لیا اور لوک میں اپنی کیرتی سے دشوں دشاؤں
میں اُجالا کر دیا ہے۔ میں پرماتما سے یہی مانگتی ہوں کہ تیری بُدھی کو ایسا ہی نرمل بنائے رکھے، اور تو سدا
اچھے چرتر والی، پتی پرائن ہو کر اسی پرکار اپنے سوامی کی سیوا میں تت پر رہے۔

انسویا کے اس پرکار اُپدیش دینے پر سیتا نے مُسکرا کر اُتر دیا کہ آریہ نے جو کچھ مجھے اُپدیش دیا ہے
وہ ستیہ ہے پرنتو میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ پتی استری کا گورو ہوتا ہے اور بن میں آتے سمے میری ساس
نے جو شکھشائیں مجھے دی تھیں وہ بھی بھولی نہیں ہوں، اور اُس کے پہلے میری ماتا نے شادی پر جو اُپدیش
مجھے دیا تھا، وہ سب میرے ہردیہ پر لکھا ہوا ہے۔ ہے ماتا! تپسوِنی ساوتری نے جس پرکار سے لوک میں
مہان کیرتی پراپت کی ہے اور جس پرکار تو بھی سورگ کو ہاتھ میں لئے بیٹھی ہے، اُسے میں نے اپنے
روم روم میں دھارن کیا ہوا ہے۔

سیتا کے ان وچنوں سے خوش ہو کر انوسویا نے اسکے مستک کو چوما اور خوش ہو کر بولی۔ ہے بیٹی! جو تیری اچھا ہو سو ور مانگ، پرماتما کی کرپا سے میں تیری کامنا پورن کرنے میں سمرتھ ہوں۔ بن میں تو اس کرنے والی تپسونی ہو کر راجاؤں کی کامنا پورن کرنے میں سمرتھ ہے، اس بات کو جان کر سیتا کو بے حد حیرانی ہوئی۔ وہ دھیرے سے مسکرا کر بولی۔ یہ سب کچھ آپ کا ہی ہے۔ سیتا کے اس وچن سے اور بھی خوش ہو کر انوسویا نے کہا۔ ہے جانکی! تو سدا سہاگن رہ، میں تمہیں دویہ پھولوں کی مالا جو کبھی نہ کمہلائے گی، اور یہ دویہ کپڑے جو کبھی میلے ہوں گے اور نہ پھٹیں گے اور یہ سوگندھت اُبٹن دیتی ہوں۔ یہ تیرے یوگیہ ہیں۔ ہے پتری! ان کو تو یہاں پر ہی دھارن کر۔ تب سیتا نے اُن کپڑوں، مالا اور بھوشنوں کو دھارن کیا اور انگ راگ لگایا۔ تب اس کے بعد انوسویا کے چرنوں پر مستک نوا کر شری رام چندر جی کے پاس گئی اور اُن سب اُپہاروں کی بات کہہ سنائی۔ سیتا کے اتنے بڑے ستکار کو دیکھ کر شری رام اور لکشمن بے حد خوش ہوئے۔ سندھیا اُپاسنا ہونے پر رام اور لکشمن نے تپسویوں کے ساتھ مل کر سندھیا اُپاسنا کی، اور جانکی انوسویا کے پاس جا کر آرتی اُپاسنا کرتی رہی۔ اس کے بعد انوسویا جانکی کے من کو بہلانے کی غرض سے بن کی راتری کا ذکر کرتی ہوئی بولی۔ ہے سیتے! دیکھو! سوریہ ڈوب رہا ہے۔ اور راتری دھیرے دھیرے گہری ہو رہی ہے۔ دن بھر چوگے کے لئے اُڑتے پکھشی جہاں تہاں سندھیا کال جان کر اپنے اپنے گھونسلوں میں آ گئے ہیں۔ یہ میٹھا شور اُنہیں کا سنائی دے رہا ہے۔ وہ دیکھو بن واسی تپسوی لوگ ندی میں اشنان کر کے بھیگے کپڑوں کو ہاتھوں میں لئے جل کلش اٹھائے کٹیا کی جانب آ رہے ہیں۔ اُوپر کی طرف اگنی ہوتر کے اٹھتے ہوئے دھوئیں سے آکاش کی شوبھا شیام کبوتر کے کنٹھ کی سی ہو رہی ہے۔ وہ دیکھو دُور استھان پر کھڑے برکش اندھیرے میں کیسے گھنے دکھائی دیتے ہیں۔ اور تپوبن کے مرگ راتری بسر کرنے کے لئے کس پرکار ہون کی ویدیوں کے پاس آ کر بیٹھ گئے ہیں۔ ہے جانکی! یہ دیکھو کس پرکار آکاش ستاروں سے جگمگانے لگا ہے، اور پورے چندرما نے کس پرکار اُدے ہوتے ہی سارے بن کو روشن کر دیا ہے۔ ہے راج کماری! اب تم اپنے پتی کی سیوا کرو۔ تب انوسویا کے کتھن سے سیتا شری رام کے پاس چلی گئی، اور اس پرکار بڑے سکھ سے یہ راتری بسر ہوئی۔

پراتہ کال سندھیا اُپاسنا سے فارغ ہو کر شری رام چندر جی آگے چلنے کو تیار ہوئے۔ اُس سمے رشی منی اور تپسویوں نے اُنہیں وداع کرتے ہوئے کہا، ہے کرتکتیہ! ان بنوں میں بڑے بھیانک اُپدروی راکھشش رہتے ہیں، اور اتنے بھیانک اجگر و سانپوں کا یہاں نواس ہے کہ انسان کا خون پی لیتے ہیں۔ ان راکھشسوں اور سانپوں نے انیک تپسویوں کو غافل دیکھ کر کھا لیا ہے۔ آپ ان راکھششوں کو مار کر ہماری رکھشا کریں۔ تپسویوں کی اس پرارتھنا کو سویکار کر کے شری رام چندر جی سیتا اور لکشمن کو ساتھ لے کر اُس مہا بن میں ایسے داخل ہوئے مانو سوریہ میگھ منڈل میں داخل ہوتا ہے ؛

آرنیہ کانڈ

ڈنڈک بن میں رشیوں کا آشرم

ڈنڈک بن میں داخل ہو کر شری رام چندر جی نے آشرموں میں جا کر، منیوں اور تپسویوں کے درشن کئے، جو مرگ چھالا دھارن کئے جٹا منڈل باندھے سوریہ کے سمان تیج مکھ منڈل والے تھے۔ جن کے آشرم صاف و شفاف اور چتر و چتر پھولوں والے پودوں اور پھولوں کے بھار سے جھک گئے تھے۔ اور شانتی دینے والے تھے۔ جہاں انیک پرکار کے پشپوں سے النکرت کدلی کے کھمبوں سے بنی یگیہ شالائیں ہون کا دھواں اُگل رہی تھیں۔ ایسے شانت آشرموں میں شری رام نے دھنش کی ڈوری اُتار کر اُن رشیوں کے درشن کئے۔ رام لکشمن اور جانکی کو اپنے آشرموں میں پدھارتے دیکھ وہ گیان بان رشی حیرت میں آ گئے، اور آشیرواد دے کر اُن کو انگی کار کیا۔ اُن کے سندر روپ اور سڈول جسموں اور روپ کو وہ رشک بھری نگاہوں سے دیکھنے لگے۔ اور پھر ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ہے رگھو! چاہے آپ نگر میں ہوں یا بن میں آپ ہمارے راجہ ہیں۔ پتو بن واسی لوگوں کی رکھشا کرنا آپ کا دھرم ہے۔ ہے رگھو نندن! کام کرودھ وغیرہ دوشوں سے پرے، آتما کے ساکشات کار میں ڈوبے ہوئے منی زیادہ ہی راکھششوں سے مارے جاتے ہیں۔ اُن سے ہماری رکھشا کریں۔ جیسے گربھ میں بالک کی رکھشا کی جاتی ہے۔

تب پھل اور پھول سے پوجت ہوئے شری رام چندر جی نے منیوں کو دھیرج دے کر اُس مہا بن میں پرویش کیا، جہاں سنگھ چیتر وغیرہ جنگلی جنتو اور نر مانس کے کھانے والے راکھششوں کا نواس تھا۔

وِرادھ کو مارنا۔

ڈنڈک بن میں رام ابھی تھوڑی ہی دُور گئے تھے کہ ایک پربت کے سمان راکھشش شیر کی کھال اوڑھے چنگھاڑتا اور لہو سے بھرا مریتو کے سمان منہ پھیلائے بھومی کو کمپائمان کرتا ہوا مرگ لوچنی سیتا پر جھپٹا، اور اُسے کمر سے اٹھا کر دُور ہٹ کر بولا۔ ارے تم دو آدمی ایک استری کو

لئے اس بن میں کیوں گھوم رہے ہے؟ تم ادھرمی ہو، جو رشیوں منیوں اور تپسویوں کے بھیس کو کلنک لگا رہے ہو۔ میں ورادھ نامک راکھشش اس بن کا سوامی ہوں، اور ہر روز منیوں کا مانس کھا کر شستر سمیت گھومتا ہوں۔ اپنے پنجے میں پھنسے آدمی کو بنا کھائے میں کبھی نہیں چھوڑتا۔ پرنتو اس پتلی کمر والی سندری کو پراپت کر کے میں تمہیں معاف کرتا ہوں؛ ورادھ کے ان ابھیمان بھرے وچنوں کو سن کر خوفزدہ ہو کر جانکی کانپنے لگی۔ سیتا کو اس حالت میں دیکھ کر شری رام چندر جی نے تیز بانوں سے اس راکھشش کو چھید ڈالا۔ بانوں سے بیاکل ہو کر ورادھ نے سیتا کو زمین پر رکھا اور کرودھ سے ٹھہرو ٹھہرو کہہ کر دانت پیستا ترشول لے کر رام لکشمن کی جانب دوڑا۔ پرنتو بجلی کے سمان چمکتے اُس ترشول کو شری رام نے اپنے بانوں سے دو ٹوک کر دیا۔ یہ دیکھ کر اُس راکھشش کے کرودھ کا پارا وار نہ رہا، اور جھنجھلا کر اُس نے رام اور لکشمن کو اُٹھا کر بھاگنا شروع کیا۔ اپنے پتی اور دیور کو راکھشش کے ہاتھوں پھنسا دیکھ کر جانکی دونوں ہاتھ اٹھا کر رونے لگی۔ تب اُس بھینکر بل والے راکھشش کی ہاتھی کے سونڈ کے سمان بھجا کو ایک ایک کر کے رام اور لکشمن نے توڑ ڈالا۔ بازوؤں کے ٹوٹنے پر وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ تلوار اور بانوں سے کٹے ہوئے شریر والے اس راکھشش کی دیہہ سے بہتے ہوئے خون کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مانو کسی پربت پر برساتی جل والے نالے بہہ رہے ہیں۔ تب نیچی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے ورادھ نے کہا۔ ہے نر شریشٹھ! تم اندر کے سمان بل والے ہو۔ تمہارے ہاتھوں سے اس پاپی شریر کو چھوڑتے ہوئے مجھے شانتی پراپت ہوئی ہے۔ ہے لکشتریہ کمار! یہیں پر بھومی کھود کر مجھے گاڑ دو۔ کیونکہ میری جاتی میں یہ ریت سناتن کال سے چلی آئی ہے۔ اتنا کہہ کر وہ راکھشش مر گیا۔ تب لکشمن نے اُس پاپی کی دیہہ کو ایک بہت بڑا گڈھا کھود کر وہیں دبا دیا۔

مہارشی شربھنگ کا آشرم!

وی رودھ راکھشش کو مار کر شری رام چندر جی شربھنگ رشی کے آشرم میں پہونچے، اور اُس تپومن مہاتما کے چرن چھو کر وہاں بیٹھ گئے۔ شربھنگ اُس سمے بوڑھے ہوئے ہوئے موت کی گھڑیاں گن رہے تھے۔ سیتا، رام اور لکشمن کا آتتھیہ کر کے وہ بولے۔ ہے راگھو! تیرے جیسے پیارے اتتھی کا سواگت کر کے میرا جیون سپھل ہوا۔ بہت کال سے میں اس دیہہ کو چھوڑنے کی اچھا سے یہاں بیٹھا تھا۔ آج میں برہم لوک میں جاؤں گا۔ تم میری اور دھرم دیکھ لکشمن کر دینا۔ اتنا کہہ کر وہ تپسوی جلتی ہوئی آگ میں پرویش کر کے پرلوک کو چلا گیا۔ شربھنگ رشی کے جل جانے پر اُس بن کے سب رشی آشرم میں اکٹھے ہو کر شری رام کے پرتی بولے۔ ہے راگھو! آپ ہمارے راجہ ہیں۔ بھلا ہار کرتے ہوئے ہم سب تپسوی لوگ کٹھن تپسیا

میں لگے ہوئے ہیں، آتما کو منن کرتے ہیں اور لپنے تپ کا چوتھا بھاگ راجہ کو دیتے ہیں، پرنتو آپ جیسے پراکرمی اور ستیہ سنگھ ناتھ کے ہوتے ہوئے بھی ہم راکھشسوں کے ہاتھوں مارے جاتے ہیں۔ ہو دشرتھی! پمپا ندی، مندا کنی اور چتر کوٹ پربت پر نواس کرنے والے رشی منی اور مہاتما زدوش ہی ان راکھشسوں کے ہاتھوں پیڑت کئے جاتے ہیں۔ یہ لوگ ہمارے تپوں کو بھنگ کرتے اور یگیوں کو برباد کرتے، اور سادھی میں بیٹھے غافل منیوں کو مار ڈالتے ہیں۔ سو ہم تمہاری شرن آئے ہیں۔ راکھشسوں سے ہماری رکھشا کرو۔ ہم پرارتھنا کرتے ہیں ہے رام! اس دُکھ اور غیر معمولی پیڑا سے ہمیں بچاؤ۔

تپسویوں کے ان وچنوں کو سن کر رام نے جواب دیا۔ ہے منی لوگو! آپ مجھے آگیا دیویں، جو کچھ کہ میں نے کرنا ہے۔ پتا کی آگیا سے میں اس بن میں آیا ہوں۔ میں راکھشسوں سے اس بن کو خالی کر دوں گا۔ اور اس پرکار اپنے بن باس کے دنوں کو سپھل کروں گا۔ ہے تپسویو! میں آپ کے سامنے جن میں سے بہت سے برہمن پد کو پراپت کر چکے ہیں پرتگیا کرتا ہوں کہ پرتھوی کو راکھشسوں سے خالی کر دوں گا۔ تم سب مجھے آشیرواد دو۔ جو کہ حقیقت میں سپھلتا کی کنجی ہے۔

اس پرکار راکھشسوں کے مارنے کی پرتگیا کر کے شری رام، لکشمن اور سیتا سمیت ستوتکیشن رشی کے آشرم میں آئے۔ وہاں پر وہ مہاتما جٹا دھاری سے شوبھائے مان تپسوی اگر منڈل والے پریم یوگی مہارشی ستوتکیشن کو دیکھ کر شری رام چندر جی نے اُس کے چرن چھوئے۔ دھرم دھوجہ شری رام چندر جی کو دیکھ کر ستوتکیشن نے بڑے پیار سے اُسے اپنی گود میں بھر لیا، اور پادھیہ اردھیہ اور پھلوں سے اُن کا ستکار کیا۔ پھر سوریہ استت ہونے والا دیکھ کر رام، لکشمن اور سیتا کے ساتھ، ستوتکیشن رشی کے ساتھ بیٹھ کر سندھیا اُپاسنا کی، اور رات بھر وہاں آرام کیا، پراتہ کال شری رام چندر جی منی کی پریکرما کر کے بولے۔ ہے مہامنی! ڈنڈک بن میں نواس کرنے والے رشیوں اور منیوں کے درشن کرنے کی ہماری اچھا ہے۔ جو سینکڑوں اور ہزاروں برسوں سے پھل پھول کھا کر سدھ ہو گئے ہیں۔ جن کے درشن ماتر سے ہی جنم جنم کے پاپ مٹ جاتے ہیں۔ سو اب ہم کو چلنے کی آگیا دیجئے۔ تب ستوتکیشن رشی نے بڑے پریم سے وداع کرتے ہوئے کہا، ہے رام! تیرے راستے شبھ ہوں، یہ رشی اور منی جو گیان کا اتھاہ بھنڈار ہیں اُن کے درشن کر اور ڈنڈک بن جو پھلوں پھولوں سے بھرا پڑا ہے، جن میں نانا پرکار کے جیو جنتو نواس کرتے ہیں اور منیوں کی سنگت سے جو شانت اور نربھے ہو کر سکھ سے وچرتے ہیں جس میں صاف اور نرمل جل والے کملوں سے بھرے ہوئے انیک پرکار کے جل چروں سے شوبھائے مان سرور ہیں۔ جس میں پربتوں کے سینے میں سے نکلتے جل کے جھرنے اور اپنے شبد سے اٹہ ناد کر رہے ہیں اور جس میں کوئلوں کی پیاری کوک اور موروں کے شبد ہردیہ کو خوش کرتے ہیں، ایسے ڈنڈک بن میں گھوم کر لکشمن

اور سیتا سمیت اپنے بن باس کو کامیاب بنا۔ ہے رام! بڑے بھاگیہ سے ایسے بنوں کے درشن پراپت ہوتے ہیں۔ سُوتیکھشن رشی سے وِداع ہو کر شری رام چندر جی آگے چلے، تو جانکی مدھر شبدوں میں بولی۔ ہے ناتھ! آپ وید اور شاستروں پر دھیان رہنے والے اور دیالو ہیں، پرنتو اس وقت آپ ایسا کرم کرنے میں محو ہیں جو نہیں کرنا چاہیئے۔ ہے ناتھ! آدمی کے یہ تین دوش ہیں۔ جو اچھا سے پیدا ہوتے ہیں۔ اُن میں سے پہلا جھوٹ بولنا ہے۔ سو وہ نہ آپ نے کبھی بولا ہے اور نہ بولو گے۔ دوسرا دوش پرائی استری گمن ہے۔ یا پرائی استری کی چاہ۔ جو دھرم کو ناش کرنے والی اور لوک پرلوک کو بگاڑنے والی ہے۔ سو یہ تو آپ میں ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ آپ سدا مجھ سے انوراگ رکھتے ہو، اور ایک پتنی ورت دھارن کئے ہوئے سدا چاریوں میں سرشیٹھ پرسدھ ہو۔ آپ جتیندریہ ہو اور استری کو دیکھنا تو کیا من میں بھی چنتن نہیں کرتے ہو۔ پرنتو ہے سوامن! یہ تیسرا دوش رودرتا تمہیں لگنا چاہتا ہے۔ آپ نے راکھشسوں کو مارنے کی پرتگیا تپسویوں کے سامنے کی ہے۔ اُسی میں مَیں دوش دیکھتی ہوں۔ ہے ناتھ! لکشمن سمیت آپ نے دھنش چڑھا کر اس بن میں پرویش کیا ہے۔ اس میں آپ کا کلیان نہیں دیکھتی ہوں۔ ہے راگھو!...... شستر دھاری ہونے پر کھشتریہ کا تیج اور بل بڑھ جاتا ہے۔ سو ایسا نہ ہو کر ان بیچارے راکھشس جاتی کے بن چروں کی جنھوں نے تمہارے ساتھ کچھ بھی بُرا نہیں کیا، بے فائدہ ہتیا کر ڈالو یہی وچار کر میرا ہردیہ بیاکل ہو رہا ہے، اور میں بن میں داخل ہونا نہیں چاہتی۔ ہے آریہ پُتر! کسی بن میں تپسوی ۔۔۔ دھرم میں مگن ایک رشی رہتا تھا۔ وہ پھلہار کرتا ہوا ایشور کی بھگتی کیا کرتا تھا۔ اُس کی کٹھن تپسیا سے ڈر کر اندر نے اسکے تپ کو بھنگ کرنا چاہا۔ اس وچار سے اندر کھشتریہ کے بھیس میں کھڑگ لے کر.... اُس کے پاس آیا اور نمر ہو کر رشی کے پرتی بولا۔ ہے مہامُنی! یہ میرا کھڑگ آپ اپنے پاس رکھیئے، یہ میری امانت ہے۔ تب اُس رشی نے اُس کھڑگ کو اپنے پاس رکھ لیا۔ اُس کی رکھوالی کے لئے وہ سدا اُسے اپنی کمر سے باندھے رہا کرتا تھا۔ اس پرکار ستت کھڑگ دھارن کرنے سے اُس کے من میں تامس بھاؤ آیا اور اُس کی بُدھی رودر ہو گئی۔ پھل یہ ہوا کہ تپ چھوٹ گیا اور جہاں تہاں جیوں کی ہتیا کرنے لگا۔ اور انت میں نرک میں جا گرا۔ ہے آریہ پُتر! یہ ایک پراچین کتھا ہے۔ ہے سوریہ کلا اتنس! شستر کی سنگتی اور آگ کی سنگتی .... ایک سمان ہوتی ہے۔ یہ بات میں آپ کے کلیان کے لئے سکھاتی نہیں، بلکہ یاد کراتی ہوں، کیونکہ آپ سب دھرموں کے جاننے والے ہیں۔ آپ اور لکشمن سدا دھنش اُٹھائے پھرتے ہیں، اس لئے کہتی ہوں کہ کسی نردوش کی ہتیا کا پاپ نہ لینا۔ کیونکہ اُنھوں نے آپ کے پرتی کوئی بَیر بھاؤ نہیں دکھایا اور بنا بَیر کے کسی کو مار ڈالنے سے لوک میں نندا ہوتی ہے۔ بنوں میں دھنش دھارن کا مقصد کیول آریوں کی رکھشا کرنا ہی ہوتا ہے۔ ہے ناتھ! کہاں بن اور کہاں شستر کہاں تپسوی دھرم اور کہاں پرانیوں کی ہتیا۔ یہ ایک دوسرے کے برعکس ہے اور آپ نے بن میں

رہ کر تپسوی دھرم کو سویکار کیا ہے۔ سو اُسی کا پالن کیجئے۔ بدھی مان لوگ بے انتہا دکھ جھیلنے پر بھی دھرم کا سادھن کرتے ہیں، سنسار میں سُکھ سے کبھی سُکھ پراپت نہیں ہوتا۔ سدا دُکھ سہن کرنے سے ہی سُکھ پراپت ہوتا ہے۔

سیتا کے مکھ سے یہ وچن سن کر شری رام چندر جی بولے۔ ہے پریہ! تم نے میرے ہت کیلئے ہی سب کچھ کہا ہے، اور یہ تیرا یہ وچن کہ آریوں کی رکھشا کرنا ہی دھنش دھارن کرنے کا ایک ماتر مقصد ہے۔ سو ہے جانکی! یہ رشی منی اور تپسوی لوگ تیرے سامنے میرے پاس آئے اور انھوں نے کہا کہ وہ راکھششوں کے ہاتھوں دُکھی ہیں۔ سو میں نے اُن آریوں کی رکھشا کے لئے ہی یہ پرتگیا کی ہے یہ کھشتری کا دھرم ہے۔ ہے سیتا! براہمنوں کے سامنے کی گئی پرتگیا کو میں اب جھوٹا نہیں کر سکتا۔ مجھے سچائی پرانوں سے بھی پیاری ہے۔ میں اپنے پران تیاگ سکتا ہوں۔ لکھشمن کو تیاگ سکتا ہوں، اور تجھے بھی تیاگ سکتا ہوں، پر نتو سچائی کو نہیں تیاگ سکتا۔ ہے جنک دُلاری! براہمنوں کی سیوا تو مجھے بن کہے ہی کرنی چاہیئے۔ کیا وچن دے کر ہے پریہ! میں تجھ پر خوش ہوں کہ تم نے اپنے کل کے سمان ہی یہ وچن کہے ہیں۔

اتنا کہہ کر شری رام چندر جی لکھشمن اور سیتا سمیت اگست منی کے درشنوں کے لئے چلے۔ انیک بنوں میں گھومتے پھرتے شری رام چندر جی کو دس برس گذر گئے۔ اس کال میں انھوں نے انیک آشرموں میں نواس کیا کہیں ایک برس کہیں دو برس، اور کہیں چار مہینے نواس کیا، اور کہیں دس مہینے۔ پرنتو اگست منی کے آشرم کو نہ ڈھونڈھ سکے۔ انت میں وہ پھر سوتیکھشن رشی کے پاس آئے اور اُن سے کہا کہ ہے مہا منے! دس برسوں میں میں نے گھوم گھوم کر پتہ پتہ چھان مارا پر نتو اگست جی کے درشنوں کی اچھا پوری نہ ہوئی۔ اُن کا پتہ بتلائیے۔ تب سوتیکھشن منی نے پرسن ہو کر کہا۔ میرے آشرم کے سولہ کوس دکھشن کی جانب جاؤ۔ وہاں بڑا شوبھائے مان پیپلی کا بن ہے۔ جس میں بے شمار پھول ہر موسم میں کھلے رہتے ہیں جو بن پکھشیوں کے مدھر کل رو سے ہمیشہ گونجتا رہتا ہے۔ جہاں ہنس، سارس، چکوے، بگولے سندر اور نرمل جلوں والے سروں پر کھیلتے رہتے ہیں۔ اُسی سندر بن میں اگست جی کے بھائی کا آشرم ہے اور وہاں جا کر کچھ دن نواس کرنا اور پھر دکھشن دِشا کی طرف کنارے کنارے چلتے جانا، وہاں سے چار کوس کی دُوری پر مہا رشی اگست کا آشرم ہے جس کے درشن ماتر سے سب پاپ دُھل جاتے ہیں۔

شری رام چندر جی کا اگست مُنی کے آشرم میں جانا

سوتیکھشن رشی کی پری کرما کر کے شری رام چندر جی بنوں اور پربتوں کی شوبھا دیکھتے ہوئے شام

کے وقت رشی کے آشرم میں پہونچے۔ اُس رشی نے شری رام چندر جی کا بڑے پریم اور آدر کے ساتھ ستکار کیا۔ رات بھر وہیں وشرام کر کے پراتہ کال مُنی سے وداع ہو وہ اگست جی کے آشرم کی طرف چلے۔ مارگ میں پھولوں سے بھری ہوئی لتاؤں سے بھرے ہزاروں برکھشوں کو دیکھا۔ مست ہاتھیوں کے سُونڈوں سے ٹوٹے ہوئے ہزاروں درختوں کو گرے پایا، اور انیک بانروں کو شاکھاؤں پر جھولتے پایا۔ تب پکھشیوں کے میٹھے سُروں کو سن کر شری رام چندر جی لکھشمن کے پرتی بولے۔ ہے ویرا دیکھو یہاں کے پتوں کی ہریالی، کیسی چکنی۔ کوئی جیو جنتو ایک دوسرے کو نہیں مارتا۔ مہاتما اگستا نے اس بن کو اپنے تپوبل سے کیسا شانت بنا دیا ہے۔ اُن کے اثر سے راکھشس اس بن میں کسی پرکار کا خون خرابہ نہیں کرتے اور راکھشس ذہنیت کو چھوڑ کر شانت جیون بسر کر رہے ہیں۔ ہے لکھشمن! اس وقت تمام رشیوں میں اگست جی کی پدوی سب سے اونچی ہے۔ اس بن میں دیوتا، راکھشس، یکھش، گندھرو، ناگ سب جاتیوں کے انسان دھرم پر چلتے ہوئے آپس میں پریم سے رہتے ہیں۔ اس شانت بن میں کوئی چور، ڈاکو جھوٹا یا کپٹی نہیں رہتا سو تو آگے جا کر مہارشی کو میرے آنے کی سوچنا دے۔

بڑے بھائی کی آگیا پا کر لکھشمن نے آشرم میں جا کر مُنی کے شاگرد کو کہا کہ ہے سوئیہ! چکرورتی مہاراج دشرتھ کے بڑے پُتر رگھوکل اتبنس اپنی پتنی سمیت مہامُنی اگستا کے درشن کے لئے آئے ہیں۔ میری طرف سے تو اُن کو یہ سوچنا دے۔

جب شاگرد نے جا کر لکھشمن کا یہ نویدن اگست مُنی کو کہا تو وہ سنتے ہی خوش ہو کر شاگرد سے بولے۔ رام کی باٹ دیکھتے دیکھتے میرے نیتر تھک گئے۔ دھنیہ ہوں میں جو آج کنواں پیاسے کے پاس آیا.... ہے پُتر! جلدی جا کر رام، لکھشمن اور سیتا کو لے آؤ۔ اُن کے لئے پوچھنے کی کیا ضرورت تھی۔ تب سندر اور چتر وچتر اُس آشرم میں شری رام داخل ہوئے اور اُدھر اگست مُنی بھی سواگت کے لئے باہر نکلے اور رام کا سواگت کیا۔ رشی کو دیکھ کر رام چندر جی کا شردھا سے سر جھک گیا، اور وہ لکھشمن اور سیتا سمیت ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو گئے۔ تب مُنی نے بڑے پریم سے اُنہیں بٹھایا اور پادھیہ، اردھیہ اور پھل پھولوں سے ان کا ستکار کر کے کہا، ہے رام! چرکال سے میرے نیتر چکور تمہارے چندر مکھ کو دیکھنے کے لئے ترس رہے تھے۔ آج بھاگیہ سے میں تجھ دھرماتما ستیہ وادی یودھا اور نیتی مان پیارے اتیتھی کو اپنے آشرم میں دیکھتا ہوں۔ یہ کہہ کر رام کو کچھ استر شستر دیتے ہوئے اگست نے کہا۔ ہے راگھو! دیوتاؤں اور اسروں کے سنگرام کے لئے پڑے ہوئے یہ استر شستر میں تمہیں دیتا ہوں۔ جنہیں گرہن کرنے کے تُو یوگیہ ہے۔ ہے سوریہ کل سوریہ! یہ دویہ دھنش جسے وشوکرما نے سورن اور وجر...... سے بنایا ہے میں تیرے لئے دیتا ہوں، اور یہ بان جو کبھی بے ارتھ نہیں جاتے جن کی چمک سوریہ کی کرنوں

کے سمان ہے، اور برہما کے دیئے ہوئے ہیں۔ میں تیرے لئے دیتا ہوں، اور اندر سے دیئے ہوئے آگ کے سمان چلتے ہوئے بانوں کے پھیلتے، یہ کبھی نہ ٹوٹنے والا کھڑگ ہیں تجھے ارپن کرتا ہوں۔ ہے راگھو! انہیں دھارن کرکے تو اندر کے سمان ناقابل شکست ہوگا۔ ہے مہابھاگ! تمہارے درشنوں سے میں کرتارتھ ہوا۔ اس ویر لکشمن کے درشن سے بھی جس کے کندھے سنسار کو جیتنے کے لئے ہی بنائے گئے ہیں، میں خوش ہوا ہوں، اور یہ جانکی جس کا پتی پریم سنسار میں آدرش ہے، جس نے کبھی دکھ نہیں دیکھا تھا اور کیول پتی پریم سے ہی چھایا کے سمان پیچھے پیچھے چلی آئی اور اب راستے کی تھکاوٹ سے پیڑت معلوم ہوتی ہے۔ اس کے درشنوں سے تو پاپوں کا ناش ہو جاتا ہے۔ ہے رام! پراتہ کال سے ان کٹھن جنگلوں میں چلتے چلتے تھکن ہو جاتی ہے۔ اب تم وشرام کرو اور بن باس کال کو یہیں بسر کرو۔ منی کے مکھ سے یہ پیار بھرے وچن سن کر رام نے ہاتھ جوڑ کر اُتر دیا، ہے منی سریشٹھ! بڑے جتن سے بھی راجہ مہاراجہ جن کے درشن نہیں کر پاتے ہیں آج میں اُن کو ان نیتروں سے دیکھ رہا ہوں۔ مجھ سے بڑھ کر آج سنسار میں کون بھاگیہ وان ہے۔ ہے تپودھن! بھائی اور استری سمیت میں آپ کا احسان مند ہوں۔ آج کی راتری میں یہاں آرام کروں گا، مگر بن باس کے باقی دن گذارنے کے لئے کوئی ایسا استھان بتاؤ جہاں پھلوں پھولوں والا سگھن بن ہو، اور نرمل جل سے بھرا ہو۔ ہے مہامنے! وہاں میں آشرم بنا کر سکھ سے رہوں گا۔ اگست منی نے کچھ کال وچار کر کے اُتر دیا، ہے رگھونندن! میرے اس آشرم کو تم اپنا ہی سمجھو۔ آپ کے چرنوں کی دھول سے یہ کٹیا پوتر ہوئی۔ آپ کے یہاں نواس کرنے سے میں سمجھتا ہوں کہ میرے بھاگیہ جاگ پڑے۔ پر تو اگر تم ایکانت میں ہی آشرم بنانا چاہتے ہو تو یہاں سے آٹھ کوس دور پنچ وٹی نامک مہابن ہے۔ جو پھلوں پھولوں سے بھرا ہوا اور انیک پرکار کے مرگ پکشیوں سے یکت ہے۔ جہاں پربت سے اُتر کر ٹھنڈے جل والی گوداوری ندی سدا بہتی رہتی ہے۔ اور جن کی شوبھا کو دیکھنے کے لئے دیوتا بھی ترستے ہیں۔ ہے راگھو! وہاں تو آشرم بنا کر پتا کی آگیا کا پالن کرو۔ وہاں سیتا پرکرتی کی شوبھا کو دوگنی کرے گی۔ وہ استھان بہت سندر ہے۔ پوتر اور صاف ہے۔ یہ جو دھوک بن سامنے دکھائی دیتا ہے، اس کے اُتر میں جانا، اُس کے آگے پربت آئیگا اسکے سمیپ ہی پنچ وٹی کا منوہر بن آئے گا۔

تب سندھیا اُپاسنا کر کے وہ راتری انہوں نے وہیں بسر کی اور بڑی بھور اگست منی سے وداع ہو کر لکشمن اور جانکی سمیت پنچ وٹی کی طرف چلے۔

شری رام چندر جی کی جٹایو سے بھینٹ!

اب آگے آگے رام اور پیچھے لکشمن اور بیچ میں سیتا جی پنچ وٹی کی طرف چلے۔ اُس وقت وہ تینوں اس پرکار شوبھائے مان ہوئے جیسے جیو اور برہم کے بیچ میں مایا کا پردہ ہوتا ہے۔ کندھوں پر دھنش بان دھارن کئے چتر وچتر پھولوں کی سوگندھی میں بسے ہوئے بنوں کو پار کرتے ہوئے اُنہوں نے ایک پربت آکار والا بڑا منشیہ دیکھا۔ لکشمن نے اُس بھیم کائے آدمی کو راکھشش سمجھا، اور دھنش تان کر پوچھا۔ تم کون ہو؟ لکشمن کے اس پرشن کا اُتر ہاتھ جوڑ کر دیتے ہوئے اُس نے شری رام کو کہا۔ ہے وشرتھی! ڈنڈک بن میں تمہارے آنے کی خبر پا کر کئی سال سے میں یہاں پڑا ہوں۔ ہے ویر! تو مجھے اپنے پتا کا متر سمجھ۔ میرا نام جٹایو ہے اور میری جاتی گردھ ہے، ارون کا پتر ہوں۔ ہے رام! بن میں اپنے ساتھ رہنے کی مجھے آگیا دو۔ میں سدا تمہاری سہائتا کرتا رہوں گا۔ جب تم اور لکشمن بن میں گھومنے جاؤ گے تو میں جانکی کی رکھشا کیا کروں گا۔ اتنا کہہ کر جٹایو نے رام اور لکشمن کو چھاتی سے لگایا، اور پھر ان کے ساتھ پنچ وٹی کی طرف چلا۔

شری رام چندر جی کا آشرم بنانا

پنچ وٹی میں پہونچ کر رام چندر جی لکشمن کے پرتی بولے۔ اگستیہ مُنی کا بتایا ہوا پنچ وٹی بن یہی ہے۔ ہے ویر! یہ دیکھو سدا کھلے رہنے والے پھول بن کو کیسے سُندر مناظر پیش کر رہے ہیں۔ یہاں پر کوئی اچھا سا استھان دیکھ کر آشرم بناؤ۔ ہے لکشمن! یہ دیکھو سُندر جل والی گوداوری، جس کے تٹوں پر اُگے پشپوں کے برکھش پربت والیوں سے جھول رہے ہیں۔ جس میں ہنس، جل، کُکّٹ اور چکرواک کھیل کر رہے ہیں۔ جس کے کنارے پر مرگوں کے جھنڈ گھوم رہے ہیں، اور جو دھیمے دھیمے بہہ رہی ہے، اور یہ دیکھو اُونچے اُونچے برکھش پھلوں کے بھار سے جھکے کیسے شوبھا دے رہے ہیں، اس کے انیک استھان سورن، چاندی اور تانبے کی دھاتوؤں سے کیسے چمک رہے ہیں۔ ان کے پیلے، سفید اور لال پرکاش سے سنگھار کئے ہوئے ہاتھیوں کے سمان دیکھ پڑتے ہیں۔ اور یہ بن بھی تال تمال کٹھل ناگ کیشر آم اشوک دیودارو چندن کدمب بڑ شمی دھاوا پودوں اور برکھشوں سے بھرا ہوا کیسا سہاونا معلوم ہوتا ہے۔ سو ہے ویر! اس پوتر استھان پر آشرم بنا کر رہنا اُچت ہے۔

تب بڑے بھائی کی آگیا پا کر لکشمن نے فوراً کٹیا بنانی شروع کر دی۔ کھنتر سے کھود پہلے بھومی کو ایکسار کیا پھر مٹی کی دیواریں بنا کر اُن پر شمی کی لکڑیاں ڈال کر، بن کے گھاس پھوس سے اُس پر چھت بنا ڈالی۔ اس کے بعد پھر ایک اور اُسی کے سمان پتوں کی کٹیا بنائی اور پھر کنٹک مئی باڑ چاروں طرف کٹیا کے لگا دی۔ اس پرکار

کٹیا بنا کر اُس کو دیکھنے کے لئے رام چندر جی کو کہا، شری رام چندر جی اور جانکی اُس کو دیکھ کر بے حد خوش ہوئے اور لکشمن کو گلے سے لگا کر بولے۔ ہے بتس! تمہارے جیسے پُتر کے ہوتے ہوئے میرے لئے بن میں گھر سے ادھک آرام دہ ہو گیا ہے، اس کے بعد ہون گیہ کر کے شری رام نے سیتا سمیت کٹیا میں پرویش کیا۔ لکشمن محو ہو کر اُن کی خدمت کرنے لگا۔ اور یہ تینوں اُس آشرم میں دویہ سُکھ کو پراپت کرتے ہوئے نواس کرنے لگے۔

شرت کال کے دو ماہ سُکھ سے بیت گئے، اور ہیمنت رِتو گئی۔ ایک دن سوریہ اُدے کے سمے شری رام چندر جی جانکی سمیت گوداوری ندی پر اشنان کے لئے چلے۔ پیچھے پیچھے لکشمن گھڑا اٹھائے چلا، جب ندی پر پہونچے تو لکشمن سردی اور ٹھنڈی وایو سے جسم سن ہو گیا۔ اُس سمے لکشمن کنارے پر گھڑا رکھ کر بولا۔ ہے مہاباہو! اب وہ موسم آگیا ہے جو آپ کو بہت پیارا ہے۔ یہ رِتو کیا ہے مانو برسوں کا گہنا ہے۔ دیکھئے سردی کیسی سخت پڑنے لگی ہے۔ پرتھوی اناج سے بھرپُور ہو رہی ہے۔ آج کل جل نہیں سُہاتا، پر آگ اچھی لگتی ہے۔ نگروں میں لوگ دھوم دھام سے یگیوں میں اناج کی پُوجا کر رہے ہیں۔ سارے بھارت ورش میں دودھ، دہی اور گھی کی ندیاں بہنے لگی ہیں، راجے مہاراجے شترؤں کو فتح کرنے کے لئے چڑھ نکلے ہیں، اور سوریہ کے دکھشن ہونے سے اُترد شا شوبھا ہین ناری کے سمان ہو رہی ہے۔ سوریہ کے دُور ہو جانے سے ہمالیہ پر برف کے انبار لگ گئے ہیں اور وہ اپنے نام کو سارتھک کر رہا ہے۔ آج کل دن دوپہر کال میں گھومنے کیلئے اچھے ہیں۔ سوریہ کا تاپ کیسا پیارا لگتا ہے اور چھایا کیسی دُکھ دیتی ہے۔ مند تیج والے بھگوان بھاسکر اور اس سے ڈھکا ہوا سارا بن پالے سے پشو پکشی کو جلا رہا ہے۔ ہے رام! آج کل راتریاں ٹھنڈی، برف سے دُھندلی اور لمبی ہو گئی ہیں، کہ پالے کے مارے انسان سُکڑتا جا رہا ہے۔ پر صبح ہونے میں نہیں آتی۔ اس سمے کُہرے کے چھا جانے سے چندرما ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے سانس لگنے سے شیشہ دُھندلا ہو جاتا ہے۔ دیکھئے، اگرچہ پُورن ماشی کی راتری ہے، پرنتو چندر ویہ کی چاندنی کیسی ہلکی سی ہو رہی ہے۔ ہے مہابھاگ! سردی کا لکھ بھی پرچنڈ دھوپ اور کٹھور سردی کو برسوں تک کھلے بنوں میں سہن کرنے سے اسی چندرما کے سمان شیام رنگ ہو گیا ہے۔ برف سے ملا ہوا پچھمی وایو جو آگے سے بھی زیادہ ٹھنڈا ہو گیا ہے، کس پرکار اپنے سرد جھونکوں سے جسم کے رونگٹے کھڑے کر رہا ہے۔ ہے ناتھ! جَو اور گیہوں کے ان کھیتوں میں کس پرکار اوس کے بند و لٹک رہے ہیں۔ مانو قدرت نے موتی بکھیر دیئے ہوں۔ ہے تات! سوریہ کتنا اُوپر آگیا ہے۔ پرنتو پالا ابھی گھٹنے کا نام نہیں لیتا، اور پربھات کال کی دھند میں لپٹا سوریہ کرنوں کے نہ ہونے سے پیلی چھٹا والا چندرما ہی تو دکھائی پڑتا ہے۔ یہ دیکھئے ہری ہری گھاس جو اوس سے گیلی ہو رہی ہے پٹی ہوئی بن کی بھومی کیسی سہاونی دِکھ پڑتی ہے اور وہ دیکھئے جنگلی ہاتھی جو کہ پیاس سے پیڑتا ہے پرنتو بے حد ٹھنڈے جل کو

چھُو لینے سے کس پرکار سُونڈ کو سکوڑ رہا ہے، اور یہ جل میں کھیلنے والے سارس، چکوہ اور چکوے اس پرکار ندی کے کنارے چُپ چاپ بیٹھے ہیں، جیسے یدھ سے بھئے بھیت ہوئے کاتر منشیہ چُپ چاپ الگ کھڑے رہتے ہیں، کہرے اور اندھکار میں ڈوبا یہ بن ایسا معلوم ہوتا ہے مانو چادر لپیٹ کر سو رہا ہے۔ اس سمے کہرے سے ندی کا جل ڈھکا ہوا ہے۔ کنارے کی اوس کے جل سے بھیگی ہوئی ریت پاؤں کو گھائل کر رہی ہے۔ ہے تات! سردی سے کملوں کے پتر جھڑ گئے ہیں، اور کیول ٹھنٹھ کھڑے رہ گئے ہیں۔ ہے پرشوتم! ایودھیا کے باہر بھرت اس سمے تمہارے ویوگ کا دُکھ سہہ رہا ہے۔ جو اس پالے سے بھی ادھک دُکھ دائی ہے۔ دھنیہ ہے وہ کیکئی سُت جو راجیہ پا کر بھی راجیہ کے سُکھوں کو چھوڑ اس کٹھور ہیمنت رِتو میں بھومی پر سوتا ہے اور پھلہار کر کے تپسوی جیون بسر کرتا ہے۔ بلاشبہ وہ اس سمے آپ کے سمان جٹا منڈل باندھے کنڈل ہاتھ میں لئے اپنے پردھانوں سمیت سریو کے بے حد ٹھنڈے جل میں اشنان کرتا ہوگا۔ ہے دیو! سکھ اور ایشوریہ میں پلا سوکمار دیہہ والا بھرت کس پرکار راتری کے خاتمے پر برف جل میں اشنان کرتا ہوگا۔ ہے تات! کمل کے سمان نیتروں والا، شیام ورن، سندر روپ والا، پتلی کمر والا، لمبی بھجاؤں والا، میٹھا بولنے والا بھرت سب پرکار کے عیش و عشرت پر لات مار کر آپ کی بھگتی میں لین ہے۔ اوہ، حیرت! اُس نے بیکنٹھ کو جیت لیا۔ ہے تات لوگ کہتے ہیں کہ منشیہ ماتا کے سبھاؤ پر جاتا ہے۔ پِتا کے نہیں۔ پرنتو بھرت نے یہ بات الٹی کر دی ہے۔ کیونکہ وہ اپنی ظالم فطرت ماتا کے پیچھے نہیں گیا جو اُس کے ہمارے اور سارے دیش کے دُکھ کا کارن ہے۔

لکشمن کے منہ سے کیکئی کی نندا سن کر شری رام چندر جی نے کہا، ہے ویر! کیکئی کی ندامت کرو۔ کیونکہ بن باس میں میں نے تپسوی دھرم گرہن کیا ہے، اور تپسویوں کے لئے دوسروں کی نندا کرنا اور سننا نامناسب ہے۔ کیکئی جیسی بھرت کی ماتا ہے ویسی میری بھی ہے اور میں تو بھرت کے اُن مدھر اور نمر وچنوں کو کبھی نہیں بھول سکتا، جو اُس نے چترکوٹ میں آ کر میرے پرتی کہے تھے۔ ہے لکشمن! وہ دن کب آئے گا جب ہم چاروں بھائی ایک دوسرے کے گلے ملیں گے۔ اس پرکار بھرت کے ویوگ میں بیاکل ہوئے شری رام اور لکشمن نے جانکی سمیت برف کے سمان ٹھنڈے جل والی گوداوری میں اشنان کیا۔

شورپ نکھا کا ناک کان کاٹنا!

شری رام چندر جی لکشمن اور جانکی اشنان کر کے آشرم میں پہونچے، تو اچانک ایک راکشش کنیا وہاں آئی، اور تیجسوی مکھ منڈل والے، لمبی بھجاؤں والے، مست چال والے، کمل نین وشال ہردیہ، سوکمار، نیلے رنگ والے، کام دیو کے سمان سندر رام کو دیکھ کام سے موہت ہو گئی، اور پاس

آکر بولی تم کون ہو؟ اور اس بن میں جہاں راکھشسوں کا راجیہ ہے، کس لئے آئے ہو؟ تمہارا تپسویوں کا بھیس ہے مگر دھنش کندھے پر لئے استری سمیت گھومتے ہو۔ یہ دونوں متضاد دھرم دیکھ کر مجھے حیرت ہوئی ہے سو تم اپنا حال کہہ کر میرے اچنبھا کو دور کرو۔ شورپ نکھا کے اس پرکار پوچھنے پر شری رام چندر جی بولے۔ ہے راکھشسی کنیا! میں چکرورتی راجہ دشرتھ کا پتر رام نام سے مشہور ہوں۔ یہ میرا چھوٹا بھائی ہے اور یہ متھلا نریش راجہ جنک کی پتری ستی سیتا ہے۔ پتا کی آگیا سے چودہ برس بن میں نواس کرنے آیا ہوں۔ ہے راکھشسی پتری! اب تو بتلا کہ کس کارن یہاں آئی ہے؟ کیا تیرا نام ہے اور کس مقصد سے ان بنوں میں تو اکیلی گھومتی پھرتی ہے۔ تب کام سے پیڑت ہوئی ہوئی راکھشسی کنیا نے جواب دیا۔ ہے رام رتی کے سمان سندر مکھ والی میں بے خوف ہو کر سدا ان بنوں میں گھومتی رہتی ہوں۔ تینوں لوکوں کو جیتنے والے لنکا پتی کی میں بہن ہوں۔ بڑے ڈیل والا، بل کے نشہ میں سدا سویا رہنے والا کمبھ کرن، اور وبھیشن یہ دونوں بھی میرے بھائی ہیں۔ جو لنکا میں ہی نواس کرتے ہیں، اور ہے رام! کھر اور دوشن جن کے پراکرم کے سامنے ٹھہرنے والا سنسار میں کوئی بِرلا ہی ہوگا، وہ بھی میرے بھائی ہیں، جو اس پنچ وٹی کے سوامی ہیں۔ ہے رام! تیرے روپ اور سڈول شریر کو دیکھ کر میرا من میرے ہاتھ سے جاتا رہا ہے، اور ہردیہ سے تجھے اپنا پتی مان چکی ہوں سو آپ میرا ہاتھ سویکار کر کے چرکال تک میرے ساتھ سکھ سے رہو۔ اہو بھاگیہ ہیں ہے رام تیرے، جو اچانک تین لوک کے راجہ راون کے ساتھ تیرا تعلق ہو گیا، اور وہ استری تجھے اپنا ہردیہ دے چکی ہے جس کے پراپتی کے لئے سینکڑوں راجہ اور مہاراجہ پران دینے کو تیار ہیں۔ اس بڑے پیٹ والی بدصورت راکھشسی کے مکھ سے یہ وچن سن کر شری رام چندر جی بولے۔ ہے بھدرے! میں شادی شدہ ہوں، اور یہ میری استری ہے۔ دھرم انوسار میں تمہیں ورنے قابل نہیں ہوں، ہاں میرا بھائی لکشمن اکیلا بن میں آیا ہے۔ سو تو اسے اپنا پتی بنا کر سکھ سے نواس کر۔ یہ سن کر کام کی آگ سے جلتی ہوئی شورپ نکھا فوراً اٹھ کر لکشمن کے پاس جا کر بولی۔ ہے راجکمار! تیرے سندر روپ کو دیکھ کر میں مگدھ ہو گئی ہوں۔ سو مجھے استری روپ سے انگی کار کر کے میرے ساتھ سکھ سے نواس کر۔ راکھشسی کے ایسا کہنے پر چتور لکشمن بولا۔ ہے سندری! راج کنیا ہو کر تو کیسے داس کی استری بننا پسند کرتی ہے۔ داسی کہلانے سے سنسار میں تیرا استھان گھٹ جائے گا۔ سو ہے دشال لوچنے! رام کی ہی تو چھوٹی پتنی بن۔ اسی کے تو یوگیہ ہے۔ لکشمن کے اس جواب سے خوش ہو کر...... وہ بھیانک راکھشسی کنیا پھر رام کی طرف لوٹی اور کرودھ سے کانپتی ہوئی بولی۔ ہے رام! اس کرال روپ والی، استی سیتا جو کہ بوڑھی ہے کے کارن تو میرا اپمان کرتا ہے۔ سو آج اسے چیر کر تیرے سامنے کھا ڈالوں گی پھر تیرے ساتھ بِواہ کر کے اسی بن میں تیرے ہی ساتھ نواس کروں گی۔ اتنا کہہ کر وہ بھیانکر راکھشسی

نیتروں سے آگ برساتی ہوئی کرودھ سے سیتا کی جانب جھپٹی، بجلی کے سمان اچانک سیتا پر گرتی ہوئی شورپ نکھا کو رام نے بڑی مشکل سے سنبھالا، اور پھر لکشمن سے بولے، ہے ویر! اس دُشٹ، ظالم اور نِردئی راکھشسنی کے ساتھ مذاق کرنا اچھا نہیں ہے۔ ہے تات! سیتا آج سو بھاگیہ سے ہی بچ گئی ہیں۔ سو تو اس کرُوپا پُنسچلی کے ناک کان کاٹ کر اسے سبق دے۔ رام کی یہ آگیا پاتے ہی لمبی بھجاؤں والے لکشمن نے پھرتی سے اُس کے ناک کان کاٹ ڈالے۔ اُس سمے وہ گھور پیڑا سے بیاکل ہوئی ہوئی خوفناک چیخوں سے بن کو گونجاتی ہوئی، جہاں تہاں خون گراتی ہوئی، اپنے بھائی کھر کے سامنے اس پرکار جا گری جیسے گگن منڈل سے بجلی گرتی ہے۔ لہو سے بھری ہوئی اپنی بہن کو ہاتھ کے سہارے سے اٹھاتا ہوا کرودھ سے کھر بولا۔ ہے بہن! یہ میں آج کیا دیکھتا ہوں، کس پاپی نے تیری یہ دشا کی ہے۔ کس نے زہریلے سانپ کو انگلی سے چھیڑا ہے۔ آج میرے تیر بان کس کے کلیجے کا خون پینا چاہتے ہیں۔ ہے شورپ نکھا! گھبرا مت۔ ہٹ، چھوڑ کر مجھے سارا حال بتلا۔ بھائی کے دھیرج بھرے وچن سن کر وہ بولی ۔۔ ہے کھر! ایودھیا پتی دشرتھ کے دو پتر بڑے پراکرمی، تیجسوی اور بل والے اس بن میں آئے ہیں۔ اُن کے ساتھ میں نے اپسراؤں سے بڑھ کر یہ... ایک سندر استری دیکھی۔ میں نے ان کے پاس جا کر اُسی استری کے بارے میں پوچھا۔ جس سے کرودھ ہو کر انھوں نے میرے ناک کان کاٹ ڈالے۔ ہے بھائی! اُن دونوں بھائیوں کا اور اس سفید بدن استری کا خون میں جب تک نہ پیوں گی، تب تک میرا ہردیہ شانت نہ ہوگا۔ بہن کے مکھ سے یہ حال سُن کر کرودھ سے کانپتے ہوئے کھر نے چودہ راکھشسوں کو جو بڑے بلوان اور بھیم کائے تھے، شورپ نکھا کے ساتھ بھیجا، اور آگیا دی کہ اُن دُشٹوں کو استری سمیت مار ڈالو۔ آج میری بہن خون سے تڑپتا ہوگی۔ تب ہاتھوں میں بڑے بڑے پردھ ڈنڈے لے کر اور گرُز سنبھال کر وہ کالے کالے راکھشس شورپ نکھا کے ساتھ اس پرکار چلے جیسے آندھی کے ساتھ بادل چلتے ہیں۔ شری رام چندر جی نے اُن راکھشسوں کو شورپ نکھا کے ساتھ آتے دیکھ کر کہا ہے ویر! دیکھ یہ موت سے گھرے ہوئے راکھشس ہم پر چڑھ آئے ہیں۔ تُو سیتا کی رکھشا کر میں دیکھتے دیکھتے ان کو یم لوک پہونچاؤں گا۔ اس پرکار دھنش تان کر کھڑے ہوئے اور پاس آئے ہوئے شری رام چندر جی بولے۔ اے ادھم راکھشسو! ہم تپسوی دھرم کا پالن کرتے ہوئے ہم اس بن میں نواس کرتے ہیں، اور بنا اپرادھ دیکھے کسی کو کچھ نہیں کہتے۔ سو تم آشرم سے دُور رہو اور لوٹ جاؤ جب تک میرے دھنش سے تیر نہیں چھوٹتے۔ اپنے پران بچا کر بھاگ جاؤ۔ رام کے مکھ سے یہ وچن سُن کر وہ ابھیمان سے بھجاؤں کو تولتے ہوئے شستر اٹھا کر اُن پر جھپٹ پڑے۔ پرنتو جلتے ہوئے آگ کے سمان چودہ[14] تیر بان رام نے اُن کی طرف چھوڑے جو اُنکی چھاتی کو پھاڑ کر اندر ایسے گھُس گئے، جیسے سانپ بانبیوں ... میں گھس جاتے ہیں۔ اور وہ لہولہان ہوئے ہوئے بھومی پر مر کر گر پڑے۔ بے جان راکھشسوں کو زمین پر

گرا دیکھ کر شورپ نکھا خوف زدہ اور دوڑتی ہوئی کھر کے سامنے جا کر رونے لگی، اس کو اس حالت میں دیکھ کر کھر نے کہا، اب تیرے رونے کا کیا کارن ہے؟ کیا وہ چودہ راکھشس میرے حکم کو ٹال کر کہیں چلے گئے ہیں، یا ڈر کر بھاگ گئے ہیں۔ ہے شورپ نکھا! تو ادھیر نہ ہو، اور اپنے شترو کو میرا ہی جان۔ کھر نے جب ایسے دھیرج بندھانے والے شبد کہے تو وہ نکٹی روتی ہوئی بولی۔ جن چودہ بھیم کائے راکھشسوں کو تم نے رام کو مارنے کے لئے بھیجا تھا وہ سب کے سب پراکرمی رام کے ہاتھوں چھن ماتر میں مارے گئے۔ سو ہے بھائی! اندر کے سمان بل والے رام سے خوف زدہ ہو کر میں تیرے پاس آئی ہوں، جو تجھ میں شکتی ہے تو اُن کانٹوں کو ابھی جڑ مُول سے اکھاڑ دے نہیں تو سب راکھشس اُن کے ہاتھوں مارے جائیں گے۔ اور آخیر میں تیرے لئے بڑے بھئے کا سامنا ہوگا۔ ہے کھر! میری ناک کاٹ کر حقیقت میں اُس نے تیری ہی ناک کاٹ ڈالی ہے۔ بہن کا اپمان سہن کر تیرے جینے سے مر جانا بہتر ہے۔ اگر تم نے میرے اپمان کا بدلہ نہیں لیا تو میں ابھی تیرے سامنے پران تیاگ دوں گی۔

شورپ نکھا سے بھڑکایا ہوا کرودھ سے نیتر لال کر کے بولا۔ ہے شورپ نکھا! رام کا تیج میرے سامنے ایسا ہی ہے جیسے سوریہ کے سامنے جگنو کا۔ آج میں اُسے یم پوری کو پہونچاؤں گا۔ اُس کے سانس ختم ہو چکے ہیں۔ اس پرکار بہن کو تسلی دے کر وہ راکھشس راج وچتر گھوڑوں والے سوریہ کے سمان چمکتے ہوئے رتھ کو لے کر چودہ ہزار راکھشسوں کی سینا کے آگے آگے چلا۔ اُن راکھشسوں کی میگھ کے سمان گرجتی اور دھول سے سوریہ کو چھپاتی ہوئی سینا شورپ نکھا کے دکھائے مارگ پر چلی۔ اتنی بڑی سینا کو دیکھ کر شری رام چندر جی لکھشمن سے بولے! بڑا بھئے سامنے آیا ہے تات! آج لہو کی ندی بہے گی۔ آج راکھشس لوگ ایک آریہ کا بل دیکھیں گے۔ ہے لکھشمن! ہماری جے ہوگی اس میں تنک بھی شک نہیں۔ کیونکہ میری دائیں بھجا بار بار پھڑک رہی ہے۔ تو جانکی کو لے کر پربت کی اندھیری گپھا میں چلا جا۔ بھائی کی آگیا کے آگے سر تسلیم کر کے لکھشمن سیتا سمیت پربت کی کندرا میں چلا گیا۔ تب شری رام نے نہ ٹوٹنے والا کوچ دھارن کیا۔ آگ کے سمان اُسی کوچ کو دھارن کرنے سے شری رام اندھیرے میں اُٹھتی آگ کے سمان چمکنے لگے۔ اُس بے مثال اور خوفناک سنگرام کو دیکھنے کے لئے دیوتا، رکھشس، کنر اور چارن اکٹھے ہو کر شری رام چندر جی کی استتی کرنے اور پرماتما سے پرارتھنا کرنے لگے کہ ہے ترلوکی کے پالک! پرتھوی کو پیڑا دینے والے.... رشیوں، منیوں کو دکھ دینے والے راکھشسوں کا شری رام چندر جی کے ہاتھوں، جو گئو پالک اور براہمن رکھشک ہیں، ناش ہووے۔ تب رام چندر جی نے چاروں طرف راکھشسوں کی سینا کو دیکھ کر بھاری کرودھ سے دھنش کی ڈوری پر بان جوڑا۔ تیج سے بھسم ہونے والی قیامت کی آگ کے سمان جلتے ہوئے رام کی آنکھوں کو دیکھ کر تینوں لوک بھئے سے کانپ اُٹھے۔ اُدھر بڑے تیج والا راکھشس راج کھر رام کے آشرم پر پہونچ کر سینا

سہت اس پرکار بانوں کی ورشا کرنے لگا، مانو سنسار کا ناش کرنے کے لئے کالے بادل بارش کرتے ہوں۔ کھر اور اس کی سینا سے چھوڑے اُن بانوں کو شری رام ایسے دھیر بھاو سے سویکار کرتے رہے جیسے سمندر ندیوں کو۔ سینکڑوں بانو سے لہولہان ہوتے شری رام چندر جی اس پرکار اپنے استھان پر اچل، اور اڈول کھڑے رہے جیسے بجلیوں کے پرہار (چوٹ) سے ہمالیہ۔ اس سمے اُن کی شوبھا شیام رنگ کے گھرے بادلوں میں سوریہ کے سمان ہو رہی تھی۔ تب بڑے کرودھ سے شری رام چندر جی اپنے دھنش کو گول منڈلاکار کرکے ویگ سے بان چھوڑنے لگے۔ اُن کی تیزی اور پھرتی کو دیکھ کر دیوتا لوگ حیرت میں آ گئے۔ بانوں کو نہ جوڑتے، نہ کھینچتے اور نہ چھوڑتے کوئی دیکھتا۔ کیول چھن چھن میں سینکڑوں راکششوں کو بھومی پر لٹاتے ہی دیکھا گیا۔ تھوڑے ہی سمے میں اُس دشرتھ نندن نے ہزاروں راکششوں کو مار کر تتر بتر کر دیا۔ شری رام جی کے بانوں سے وہ راکششوں کی بڑی سینا بن کے بانسوں کے سمان جلنے لگی۔ دیکھتے دیکھتے راکششوں کی لاشوں سے یُدھ کشیتر بھر گیا۔ اور چلنے کے لئے مارگ نہ رہا۔ تب خوف زدہ ہوئے ہوئے راکشش.... رام کے تیج کو سہن نہ کرتے ہوئے ادھر اُدھر بھاگنے لگے۔ دوشن نے اپنی سینا کو گرتے مرتے اور ہائے ہائے کرتے دیکھ میگھ گرجنا کی اور تیز بانوں سے شری رام چندر کو گھیر لیا۔ دوشن کو سامنے دیکھ بھگوان کے کرودھ کی کوئی انتہا نہ رہی۔ انہوں نے چمکتے ہوئے کھرپے اُس کے دھنش کو کاٹ ڈالا، اور چار بانوں سے چاروں گھوڑوں کو زمین پر سُلا دیا، اور پھر آدھے چندر آکار والے بان سے اُس کے سارتھی کا سر کاٹ دیا۔ گھوڑوں سمیت سارتھی مر جانے پر شری رام چندر پر دوشن نے کرودھ سے ایک بڑا بھاری پرگھی اُٹھایا اور اُن کے سر پر پہونچ گیا۔ تب بڑی پھرتی سے بھگوان نے اُس کے دونوں ہاتھ کاٹ ڈالے۔ بھجاؤں کے کٹ جانے پر تڑپتا ہوا وہ زمین پر گر کر بے ہوش ہو گیا۔ اُس راکشش کے گرنے پر دیوتاؤں نے سادھو سادھو کی دھونی کی۔ اپنے سیناپتی کھر کے بھائی دوشن کی یہ دشا دیکھ کر ہزاروں راکشش ایک ساتھ رام چندر جی پر ٹوٹ پڑے۔ پرنتو مہا پراکرمی شری رام نے سورن اور وجر کے بنے بانوں کے ذریعہ اُنہیں وہیں ڈھیر کر دیا۔ کھلے ہوئے بالوں والے اور خون سے لتھ پتھ اُن راکششوں سے یدھ بھومی ایسے پٹ گئی جیسے یگیہ کی ویدی پر کشا۔ خون سے لتھ پتھ راکششوں سے وہ بھومی نرک کے سمان دکھائی دینے لگی۔ چودہ ہزار بھینکر راکششوں کو اکیلے رام چندر جی نے مار ڈالا۔ کیول سیناپتی تری شرا اور راکشش راج کھر یہ دونوں ہی بچ سکے۔ تب پرانوں کا موہ چھوڑ کر تری شرا رتھ سے کود پڑا اور ہاتھ جوڑ کر کھر کے پرتی بولا۔ ہے ناتھ! آپ مجھے رام کو مارنے کی آگیا دیں۔ رن بھومی میں مَیں آپ کے کھائے ہوئے ان کو سارتھک کروں گا۔ آج آپ مہاباہو رام کو میرے ہاتھوں مرا دیکھیں گے یا مجھے ہی یُدھ بھومی میں لیٹا پائیں گے۔ تب کھر نے خوش ہو کر اُسے آگیا دی، اور یم راج سے بلایا ہوا تری شرا رام کو مارنے کے لئے ایسے دوڑا جیسے پتنگ

دیپک پر دوڑتا ہے، اُدھر شری رام نے بھی بانوں سے ترِی شرا کا سواگت کیا۔ لمبی بھجاؤں والے شری رام چندر جی نے تیز بانوں سے اُس کے سارتھی گھوڑے اور جھنڈے کو کاٹ دیا۔ یہ دیکھ کر ترِی شرا گدا ہاتھ میں لئے رتھ سے کود کر شری رام کی جانب دوڑا، مگر مہابلی دشرتھ نندن نے اُسے نزدیک آنے کا موقعہ ہی نہ دیا اور ایک تیز بان اُس کی چھاتی میں مارا جو اُس کے کوچ کو پھاڑ کر ایسے اُس کی چھاتی میں گھس گیا۔ جیسے سانپ بانبی میں داخل ہوتا ہے۔ اُس بان کے لگتے ہی کھر کی سینا کا سینا پتی مہا پراکرمی بھیم کرما ترِی شرا مر گیا۔

دوشن اور ترِی شرا کے مر جانے پر کھر اکیلا رہ گیا، اب وہ اکیلا ہی رام کے سامنے چلا۔ اور کرودھ سے بانوں کی ورشا کرنے لگا۔ دیکھتے دیکھتے اُس مہارتھی نے بانوں سے دشاؤں کو بھر دیا۔ اُدھر شری رام چندر جی نے بھی آگ کے سمان جلتے بانوں سے کھر کے رتھ کو بھر دیا۔ پھر دونوں طرف سے بانوں کی ایسی بارش ہوئی کہ سارا آکاش بھر گیا اور وایو کا مارگ بھی رُک گیا۔ اُس وقت خوش ہو کر کھر گرجا اور رتھ کو رام چندر جی کی جانب بڑھایا، اور اُن پر بانوں کی بارش کرنے لگا۔ تھوڑے ہی سمے میں اُس راکھشش نے شری رام کے دھنش کو کاٹ ڈالا، اُس راکھشش کے اس بھیانک یدھ کو دیکھ کر دیوتا لوگ کانپ اُٹھے۔ مگر بے مثال طاقت والے بھگوان رام نے اگستیہ منی کا دیا ہوا بڑا دھنش اٹھایا اور اُسے تان کر کھر کی جانب دوڑے اور چھن ماتر میں کھر کے گھوڑوں اور سارتھی کو مار گرایا۔ اپنے آپ کو رتھ ہین دیکھ کر وہ کرودھ سے نیچے کود پڑا اور رام کی جانب دوڑا۔ اُسے سوتا کے سمتھ میں آتے ہوئے دیکھ کر بھگوان رام بولے۔ ہے راکھشش راج! نردوش پرانیوں کو دکھ دینے والا دشٹ، پاپی منشیہ برہمانڈ کا سوامی بھی کیوں نہ ہو پرنتو انت میں وہ اپنے پاپ کا پھل ضرور بھوگتا ہے۔ ہے پاپا چاری! فطرتاً سے ہی دُشٹ اور ظالم کرم والے انسان کے پران لینے والے اس پرکار گھات میں لگے رہتے ہیں، جیسے سانپ کو مارنے کیلئے۔ ہے نی شاچر! ڈنڈک بن میں رہنے والے، کسی کو دُکھ نہ دینے والے آتما کے ساکھشات میں لگے ہوئے تپسویوں اور منی گن کی ہتیاؤں کا پھل آج تجھے پراپت ہونے والا ہے۔ ہے کھر! پاپ کی جڑ نہیں ہوتی اور انسان کے کرم اپنے کال پر پھلتے پھولتے ہیں۔ جیسے رتو کے آنے پر پھل پھول۔ زہریلا اناج اپنا اثر جلدی ہی دکھاتا ہے، ہے راکھشش! پاپیوں کو مار کر اس دھرتی کا بھار اُتارنے کے لئے میں یہاں آیا ہوں۔ سو تُو اپنے آپ کو مرا ہوا ہی سمجھ۔

شری رام چندر جی کے مکھ سے یہ وچن سُن کر..... کھر نے جواب دیا۔ ہے کاکستھیہ! ویر لوگ اپنے منھ سے اپنی پرشنسا نہیں کیا کرتے۔ تم نے اپنی پرشنسا کر کے اپنی تُچھتا ظاہر کی ہے۔ مجھ کو مارنے کی طاقت تم میں نہیں ہے۔ یہ میری گدا جس نے ہزاروں آدمیوں کے پران لئے ہیں، آج تمہیں بھی رن بھومی میں

سلائے گی۔ آج میری بہن کا بدلہ تمہیں ملے گا۔ اتنا کہتے کہتے بجلی کے سمان چمکتی گدا کھر نے رام کی جانب پھینکی۔ پرنتو یم کے پھندے کے سمان آتی گدا کو شری رام نے راستہ میں ہی بان سے کاٹ ڈالا۔ اور انیک بانوں سے اُسے لہولہان کر ڈالا۔ تب لہو کی گندھ سے متوالہ ہو کر کھر رام کی جانب دوڑا، پرنتو اگستیہ رشی کے دیئے ہوئے آگ کے سمان جلتے ہوئے ایک ہی بان سے کھر کی چھاتی پھاڑ دی۔ اِن کی پیڑا سے چیختا ہوا پربت سمان راکھشش زمین پر گر پڑا۔ کھر کے مرنے پر دیوتا کنر گندھرو اور چارن جے جے کرتے ہوئے پشپوں کی ورشا کرنے لگے، اور سب مل کر استتی کرتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر بولے۔ ہے دشرتھ نندن! آپ نے ہم پر بڑا اُپکار کیا ہے، آج ڈنڈک بن میں رہنے والے رشی بے خوف ہو کر سوئیں گے، آپ کی جے ہو، ہے کوشل کشور! آپ کی جے ہو۔ اس موقعہ پر لکھشمن بھی کندا سے نکال کر سیتا کو آشرم میں لے آیا اور سیتا نے خون سے رنگے ہوئے اُدے ہوتے ہوئے سوریہ کے سمان شتروؤں کو جیتنے والے اپنے سوامی کو دیکھ کر خوش ہو کر اُسے گلے سے لگایا۔

اکپنن راکھشش کا لنکا میں جانا۔

کھر کے سینا سمیت مارے جانے پر اکپنن نامک ایک راکھشش جو بچ گیا تھا بھاگ کر لنکا پتی راون کے پاس پہونچا، اور ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے لنکیش! ڈنڈک بن کے رہنے والے چودہ ہزار راکھشش کھر، دوشن اور تری شرا سمیت مارے گئے، میں بڑی کٹھنتا سے بچ کر آیا ہوں۔ ایکا ایک دُکھ دائی سماچار سُن کر مانو راون کو آگ لگ گئی۔ چنگاریاں چھوڑتا ہوا بولا۔ ہے اکپنن! کس نے میرے جن استھان کو اُجاڑ ڈالا ہے؟ میرے بھائیوں کو مار کر کس نے اپنی موت کو بُلایا ہے؟ میں تجھے ابھئے دان دیتا ہوں، تو وہاں پر کا سب حال سُنا۔ تب اکپنن ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے دیوتاؤں کے شترو! ایودھیا کے راجہ دشرتھ کے پتر نے جس کے پراکرم کی کوئی تھاہ نہیں ہے، جس کے اونچے کندھے اور وشال ہردیہ تینوں لوکوں کو جیتنے میں سمرتھ ہیں، اُس شیام سندر رام نے اکیلے ہی یہ بھیم کرم کیا ہے۔ تب حیرتتا سے راون بولا۔ ہے راکھشش کیا اُس نے دیوتاؤں کی امداد سے کھر کو مارا ہے؟ اکپنن نے ہاتھ جوڑ کر جواب دیا۔ ہے راجن! نہیں۔ دیوتا اُس کے ساتھ نہیں تھے۔ مگر رام خود ہی سب طاقتوں سے بھرا پڑا ہے۔ سنو! میں اُس کے گنوں کا ذکر کرتا ہوں۔ وہ رام بڑا تپسوی، دھنوردھر، دویہ استروں کو جاننے والا، وچلانے والا۔ بلوان، روپ کی کھان اور دھرم یدھ میں ماہر ہے۔ اُس کے ساتھ اُسی کے سمان گنوں والا اس کا چھوٹا بھائی لکھشمن ہے۔ میں نے رام کو اپنی آنکھوں سے یدھ کرتے دیکھا ہے۔ اور اُس کے اموگھ بانوں سے راکھششوں کے بھیانک ناش کو بھی دیکھا ہے۔ لنکا ادھی پتی! جس کھر کے ہنکار ماتر سے دیوتا کانپتے تھے وہ اپنی ساری سینا سمیت کھڑا رہنے میں بھی ناقابل رہا۔ یہ حیرانی تھی جو میں نے یدھ بھومی میں دیکھی

ہے راجن! اگر آپ اپنی ساری سینا سے بھی اُسے مارنا چاہیں تو بھی آپ اُسے نہ مار سکیں گے۔ مگر اسکو جیتنے کا ایک اُپائے ہے کہ اُس کے ساتھ اُس کی پرم روپ وتی استری ہے۔ جس کی سُندرتا کے سامنے پریم انگنائیں، اپسرائیں، کنریاں اور سنسار کی تمام سندریاں تچھ ہیں۔ اُسے اگر آپ ہر دھ‌لگا، لائیں تو رام اُس کے دیوگ میں گھل گھل کر مر جائے گا۔

اکنپن کے اس اُپائے سے سہمت ہو کر راون فوراً اپنے رتھ پر سوار ہوا اور آکاش میں اُڑتا ہوا ساگر پار ماریچ نامک راکھشش کے پاس پہونچا جو اُس کا پرم متر تھا۔ ماریچ نے لنکا پتی راون کو دیکھ کر اُس کا ستکار کیا، اور پھر نمرتا سے پوچھا کہ کس ارتھ سے آپکا ادھر آنا ہوا۔ آپ کے جلدی آنے سے مجھے شنکا ہوتی ہے کہو کشل تو ہے؟

ماریچ کے ایسا پوچھنے پر راون بولا، ہے متر! دشرتھ نندن رام نے میرا جنم استھان نشٹ کر ڈالا۔ چودہ ہزار راکھششوں سمیت میرے بھائیوں کا ودھ کیا۔ میری بھجائیں توڑ دی گئیں ہیں، اور اس سے پیڑت ہوا میں تمہاری سہائتا چاہتا ہوں۔ ہے متر! رام کی روپ وتی استری کو ہر کر لنکا لے جانا چاہتا ہوں۔ اس کام میں تمہاری سہائتا چاہتا ہوں۔ راون کے یہ وچن سن کر ماریچ بولا۔ ہے راکھشش راج! جس نے تمہیں سیتا ہرنے کی رائے دی ہے بلاشبہ وہ تمہارا ہردیہ سے دشمن ہے۔ کیونکہ سیتا کو ہرنا سانپ کے مکھ سے دانت نکالنے کی طرح بھیانک کام ہے۔ ہے راون! سنگھ کے سمان لمبی بھجاؤں والے پراکرمی رام سے یُدھ میں پار نہیں پاؤ گے۔ سانپ کے سمان دھنش سے چھوٹتے رام کے باݨوں کو سہن کرنے کی طاقت آج سنسار میں کسی کے پاس نہیں ہے۔ سو تو اگر اپنی موت نہیں چاہتا تو چپ چاپ لنکا چلا جا۔

شورپنکھا کا لنکا میں راون کے پاس جانا

ماریچ کی طرف سے نراش ہو کر راون لنکا میں آ گیا۔ اُدھر شورپنکھا اتنے بڑے جن سنہار کو دیکھ لنکا پہونچی۔ اُس نے پربت کے سمان اُونچے محل پر اپنے بھائی کو بیٹھے دیکھا۔ جو چاروں طرف سے منتریوں سے گھرا ہوا تھا۔ سورن کے آسن پر بیٹھا وہ دُور سے ایسی شوبھا کو پراپت ہوا جیسے سورن کی ویدی میں گھی سے جلتی ہوئی آگ۔ اُس اپنے پربت قد بھائی کو دیکھ کر، جس نے اپنے باہو بل سے سندروں کو جیت لیا ہے اور پربتوں کو قبضے میں کر لیا ہے، جس نے واسُکی نامک ناگ راج کو جیت کر تشک کی پتنی کو ہر لیا ہے۔ جس نے کُبیر کو جیت کر اپنا آگیا میں چلنے والا پشپک ومان چھین لیا ہے۔ اندر وغیرہ دیوتا جس سے خوف زدہ ہو کر سر جھکاتے ہیں، دایو دیو جسے پنکھا کرتے ہیں اور ورُن دیوتا جس کے بس جل بھرتا ہے اور جو مرتیو کو بھی مار دینے کی طاقت رکھتا ہے۔ ایسے اتھاہ بل والے بھائی کو اُس نے

بھوشن پہنے ہوئے شتروؤں سے سجے بیٹھے دیکھا، ڈر سے بیاکل ہوئی ناک کان سے ہین شورپنکھا ....اُس کے پاس جا کر یوں بولی۔

شوک ہے تیری بُدھی پر، شوک ہے تجھ پر، شوک ہے تیرے ان منتریوں پر، ہے راکھشش راج! تیرے لئے بڑا بھئے اُتپن ہوگیا ہے۔ گرہستھ بھوگوں میں لین ہوا ہوا تو بے خبر پڑا ہے۔ ہے لنکیش! جو راجہ سمے پر اُچت کاریہ نہیں کرتا وہ راجیہ سمیت نشٹ ہو جاتا ہے۔ جو راجہ اپنے دیش کی رکھشا کے لئے سدا ہوشیار نہیں رہتا وہ دن بہ دن گراوٹ کو حاصل کرتا ہے۔ جس کے گپت چر، خزانہ اور نیتی اپنے ہاتھ میں نہیں ہے۔ وہ راجیہ کرنے کے یوگیہ نہیں ہے۔ ہے راجن! گپت چر ہی راجہ کے نیتر ہیں۔ ان کے بنا راجہ اندھا ہے۔ ہے بھائی! میں تو دیکھتی ہوں کہ تمہارے گپت چر مورکھ اور منتری اندھے ہیں۔ جو اتنی بڑی بھیانک گھٹنا سے ناواقف ہیں۔ جن استھان نشٹ ہو گیا، چودہ ہزار راکھشش تیرے بھائیوں سمیت مارے گئے، بہن کے ناک کان کٹ گئے پر تو شراب، مانس اور استریوں میں لیت ہوا تو کچھ نہیں دیکھتا نہ جانتا ہے۔ جو رشی منی اور تپسوی لوگ کُل راکھششوں کے نام سے ڈرتے تھے۔ آج وہ بغلیں بجاتے اور راجاؤں کے سامنے دنڈک بن میں گھومتے ہیں۔ ہے راون! سوکھا ہوا پتہ اور مٹی کا ڈھیلا بھی کام آجاتا ہے۔ مگر سنگھاسن سے گرا ہوا راجہ کسی کام کا نہیں ہوتا۔ جو راجہ آلسیہ رہت ہو کر اپنے راجیہ کی ہر بات جانتا ہے اور جتیندریہ ہے اُس کا راجیہ اٹل رہتا ہے۔ ہے بھائی! جو راجہ آنکھوں سے تو سویا ہوا ہے مگر نیتی کی آنکھوں سے جاگتا ہے، جس کا کرودھ قیامت کا نشان ہے اور جس کی خوشی بہار کی مظاہر، پرجا اُس کی پوجا کرتی ہے۔ پرنتو ہے لنکاپتی! تجھ میں تو میں ایک بھی گُن نہیں دیکھتی۔ جو تجھے رام سے کئے گئے اتنے بڑے ہتیاکانڈ کا پتہ نہیں لگا۔

تب کچھ شرمندہ سا ہو کر راون بولا۔ ہے شورپنکھے! میں جن استھان کے راکھشش ودھ کا سارا حال سن چکا ہوں، کیول تیری راہ دیکھ رہا تھا۔ سو تو اب اُن بن باسیوں کو مرا ہوا ہی جان۔ ہے بہن! تیرے ناک کان کاٹنے والے کو اب اندر، یم، کُبیر، برہما اور وشنو کوئی بھی نہیں بچا سکتا۔ جو کچھ میں نے کرنا ہے وہ میں نے سوچ لیا ہے۔ ہے شورپنکھے! سیتا میرے ہی یوگیہ، یہ جان کر جو تم نے میرے ہت رام کے ہاتھوں کشٹ پایا، اُس کا پھل میں تجھے دوں گا۔ رام مارا جائے گا اور سیتا میرے محل میں آکر تیری داسی بنے گی۔ اتنا کہہ کر لنکاپتی راون نے سبھا کو ختم کیا، اور آکاش رتھ میں بیٹھ کر پھر ماریچ کے پاس پہونچا، اور پریم پیار دکھاتا ہوا اُس کے پرتی بولا ہے تات! سنکٹ کے سمے متر ہی کام آیا کرتے ہیں۔ اس لئے میں تمہارے ہی پاس آیا کرتا ہوں۔ کیونکہ بہت کھوج کرنے پر بھی میں تیرے سمان بلوان، نیتی کشل، ستیہ پریمی اور قابلِ اعتماد کسی کو نہیں پاتا ہوں۔ ہے ماریچ! پتا سے نکالے ہوئے کھشتریہ کُل کلنک،

ادھرمی اور استری پر ہاتھ اٹھانے والے کائر رام کے ہاتھوں میرے چودہ ہزار راکھشش مارے گئے، یہ دیکھ کر میرا ہردیہ جل رہا ہے۔ راتری کو نیند نہیں آتی اور دن بھر تڑپتا رہتا ہوں۔ ہے آجا! نو بھج! شورپنکھا کی ناک کاٹنے سے ساری راکھشش جاتی کی ناک کٹ گئی۔ دیوتا اور رشی منی جو پہلے ہمارے نام سے کانپتے تھے آج ہماری کائرتا پر ہنستے ہیں۔ اس اپمان سے ہمارا یدھ میں مرجانا ہی اچھا ہے۔ سو ہے ماریچ! راکھشش جاتی کو اس بڑے اپمان سے بچا، سیتا کے ہر لانے میں میری سہائتا کر۔ سنسار میں تو بہروپیا پرسدھ ہے، تیرے سمان سوانگ بھرنے والا اور کوئی نہیں ہے۔ سو تو چاندی کے بندوں والا سنہرا ہرن بن کر رام کے آشرم میں گھوم۔ ہے ماریچ! مرگ کے روپ میں دیکھ کر جانکی تجھیں پکڑنے کے لئے رام لکشمن سے کہے گی۔ اور جب وہ تیرے پیچھے پیچھے دور نکل جائیں گے تو میں اکیلی سیتا کو ہر لونگا۔ اور پھر پتنی کے ویوگ میں دربل ہوا ہوا رام میرے ہاتھوں مارا جائے گا

رام کے اس پرکار کہنے پر ماریچ نے جواب دیا۔ پہلے بھی میں نے تم کو کہا تھا کہ ایسا مت سوچو اور اب بھی میرا وچار وہی ہے کہ سیتا کے مرنے سے تیری مرتیو ضرور ہوگی۔ ہے دیدمتا! تمام شاستروں کو جاننے والا ہو کر بھی پرائی استری کو ہرنے میں پاپ کا خیال نہیں کرتا، یہ حیرت ہے۔ ہے دشکندھر! سوریہ سے کرن کو جیسے کوئی الگ نہیں کر سکتا، اسی طرح سیتا کو رام سے الگ کرنا ناممکن ہے۔ رام کے تیج کو تو نہیں جانتا، وہ تو بلی اور سوچی کے بھی پران لے سکتا ہے، پھر تو تو کیا چیز ہے۔

ماریچ کے اس جواب پر کرودھ ہوا راون ہاتھ میں تلوار لے کر بولا۔ اے دربدھی والے! تو راکھشش کل میں کلنک پیدا ہوا ہے۔ تیرے وچن ایسے ہی نشپھل اور نہاد ہیں، جیسے بنجر بھومی میں بیج! تیری ان دلیلوں سے میں اپنے وچار نہیں بدل سکتا۔ سیتا کو میں نے ضرور ہرنا ہے، اور تجھے میرے کہنے کے مطابق ضرور عمل کرنا ہوگا۔ ہے مورکھ! میری آگیا بھنگ کر کے تو سکھ نہیں پا سکتا۔ راجہ کی آگیا ہاتھ جوڑ کر سر پر دھارن کرنی چاہیئے۔ سو اگر تو سیتا ہرن میں میری سہائتا نہ کرے گا تو رام لکشمن کے ودھ سے پہلے تو اپنے کو مرا ہوا خیال کر۔

راون کے ان وچنوں کو سن کر ماریچ خوف زدہ ہو گیا، اور مزید کچھ کہے بغیر بولا "اچھا چلیے"!

تب خوش ہو کر راون نے اسے کنٹھ سے لگا کر کہا۔ اب تو سچا راکھشش ہے۔ اور میرا پرم مِتر ماریچ ہے۔ اس کے بعد وہ دونوں رتھ پر سوار ہوئے اور ڈنڈک بن میں پہونچ کر رام کے آشرم کو دیکھنے لگے۔ راون کی آگیا سے ماریچ نے اسی سمے ہرن کا سوانگ بھرا، اور کودتا پھاندتا آشرم کے نزدیک گھومنے لگا۔ نیلم کے سمان سندر اور چمکیلے رنگوں والے، اونچی اور لمبی گردن والے، اندرنیل کے سمان پیٹ والے، مدھو پشپ کے سمان پسلیوں والے، ہرتنا منی کے سمان کھروں والے، پتلی ٹانگوں والے، سڈول اور

سُوگھٹت دیہہ والے، اندر دھنش کے..... رنگ والی سُندر پونچھ والے اُس سندر چتر وچتر مایا مرگ کو ہری ہری گھاس چرتے اور نانا پرکار کے کھیل کرتے دیکھکر جانکی حیرت میں آگئی، اور آشچریہ سے اُس کے بارے میں سوچنے لگی :-

سونے کے مرگ کا شکار

چاندی اور سورن کی آبھا سے یکت اُس مایا مرگ کو پراپت کرنے کی ابھیلاشا سے جانکی نے اپنے پتی کو اونچے سُر سے بُلا بُلا کر کہا۔ آؤ آؤ سوامی! لکشمن کے ساتھ جلدی آؤ۔ یہ سورن مرگ تمہارے دیکھنے یوگیہ ہے۔ سیتا کے بلانے پر دونوں بھائیوں نے اُس مرگ کو دیکھا۔ تب لکشمن نے اُسی مایا مرگ کو اچھی طرح دیکھ کر کہا کہ ہے تات! سورن کی دیہہ والا، رتن جڑت اس پرکار کا مرگ آج تک کبھی نہیں دیکھا۔ ممکن ہے کوئی راکھشسی چال ہمارے پھانسنے کے لئے رچا گیا ہو۔ لکشمن کے اس وچن کو سُنا ان سُنا کر کے سیتا بولی، ہے سوامی! یہ مرگ چھوٹا سنسار کا ایک وچتر پدارتھ ہے اس کی شوبھا نے میرے من کو ہر لیا ہے اسے آپ پکڑ لائیے۔ اس کے ساتھ میں کھیلا کروں گی۔ ہے آریہ پُتر! بن باس سماپت کر کے آپ جب سنگھاسن پر وراجمان ہوں گے تو یہ سونے کا مرگ ہمارے محلوں کی شوبھا بنے گا۔ اس مرگ کو دیکھ میرے دیور اور ساسیں حیرت میں آئیں گی، اور اگر جیتے جی نہ پکڑا جائے تو اسکا مرگان ہی لے آئیے۔ اس کی مرگ چھال کو گھاس پر بچھا کر میں پرمیشور کی اُپاسنا کیا کروں گی۔ سیتا کی اس خواہش کو دیکھ کر شری رام چندر جی لکشمن کے پرتی بولے ہے ویر! یہ انوکھا مرگ جو آج تک نہ دیکھا گیا ہے آج اپنے روپ کے کارن یا تو پکڑا جائے گا یا مارا جائے گا۔ کس کا ہردیہ اس سورن کے مرگ کو دیکھ کر مچل نہ اُٹھے گا۔ اس کے رتن جڑت مرگان پر جانکی بیٹھ کر سندھیا کیا کرے گی، سو اس کا شکار کرنا چاہیئے۔ اور اگر یہ حقیقی ہرن نہیں، تو راکھشسی مایا ہے۔ تو بھی اس کا ودھ کیا جانا ضروری ہے۔ کیونکہ میں رشیوں کے سامنے راکھششوں کے مارنے کی پرتگیا کر چکا ہوں۔ سو تو ساودھان ہو کر سیتا کی رکشا کر۔ میں اس ہرن کو پکڑوں گا یا اس کی مرگ چھالا لاؤں گا۔

اتنا کہہ کر شری رام چندر جی تلوار اور دھنش لے کر مرگ کی طرف دوڑے، ان کو اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ مرگ آکاش میں چھلانگیں مارتا اور کودتا ہوا گہرے گھنے بن میں گھس گیا۔ شری رام چندر بھی نشانہ باندھے ہوئے اُس کے پیچھے دوڑنے لگے۔ سوریہ کرنوں کے سمان کبھی وہ مایا مرگ دکھائی دیتا اور کبھی غائب ہو جاتا۔ وہ اُس سمے ایسی شوبھا دینے لگا جیسے شرد رتو کا چندرما تھوڑے سمے بادلوں کے نیچے چھُپ جاتا ہے اور پھر پرگٹ ہو جاتا ہے۔ اس پرکار چھپتے اور پرگٹ ہوتے ہوئے وہ مایا مرگ شری رام چندر جی کو بہت دُور بن میں لے گیا۔ تب کرودھ سے ہانپتے ہوئے رام نے ترکش چھنڈ سے نکلتے ہی اُس مرگ کو ایسا تیز بان مارا کہ وہ اُس کا ناڑی بھیس کاٹ کر اس پرکار چھاتی میں گھُس گیا، جیسے سانپ بانبی

میں گھس جاتا ہے۔ بان کے لگتے ہی وہ مرگ روپ کو چھوڑ کر وہ بھیانک راکھشش تاڑ برکھش کے برابر آکاش میں اچھل کر زمین پر گر پڑا، اور اونچے سُر میں "ہا لکھشمن" "ہا جانکی" کہہ کر مر گیا۔

اُس وقت شری رام چندر جی کو لکھشمن کا کتھن یاد آیا کہ اُس نے سچ کہا تھا۔ سچ مچ یہ تو راکھشش مایا نکلی۔ تب وہ خون سے بھرے اُس وکرال راکھشش کو وہیں چھوڑ کر آشرم کی جانب بڑھے من میں کسی بڑی بات کی شنکا کرتے ہوئے۔ انہوں نے سوچا یہ دشٹ "ہا لکھشمن" "ہا جانکی" اس پرکار اونچی آواز سے کہتا ہوا مرا ہے ایسا نہ ہو کہ لکھشمن میری امداد کو ادھر آئے اور کوئی راکھشش سیتا کو اُدھر مار ڈالے۔

ادھر آشرم میں بیٹھی ہوئی جانکی نے جب "ہا لکھشمن اور ہا جانکی" کی آواز سنی تو وہ گھبرائی ...... ہوئی بولی ہے لکھشمن! شیگھر جا کر اپنے بھائی کا پتہ لو۔ میرا ہردیہ بیاکل ہو رہا ہے۔ میں نے بڑا ہی پکارتے ہوئے ان کا شبد ابھی پرکار سنا ہے۔ ہے راگھو امصیبت میں پھنسے ہوئے اپنے بھائی کی سہائتا کرنا تیرا دھرم ہے۔ سیتا کے کہنے پر لکھشمن بولا۔ ہے جنک نندنی! مجھے اکیلا چھوڑ کر نہ جانے کی بھائی نے آگیا دی ہے سو اُن کی آگیا کو میں کسی پرکار بھی اُلنگھن نہیں کر سکتا۔ تم دھیرج دھرو۔ رام ابھی آتے ہی ہوں گے۔

لکھشمن کے جواب کو سن کر اور جل کر سیتا نے کہا۔ ہے لکھشمن! تو ہتر روپ سے بھائی کا ویری ہے، جو تو ان کے دکھ بھرے شبد سن کر بھی اُن کی امداد کو نہیں جاتا۔ تو بھائی کو مصیبت میں پھنسا دیکھ کر بھی چپ چاپ بیٹھا ہے۔ ہے سمتر کے پتر! بھائی کے مر جانے پر میری رکھشا سے کیا لابھ ہوگا۔ اس پرکار کہتے کہتے جانکی کے نیتروں سے آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی۔ سیتا کی یہ حالت دیکھ کر لکھشمن پھر ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ماتا! تیرا سوامی دیو دانو راکھشش یکھش کنر گندھرو اور انسانوں کو یدھ میں جیت سکتا ہے۔ تو تھوڑی دیر شانتی کر کے پرتیکشا کر۔ وہ آتے ہی ہوں گے۔ ہے دیوی! کھر دوشن کو مار کر ہم نے راکھششوں سے ویر بڑھا لیا ہے۔ اس کارن راکھشش ڈنڈک بن میں نانا پرکار کی بولیاں بولتے اور نانا پرکار کے روپ دھارن کر کے گھومتے ہیں۔ مہاتما رام مجھے میری رکھشا میں چھوڑ گئے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تو کسی مشکل میں پھنس جائے۔ اسی کارن میں ڈرتا ہوں، اور تجھے اکیلی چھوڑنے میں اسمرتھ ہوں۔ لکھشمن کے اس جواب سے جانکی کی آنکھیں لال ہو گئیں، اور وہ نینوں سے آگ کے انگارے چھوڑتی ہوئی بولی۔ لکھشمن! رام کو وپتا میں دیکھ کر بھی تو من ہی من آنند منا رہا ہے۔ مورکھ! تیری دشٹ کامنا کبھی پوری نہ ہوگی، تو میری پراپتی کے لئے رام کے ساتھ بن میں آیا ہے یا تو بھرت کا گپت چر ہے۔ جو اس پرکار بیٹھا بیٹھا باتیں بناتا ہے۔ میں گوداوری میں ڈوب مروں گی، آگ میں جل جاؤں گی لیکن پرائے پرش کو چھوؤں گی۔ سیتا کے ان شبدوں نے لکھشمن کے ہردیہ کو چھید ڈالا، اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے، اور مورچھا آنے لگی۔ مگر بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھال کر بولا۔

ہے جانکی! میں تیری اس بات کا کوئی اُتر نہیں دے سکتا۔ کیونکہ تو میری ماتا کے سمان ہے۔ استریاں

فطرتاً چنچل ہوتی ہیں۔ پرنتو میں بانوں کے سمان تیرے ان شبدوں کو نہیں سہہ سکتا۔ دھکار ہے تجھ پر جو تم نے مجھے ایسے شبد کہے جبکہ میں یہاں بھائی کی آگیا سے کھڑا ہوں۔ لیکن ہونہار بڑی پربل ہے جو تجھے بڑے سنکٹ میں ڈال رہی ہے۔ ہے بن کے دیوتاؤں! تم سب سنتے ہو، میں تمہیں ساکھشی کر کے کہتا ہوں، کہ میں جاتا ہوں اور جانکی کے ذریعہ زبردستی بھیجا جاتا ہوں۔

یہ کہہ کر لکشمن کندھے پر دھنش رکھ کر رام کی جانب چلا ؛

سیتا ہرن

لکشمن کے چلے جانے پر سنیاسی کا روپ دھارن کر کے لنکاپتی راون سیتا کے پاس آیا۔ پتی ورتا جانکی کو کیا معلوم تھا کہ گیروے کپڑے پہنے کمنڈل ہاتھ میں لئے، لکڑی کی چرن پادوکائیں .... دھارن کئے یہ سنیاسی حقیقت میں راون ہے اور تنکوں سے ڈھکے کوئیں کے سمان مجھے چھلنا چاہتا ہے۔ سندر ہونٹوں اور دانتوں والی، پرم روپ وتی جانکی کو اکیلا دیکھ کر راون بولا۔ ہے سندری! تو اس بن کی دیوی ہے یا ساکھشات لکشمی ہے وکام دیو کی استری رتی ہے۔ ہے سلوچنے! تیرے روپ کو دیکھ کر میرا من بس میں نہیں رہا۔ ہے سندری! سنسار میں تیرے سمان سندری نہ میں نے آج تک دیکھی اور نہ سنی ہے۔ پرنتو چکرورتی راجہ کے محلوں کے قابل تجھے اسی بن میں اکیلی دیکھ کر آشچریہ میں ہوں، تو کون ہے، کس کی کنیا ہے، کس کی استری ہے اور کس کارن راکھشسوں سے بھرے ہوئے اس گھور بن میں نواس کرتی ہے۔

راون کے اس پرکار پرشن کرنے پر سیتا نے اُتر دیا۔ ہے پرنتپ! ہے پری ورات!! تمہیں اور تمہارے جیسوں کو نمسکار۔ یہ آسن ہے، یہ جل ہے اور یہ آپ کے لئے پھل ہیں۔ میں آپ کا سواگت کرتی ہوں۔ ہے سنیاسی میرا نام سیتا ہے۔ متھلا کے راجہ جنک کی میں پتری ہوں، اور ایودھیا کے راجہ دشرتھ کا بڑا پتر بڑا تیجسوی سوریہ کے سمان پرتاپی، ویروں میں شرومن جس کی آیو پچیس برس کی ہے اس کی پتنی ہوں۔ پتا کی آگیا سے اپنے چھوٹے بھائی بھرت کو راجیہ دے کر چودہ برس کے لئے میرا پتی بن میں آ گیا ہے۔ ہے مہاتمنی! اس ستیہ وادی کے ساتھ میرا دیور لکشمن جو شتروں کو مارنے والا ہے میری رکھشا کے لئے آیا ہے۔ آپ تھوڑی دیر یہاں وشرام کیجئے وہ ابھی آتے ہی ہوں گے۔ ہے مہاتمن! اب آپ بتلائیے کہ آپ کون ہیں، اور اس بھرے بن میں کیوں گھومتے ہیں؟ سیتا کے ایسا پوچھنے پر وہ راکھشس راج گرج کر بولا۔ ہے جانکی! جس کے نام سے دیو دانو منشیہ کنر گندھرو وغیرہ خوف زدہ تھے۔ پون دیوتا جسے پنکھا کرتا ہے۔ ورن جس کے یہاں پانی بھرتا ہے اور اندر جس کے محلوں

میں پرکاش کرتا ہے، وہ میں تینوں لوک چودہ بھون اور سات کھنڈ کو جیتنے والا راون ہوں، ہے سیتے! کندن کے سمان رنگ والی تجھ سندری کو دیکھ کر اپنی استریوں کو بھول گیا ہوں، اور تجھے اپنے محل میں لے جانا چاہتا ہوں۔ ہے وشال لوچنے! میرے محل میں نانا دیشوں کی سندریاں ہیں، وہ سب تیری سیوا کریں گی، تو ان کی پٹ رانی بن۔ ہے جانکی! چاروں طرف سمندر سے گھری ہوئی پربت کی چوٹی پر لنکا پوری مشہور ہے۔ وہاں میں رہتا ہوں۔ وہاں تو میرے ساتھ رہ کر سُکھ بھوگے گی۔ ہے کوملانگی! تو بنوں میں رہنے کے یوگیہ نہیں ہے۔

راون کے ان وچنوں سے کُپت .... ہوئی سیتا بولی۔ ہے نی شاچر! ہمالیہ پربت کے سمان اچل اور مہا سمندر کے سمان گہر گمبھیر، بڑے بلوان، سب گنوں کی کھان رام کو تو نہیں جانتا، اور گیدڑ کی طرح مجھ اکیلی کو دیکھ ایسے وچن کہتا ہے۔ ہے پنچ سنگھ کے منہ سے تو دانت اُکھاڑنا چاہتا ہے۔ رے مُورکھ! تو مرنا چاہتا ہے، تپی ہوئی تلوار کو زبان سے چاٹنا چاہتا ہے۔ اے راکشش! تو گلے سے پتھر باندھ کر ساگر کو تیر کر پار کرنا چاہتا ہے۔ تیرا منورتھ اُس بے وقوف کے سمان ہے جو چاند اور سوریہ کو ہاتھ سے پکڑنا چاہتا ہے۔

سیتا کے اس اپمان جنک جواب کو سُن کر راون نے کرودھ کو آنکھوں میں بھر کر اور غصے سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔ ہے سیتے! تو میرے بل اور پرتاپ کو نہیں جانتی۔ میں آکاش میں کھڑا ہو کر زمین کو گیند کے سمان اُٹھا لوں، سمندر کو چلو میں بھر کر پان کر جاؤں، اور موت کا بھی گلا گھونٹ دوں۔ اتنا کہتے کہتے نیل پربت کے سمان وکرال روپ دھارن کر کے گیروے کپڑے اُتار دیئے اور دونوں ہاتھوں سے سیتا کو اٹھا کر کندھوں پر ڈال لیا۔ اسی سمے اُس راکشش راج کا ویمان وہاں آپہنچا۔ راون سے پکڑی ہوئی سیتا نے "ہا رام ہا رام" اس پرکار پکارا اور اپنے کو چھڑانے کے لئے بہتیرے ہاتھ پاؤں مارے۔ پرنتو کام سے پیڑت ہوئے راون نے اس کو باندھ کر ویمان میں پھینک دیا، اور آکاش مارگ سے لے اُڑا۔ اُس سمے پاگل سی ہوئی سیتا ولاپ کرنے لگی۔ ہا لکشمن تو کہاں ہے، پاپی راون مجھے لئے جاتا ہے۔ ہا سمترانندن! تیرے بلوان ہاتھ اس سمے میری رکھشا کیوں نہیں کرتے۔ ہائے آج کیکئی کا منورتھ سپھل ہوا۔ اس پرکار ولاپ کرتی جانکی نے جٹایو کو دیکھا۔ اُسے دیکھ کر آکاش میں روتی ہوئی سیتا نے پکار کر کہا۔ ہے آریہ! ہے جٹایو! یہ دیکھ لنکا پتی راون مجھے زبردستی ہر کر لے جا رہا ہے، تم میرے سُسر کے دوست ہو۔ رکھشا کرو، رکھشا کرو۔

جٹایو ودھ!

شین سے دبوچی ہوئی کُرری کے سمان سیتا کے اس دل سوز شبد کو سن کر جٹایو نے آکاش

کی جانب منہ اُٹھا کر اُس گردھ نے کہا۔ ہے براہمن! چاروں ویدوں کو جاننے والے ہو کر تُو کس کارن پرائی استری کو ہر کر لئے جاتا ہے۔ ہے بھائی! سرو گن سمپن شری رام چندر جی کی یہ استری ہے۔ کس پرکار اتنا گیان بان ہو کر تو اس بُرے کام میں پھنسا۔ راجہ کا کام تو استریوں کی رکھشا کرنا ہے۔ پرنتو کام سے پیڑت ہوا تو بھلے بُرے کا گیان چھوڑ بیٹھا ہے۔ اس کو چھوڑ دے۔ ہے دش کندھر! تُو جوان ہے، شستر دھاری اور کوچ پہنے ہوئے ہے۔ اور میں بہت بوڑھا شستر ہین اور کمزور ہوں۔ پرنتو جب تک میرے تن میں پران ہیں، سیتا کی رکھشا کروں گا، اور تجھے اس کام سے روکوں گا، تو اُسے چوروں کے سمان ہر لایا ہے۔ سو تو آج میرے ہاتھوں مارا جائے گا، یا میں ہی تیرے ہاتھ سے مار دیا جاؤں گا۔

جٹایو کے ان اپمان بھرے اور کٹھور وچنوں کو سُن کر راون کرودھ ہوا ہوا اُس پکھش راج جٹایو کی جانب دوڑا۔ جو ویمان پر بیٹھ کر سیتا کو چھڑانے کے لئے اُس کی طرف آ رہا تھا۔ وایو سے پریرت دو بادلوں کے سمان کھلے آکاش میں ان کی ٹکر ہوئی۔ جس کے شبد سے گگن منڈل جاگ کر گونج اٹھا۔ کرودھ سے تپے ہوئے جٹایو نے راون کو مار مار کر گھائل کر دیا۔ پرنتو سُونیل پربت کے سمان راون کے سامنے اُس کی کوئی نہ چلی۔ یدھ میں اس کی دونوں بھجائیں کٹ گئیں، اور پیڑا سے بیاکل ہو کر وہ زمین پر گر کر بے ہوش ہو گیا۔ لہولہان ہوئے ہوئے جٹایو کو پرتھوی پر گرتے دیکھ کر سیتا بھی اُس کے پیچھے گری۔ تب راون نے اُس گرتی ہوئی سیتا کو بالوں سے پکڑا اور "ہا رام" "ہا لکشمن" کہتی ہوئی سیتا کو ویمان میں پھینک کر لنکا کی طرف لے چلا۔

سیتا ولاپ!

راون سے ہری جاتی ہوئی سیتا دونوں بھجاؤں کو پسار پسار کر ولاپ کرنے لگی۔ اُس سمے سونے کے بھوشنوں سے بھوشت اور سنہرے کپڑوں کو پہنے ہوئے وہ جانکی ایسی پرتیت ہوئی مانو کالے میگھ میں بجلی چمک رہی ہو۔ وایو سے اُڑتے ہوئے اُس کے پیلے کپڑوں سے راون ایسے معلوم ہوا مانو آگ کے پرکاش سے پربت چمک اٹھا ہو۔ وشال مستک والا، سندر کیشوں والا، نرمل، اُجول، گورورن والا، ہرن کے سمان نیتروں، اور شبھ دنت پنکتی والا، جانکی کا مکھ لنکا پتی راون کی گود میں گھرا ہوا ایسا دیکھ پڑتا تھا مانو نیلے بادل کو پھاڑ کر پورن ماشی کا چندرما نکل رہا ہو۔ سونے کے رنگ والی سیتا کے ساتھ راون ایسا شوبھائمان ہوا مانو مست ہاتھی کی دیہہ میں سونے کی زنجیر لٹک رہی ہو۔ اس پرکار وہ راون آکاش مارگ سے ہر کرے جاتی ہوئی سیتا کو لئے جا رہا تھا۔ اس وقت جنگل کے شیر، باگھ وغیرہ جنگل کے مرگ راون کے خلاف غصے سے اس کے ویمان کے پیچھے پیچھے دوڑنے لگے۔ جل کے نالوں کو بہاتے ہوئے پربت ایسے معلوم ہوتے تھے مانو وہ سیتا کے لئے آنسو

بیمار ہے ہیں۔ اُس وقت سفید ابھر کھنڈ سے ڈھکا ہوا سورج ایسا معلوم ہونے لگا مانو جانکی کے دُکھ کو دیکھ کر اس کے منہ کا رنگ اڑ گیا ہے۔ سیتا کے ولاپ کو سُن کر بن کے پشو پکھشی ولاپ کرنے لگے۔ آکاش کی طرف دیکھتے ہوئے ہرنوں کی آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے۔ بن کے برکھش شوک سے اپنی شاکھاؤں کو جھکائے اُداس کھڑے تھے اور دکھ و شوک سے ولاپ کرتی ہوئی سیتا کرری کے سمان راکھشش اندر سے پکڑی ہوئی چلی جاتی تھی ؛

کِش کندھا پربت پر جانکی کا بانروں کو دیکھنا

جانکی نے جب دیکھا کہ اس راکھشش سے مکتی پراپت کرنے کا کوئی اُپائے نہیں ہے تو وہ بڑی ویتا سے آنسو بہاتی ہوئی بھگوان سے پرارتھنا کرنے لگی، کہ ہے دین بندھو! ہے دُکھیوں کے دُکھ دُور کرنے والے پرمیشور! اس سمے تیرے سوا میرا اور کوئی نہیں ہے۔ میری رکھشا کرو۔ ہے دیا کے بھنڈار! ہے اوم اوم میں بیاپک پربھو! میری عصمت کی رکھشا کرنے والا تو ہی ہے --- ہے ناتھ! تو بے سہاروں کا سہارا اور شرناگتوں کو شرن دینے والا ہے۔ ہے دیالو! میں تیری شرن میں ہوں۔ اس پرکار پرارتھنا کرتے کرتے اُس دیوی نے نیچے ایک پربت پر پانچ بانروں کو بیٹھے دیکھا۔ ان کو دیکھ کر جانکی نے پیلے دوپٹے میں اپنے آبھوشنوں کو باندھ کر نیچے گرا دیا۔ بھوشنوں کے نیچے گرنے سے وہ بانر اچانک آکاش کی جانب دیکھنے لگے۔ پرنتو کام کے مدھ میں پاگل ہوا راون ویگ سے ند، ندی، سرودر، بن پربتوں اور وشال سمندر کو پار کرتا ہوا لنکا جا پہونچا۔ لنکا میں پہونچ کر اُس راکھشش اندر نے جانکی کو مئے ناک راکھشش کے بنائے سندر محل میں رکھا، اور پھر ظالم راکھششوں کو بلا کر حکم دیا کہ کوئی پرش یا استری اس کو میری آگیا کے بنا مل نہ پاوے، اور ہیرے، موتی، سورن و جو پدارتھ پہننے و کھانے کو مانگے اسے فوراً دیا جاوے۔ اور تم میں سے کوئی بھی اگر اسے کٹھور وچن کہے گا تو فوراً مار دیا جاوے گا۔

اس پرکار راکھششوں کو پہرے پر لگا کر راون محل سے باہر نکلا، اور سوچنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ اُس نے اپنے بڑے بڑے آٹھ سینا پتیوں کو بلا کر آگیا دی کہ ڈنڈک بن کے جن استھانوں کو رام نے اُجاڑ دیا ہے، سو تم وہاں جا کر نواس کرو اور رام لکھشمن کی ہر ایک حرکت کی مجھے سوچنا دو۔ ہے بلوان راکھششو! رام اور لکھشمن کے مار ڈالنے کی کوششیں کرو۔ میں نے تمہارے پراکرم کو یدھ بھومیوں میں ایک بار دیکھا ہے۔ سو تمہیں اس کام پر مقرر کرتا ہوں۔ ان راکھششوں کو بن استھان بھیج کر راون فوراً دوبارہ محل کے اندر سیتا کو دیکھنے گیا، وہاں جا کر اُس کامی نے راکھششیوں سے گھری ہوئی شوک سے پیڑت اور روتی ہوئی جانکی کو دیکھا ؛

راون کا سیتا کو پرپرنا کرنا.

دُکھ سے آنسو بہاتی ہوئی سیتا کے نزدیک جا کر وہ پتت راکھشش بولا۔ ہے مدراشی! آج یہ سارا راجیہ تیرا ہوا اور میں جو تین لوکوں کا راجہ ہوں وہ بھی آج سے تیرا داس ہوا۔ تو مجھے پرانوں سے بھی بڑھ کر پیاری ہے۔ ہے سیتے! دیش دشانتروں سے لائی ہوئی سب میری استریاں تیری داسیاں ہیں۔ تو مجھے پتی روپ سے سویکار کر اور اس راجیہ کی پٹ رانی بن کر لنکا پر شاسن کر۔ ہے کلیانی! سب دیوا دانو راکھشش اور منشیہ تیرے داس ہوں گے۔ اور میں بھی تیرے اشارے پر چلوں گا۔ تو ابھیشیک کے جل سے اشنان کر کے سُکھ سے میرے ساتھ رمن کر۔ ہے جنک پتری! پورو جنم کے پاپوں کا پھل تم نے بن باس کے روپ میں پراپت کیا ہے اب پنیوں کے پھلنے کا سمے آیا ہے۔ جو تو مجھے ور کر تین لوک کی ادھیشوری بننے جا رہی ہے۔ ہے کمل لوچنے! دِوّیہ مالائیں، دیوتاؤں کے بھوشن اور نانا پرکار کے بھوجن پدارتھ سب تیرے لئے حاضر ہیں، اگر تُو میرے کو سویکار کرے۔ ہے جانکی! یدھ میں کُبیر سے چھینے ہوئے پشپک ویمان پر تو میرے ساتھ بیٹھ کر گھوم۔ کمل کے سمان تیرا یہ مُکھ رونے کے لئے نہیں ہے۔ اگر تُو دھرم اور لوک لجا کے نام سے خوف زدہ ہے تو تیرا یہ وچار بھی نرمول ہے۔ ہے نتمبنی! یدھ میں ہر کر لے جانا بھی ویدک ودھی ہے۔ سو تُو مجھے انگی کار کر کے دیو دُرلبھ سُکھ کو پراپت ؛

سیتا کا راون کو دھکّارنا

کام پیڑت راون کے یہ وچن سن کر شوک سنتپت سیتا بیچ میں ترن (تنکا) رکھ کر بولی۔ ہے شٹھ! دھرم دھورین دشرتھ کے پتر شری رام چندر جی ستیہ وادی دھرماتما اور بڑے پراکرمی ہیں۔ وہی میرے پتی اور وہی میرے اِشٹ دیوتا ہیں۔ سنگھ کی چال والے مہابا ہو شری رام جی لنکا سمیت تیرا ناش کریں گے، اس بات کو تُو اٹل جان۔ رے کائر! اگر تُو ان کے سامنے مجھے ہرن کرنے کا ساہس کرتا تو بلاشبہ تیری وہی گتی ہوتی جو تیرے بھائیوں کھر دوشن کی ہوئی ہے۔ ہے مُورکھ! تُو میرے پتی کے سامنے ایسے ہی ہے جیسے گرُوڑ کے سامنے سانپ۔ شری رام کے بان تیرے جسم کو اس پرکار چھلنی کر دیں گے، جیسے ویگ وتی ندی گنگا تٹوں کو توڑ ڈالتی ہے۔ ہے راون! دیوتا اور راکھشش تجھے نہیں مار سکتے۔ یہ ستیہ ہے۔ پرنتو شری رام چندر جی تجھے جیتا نہ چھوڑیں گے۔ اب تیرے جیون کے دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔ سو تُو اپنے اِشٹ دیوتا کو یاد کر۔ ہے راون! تیرا تیج بل اور بدھی نشٹ ہو گئی ہے۔ ہے راکھشش! اب کا ناش

نزدیک ہوتا ہے۔ اُس کی بدھی نشٹ ہو جاتی ہے۔ سو تُو اپنے آپ کو کال کی پاش سے جکڑا ہوا سمجھ۔ ہے لکنیش! براہمنوں سے منتر کے ذریعہ پوتر ہوئی یگیہ کی ویدی جیسے چنڈال کے بیٹھنے کے یوگیہ نہیں ہوتی۔ اسی پرکار رگھو ونشی شری رام چندر جی کی پتنی کو تو چھونے کے قابل بھی نہیں ہے۔ ہے مورکھ!... ہنس کے ساتھ گھومنے والی ہنسنی جل کو کٹ کے ساتھ کیسے رہ سکتی ہے۔ ہے راکشش ادھم! یہ جسم فانی ہے۔ سو تُو اسے بھلے ہی کاٹ دے۔ پرنتو میرے سامنے اُس دھرماتما شری رام چندر جی کی نندا نہ کر۔

سیتا کے مکھ سے ایسے کٹھور وچن سُن کر راون غصّے سے بولا۔ ہے جنک نندنی! میں چاہوں تو ابھی تیرا سر کاٹ لوں۔ پرنتو تجھ پر دَیا کرتا ہوں اور سن! اگر تو ایک برس کے اندر اندر تو مجھے سو لیکار نہ کرے گی تو تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا جائے گا۔ ایسا بھیانک وچن کہہ کر پھر وہ راکھشسیوں کے پرتی بولا۔ کہ ہے بھینکر کرم کرنے والی راکھشسیو! تم سیتا کو دُکھ دے دے کر اس کے ابھیمان کو دور کرو، اور اس کو اشوک باٹیکا میں لے جا کر رکھو۔

راون کی آگیا پا کر وہ راکھشسیاں سیتا کو اشوک باٹیکا میں لے گئیں جو انیک پرکار کے پشپوں اور پھل پھولوں سے لدی ہوئی تھی۔ جہاں پکھشیوں کا شور و غل کانوں کو سُکھ دیتا تھا۔ اور جہاں سدا بسنت رہتا تھا۔؛

———— ⁂ ————

شری رام چندر جی کا آشرم کو لوٹنا

مرگ روپ ماریچ کا ودھ کر کے شری رام چندر جب آشرم کی جانب واپس آئے تو انھوں نے اپنی طرف لکھشمن کو آتے دیکھا، وہ بولے! ہے سمترا نندن! جانکی کہاں ہے؟ اور اُسے اکیلی چھوڑ کر کیسے تو یہاں آیا ہے؟ ہے لکھشمن! چھایا کے سمان میرے پیچھے رہنے والی میری پران پیاری کہاں ہے۔ جس کے بنا میں ایک چھن بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ تجھے اکیلے دیکھ کر میرا کلیجہ منہ کو آ رہا ہے۔ کیا جنک نندنی جیوت تو ہے؟ ہے سمترا نندن! اگر جنک نندنی جیوت ہے تو آشرم میں جاؤں گا، نہیں تو پرانوں کو تیاگ دوں گا۔ بلا شبہ اُس مہا پاپی راکھشس نے "ہا لکھشمن" کہہ کر تجھے بھی دھوکے میں ڈال دیا ہے، اور جانکی کا بھیجا ہوا تُو ادھر میری سہائتا کو آیا ہے۔ ہے لکھشمن! راکھشسی مایا سے دھوکہ کھا کر تُو نے راکھشسوں کو بدلہ لینے کا موقعہ دے دیا ہے۔ دُشٹ راکھشسوں نے کھر کا بدلہ لینے کے لئے سیتا کو ضرور مار ڈالا ہو گا۔ ہے مہا باہو! آج میرے دُربھاگیہ کی کوئی تھاہ نہیں ہے۔؛

———— ⁂ ————

شری رامچندر جی کا آشرم میں سیتا کو نہ دیکھ کر ولاپ کرنا

اس پرکار چنتا میں پڑے ہوئے شری رام چندر جی جب آشرم میں پہونچے تو وہاں سیتا کو نہ پایا۔ سیتا کے بنا وہ کٹیا ایسی شوبھا ہین ہوگئی، جیسے سردی سے ماری ہوئی کملنی۔ اس سے آشرم کے برکھش پتوں کو گراتے ہوئے ایسے معلوم ہونے لگے مانو یہ بھی سیتا کے ویوگ میں آنسو بہا رہے ہوں۔ آشرم کے اندر شری رام چندر جی نے دیکھا کہ مرگان اور کُشا اِدھر اُدھر بکھرے پڑے ہیں۔ آسن اُلٹے ہوئے ہیں اور چٹائی اوندھی پڑی ہے۔ پھولوں کے پودے جہاں تہاں اُلٹے اور ٹوٹے پڑے ہیں اور کہیں کہیں برکھشوں کی جھکی جھکی ڈالیاں آدھی ٹوٹی پڑی ہیں۔ آشرم کو اس بگڑی حالت میں دیکھ کر وہ بڑی چنتا سے سوچنے لگے کہ سیتا کہاں گئی۔ کیا اُس کو ہر کر کوئی لے گیا یا کوئی راکھشش کھا گیا ہے۔ یا وہ پھول چننے گئی ہے، کیوا ندی پر جل لینے چلی گئی ہے۔ اس پرکار بہت وچار کرنے اور کھوجنے کے بعد بھی سیتا کو نہ پایا تو ان کے نیتروں کے آگے اندھکار چھا گیا۔ آنکھیں لال ہو گئیں۔ دماغ چکرا گیا، اور پاگل سے ہو گئے، اور سیتا کے ویوگ میں کبھی ندی کی طرف دوڑتے، کبھی ندی کی طرف بھاگتے اور کبھی برکھشوں کے آس پاس چکر لگانے لگتے۔ اپنی پران پیاری کی جدائی سے دکھی ہوئے ہوئے وہ کبھی تو کدمب برکھش کے نیچے کھڑے ہو کر پوچھتے کہ ہے کدمب! میری سیتا کو تیرے پھولوں سے بہت پیار تھا، اگر اس کا کچھ پتا ہے تو بتاؤ۔ کبھی ویلبھ کے پاس جا کر کہتے۔ ہے ویلبھ! تیرا پسیچے تو اس سے گہرا تھا۔ تم نے ویلبھ کے ستنوں والی اس بھامنی کو دیکھا ہے تو بتاؤ۔ کبھی کسی اور برکھش کے پاس جا کر کہتے کہ بلا شبہ اس برکھش نے جانکی کو دیکھا ہے، کیونکہ پھولوں سے لدا ہوا ہونے کے کارن یہ صاف ظاہر ہے کہ اس کا ہردیہ اُس کو دیکھ کر پھول رہا ہے۔ پھر وہاں سے ہٹ کر اشوک کے نزدیک جا کر پوچھتے کہ ہے برکھش! تیرا نام اشوک ہے۔ سیتا کو ملا کر میرے شوک کو دُور کر۔ پھر تاڑ کی طرف دیکھ کر کہتے۔ ہے تاڑ ترو! تو بہت اونچا ہے۔ ذرا دیکھ تو میری پران ولبھا کہاں ہے۔

اس پرکار شوک سے ولاپ کرتے ہوئے شری رام چندر جی آم، کدمب، تاڑ، جمبو، انار وغیرہ پیڑوں سے پوچھتے کرنا جنک ولاپ کرنے لگے کہ ہے سیتے! ہے پران پریہ! تو کہاں ہے؟ ہے جانکی! اگر برکھشوں کی اوٹ میں چھپ کر تو میرے ساتھ ہنسی کر رہی ہے تو اب میرے سامنے آ جا۔ میں بے حد دکھی ہوں۔ ہے پریہ! جن مرگ شاوکوں کے ساتھ تو ہمیشہ کھیلا کرتی ہے اور جنہیں بچوں کے سمان اپنے ہاتھ سے گھاس کھلایا کرتی ہے، اس وقت وہ تجھے نہ دیکھ کر آنکھوں میں آنسو بھر کر اِدھر اُدھر بھٹک رہے ہیں۔ ہے دیر لکھشمن! سیتا کے بنا میں جیتا نہیں رہ سکتا۔ ہا! بلا شبہ میرا پتا سورگ میں مجھے دھتکارے گا اور صاف طور پر کہے گا کہ ہے انارییہ! چودہ برس بن میں گزار کر کیسے آیا ہے۔ ہے سیتے! تو مجھے چھوڑ کر

کہاں چلی گئی ہے؟ دلدل میں پھنسے ہاتھی کے سمان دُکھی بھائی کو اس پرکار ولاپ کرتے دیکھ کر لکشمن بولا۔ ہے نروتم! ہے نرپتی!! رونے اور ولاپ کرنے سے کچھ لابھ نہ ہوگا۔ میرے ساتھ چل کر اس بڑے پربت میں سیتا کی کھوج کرو۔ جس میں انیک کندرائیں اور سینکڑوں برکشوں کے جھنڈ ہیں، جانکی بنوں میں گھومنا پسند کرتی ہے اور پھولوں کو بہت پیاری ہے۔ شاید بنوں میں گھومنے گئی ہوگی یا گوداوری کے تٹ پر مچھلیوں کا تماشہ دیکھ رہی ہوگی۔ یا خوف زدہ ہو کر بن میں گھسی ہوگی۔ ہے میدھاون! بلاشبہ ہماری طرح وہ بھی ہمیں ڈھونڈھ رہی ہوگی۔ سو دُکھ کو بھول کر ہمیں شیگھر اُس کی کھوج کرنی چاہیئے۔

لکشمن کے ان شبدوں نے شری رام کو کچھ دھیرج دیا۔ سو وہ اس کو ساتھ لے کر پربت کی کندراؤں میں سیتا کو ڈھونڈنے لگے۔ پربت شلائیں شکھر اور کندرائیں اور سگھن جھاڑیاں ایک ایک کر کے سب دیکھیں۔ پتہ پتہ چھان مارا۔ پرنتو نہ ملی۔ انت میں نراشا مگن ہو کر شری رام چندر جی لکشمن سے بولے۔ ہے بھائی! پربت کی ایک ایک شلا دیکھ لی۔ پھولے ہوئے کملوں والی پدمنیوں میں بھی ڈھونڈا پرنتو پران پریہ کے درشن نہ ہوئے۔ اتنا کہتے کہتے اُس بڑے دھیرج والے کا دھیرج بھی ٹوٹ گیا، اور وہ بن میں 'ہا سیتا' ہا پران پریہ، اونچے سُر میں پکارنے لگا۔ لکشمن کے بار بار دھیرج دینے پر بھی مہاتما رام اپنے آپ کو بھول گیا.... اور ویوگ کی پیڑا سے پاگل پرشوں کے سمان سیتا کو نہ دیکھتا ہوا بھی دیکھتے ہوئے کے سمان اس پرکار ولاپ کرنے لگا۔ ہے پشپوں کی پیاری! تو اشوک برکش کی ٹہنیوں میں اپنے شریر کو چھپا کر کیوں دیکھ رہی ہے میں کیلے کے سمان جنگھاؤں کو کیلے کی اوٹ میں دیکھ رہا ہوں۔ تم میری آنکھوں سے اوجھل نہیں ہوسکتیں۔ پران پریہ انیشوری! کرنی کار کے بن میں چھپی کیوں میرے ساتھ مذاق کر رہی ہے۔ اب بس کر میں زیادہ ویوگ نہیں سہہ سکتا۔ سُونینے! تیرے بنا یہ آشرم سُونا ہو رہا ہے۔ ہا لکشمن! راکھشسوں نے سیتا کو کھا لیا ہے۔ اس میں اب کچھ بھی شک نہیں رہا۔ کیونکہ اگر وہ جیتی ہوتی تو میرے بلانے پر آجاتی۔ یہ مرگ نیتروں میں آنسو بھر کر میری طرف دیکھتے ایسے معلوم ہوتے ہیں، مانو مجھے یہ کہہ رہے ہیں کہ سیتا کو کوئی راکھشس کھا گیا ہے ہا! آریہ کے بنا میں کیسے ایودھیا میں جاؤں گا۔ لوگ مجھے نامرد نردیریہ، اور نردئی کہیں گے۔ راجہ جنک کو میں کیا جواب دوں گا۔ جب وہ سیتا کی کُشل پوچھیں گے۔ ہے لکشمن! اب میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا سو تو مجھے چھوڑ کر ایودھیا کو لوٹ جا، اور میری طرف سے بھرت کو کہنا کہ اب تو ہی ایودھیا کا راجیہ کر، اور میری ماتا اور سمترا و کیکئی کو میری طرف سے پرنام کہنا۔ میری ماتا کے پرتی سیتا کے وناش اور میری آتم ہتیا کا سارا حال کہہ دینا۔ اب میں اپنے پران تیاگوں گا۔ اتنا کہہ کر شری رام چندر جی اور بھی ولاپ کرنے لگے، اور شوک میں مگن ہوئے ہوئے پھر لکشمن کے پرتی بولے۔ ہے بھائی! میرے جیسا پاپی سنسار میں کوئی نہیں ہے۔ دیکھو سمندر کے جزیروں کے سمان ایک ایک کے پیچھے دوسرا دُکھ لگاتار میرے سامنے آرہا ہے اور

اس کا انت ہونے میں نہیں آتا۔ راجیہ ہاتھ سے نکل گیا۔ گھر بار سمبندھی پریوار کُٹمب سب چھُوٹ گئے، پتا سورگ کو چلے گئے۔ بن بن کی مٹی چھانی۔ اتنے دُکھوں کے ہوتے ہوئے بھی کیول پران پیاری سیتا کا ایک سہارا تھا، جس کا مکھ دیکھ کر میں جیتا تھا۔ پرنتو کُٹل دیو کو یہ بھی ایک آنکھ نہ سُہایا اور سیتا کو مجھ سے چھین لیا۔ بلاشُبہ وہ سندر کیشوں والی کنول لوچنا بن میں راکھشسوں کے ہاتھوں کھینچی ہوئی کُرری کے سمان رو رہی ہوگی۔ تم کہتے ہو کہ وہ بن میں گھومنے گئی ہوگی، پرنتو وہ ڈرپوک ہے اور اکیلے بن میں جانے سے ڈرتی ہے۔ اور نہ ہی آج تک گوداوری پر کبھی اکیلے گئی ہے۔ سو ضرور ہی راکھشسوں نے اُسے کھا لیا ہے یا ہر لیا ہے۔ ہے بن کے برکھشو! پران پیاری کہاں ہے؟ اُسے کیا ہوا ہے اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ۔ ہے درلو دیو! تیری گتی سارے سنسار میں ہے۔ تو ہی سیتا کے کیشوں کی سوگندھی اُڑا کر یہاں لا۔ ہے سوریہ دیو! تو سنسار کو دیکھتا ہے۔ مجھے بتا کہ سیتا کہاں ہے؟؟

لکھشمن کا پھر دھیرج دینا

بڑے بھائی کو دُکھی ہوئے ہوئے اناتھ کے سمان روتے دیکھ کر لکھشمن نے اُس کے چرنوں کو چھو کر کہا، ہے راگھو! بڑے تپ سے پتا نے تم کو پراپت کیا ہے۔ تمہارے ویوگ میں ہی اُس مہی پتی نے پران دیئے ہیں۔ اِس پرکار اگر تم نے روتے روتے پران دے دیئے تو تمہاری اور میری ماتاؤں کی، اور میری کیا دشا ہوگی۔ اس پرکار وچار کرو۔ ہے نرو تم! دھیرج دھرو! سنسار میں کس انسان پر مشکلات نہیں آتیں۔ دکھ سُکھ پرانیوں کا بھوگ ہے۔ ہے راگھو! سُکھ نہیں رہا تو دکھ بھی نہیں رہے گا، سدا دن ایک سے نہیں رہتے۔ یہ انسان کال کے جھولنے میں بیٹھ کبھی نیچے اور کبھی اُوپر ہوتا ہے۔ ہے بھائی بڑے بڑے دیوتا رشی اور منی بھی دیو کے ہاتھوں نہیں چھوٹ سکتے۔ ہے ستہ وادن! آپ تو ساکشات برہسپتی کے سمان بُدھی مان ہیں۔ آپ کو کون سکھشا دے۔ سو آپ من کو قائم کر کے جانکی کی کھوج کریں۔

لکھشمن کے استتو سے بھرے ہوئے ان وچنوں کو سن کر رام چندر جی کو کچھ سا ہوا، اور وہ سیتا کی ٹوہ لینے کے لئے کمر اور دوشن کے جن استھان کی جانب چلے۔ تب سارے بن کو اچھی پرکار دیکھتے دیکھتے انھوں نے مارگ میں لہو میں ڈوبے ہوئے نیچے پتا کے متر جٹایو کو دیکھا۔ پربت کے سمان اُس ڈیل ڈول والے پکھشی کو دیکھ کر شری رام چندر جی کے کرودھ کی کفاہ نہ رہی اور وہ لکھشمن سے بولے۔ اسی دُشٹ نے جانکی کو کھا لیا ہے۔ آج میرے ہاتھوں یہ یم پوری کو بھیجا جائے گا۔ یہ کہہ کر تیر دل سے انگارے برساتے ہوئے شری رام چندر جی ڈوری پر بان رکھ کر جٹایو کی طرف دوڑے۔

مُکھ سے پھین چھوڑتا ہوا گھائل جٹایو شری رام چندر جی کو دیکھ کر بولا۔ ہے رام! اچھا ہوا تم آ گئے۔ شاید تمہارے درشن کے لئے ہی میرے پران اٹکے ہوئے تھے۔ ہے راگھو! لنکاپتی راون نے میرے پران لے لئے ہیں، اور تمہاری پران پیاری سیتا کو ہر کر لے گیا ہے۔ ہے دھیر شرومنی! جس کو تم سنجیونی بوٹی کی طرح بن میں ڈھونڈ رہے ہو، اُس کو تو راون کے ویمان میں روتے اور میں نے سہائتا کیلئے پکارتے ہوئے سنا ہے۔ میں نے اُس دیوی کی سہائتا کے لئے مہابلی راون پر حملہ کیا۔ یہ اُس کا دھنش ہے، یہ اُس کے بان ہیں۔ یہ اُس کے رتھ کا کچھ بھاگ چُور چُور ہوا پڑا ہے۔ پرنتو بوڑھا ہونے کے کارن میں اُس راکھشش سے پار نہ پا سکا۔ جب لڑتے لڑتے اُس کی بھجائیں تھک گئیں تو اُس نے میری بھجاؤں کو کاٹ ڈالا۔ ہے دشرتھی! اب میری موت نزدیک ہے۔ زیادہ بولا نہیں جاتا۔ زبان کھنچی جا رہی ہے اور تمام حواس خمسہ جواب دے رہے ہیں۔ سو تم میرے مر جانے پر میرا داہ سنسکار کر دینا۔ میں تمہارے پتا کا مِتر ہوں۔ اِتنا کہہ کر اُس نے رام کو گلے سے لگا لیا اور پھر تھوڑی دیر بعد موت کو پراپت ہوا ؎

جٹایو کا داہ سنسکار

لہو سے بھرا پران ہین جٹایو کو پرتھوی پر پڑا دیکھ کر شری رام چندر جی بولے ــــ ہے لکھشمن! راج چھن گیا، گھر سے نکالا گیا۔ سیتا کھوئی گئی، اور آج یہ دوج جٹایو بھی مارا گیا۔ بلاشبہ مجھ سے بڑھ کر سنسار میں ابھاگا کوئی دوسرا نہیں ہے۔ ہے لکھشمن! مشکلات کی پھانسی جو میرے گلے میں پڑ گئی ہے جب تک جیتا ہوں نہیں چھوٹے گی۔ یہ میرے پتا کا پیارا مِتر میرے دُربھاگیہ کے کارن ہی مارا گیا ہے۔ چرکال تک ڈنڈک بن میں نواس کر کے اس دوج نے اپنے شریر کو میرے ارتھ ہی لگا دیا ہے۔ ویدیہ! جانکی کے ہر جانے کا مجھے جتنا شوک ہوا ہے۔ اُسی سے کہیں زیادہ اس کے مرنے کا ہوا ہے۔ میں اسے اپنے پتا کے سمان سمجھتا تھا۔ ہے لکھشمن! شیگھر لکڑیاں لا۔ میں اپنے ہاتھوں اس کا داہ سنسکار کروں گا۔ تب بڑے بھائی کی آگیا پا کر لکھشمن نے بہت سی لکڑیاں اکٹھی کر کے چتا بنائی۔ شری رام چندر نے ارنیوں کا منتھن کر کے آگ نکالی اور پھر اُس دوج کا جسم چتا پر رکھ کر اس پرکار کہنے لگے۔ ہے بلوان گردھ راج! یگیہ کرنے والے، اگنی ہوتر کرنے والے، یُدھ بھومی میں سامنے ہو کر لڑنے والے اور سنگرام سے نہ بھاگنے والے اور بھومی دان کرنے والے منشیہ جس لوک میں جاتے ہیں آج تم میرے ہاتھوں سے جلائے جانے پر اُسی اُتم پد کو پراپت کرو، اور اُسی لوک

میں جاؤ. تمہاری کیرتی سنسار میں اٹل رہے گی، یہ کہہ کر اُنھوں نے چِتا کو آگ لگا دی، اور اُس پر دیکاری جٹایو کے جسم کو بھسم کر دیا. اس کے بعد گوداوری ندی کے کنارے پر جا کر دونوں بھائیوں نے جٹایو کو جل انجلی دی اور وہ پکھشی راج جو دوسرے کے لئے یدھ میں مارا گیا تھا سوگتی کو پراپت ہوا ۔

کبندھ راکھشش کو مارنا!

جٹایو کو جل انجلی دے کر دونوں بھائی سیتا کی کھوج میں دکھشن پچھم دِشا کو چلے. کچھ دور آگے چل کر وہ ایسے مارگ پر پہونچ گئے جہاں کوئی پگڈنڈی نہیں تھی. راستہ نانا لتاؤں اور برکھشوں سے ایسا ہو گیا تھا کہ وہاں چلنا کٹھن ہو گیا تھا. پرنتو سیتا کی کھوج میں بیاکل ہوئے ہوئے دونوں بھائی اس مشکل بن کو پار کرتے ہوئے بھٹے. اس پرکار وہ جن استھان سے تین کوس دُور جا کر بڑے بھیانک کرونچ نامک بن میں پہونچے. وہ بن جل سے بھرے ہوئے بادل کے سمان سگھن اور اندھکار ئے تھا. مختلف رنگوں کے خوشبو دار پھولوں مرگوں اور پکھشیوں سے بھرے اُسی دُرگم بن میں وہ سیتا کی کھوج کرنے لگے. پرنتو بہت تلاش کرنے پر بھی اُسے وہاں نہ پاکر آگے چلے. کرونچ بن کو پار کر کے متنگا شرم نامک جنگل میں پہونچے. یہ جنگل بڑا بھیانک اور جنگلی جانوروں سے بھرا ہوا تھا. اُس میں گھومتے پھرتے انہوں نے ایک ایسی کندرا دیکھا، دیکھی جو پاتال کے سمان گہری اور تاریک تھی. اُس بھیانک کندرا کے مُکھ پر ایک بڑی میلی کچیلی وکرال منہ والی لمبوتری بڑے بڑے دانتوں والی سر کے بالوں کو کھولے ہوئے ہڈیاں چباتے ہوئے راکھشسی دکھائی دی. ان دونوں کے نزدیک پہونچنے پر وہ قہقہہ مارتی ہوئی لکھشمن سے چپٹ گئی اور بولی. میرا نام ایومکھی ہے. تم کو پاکر میں خوش ہوئی. اس بن میں میرے ساتھ گھومو اور سُکھ سے رہو. اُس کی اس حرکت سے لکھشمن کو بڑا کرودھ آیا، اور میان سے تلوار نکال کر ناک، کان اور استن کاٹ دیئے. تب لہو کی دھارا بہاتی ہوئی وہ راکھشسی بھیانک کرودھ کرتی ہوئی وہاں سے بھاگ گئی. اس پرکار ایومکھی راکھشسی کو بدصورت کر کے دونوں بھائی اپنے پراکرم سے اس بن کو پھاڑتے ہوئے آگے چلے. بہت دُور نکل آنے پر اس تاریک بن میں ایک بھیانک شبد سنا. جو میگھ کی گرجنا کے سمان بن کو پھاڑتا ہوا، ساری پرتھوی کو کمپائمان کر گیا. اُس شبد کا پتہ لگانے کے لئے دونوں بھائی تلواریں سُونت کر جب آگے بڑھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ہاتھی کے قد والی گردن کے بنا جس کی چھاتی پر مُکھ، اور آنکھیں چمک رہی ہیں، ایسا کبندھ راکھشش اپنی مٹھی میں بن کے جانوروں کو پکڑے ہوئے مارگ روکے کھڑا ہے. جب دونوں بھائی اُس کے نزدیک پہونچے تو اس لمبی بھجاؤں والے کبندھ نے اُن کو جھپٹ کر پکڑ لیا اور دونوں بھجاؤں سے دباتا ہوا بولا. بھاگیہ سے تم مجھے ملے ہو، آج تم کو کھا کر ترپت ہوں گا. اپنے اشٹ دیوتا کا سمرن

کرو۔ اس موقعے پر لکشمن خوف زدہ ہو گیا مگر شری رام نے اُس کی بھجاؤں کو کاٹ دیا۔ اور وہ چیخ مار کر پرتھوی پر گر پڑا۔ خون کا چشمہ بہاتا ہوا وہ راکشش پرتھوی پر گرتے ہی شری رام چندر جی سے بولا۔ ہے نر شریشٹھ! راکشش یونی سے چھڑا کر تم نے میرا بڑا اپکار کیا۔ تمہارے ہاتھ سے میں سوگتی پاؤں گا۔ یہ میں اندر کی کرپا سے پہلے ہی جانتا تھا۔ سو تم اب میرا داہ سنسکار کر کے میرے شریر کو ٹھکانے لگا دینا۔ کبندھ کے مُکھ سے یہ وچن سن کر رام جی بولے۔ ہے راکشش راج! تمہاری کامنا سپھل ہو۔ میں ایسا ہی کروں گا۔ پرنتو ڈنڈک بن میں میری عدم موجودگی میں راون میری پتنی کو ہر کر لے گیا ہے۔ میں اُس کو، اُس کے بل کو اور اُسکے پراکرم کو بالکل نہیں جانتا تم اگر کچھ جانتے ہو تو کہو۔ تب وہ بولا، ہے آریہ! راون لنکا کا راجہ بڑے بل سے یکت ہے۔ دیوادانو سب اُس سے خوف زدہ ہیں۔ سو اگر تم اُس سے یُدھ کرنا چاہتے ہو تو نیتی سے کام لو۔ ہے راگھو! میں تمہیں اُپائے بتاتا ہوں۔ سُنو، رشیہ مُوک پربتا پر جس کی سیما پمپا پور ہے۔ سُگریو نامک بانر راجہ ویر بانروں کے ساتھ نواس کرتا ہے۔ وہ بانر راج بڑا تیجسوی سُندر ستیہ وادی، دھیر، ویر، بُدھی مان، نیتی نپُن اور بڑی سیتا والا راون کو مارنے میں سمرتھ ہے۔ اُس کے بڑے بھائی نے اُس کا راجیہ اور استری چھین کر اُسے گھر سے نکال دیا ہے۔ اگر تم اُسے بہتر بنا لو تو تمہارا منورتھ پورا ہو گا۔ اس کو بھی تمہارے جیسے پراکرمی پرش کی ضرورت ہے۔ سو تم آگ کی ساکھشی کر کے اُس سے دوستی کرو۔ وہ راکششوں کے سب استھانوں کو جانتا ہے اور مایاوی چالوں کو سمجھتا ہے۔ وہ اپنے چتور بانروں سے دریہ سیتا کی کھوج کرے گا۔ چاہے وہ آکاش و پاتال میں ہو۔ اور ایک بار وہ سیتا کو پا لینے پر بانر راج راکششوں کو مار کر ضرور تمہاری کامنا پوری کر دیگا۔

اتنا کہہ کر کبندھ پرانوں کو تیاگ اپنے پوروجنم کے پنیہ پھل سے دویہ لوک کو چلا گیا۔

تب شری رام چندر جی اُس کا داہ سنسکار کر کے لکشمن کے ساتھ پمپا پور کی جانب چلے۔ وہاں پہونچ کر اُنہوں نے اُس کے سندر تٹ پر شبری کے رمنیک آشرم کو دیکھا ؛

شبری کا آشرم

کبندھ کا داہ سنسکار کر کے شری رام لکشمن کے سمیت سُگریو کے درشن کے لئے چلے۔ چلتے چلتے وہ پمپا کے پچھمی کنارے پر پہونچے۔ اُس سُندر استھان پر انھوں نے شبری کے آشرم کو دیکھا۔ جو انیک پرکار کے برکھشوں سے بھرا ہوا تھا۔ اُس آشرم میں اُنہوں نے شبری کے درشن کئے۔ شری رام چندر جی کو آتے دیکھ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور دونوں کے چرنوں کو چھو کر جل و آسن دے کر پوجا کی۔ تب آسن پر بیٹھ کر شری رام چندر جی نے پوچھا۔ ہے تپسونی! تمہاری تپسیا سپھل تو ہوئی۔ اس میں کوئی وِگھن تو نہیں آیا۔ تم

نے کرودھ کو تو جیت لیا ہے؟ تمہارا آہار تو نیمت سے ہے۔ تم کشل تو ہو؟ تمہاری گورُو سیوا تو کامیاب ہوئی۔

شری رام چندر جی کے ایسا پوچھنے پر وہ بوڑھی بھیلنی ہاتھ جوڑ کر بولی کہ ہے رگھو نندن! آپ کے درشن سے میری گورو سیوا سپھل اور میرا یہ جیون سپھل ہوا۔ ہے راگھو! منی لوگ جن کے چرنوں کی میں سیوا کرتی تھی، اُس دن سورگ کو چلے گئے جس دن آپ چترکوٹ پدھارے تھے۔ اس فانی جسم کو چھوڑتے ہوئے انہوں نے کہا تھا کہ شری رام چندر جی تیرے آشرم میں آئیں گے، تو اُن کی تن من سے سیوا کرنا۔ سو ہے ناتھ! میں نے آپ کی سیوا کے لئے اس متنگ بن کے لذیذ اور میٹھے جنگلی بیر اور پھل وغیرہ اکٹھے کئے ہیں آپ اُنہیں سویکار کیجئے۔

تب اُس پر دھا بھیلنی کے دیئے پھل وغیرہ کو شری رام نے بڑے پیار سے کھایا۔ پریم اور شردھا سے دیئے ہوئے اُن پھلوں کو کھا کر شری رام چندر جی بولے۔ ہے تپسونی! تیرے ان بیروں، اور پھلوں نے مجھے راجاؤں کے لذیذ کھانوں کو بھی بُھلا دیا ہے۔ سونے کے تھالوں میں پروسے ہوئے بڑے بڑے چھتر پتیوں کی پاک شالاؤں میں چتور رسوئیوں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے پدارتھوں میں بھی ایسا سواد نہیں پایا، جیسا کہ میں ان پھلوں میں دیکھتا ہوں۔ ہے پردھنے! آج میں نے ساکشات ماتا کوشلیا کے ہاتھ کے دیئے ہوئے پھلوں کو کھایا ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے..... اتنا کہتے کہتے شری رام چندر جی کے نیتروں سے پریم کا نیر بہنے لگا۔

اس کے بعد اُس بھیلنی نے اُس بڑے بن کی طرف انگلی کر کے کہا، ہے رام! یہ جو میگھ گھٹا کے سمان کالا بن سامنے دکھائی پڑتا ہے، اس کو متنگ بن کہتے ہیں۔ مرگ اور پکھشیوں سے بھرے اسی بن میں میرے گوروؤں نے بڑا بھاری یگیہ کیا تھا۔ وہ دیکھو یگیہ کی ویدی سے ابھی تک تھوڑا تھوڑا سوگندھت دھواں اُٹھ رہا ہے۔ وہ یگیہ کے برتن جوں کے توں پڑے ہیں۔ اور اُن کی یاد دلاتے ہیں۔ ہے راگھو! اس جیون میں میں نے تپ کیا، ورت کئے، گورو سیوا کی، مگر ایک آشا آپکے درشنوں کی تھی، سو آج پوری ہوئی۔ اب میں اس بوڑھی دیہہ کو چھوڑنا چاہتی ہوں، اور وہاں ہی جانا چاہتی ہوں جہاں وہ منی لوگ گئے ہیں۔

تب شری رام چندر جی نے نیتروں سے نیر بہاتے ہوئے اُس بڑھیا سے کہا۔ تیری پوجا سے میں پرسنّ ہوا، تو سُکھ سے جا، پرماتما تیری کامنا پوری کرے۔ — شری رام چندر جی کے ایسا کہنے پر اُس بھیلنی نے سمادھی لگائی اور یوگ بل سے پرانوں کو دسم دوار میں لیجا کر شریر کو تیاگ دیا..... تب شریر کا داہ سنسکار کر کے شری رام چندر جی لکشمن سمیت پمپا پر پہونچے جو سندر باغ باغیچوں سے سجی ہوئی، آکاش کے سمان نرمل گمبھیر جل والی، سفید ریت والی، کمل اور سوگندھت پھولوں سے نیل درن والی نانا پرکار کے رنگوں سے سندر تھی۔ اسکو دیکھ کر شری رام چندر کے ہردیہ کا شوک دُور ہو گیا اور وہ مہاتما سُگریو کے درشنوں کے لئے کنارے کنارے چلنے لگے ٭

کشکندھا کانڈ

پمپا کی شوبھا دیکھ کر شری رام چندر جی کا ولاپ کرنا

پمپا پور پہونچ کر شری رام چندر جی اکیلا ایک بیاکل ہو گئے، اور سیتا کے ویوگ میں ولاپ کرتے ہوئے بولے۔ ہے لکشمن! دیکھ یہ پمپا کیسی شوبھا دیتی ہے۔ جس کا جل مونگے کے سمان نرمل ہے۔ جس میں لال پیلے اور نیلے کمل پھول رہے ہیں جو چاروں طرف سے سندر پھولوں سے گھری ہوئی ہے۔ جس کا جل ٹھنڈا اور نیتروں کو پرسن کرنے والا ہے۔ ہے لکشمن! پمپا کے نزدیکی ان مقامات کو دیکھ جو لال پیلے نیلے گلدستوں کے سمان دکھائی پڑتے ہیں، ان کے چاروں طرف پھولوں سے لدے ہوئے پیڑوں کی چوٹیوں پر چڑھی ہوئی پشپت لتائیں کیا بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ ہے لکشمن! یہ .... پھولوں اور پھلوں سے بھر جاتا ہے، وایو سُگندھی سے بھر جاتا ہے۔ ہے سوبترے! پھولوں سے سجے ہوئے اس بن کو دیکھ جو پربت پر پھول ورشا کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ رنگا رنگ کے بن برکش پون کے ویگ سے ہلتے ہوئے پربت شلاؤں پر پھول بکھیر رہے ہیں۔ ہے لکشمن! دیکھ! پون ان برکشوں سے کس پرکار کھیل کرتا ہے کہیں گرے ہوئے پھولوں کو شلاؤں پر سے اڑا کر ایسے دھکیلتے ہیں جیسے وایو ناچ کرتا ہوا کلیوں کو گراتا ہے۔ ہے ویر دیکھ! پربتوں کی گپھاؤں سے نکلتا ہوا پون، برکشوں کیساتھ ناچتا کوئلا کے سمان گان کرتا کیسا پیارا لگتا ہے۔ ہے ویر! ان کرنی کار کے برکشوں کو دیکھ جو سورن سے ڈھکے ہوئے پیلے کپڑوں والے سینکوں کے سمان بن کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے کھڑے ہیں۔ ہائے یہ بسنت رِتو جس میں بھنورے گا رہے ہیں، پون مستی سے بہہ رہا ہے۔ ہے ویر! مدھوماس روپی یہ اگنی جس کے کہ اشوک کے ستوک انگارے ہیں، بھنوروں کی گونجار دھونی ہے۔ اور کونپلیں لال رنگ کی لاٹیں ہیں۔ بلاشبہ جلا کر راکھ کر ڈالے گا۔ ہے لکشمن! یہ رِتو میری پیاری کو بے حد پیارا ہے۔ دیکھ! برکشوں کی شاکھائیں بلّور کے جھرونکوں کے سمان کیسے سندر معلوم ہوتے ہیں۔ ہے ویر! دیکھ پربت کے شکھروں پر ناچ کرتے ہوئے موروں کے سنگ کام آتر ہوئی ہوئی مورنیاں کیسی ناچ کر رہی ہیں، اور مور بھی پنکھ پھیلا پھیلا کر ان کے پیچھے دوڑ رہے ہیں۔ آج اگر میری پران پیاری یہاں ہوتی تو وہ بھی اسی پرکار میرے ساتھ کھیلتی۔ ہے لکشمن! جہاں جانکی ہے اگر وہاں بھی بسنت کھلا ہوگا تو وہ بھی میرے برہ میں

بے چین ہو گی۔ ہے لکھشمن! وہ کمل نینا ” مدھربھاشنی، کوملانگی جانکی میرے ویوگ میں رو رو کر پران دے دیگی۔ اُس کا من سدا مجھ میں لین رہتا ہے۔ مجھ سے جدا جدا ہوئی ہوئی وہ جل سے نکالی گئی مچھلی کے سمان تڑپ رہی ہو گی۔ ہے ویر! جو جو چیزیں مجھے پہلے جانکی کے ساتھ سکھ دیتی تھیں آج دُکھ کا کارن ہو رہی ہیں۔ ہے لکھشمن ان بھنوروں کو دیکھ جو وایو منڈل میں اُڑتے ہوئے تلک منجری پر گونجار کر رہے ہیں۔ ہا! اگر سیتا میرے ساتھ ہوتی تو اس پمپا پور کو دیکھ کر بے حد خوش ہوتی جو بال سوریہ کے سمان پربھا والے کملوں سے چاروں طرف گھری ہوئی ہے۔ ہے لکھشمن! دیکھ کسی پرکار وایو کے جھکولوں سے ہزاروں کمل ایک ساتھ ایک طرف جھک جاتے ہیں۔ بالاشبہ یہ کمل دل میرے نیتروں کو بے حد پیارے لگتے ہیں۔ کیونکہ یہ جانکی کے نینوں کے سمان ہیں۔ کملوں کے سپرش سے سُوگندھت ہوا ہوا یہ وایو جانکی کی سانسوں کے سمان ہو رہا ہے۔ آہ! آج اگر سیتا یہاں ہوتی تو اس بسنت کی شوبھا کو دیکھتی جس میں پربتوں کے شکھر کیشوؤں کے بے شمار پھولوں سے مانو جل رہے ہیں، اور وایو نانا برکھشوں کو سپرش کرتا ہوا کبھی پربتا کی چوٹیوں پر اور کبھی جل کی ترنگوں پر نرتیہ کر رہا ہے۔ یہ دیکھ بسنت کے وایو سے مستا ہوئے ہوئے بھنورے کبھی کھٹے کبھی میٹھے اور کبھی تیز پھلوں کا رس لے کر پھولوں کے مارگ میں سما رہے ہیں اور دیکھ! اپنے آپ جھڑے ہوئے پھولوں سے بھری ہوئی دھرتی پھولوں کی سیج کے سمان معلوم ہوتی ہے۔ آج بسنت اپنے پورے جوبن پر ہے اور پھول انوارشا سے ایک دوسرے سے بڑھ بڑھ کر کھل رہے ہیں۔ ہے سومترے! آج اگر سیتا کے درشن یہاں ہوں تو میں ایودھیا تو کیا اندر پوری کو بھی تیاگ دوں۔ ایسی سندر ہری ہری بھومی پر میں اُس کے ساتھ گھوموں۔ ہے لکھشمن! دیکھ ان پربتوں کی چوٹیوں پر مرگ اپنی مرگیوں کے ساتھ رمن کر رہے ہیں۔ پرنتو میں ابھاگا سیتا کے ویوگ میں بنوں کی مٹی چھان رہا ہوں۔ اُس پران پیاری نے میرے لئے محلوں کو چھوڑا، سارے پریجنوں کا تیاگ کیا، سب سکھوں پر لات ماری پرنتو آج وہ نہ جانے کہاں کیسے دُکھ میں ہو گی۔ ہا دیو! اب میرا جینا مشکل ہے، کس پرکار میں پدم پتر اکشی کے بنا پران دھارن کروں۔ ہے پرماتمن! کب میں اُس سندر اور پیاری کا بھولا بھالا مکھ دیکھوں گا۔ کب اُس کے میٹھے اور ہت سے بھرے ہوئے وچن سُنوں گا۔ ہا! ایودھیا میں لوٹنے پر جب کوشلیا مجھ سے پوچھے گی کہ جانکی کہاں ہے، جسے میں نے تیرے ہاتھوں میں سونپا تھا؟ تب میں کیا جواب دوں گا، کس پرکار اُسے اپنا منہ دکھاؤں گا۔ ہے لکھشمن! میرے سر پر مشکلات کا پہاڑ گرا ہے۔ جس کے نیچے آیا ہوا میں کبھی بچ نہ سکوں گا۔ یہاں پر میرے پران پکھیرو پران تیاگیں گے۔ تو جا اور میری ماتاؤں کو اور بھرت کو میری مرتیو کا سماچار سنا دے۔ اس پرکار کہتے کہتے شری رام چندر جی مہا ولاپ کرتے کرتے مورچھا کھا کر پرتھوی پر

گر پڑے ۔ بڑے بھائی کی یہ اوستھا دیکھ کر لکشمن نے اُن کے سر کو گود میں رکھا اور کمل پھولوں سے پنکھا جھلنے لگا۔ جب کچھ چیتنا ہوئی تو نیتروں میں آنسو بھر کر بولا۔ ہے نروتم! شوک نہ کر، آپ جیسے مہاپرش کو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ ہے رگھونندن! اب راون بچ نہیں سکتا۔ چاہے وہ تین لوک چودہ بھون میں کہیں چلا جائے، اُس کی موت اب طے شدہ ہے۔ ہے راگھو! وپتی میں دھیریہ رکھ کر پرشارتھ اور اُتساہ سے کام کرنا چاہیئے۔ اُتساہ وان پرش کے سامنے وپتی نہیں ٹھہر سکتی۔ اُتساہ ہی سنسار میں ایک بڑی شکتی ہے۔ جس سے سب کام سِدّھ ہو سکتے ہیں۔ اُتساہی پرش کبھی دُکھی نہیں ہوتے، اِس اُتساہ سے اِسی پُرشارتھ سے ہے راگھو! ہم راون کو مار کر سیتا کو لائیں گے۔

لکشمن کے ان ہت کاری اور دھیر بندھانے والے شبدوں کو سُن کر رام کے من میں کچھ اتساہ پیدا ہوا اور وہ کاریہ کھشیتر (میدانِ عمل) میں کُودنے کے لئے پمپا کو پار کر گئے۔

ہنومان کا شری رام چندر جی کے پاس آنا

پمپا پور کو پار کر کے دونوں بھائی رشیہ مُوک پربت کے پاس پہونچے۔ وہاں بانر راج سگریو، جو بالی کے بھئے سے سدا چوکس رہتا تھا۔ اتُل تیج والے اِن دونوں دھنش دھاریوں کو دیکھنے لگا۔ اچانک ان اجنبیوں کو شستر دھارن کئے، گھومتے دیکھ کر سگریو خوف زدہ ہو گیا، اور اُس کے چت میں انیک پرکار کے شک اُٹھنے لگے۔ سگریو کی یہ دشا دیکھ کر ہنومان بولا۔ ہے بانر ادھی پتی! آپ بالی کے ڈر سے کیوں بیاکل ہیں؟ یہاں اُس کا بل نہیں چل سکتا۔ تب سگریو نے اپنے تمام منتریوں کو اکٹھا کر کے کہا۔ ہے بھائیو! یہ دونوں شستر دھاری بالی کے بھیجے ہوئے گپت چر ہیں، اور منیوں کے بھیس دھارن کر کے ہماری ٹوہ لینے آئے ہیں۔ اگر جلدی ہی اِن کا اُچت پربندھ نہ کیا گیا تو ہم سب کی بالی کے ہاتھوں مرتیو نشچت ہے۔ سگریو کے مکھ سے یہ وچن سن کر ہنومان نے ہاتھ جوڑ کر کہا ہے راجن! تمہارے دشٹ آتما بڑے بھائی کو میں یہاں نہیں دیکھتا اور نہ ہی وہ یہاں آسکتا ہے۔ سو تم دھیرج دھارن کر کے بُدھی کے ساتھ سب کام کرو، کیونکہ دھیریہ ہین راجہ سنکٹ میں اُچت اُپائے نہیں سوچ سکتا۔ ہنومان کے ایسا کہنے پر سُگریو بولا، ہے ہنومان! اندر کماروں کے سمان ان دونوں راج کماروں کو دیکھ کر مجھے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ ضرور بالی کے دُوت ہیں، اس لئے ان پر وشواس کرنا مناسب نہیں۔ سو ہے مہا ویر! سو تم ان کے پاس بھیس بدل کر جاؤ اور بات چیت سے یتن سے جس پرکار بھی ہو سکے اُن کے ہردیہ کی بھاونا کا پتہ لو، اور اگر ان کی شُدھ بھاونا دیکھو تو یہاں لے آؤ نہیں تو جلدی ہی آکر ہمیں خبر دو ۔

ہنومان کی بھینٹ!

سُگریو کی آگیا پاکر ہنومان نے اپنا بھکاری کا سابھیس بنایا، اور پربت سے نیچے اُتر کر بڑی نمرتا سے
دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر شری رام چندر جی کی استتی کرنے لگا۔ پھر ساشٹانگ ڈنڈوت کر کے بولا ـــ ہے
راج رشیو! آپ اس دیش میں کیسے آئے ہیں۔ آپ منشیہ ہیں یا دیوتا جو اس بھومی کو پوتر کرنے کے لئے
دیولوک سے نیچے اُترے ہو۔ ہے ویر برہمچاریو! مہاتما سگریو سے، جو اس دیش کے راجہ ہیں، بھیجا ہوا میں
آپ کے پاس آیا ہوں، تاکہ آپ کے آنے کا کارن پوچھ سکوں۔ میرا نام ہنومان ہے، اور میرے سوامی سگریو
بھائی کے ہاتھوں دُکھی ہوئے ہوئے آپ سے مترتا .... چاہتے ہیں۔ ہنومان کے ایسا پوچھنے پر شری رامچندر
جی لکشمن سے بولے ہے ویر! یہ ہنومان مہاراج سُگریو کا منتری ہے، سو تُو اس سے گفتگو کر۔ بلاشبہ یہ بانی
میں چتور، چاروں ویدوں کا جاننے والا اور بیاکرن کا پنڈت معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جیسے صاف اور شدھ تلے
ہوئے شبد اس کے منہ سے نکلے ہیں۔ ایسا وید شاستروں کا نہ جاننے والا نہیں بول سکتا، اور بات کرتے وقت
اس کے مُکھ مستک، بھویں، اور شریر پر کوئی وِکار نہیں آیا۔ اس کی دچتر اور مدھر بانی نے میرے کانوں میں امرتا
ٹپکا دیا، اور من کو بس میں کر لیا ہے۔ ہے لکشمن! جس راجہ کا دُوت ایسا بُدھی مان، میدھاوی اور چتور ہو،
اُس کے کاریہ کیسے سِدھ نہ ہوں۔

بڑے بھائی سے اس پرکار پریرتا کیا ہوا لکشمن پون پتر ہنومان سے بولا۔ ہے کپیش! دھرماتما سگریو
کے گنوں کو ہم جانتے ہیں۔ اس کے درشنوں کے لئے ہم یہاں آئے ہیں۔ ہے ودوان! چکرورتی راجہ دشرتھ
سنسار میں مشہور ہوا ہے۔ یہ شری رام چندر جی اُن کے بڑے پُتر ہیں، اور میں اُن کا چھوٹا بھائی ہوں۔ راجیہ
سے نکل کر چودہ برس کے لئے یہ بن میں نواس کرنے آئے ہیں۔ ان کے گنوں پر مگدھ ہو کر داس روپ سے
ان کی سیوا کے لئے میں بھی ساتھ آیا ہوں۔ ہے ہنومان! دن کے انت میں جیسے سوریہ کے پیچھے اس کی لال پربھا
چلتی ہے اسی پرکار ان کی پران پریہ پتنی ان کے ساتھ چلی تھی، پرنتو اندھکار روپی راون راکشش نے
اُسے ہر لیا ہے، اسی دچار سے میں اور رام چندر سُگریو کی شرن میں آئے ہیں۔ ہے ہنومان! جو رام چندر
سارے سنسار کو شرن دینے والے ہیں، آج دنوں کے پھیر سے تمہاری شرن آتے ہیں، اور تمہارا پرسار
چاہتے ہیں۔ ہے کپی پرور! جس راج ادھی راج دشرتھ کے چرنوں میں بھومنڈل کے سب راجے مہاراجے
جھکتے تھے، اس کا پیارا پُتر بھاگیہ کے پھیر سے سُگریو کی شرن میں آیا ہے۔ سو شوک اور دُکھ سے پیڑت
شری رام چندر جی کو سگریو اپنے دَل بل سمیت مدد دیویں۔ اتنا کہتے کہتے لکشمن کی آنکھوں سے آنسو
گرنے لگے، اور کنٹھ رُک گیا۔ لکشمن کے وچن سن کر پون پتر ہنومان بولا ـــ ہے لکشمن! آج ہمارا دیش پوتر ہوا

No.1150

बजरंगबली

S.S.B.

ہمارے نیتر آپ کے درشنوں سے کرتارتھ ہوئے۔ آپ جیسے جتیندریہ پراکرمی اور ودھاوی پرشوں کے بھاگیہ ہی سے درشن ہوتے ہیں۔ ہے راگھو! تمہاری طرح سوریہ پتر سگریو بھی اس سمے بڑی مشکل میں ہے۔ اس کی استری بھی بالی سے ہری گئی ہے، اور وہ بھی اپنے راجیہ سے نکالا گیا ہے، اور بھائی کے ڈر سے نواس کرتا ہے۔ سو میں اُس کی طرف سے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ بانر راج آپ کی سب پرکار سے سہائتا کریگا۔ اتنا کہہ کر ہنومان شری رام چندر جی اور لکشمن کو بڑے آدر کے ساتھ رشیہ مُوک سے ملیہ گری کے اُوپر سُگریو کے پاس لے گیا۔

شری رام چندر جی کا سُگریو کے ساتھ مترتا کرنا۔

دونوں بھائیوں کو ساتھ لے کر ہنومان سگریو کے سامنے جا کر یوں بولا۔ ہے بانر راج! چکرورتی راجہ دشرتھ کے بڑے پتر شری رام چندر جی اپنے چھوٹے بھائی لکشمن سمیت آپ کے ہی درشنوں کو آئے ہیں۔ ڈنڈک بن میں باس کرتے وقت ان کی پرِیہ کو راکشش اندر راون ہر کر لے گیا ہے۔ اب یہ آپ کی مترتا چاہتے ہیں۔ انہیں سویکار کرو، کیونکہ یہ بڑے گُن بان، بدھی مان اور پُوجنے یوگیہ ہیں۔

ہنومان کے وچن سے پرسن ہو کر سگریو بولا، ہے راگھو! آپ کے درشن سے میں بہت خوش ہوا۔ ہم تم ایک دُکھ سے دُکھی ہیں، اور مل کر ایک دوسرے کا دکھ دُور کرنے کی سمرتھ رکھتے ہیں۔ سو اگر تم سچے ہردیہ سے میتری چاہتے ہو تو یہ میرا ہاتھ ہے، اسے اپنے ہاتھ میں پکڑو اور اگنی کو ساکھشی کر کے سوگندھ اٹھاؤ کہ ہمارے ہاتھ کبھی الگ نہ ہوں گے اور ایک دوسرے کی بھجا بن کر آپس میں سہائتا کرتے رہیں گے۔ اُس سمے ہنومان نے بھکاری کا بھیس تیاگ کر آگ کو جلایا۔ شری رام چندر جی نے آگ کو ساکھشی کر کے سگریو کے ہاتھوں کو پکڑا اور پھر دونوں بڑے پریم سے ایک دوسرے کے گلے ملے۔ آپس میں دوستی ہو جانے پر سگریو سمیت شری رام چندر جی اور لکشمن جی سندر آسنوں پر بیٹھ گئے، اور ایک دوسرے کی جانب اتر پت نیتر وں سے دیکھنے لگے۔ اس کے بعد چندن اور پھولوں سے شری رام چندر جی کی پوجا کر کے سگریو بڑے ہرش سے بولا۔ ہے راگھو! میں بڑے اپمان کے ساتھ زندگی گزار رہا ہوں۔ میرے بھائی بالی نے میری استری کو ہر لیا، اور میرا راجیہ چھین لیا ہے، اب ڈر کے مارے ملیہ گری پر نواس کرتا ہوں۔ سو آپ بالی سے میری رکھشا کیجئے۔

سگریو کے ایسا کہنے پر شری رام چندر جی بولے ہے کپیش! ابھی میں نے تمہارا ہاتھ پکڑا ہے، سو تم دھیرج دھرو میں اپنے وجر سمان ان تیز بانوں سے اُس کا ودھ کروں گا۔ چھوٹے بھائی کی استری کنیا کے

سمان ہوتی ہے، اُس کا ہرن کر کے اُس پنچ نے لوک اور پر لوک میں منہ کالا کیا ہے۔ سو اب تُو اُسے مرا ہوا ہی سمجھ۔ اُسے مار کر میں تجھے راجیہ تلک دوں گا، یہ میں آگ کے سامنے پرتگیا کرتا ہوں ٭

سیتا کے آبھوشنوں کو دیکھ شری رام چندر کا ولاپ کرنا

بالی ودھ کی پرتگیا ہو چکنے پر سُگریو نے شری رام چندر جی کو کہا، ہے راگھو! ہنومان کے مکھ سے میں تمہاری دکھ کتھا سن چکا ہوں، پر تو اب تم دھیرج دھارن کرو۔ میں شیگھر ہی تم کو سیتا سے ملا دوں گا.... ہے مہا باہو! چاہے وہ آکاش، و پاتال میں بھی ہو، میں اُسے ضرور تلاش کروں گا، راون تو کیا اندر وغیرہ دیوتا بھی اُسے ہر کر جیتے نہیں رہ سکتے۔ ہے رگھونندن! وش سے ملا ہوا کھوجن کوئی پچا نہیں سکتا۔ اِسی پرکار سیتا کو کوئی پچا نہیں سکتا۔ ہے دشرتھے! تھوڑے دن ہوئے ایک راکھشش ایک استری کو دیان میں اُڑائے لئے جا رہا تھا۔ اُس کے مکھ سے ہا رام، ہا لکشمن اِس پرکار کے وچن ہم نے سنے۔ شاید وہی سیتا ہو، کیونکہ میں اچھی طرح اُسے دیکھ نہ سکا۔ اُس اِستری نے ہم پانچ بانروں کو یہاں دیکھ کر کچھ وستر اور آبھوشن یہاں گرا دیئے جو ہم نے ابھی تک سنبھال کر رکھے ہیں ....

اتنا کہہ کر سگریو نے پربت کی کندرا سے اُن آبھوشنوں کو لا کر شری رام چندر کے آگے رکھ دیا۔ ان بھوشنوں کو دیکھ کر شری رام کا دھیرج جاتا رہا۔ نیتروں میں آنسو آ گئے اور ان کو ہردیہ سے لگا کر پرتھوی پر گر پڑے۔ دکھ اور کرودھ سے اُن کی سانس اس سمے ایسے چلنے لگی مانو بل میں بیٹھا سانپ پھنکار رہا ہو! تب چھم چھم آنسو بہلتے ہوئے شری رام چندر جی بولے سے ہے لکشمن! سیتا کے ان بھوشنوں کو تم پہچانو، کیونکہ میری بدھی اس سمے ٹھکانے نہیں ہے۔ پران پریہ کے ویوگ سے میں گیان شونیہ ہو رہا ہوں۔ شری رام چندر جی کی آگیا پا کر لکشمن نے کہا کہ ہے نروتم! نہ میں ہاتھوں کے کنگھنوں کو پہچانتا ہوں اور نہ گلے کے ہار کو، اور نہ ہی ماتھے کے کسی بھوشن کو پہچان سکتا ہوں۔ کیونکہ آج تک میں نے کبھی سیتا کے ہاتھوں کو اور مکھ کو نہیں دیکھا، ہاں روز پاؤں چھونے کے کارن میں ان نپروں کو پہچانتا ہوں اور بلاشبہ یہ سیتا ہی کے ہیں۔

رام چندر کے ایسا کہنے پر شری رام چندر جی سگریو سے بولے، ہے سوریہ! میری پران پیاری کو وہ کس دشا میں لے جا رہا تھا سیتا کے اس اپمان کے بدلے میں پرتھوی پر سے راکھششوں کا بیج ناش کر ڈالوں گا۔ جس نے جانکی کو ہرن کر کے میرے کرودھ کو جگایا ہے، اُسے میں بھسم کر دوں گا۔ ہے کپیش! جس راکھشش نے میری پریہ کو ہرا ہے، اُس کا پتہ بتاؤ۔ میں آج ہی اُس کا ودھ کروں گا ٭

سُگریو کا شری رام چندر جی کو دھیرج دینا

شری رام چندر کو سیتا کے ویوگ میں بے حد دُکھی دیکھ کر سگریو کے نیتروں میں بھی آنسو آگئے:
پرنتو وہ ہاتھ جوڑ کر سانتی آواز میں بولا۔ ہے راگھو! میں اُس پاپی راون کا بل پورش اور ٹھکانا نہیں جانتا.
پرنتو میں پرتگیا کرتا ہوں کہ راون کو مار کر سیتا کو اُس کے پنجے سے چھڑا لوں گا۔ آپ دھیرج دھارن کریں.
دھیریہ وان پرش آفتا میں دلاپ نہیں کرتے۔ بدھوؤں سے ویوگ، پرانوں کا ڈر، دھن کا ناش وغیرہ
سنکٹ انسان پر ہی آیا کرتے ہیں۔ پرنتو دھیریہ وان پرش دھیریہ سے ان سب آفتوں کو پار کر جاتا ہے.
اور سورکھ جن شوک میں ڈوب کر اپنے کو ناش کرتے ہیں، اور جگ میں ہنسی کرواتے ہیں۔ ہے راگھو!
میں مِتر بھاو سے ایسا کہتا ہوں، آپ کو اپدیش نہیں دیتا۔ کیونکہ آپ سروگن سمپن اور چاروں ویدوں
کے جاننے والے ہیں۔

سُگریو کے ان وچنوں کو سُن کر شری رام چندر جی بولے۔ ہے کپیش! پیارے مِتروں کو جو کام کرنا
چاہیئے وہی تم نے کیا ہے۔ تمہارے سمجھانے سے میں دھیریہ کو پا گیا۔ سچ مچ تمہارے جیسے مِتر کا ملنا
مشکل ہے۔ ہے باتر راج! سیتا کو کھوجنے اور راون کو مارنے میں تم میری امداد کرنا اور میں تمہارے
سامنے ہی دُشٹ بلی کو ماروں گا۔ اس کے بارے میں تم کو جو جو باتیں کہنی ہوں بے فکر ہو کر کہو۔ ہے
سوریہ پُتر! میں نے جو پرتگیا تمہارے سامنے کی ہے۔ اُسے ہمالیہ پربت کے سمان اٹل خیال کرو۔
بلی اب بچ نہیں سکتا۔ اُس کے دُشٹ کرم اب پھل لا کر رہیں گے۔

شری رام چندر جی کے مکھ سے بلی ودھ کی پرتگیا سُن کر سُگریو کے ہرش کا کچھ ٹھکانہ نہ رہا، اور
وہ اپنی دُردشا اور بالی کے بل کا ورنن کرتا ہوا بولا ــــ ہے رگھونندن! میں بالی کے بل کو آپ کے
پرتی کہتا ہوں، تم دھیان دے کر سنو اور اُس کے مارنے کا اُپائے سوچو۔ ہے رام! بالی نے میرا
راجیہ چھین کر کٹھور وچنوں کے ذریعہ دھتکار دیا، اور میرے پرانوں سے پیاری استری کو اپنے محلوں
میں ڈال لیا۔ وہ دن رات میرے مارنے کی ترکیبیں سوچتا رہتا ہے۔ اُس کے ڈر سے میں اس
پربت پر نواس کرتا ہوں۔ میرے سب ساتھی ایک ایک کر کے میرا ساتھ چھوڑ گئے۔ اب یہ ہنومان
وغیرہ چار مِتر دن رات میری رکھشا کرتے ہیں۔ جہاں میں جاتا ہوں یہ میرے ساتھ جاتے ہیں،
اور جہاں میں ٹھہر جاتا ہوں یہ بھی ٹھہر جاتے ہیں، ہے راگھو! اپنے بڑے بھائی کے ڈر سے میرے
پران سوکھ گئے ہیں، وہ بڑا بلوان ہے۔ بن کے بڑے بڑے برکھش اپنی بھجاؤں سے اُکھاڑ دیتا
ہے۔ دُوندوی نامک راکشش جو اتھاہ بل والا تھا۔ اُس کو اٹھا کر بھومی پر بالی نے پٹک دیا، اور

مار ڈالا۔ سال کے برکھش کو اپنی بھجاؤں میں بھر کر وہ جب جھنجوڑتا ہے تو پتّوں سے خالی کر دیتا ہے۔ اُس کی غیر معمولی قوت کو جب میں دیکھتا ہوں تو چت میں شک پیدا ہوتا ہے کہ کس پرکار آپ اُس پربت قد والے بانر کو ماریں گے۔

سُگریو کے یہ وچن سُنکر لکشمن نے ہنس کر کہا۔ ہے سگریو! شری رام چندر جی بالی کو ماردیں گے۔ ایسا وشواس تمہیں کس پرکار ہووے تم کہو۔ تب سگریو نے جواب دیا کہ جو سال کے سات بڑے بڑے سال کے برکھش کھڑے ہیں، بالی نے ایک ایک کر کے ساتوں برکھشوں کو بیندھا ہے۔ جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ سو شری رام چندر جی اگر ان میں سے ایک کو بیندھیں تو مجھے وشواس ہوگا۔ شری رام کے بل کو تولنے کے لئے میں ایسا نہیں کہتا، اُن کی بانی پر ہی مجھے وشواس ہے، پرنتو بھائی بالی کے بل سے ڈرا ہوا ایسا کہتا ہوں۔

سگریو کے ایسا کہنے پر سوریہ کے سمان تیجسوی شری رام نے دھنش کو سنبھالا، اور ڈوری پر بان کو جوڑ کر اُس کی ٹنکار سے سارا پربت اگو نجا دیا۔ پھر اس بان کو آکرن کھینچ کر اس تیزی سے سال پر چھوڑا کہ وہ ایک ساتھ ہی ساتوں برکھشوں کو اور پربت کے شکھر کو پھوڑ کر پرتھوی میں دھنس گیا۔ تب شری رام چندر جی کے اس حیرت کُن بل کو دیکھ کر سُگریو حیران رہ گیا اور ہاتھ جوڑ کر استتی کرتا ہوا بولا۔ ہے راگھو! جس نے ایک ہی بان سے سات برکھشوں کو پربت سمیت پھوڑ ڈالا، اُس کے آگے یُدھ میں کون ٹھہر سکتا ہے۔ آپ یدھ میں اندر آدی دیوتاؤں بھی شکست دے سکتے ہیں۔ اس بالی کی بساط ہی کیا ہے؟ ہے رام! آج ہی اُس بالی کو مار کر میرے فکر کو دُور کرو۔ میں آپ سے ہاتھ جوڑ کر بار بار تمنا کرتا ہوں۔

بالی سُگریو یُدھ

شری رام چندر جی بولے۔ ہے سگریو! آج ہی میں دُشٹ بالی کو ماروں گا۔ یہاں سے ہم کشکندھا کو چلتے ہیں۔ تم ہمارے آگے آگے چلو اور اپنے دُشٹ بھائی کو یُدھ کے لئے للکارو۔ ہم سمے پر تمہاری سہائتا کریں گے۔

اس پرکار نشچے کر کے وہ سب کشکندھا کو چلے۔ اُس سمے شری رام چندر جی نے اپنے دھنش کو چڑھا کر ہاتھ میں رکھ لیا اور سب سے آگے آگے چلے۔ اُن کے پیچھے سگریو اور لکشمن چلے۔ ان کے پیچھے پون پتر ہنومان، نل، نیل اور تار نامک بانر چلا۔ جو یدھ ودیا میں بڑا کشل تھا۔ انیک ندی، نیل، بن، وین اور کنجوں کو پار کر کے کشکندھا میں وہ پہونچے۔ جہاں برکھشوں کے سگھن کنج میں ٹھہر کر سُگریو کو بالی کے ساتھ یُدھ کرنے

کے لئے بھیجا، اور اُس کی پیٹھ پر تھپکی دے کر کہا کہ بانر یندر! ہم ان برکھشوں کی اوٹ میں ٹھہرتے ہیں، تم بے خوف ہو کر اُس کے ساتھ یُدھ کرو۔

شری رام کے ان شبدوں سے اُتساہت ہو کر سُگریو بڑے کرودھ سے بالی کو للکارنے لگا۔ اس سے گرجنا ہوا ایسا معلوم ہونے لگا، مانو قیامت کا بادل سنسار کے وناش کے لئے گرجنا کر رہا ہے۔ اس گرجنا سے گوئیں مارے خوف کے ایسے بھاگنے لگیں جیسے انیاچاری راجہ کے دیش سے کلیں اور ستی سادھوی استریاں چلی جاتی ہیں۔ بن کے جیو جنتو یدھ کے گھوڑوں کے سمان چاروں طرف دوڑنے لگے۔ آکاش پر اُڑتے ہوئے پکھشی وجر گھات کے سمان پرتھوی پر گرنے لگے۔ اس پرکار وہ بانر یندر سُگریو شری رام چندر جی سے اُتساہ دلایا ہوا بالی کو پکارتا ہوا ایسے گرج رہا تھا جیسے طوفان آنے پر سمندر گرجتا ہے۔

سگریو کی اس بھینکر گرجنا کو سنتے ہی بالی کے کرودھ کی کوئی تھاہ نہ رہی اور وہ پیروں سے بھومی کو کپکپاتا ایسے محل سے باہر نکلا جیسے استا آچل کے شکھر سے سوریہ باہر نکلتا ہے۔ دونوں بھائی آمنے سامنے ہوتے ہی ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑے۔ کرودھ سے پاگل ہوئے ہوئے وہ دونوں بھائی لوہے کے موسلوں کے سمان مُکوں اور لاتوں سے ایک دوسرے پر وار کرنے لگے۔ یہ دیکھ کر شری رام چندر جی نے اپنا دھنش سنبھالا، پرنتو اُن دونوں کا ڈیل آکار، روپ اور تیج ایک سمان ہونے کے کارن وہ بالی کو پہچان نہ سکے اور بانوں کو چھوڑنے میں سنکوچ کرتے رہے۔ اتنے میں بالی کی مار کو نہ سہہ کر سگریو رشیہ مو پربت کی طرف بھاگ گیا۔ شری رام چندر بھی لکشمن، ہنومان نل نیل اور تار کے ساتھ اُسی بن میں سگریو کے پاس پہونچے۔ جہاں وہ اپنے آپ کو کوس رہا تھا۔ بانروں سمیت شری رام چندر جی کو دیکھ کر سگریو نے لجا سے منھ نیچے کر لیا، اور آنسو بہاتا ہوا بولا۔ ہے راگھو! مل یدھ کے لئے بھیج کر آپ کھڑے کھڑے دیکھتے رہے۔ یہ آپ نے اپنی پرتگیا انوسار کاریہ نہیں کیا۔ اگر آپ کو میری سہائتا نہیں کرنی تھی تو پہلے ہی صاف کہہ دینا تھا، تمہارے بھروسے آج میں مرتیو کے جال میں پھنس گیا تھا یہ آپ نے کیا کیا؟

سگریو کے ایسا کہنے پر شری رام چندر جی بڑی ونیتا سے بولے۔ ہے کپیش! کرودھ کو تیاگ کر کے وہ کارن سُنیئے جس سے میں نے بان نہیں چھوڑا۔ ہے سوریہ سُت! روپ رنگ آکار، سُروگتی اور چیشٹا میں تم دونوں میں سے کون بالی ہے اور کون سگریو ہے اس کی میں پہچان نہ کر سکا۔ اس لئے میں نے اپنا بھینکر اور پرانوں کو ہر لینے والا بان نہیں چھوڑا۔ ہے ویر! اگر میں بنا سوچے سمجھے بان چھوڑ دیتا تو ممکن تھا کہ تمہیں جا لگتا، تو میں اس لوک میں اور پرلوک میں منھ دکھانے کے قابل نہ رہتا۔ سنسار میری مورکھتا پر ہنستا اور میں آیو بھر پچھتاتا رہتا۔ سو ہے بانر یندر! شنکا کو چھوڑ کر پھر سنگرام کرو اب کے میں تم پر کوئی نشان لگا دوں گا۔ اس پرکار سگریو کی شنکا دُور کر کے شری رام چندر جی نے لکشمن کو کہا ہے ویر! اس پھولوں سے بھری لتا کو اکھاڑ کر سگریو

کے گلے میں باندھو۔ تب لکشمن نے ویسا ہی کیا۔ جس سے وہ ایسے شوبھائے مان ہونے لگا، جیسے بگلوں کی قطار سے کرشن میگھ شوبھا پاتا ہے۔ اس کے بعد وہ سب پھر کشی کندھا کی طرف چلے گئے۔

وہاں پہونچ کر سگریو نے پہلے سے دوگنے زور سے بالی کو للکارا۔ اس کی وہ گرجنا بن، پربت اور کنجوں کو پھاڑتی ہوئی بالی کے محل میں جا پہونچی۔ جسے سن کر وہ آندھی کے سمان گھر سے باہر نکلا۔ اس وقت تارا پیار سے بولی —— ہے ویر! سو کر اٹھا ہوا پرش جس پرکار رات بھر بھوگی پھول مالا کو پھینک دیتا ہے اسی پرکار اس کرودھ کو تھوک ڈالو۔ ہے ویر! سنو، جس کارن میں تمہیں باہر جانے سے روکتی ہوں۔ ایک بار سگریو ار کھا کر بھاگ گیا، پرنتو پھر اس کا اسی پرکار گرجنا اور للکارنا میرے ہردیہ میں شنکا پیدا کرتا ہے، کہ سگریو ساتھی کے بنا نہیں آیا ہے۔ ہے ویر! آج مجھے انگد کمار نے یہ سماچار سنایا ہے کہ ایودھیا کے راجہ دشرتھ کے دونوں پتر جو رن میں اجیے ہیں سگریو کی سہائتا کے لئے آئے ہیں۔ ہے ویر! رام کے گنوں اور پراکرم کو بھی میں نے سنا ہے۔ قیامت کی آگ کے سمان شترؤں کو جلا ڈالنے والا، بھگتوں میں انورکت اور پرجا کے لئے کلپا برکھش کے سمان سب کی کامناؤں کو پورا کرنے والا، بڑا ودوان، سیدھا دی اور پراکرمی ہے۔ ہے ویر! اس کے ساتھ ورودھ کر کے تمہارا جینا کٹھن ہے۔ سو اب تمہیں سگریو کے ساتھ بیر چھوڑ کر متر تا کرنی اچت ہے۔ اسے یوراج پد پر آسین کرو۔ وہ تمہارا چھوٹا بھائی ہے۔ بھائی کے سمان پرتھوی پر دوسرا کوئی بندھو نہیں ہوتا۔ سو تو دان مان وغیرہ سے اس کا ستکار کر۔ وہ بھی بیر بھاؤ کو چھوڑ کر تیرے آدھین ہو جائے گا۔ ہے ویر! یہ وچن میں تیرے ہت کے لئے کہتی ہوں، سو تو سویکار کر۔

بالی ودھ!

تارا کے اس پرکار روکنے پر بالی نے جھڑک کر اسے بھومی پر ٹپک دیا اور پھر کرودھ سے بولا۔ تو استری ہے۔ سبھاؤ سے ہی کایر ہے۔ بھائی کی للکار کو کایروں کے سمان گھر میں گھس کر سننا ناممکن ہے۔ وہ شورویر جو کبھی کسی سے دبا نہ ہو، کب دشمن کی گرجنا سہہ سکتا ہے۔ رام کو میں جانتا ہوں، وہ نیائے شیل ہے۔ دھرماتما ہے کیسے مجھ پر حملہ کرے گا۔ تو اب واپس لوٹ جا، میں سگریو کے ساتھ یدھ کروں گا۔ ہاں تجھ سے پرتگیا یہ کرتا ہوں کہ اس کے پران نہ لوں گا۔ اتنا کہہ کر سانپ کی طرح، کرودھ سے پھنکار مارتا ہوا بالی نگر سے باہر ہوا، اور کمر کس کر مکہ تان کر سگریو کی جانب دوڑا۔ سگریو بھی سونے کی مالا پہنے ہوئے بالی کو اپنی طرف آتے دیکھ کر اس کی طرف دوڑا۔ تب وہ دونوں بھونچال سے ہلتے پہاڑوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا گئے۔ مکوں، لاتوں اور پاؤں کا وار کرتے ہوئے وہ دونوں اندر اور ورتر کے سمان

لڑنے لگے۔ جب شری رام چندر جی نے سگریو کو بالی سے دبا ہوا دیکھا تو اُنہوں نے مرتیو کے تُلیہ زہریلے بان کو دھنش پر رکھ کر بالی پر چھوڑا۔ وہ بان اندر و جر کے سمان کڑکتا اور چمکتا بالی کی چھاتی کو چاڑ کر اِسس پرکار اُس کے اندر گھس گیا، جیسے سانپ پانی میں پرویش کرتا ہے۔ اُس بان کے لگتے ہی مہا پراکرمی بانرِیندر بالی بے سُدھ ہو کر پرتھوی پر گر پڑا۔ آشون ماس کی پُورن ماشی کے دِن وہ کیتُو گرا ہوا ابھی پورن چندر کے سمان تیج کو نہ چھوڑتا تھا۔ تب بھومی پر گرے ہوئے بالی کے پاس پہونچ کر رام لکشمن اُس کے درشن کرنے لگے۔ بالی اُن دونوں راجکماروں کو دیکھ کر کٹھور پرنتو نمرتا کے ساتھ وچن بولا۔ ہے راگھو! چھپ کر بان مار کر تم نے کونسی ویرتا کا کام کیا ہے۔ ہے رگھونندن! سنسار کے سب لوگ تمہیں دھیر، ویر، پراکرمی، دھرماتما اور نیائے شیل۔ آستک چاروں ویدوں کو جاننے والا، نیتی وان اور پتری بھگت کہتے ہیں، اور آپ کا یش بکھان کرتے ہیں۔ اگرچہ تارا نے مجھے باہر آنے سے روکا، پرنتو آپ کے اِن گُنوں کو جانتا ہوا میں آپکی جانب سے بے خوف سگریو کے ساتھ جُٹ گیا۔ ہے راگھو! میرا یہ نشچیہ تھا کہ آپ مجھے دوسرے کے ساتھ یُدھ کرتے نہیں ماریں گے۔ کیونکہ یہ کھشتری مریادا کے انوکول کام نہیں تھا، اور نہ ہی آپ کے ساتھ میرا کوئی بیر تھا۔ پرنتو اب میں نے سمجھ لیا کہ دھرم کی دھوجہ ہاتھ میں لے کر تنکوں سے ڈھکے ہوئے کنوئیں کے سمان تم پاپ کرتے ہو۔ دھرم کی اوٹ میں ادھرم کرتے ہو، ہے راگھو! میں نے آپ کے خلاف آج تک کچھ بھی تو نہیں کیا۔ پھر کس اپرادھ سے آپ نے میرے پران لئے ہیں۔ ہے راجن شام، دام، ڈنڈ، بھید، دان۔ کشما، ستیہ، دھیرج یہ تو راجاؤں کے گُن ہوتے ہیں بنا اپرادھ کے کوئی راجہ ڈنڈ نہیں دیتا پھر کس اپرادھ سے آپ نے مجھے ودھ کیا ہے۔ جو اتی نندنیہ کرم ہے۔ ہے راگھو! مجھے نردوش کو آپ نے مارا ہے۔ مگر جس نے آپ کی استری کو ہر لیا ہے اُس کے سامنے تو میں آپ کا پراکرم نہیں دیکھتا ہوں۔ مجھ اساودھان کو آپ نے چھپ کر مارا۔ ہاں، سامنے ہو کر یُدھ کرتے تو نشچیہ ہی آج میرے ہاتھ سے مارے جاتے۔ ہے راگھو! میری مرتیو ہونے پر سگریو سنگھاسن پر بیٹھے گا، اس سے مجھے کوئی دُکھ نہیں پرنتو آپ کے اسی کپٹ سے اتی دُکھی ہوں۔

بالی کے ان کٹھور شبدوں کو سُن کر دھرماتما شری رام چندر جی دھرم سے یُکت وچن بولے ہے بالی کیسے تم بالکوں کی طرح ایسے وچن کہتے ہو؟ جس کارن میں نے تمہیں مارا ہے۔ وہ سنو۔ ہے بانرِیندر! بن پربت ندی نالوں سمیت یہ تمام دھرتی اکشواکوؤں کی ہے۔ اکشواکو ہی اس کے ایک ماتر سوامی ہیں اور انہیں ہی پاپیوں کو ڈنڈ دینے کا حق ہے۔ ہے کپیش! اکشواکو کُل اتنس مہاراج بھرت اس سمے دھرم انوسار راجیہ کر رہا ہے۔ وہ ستیہ وادی، دھرماتما، سرل اور نیائے شیل نیائے سے ستا پرشوں کا پالن کرتا ہے۔ اور دشٹ ظالم منشیوں کو ڈنڈ دیتا ہے۔ اُس چھتر پتی کی آگیا سے ہم سارے دیش میں گھوم رہے ہیں اور اُسی کی آگیا سے شتروؤں کا دمن اور سادھوؤں کی رکشا کرتے ہیں۔ ہے بالی! تو کام بس ہو کر غلط راستے پر

چل رہا ہے۔ بڑا بھائی، پتا اور گورو تینوں پتا کے سمان ہوتے ہیں۔ ایسا دھرم شاستر میں کہا گیا ہے، اور چھوٹا بھائی، شاگرد، پتر یہ تینوں پتر کے سمان ہیں۔ پرنتو اس دھرم پتھ کو تیاگ کر چھوٹے بھائی کی استری کو ہر لیا ہے جو دھرم انوسار تمہاری بہو یعنی پتری بننے کے قابل ہے اور جیتے جی اُس کی استری کو بھوگنا مہا پاپ ہے۔ ہے بھائی! مجھے اسی پاپ کا ڈنڈ دیا گیا۔ اور ایسا کر کے میں نے اپنا فرض پورا کیا ہے۔ میں سوریہ کل اُتپن کشتریہ ہوں۔ تیرے بھیانک پاپ کو جو کہ لوک مریادا کے خلاف ہے، اپنی سگی بہن اور چھوٹے بھائی کی استری کو کام کے وش ہو کر جو بھوگتا ہے۔ وہ مارے ڈالنے یوگیہ ہے۔ ہے بالی! مجھے مار کر میں نے تیرے پچھلے پاپوں کا ڈنڈ دیا ہے۔ سو تُو اب نشپاپ ہو کر سورگ کو جائے گا۔ ہے بانر یندر! پُرانے پُرشوں میں ماندھاتا نام ایک راجہ ہوئے ہیں۔ اُنھوں نے بھی شرون کو ڈنڈ دیا، جو ایسے ہی دُشکرم کا بھاگی تھا جیسا تم نے کیا ہے۔ پرنتو اُن کو ڈنڈ نہ دینے کا پاپ لگا اور گھور دُکھ اٹھایا ہے۔ ہے کپیش! ایسا تیرا نشچا پاپ کرنا بیکار ہے۔ میں نے دھرم انوسار تجھے ڈنڈ دیا ہے۔ میں سوتنتر نہیں ہوں بلکہ بھرت کی آگیا کا پالن کرنے پر مجبور ہوں۔ رام کے ایسا کہنے پر بالی اپنے اُن کٹھور وچنوں پر پشچاتاپ کرنے لگا۔ اور ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے رام! جو کچھ آپ نے کہا ہے وہ سچ ہے۔ مجھے اپنی مرتیو کا شوک نہیں، کیونکہ ایک نہ ایک دن ہر پرانی کو مرنا ہے۔ نہ ہی مجھے تارا کا شوک ہے اور نہ ہی دوسرے سمبندھیوں کا دُکھ ہے۔ پرنتو انگد کی جانب دیکھ کر مجھے بہت دُکھ ہوتا ہے کیونکہ بڑے لاڈ پیار سے میں نے اُس کا پالن کیا ہے۔ وہ مجھے نہ دیکھ کر سوکھ کر کانٹا ہو جائے گا۔ ابھی بالک ہے، کبھی مجھ سے جُدا نہیں ہوا۔ ہے رام! میرا یہ اکلوتا بیٹا تمہاری شرن میں ہے، آپ اس کی اور سگریو کی رکشا کیجئے۔ ہے راجن! سگریو اور انگد میں آپ وہی بھاؤ رکھنے یوگیہ ہیں، جو آپ کا بھرت اور لکشمن میں ہے اتنا کہہ کر بالی چپ ہو گیا اور پھر نہ بولا ؎

تارا ولاپ

بالی کے مرنے پر اس کی سینا کے خاص خاص بانروں نے اُسے یہ دُکھ دائی سماچار دیا۔ پتی کے ودھ کو سن کر تارا بے حد بیاکل ہوئی ہوئی پربت کندرا سے باہر نکلی، اور چھاتی پیٹتی کیش نوچتی وہاں پہونچی جہاں یودھیاؤں میں بالی مرا پڑا تھا۔ کُرری کے سمان تارا کا رونا اور انگد کا بے سہارا ماتم کرنا دیکھ کر سگریو کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ تارا نے پتی کے پاس آ کر اُسے آلنگن کیا اور ولاپ کرتی ہوئی بولی۔ ہے بھرتا! کسی کے بس میں نہ آنے والا تو سگریو کے ہاتھوں سے مارا گیا۔ بلاشبہ اس میں کال کا ہاتھ تھا۔ ہائے! آج رام نے تجھے چھپ کر مار کر کشتری دھرم کو داغ دار کیا ہے۔ ہے بیٹا انگد! آج اپنے پتا کو آنکھ بھر کر دیکھ لے پھر یہ موقعہ نہ ملے گا۔ ہے ناتھ آج

آپ کیسے سو رہے ہو، اُٹھ کر اپنے پتر کے آنسو پونچھو، جو آپ کو دیکھ دیکھ کر رو رہا ہے۔ ہے سوامن! مجھے اور انگد کو کس کے ہاتھ میں سونپے جاتے ہو۔ ہائے! میرے وچن کو نہ مان کر آج آپ اس بھومی پر لوٹے ہیں۔ جس استھان پر انیک ویروں کو آپ نے سُلایا تھا۔ وہی استھان آج آپ کے لئے ویر کی سیج بن گیا۔ ہے پوتر ہردیہ والے! ہے اُونچے کل والے، پیارے! — مجھے اناتھ کر کے تو کہاں چلا گیا ہے۔ آج میرا مان ٹوٹ گیا ہے۔ آج میری گتی بھنگ ہو گئی ہے۔ آج میں دکھ کے سمندر میں ڈوب رہی ہوں۔ ہے ماتھ! مجھ ڈوبتی ہوئی کی رکھشا کرو ہا! نہ جانے میرا ہردیہ پتھر کا ہے جو اس سے ٹکڑے نہیں ہو جاتا۔ پتر بھی ہے، ایشوریہ بھی ہے، لوک کے سب سُکھ موجود، پرنتو ان سب کے ہوتے ہوئے بھی میں ودھوا کے نام سے پکاری جاؤں گی۔ اس پرکار ولاپ کرتی ہوئی تارا کے سامنے نیل نے بالی کی دیہہ سے بان کو نکالا۔ بان نکلتے ہی اُس کے جسم میں سے خون کا چشمہ بہہ نکلا۔ تب خون سے لال ہوئے ہوئے اپنے پتی کو استا ہوتے ہوئے سوریہ کی طرح دیکھ کر تارا نے اپنے پتر انگد کو کہا۔ ہے پتر! یم لوک کو جاتے ہوئے اپنے پتا کو ہاتھ جوڑ کر پرنام کر۔ تب روتے ہوئے انگد نے اپنی سُوڈول بھجاؤں سے پتا کے چرنوں کو سپرش کیا۔ ہرت پتی کے چرنوں کو سپرش کرتے ہوئے پتر کو دیکھتی ہوئی آنسو بہا کر بولی۔ ہے ناتھ! یہ آپ کا پیارا پتر آپ کو ابھیوادن کرتا ہے۔ اسے اُٹھ کر آشیرواد کیوں نہیں دیتے۔ آج یدھ روپی یگیہ کو پورن کر کے اب بھرتھ میں آپ نے کس پرکار میرے بنا رام بان روپی جل سے اشنان کیا، ہے ناتھ! پتنی کے بنا کوئی بھی یگیہ پورن نہیں ہوتا۔

اسی پرکار گھور ولاپ کرتی ہوئی تارا کو بانر بندر بالی کے شو (لاش) سے خاص خاص بانروں نے جب الگ کر دیا تو اُس نے سُوریہ کے سمان تیجسوی مکھ والے شری رام چندر جی کو ہاتھ میں دھنش بان لئے کھڑے دیکھا۔ انہیں دیکھ کر تارا نزدیک جا کر بولی۔ ہے رگھو نندن! تو ویر ہے، تیجسوی ہے، جتیندریہ اور دھرماتما ہے۔ بے شمار طاقت کا مالک ہے، پرتھوی کے پرایر کھشاوان ہے، ہے راگھو! جس بان سے تم نے میرے پتی کے پران لئے ہیں، اُسی سے میرا بھی انت کر۔ میں مر کر اپنے پران پتی کے پاس جاؤں گی۔ ہے کوشلیا نندن! استری سے جدا ہوا ہوا پرش کام آتر ہو کر مہا دکھ کو پراپت کرتا ہے۔ اسی کارن تو مجھے شگریار۔ میرا پتی سُورگ میں میرا انتظار کرتا ہوگا۔ ہے نر شریشٹھ! استری ودھ کے پاپ سے تو نہ ڈر اور مجھے بالی کا ہی روپ سمجھ کیونکہ میں اُسی کا آدھا انگ ہوں۔ ہے رام! کھوئی ہوئی استری کو ملانے سے بڑھ کر سنسار میں کوئی پنیہ نہیں ہے۔ سو میرے پیارے کو میرا دان دے کر لوک میں یش کا بھاگی بن۔ تارا کے ان ہردیہ بیدھک شبدوں کو سُن کر شری رام جی اُسے دھیرج دیتے ہوئے بولے۔ ہے بالی پتنی! تیرا شوک کرنا بے ارتھ ہے۔ سارا سنسار پرماتما کے اٹل نیم میں بندھا ہوا ہے۔ پرمیشور کی آگیا کے بنا کوئی کام نہیں ہوتا۔ ودھاتا کی ایسی اِچھا تھی سو تو اب سنتاپ کو چھوڑ کر دھیرج دھارن کر۔ تیرا پتر انگد یوراج پد کو پراپت کرے گا۔ رونے اور ولاپ کرنے سے مرتا پرانی کو

کشٹ ہوتا ہے۔ تیرے پتی نے یُدھ میں پیٹھ نہ دکھا کر اس ویرگتی کو پراپت کیا ہے، جو یوگیوں کے لئے بھی دُرلبھ ہے۔ سو اب کرنے یوگیہ کاریہ کو کر۔

تارا کو مختلف ڈھنگ سے تسلّی دے کر لکشمن نے سُوچِت ہوتے ہوئے سگریو کو پرتھوی پر سے اُٹھا کر کہا ہے ویر! تارا اور بالی کو ساتھ لے کر بالی کے داہ سنسکار کی تیاری کر۔ ہے انگد! تو آخری رسومات کے لئے گھی، چندن اور سُوگندھت سامگری لے آ۔ اور ہے تارا! تو جلدی سے اسی دیر کے لئے ارتھی تیار کر لا۔ تب شری رام چندر جی کی آگیا سے انگد سامگری لے آیا، اور تارا بھی بے حد شوبھا والی پھتیوں اور بر کھشوں کے چتروں سے سجی ہوئی یوگیوں کے ویمانوں کے سمان بالی کے گوا کھشوں سے رچی بھرشٹ ارتھی تیار کر لائی۔ تب نیتروں سے آنسوؤں کی دھارا بہاتے ہوئے سگریو نے بھائی کا شو ارتھی پر رکھا، اور پھر انگد، تارا، نل نیل وغیرہ بڑے بڑے یودھا سمیت روتے ہوئے ارتھی کے پیچھے پیچھے چلے۔ اُن کے پیچھے پیچھے کِشکِندھا نواسی لوگ روتے ہوئے چلے۔ ارتھی کے آگے بانر لوگ چاندی، سونا اور رتن لٹاتے ہوئے چلے۔ سب کے پیچھے تارا اور دوسری استریاں اپنے کرونا جنک ولاپ کے ذریعہ پہاڑوں کے پتھروں کو پگھلاتے ہوئے چلیں۔ اُن کے ولاپ سے اُس سمے ایسا معلوم ہونے لگا کہ بن پربت ندی ندسب بالی کے ویوگ میں لہو رہے ہیں۔ بانریوں کے دکھ بھرے وچن پربتوں سے ٹکرا ٹکرا کر سارے بن میں گونجنے لگے۔ تب ندی کے ایک پُلن میں بن کے کاٹھ سے بانروں نے ایک سندر چِتا بنائی۔ وہاں پہونچ کر چِتا کو زمین پر رکھ دیا گیا۔ اُس سمے بے انتہا دکھ سے دُکھی ہوئی تارا ارتھی پر لیٹے پران پتی کو دیکھ کر، اُس کے ماتھے کو چوم چوم کر اور سر کو گود میں رکھ کر دِل شکن ولاپ کرنے لگی، کہ ہائے! میرے سُکھوں کا انت ہو گیا۔ ہے راجن! ہے پیارے! ہے ماند! آنکھیں کھول کر اس دُکھیا کی جانب دیکھ۔ ہائے نرجیو ہونے پر بھی تیرا مکھ منڈل اُسی پرکار چمک رہا ہے۔ جیسے جیوتا اوستھا میں چمکتا تھا۔ ہے شتروؤں کا ناش کرنے والے! وہی میں تیری پتنی ہوں، جسے تو چندر مکھی کہہ کر پکارا کرتا تھا۔ وہی یہ تیرے سمبندھی ہیں، جسے تو اپنی بھجائیں کہا کرتا تھا، اور وہی یہ تیرا پُتر انگد ہے۔ جس کی روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں ہیں، ہے پیارے! اٹھ کر ان کو دھیرج دے۔ اس پرکار روتی روتی اور ولاپ کرتی ہوئی استریوں میں سے انگد اور سگریو نے شو کو اٹھا کر چِتا پر رکھا۔ اس کے بعد نیتروں سے آنسو بہاتے ہوئے انگد نے آگ دے کر چِتا کی پردکشنا کی۔ تب بالی کے اُدی شریر کے بھسم ہو جانے پر شری رام چندر جی لکشمن اور سگریو وغیرہ بانروں سمیت بالی کے لئے جل انجلی دینے لگے۔

سُگریو کو شری رام چندر جی کا ابھشیک دینا

بالی کا داہ سنسکار کر کے شوک سے مُرجھائے ہوئے سب بانر شری رام چندر جی کے چاروں

طرف ہاتھ جوڑ کر اس پرکار کھڑے ہوگئے جیسے برہما کے سامنے رشی گن۔ اُن میں سے مہاویر پون پتر ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے رگھو! آپ کی دَیا سے سگریو شترو رہت ہوا سو اپنے ہاتھ سے اس کا ابھیشیک ..... (راج تلک) کر کے انگد کو یوراج بنائیے۔

پون پتر کے ایسا کہنے پر شری رام چندر بولے۔ ہے مہاویر! کشتی کندھا نگری میں داخل ہو کر میں سگریو کو راج سنگھاسن پر نہیں بٹھا سکتا۔ کیونکہ پتا کی آگیا کا پالن کرتا ہوا میں چودہ برس کے لئے بن میں رہنے پر مجبور ہوں۔ نگر یا گاؤں میں جا کر میں پرتگیا بھنگ کرنے میں اسمرتھ ہوں۔ ایسا کہہ کر پھر سگریو کے پرتی بولے ہے بانریندر! تم نیتی وان ہو اور لوک بیوہار کے جاننے والے ہو۔ اس کارن اپنے بھتیجے انگد کو یوراج بناؤ۔ یہ بالک تمہارے بڑے بھائی کا بڑا بیٹا ہے۔ اور بل پراکرم میں بھی اُس تلیہ ہے۔ سو اس کو یوراج پد پر ستھاپت کر کے اپنے بڑے بھائی اور اپنے آپ کو کرتارتھ کرو۔ ہے کپیش! یہ شراون کا ماس ہی، اور ورشا رِتو پورے جوبن پر ہے۔ اس کارن جانکی کی کھوج اِن دنوں نہیں ہو سکتی۔ تم نگر میں جاؤ اور میں اسی پربت پر نواس کروں گا۔ اسوج کے مہینے میں سیتا کے ڈھونڈھنے اور راون کو مارنے کی کوششیں کرنا، اس سمے تم راجدھانی میں جا کر اور راج تلک پراپت کر کے اپنے سُوہردیہ متروں کو خوش کرو۔

شری رام چندر جی سے وداع ہو کر سگریو کشتی کندھا کی طرف چلا۔ اُس سمے اُس بانریندر کو ہزاروں بانروں نے گھیر لیا اور جے جے کے نعرے لگانے لگے، اور پھول برساتے ہوئے نگری میں داخل ہوئے۔ محل میں پہونچنے پر پردھان بانروں اور نگر نواسیوں نے سگریو کو ڈنڈوٹ پرنام کیا، اور وہیں پر راجیہ کے خاص خاص پرشوں اور براہمنوں نے اُس مہاتما کو راجیہ ابھیشیک دیا۔ جیسے دیوتاؤں نے دیویندر کو ابھیشیک دیا تھا۔ راجیہ تلک کے بعد مہاراجہ سگریو نے شو ورن سے بھوشت سفید چھتر والے سنگھاسن پر بیٹھ کر براہمنوں کے لئے انیک پرکار کے رتن، سورن، چاندی، کپڑے اور انّ وغیرہ دان کرتے ہیں۔

پرسرین پر نواس!

سگریو کے کشتی کندھا پر چلے جانے شری رام چندر جی لکشمن کے ساتھ پرسرین پربت پر نواس کرنے لگے۔ اُس پربت پر بے شمار شیر، چیتے وغیرہ جنگلی جانور نواس کرتے تھے جن کی گرجنا سے وہ پربت سدا گونجتا رہتا تھا۔ بھانتی بھانتی کی لتاؤں سے ڈھکا ہوا بانر، بھالو، گو پچھ چور جنگلی بلریوں سے بھرا ہوا وہ سگھن پربت دُور سے میگھ کی گھٹا کے سمان دکھائی دیتا تھا۔ اُس پربت کی چوٹی پر بنی ایک کندرا میں دونوں بھائی نواس کرنے لگے۔ اُس گپھا میں آسن لگا کر شری رام چندر جی لکشمن سے بولے

ہے ویر ہم ورشا رِتو یہیں بسر کریں گے۔ دیکھو، اس پربت کی شکھر نانا پرکار کے دھاتوؤں سے یکت ہونے کے کارن سفید کالے اور لال ورنوں سے کیسی شوبھائے مان ہو رہی ہے۔ ورشا کے جل سے گرجنا کرتے ہوئے جل کے چشمے نیچے کی طرف دوڑتے ہوئے کیسے سندر معلوم ہوتے ہیں، اور ہماری گپھا کے نزدیک ہونے سے یہ پہاڑی ندی ہمارے لئے بے حد سفید ہو گی گپھا کے دروازے پر یہ شِلا ہے، وہ بجلی کے پنج کے سمان کیسی کالی اور سندر ہے۔ یہاں سے کِشکندھا بھی دور نہیں ہے۔ ہم لوگ بڑے سکھ سے یہاں نواس کریں گے۔ دیکھ! یہاں باجوں اور گیتوں کا سُر اور بانروں کی گرجنا نیز مردنگوں کا شبد صاف سنائی پڑتا ہے۔ اس سمے سگریو اپنی پتنی سمیت راجیہ کو پراپت کر کے بڑے سکھ میں ہوگا۔ پرنتو ہے سومترانندن! جانکی کے بنا میرا ہردیہ بے حد شوک سے تپا ہوا ہے۔ ورشا کال کی یہ ٹھنڈی وایو میرے سنتپت ہردیہ اور بھی سنتاپ دے رہی ہے۔ اتنا کہتے کہتے اُن کے نیتروں میں سے آنسو نکل آئے۔ تب بڑے بھائی کو شوک آتر دیکھ لکشمن بولے۔ ہے راگھو! شوک کرنا بے ارتھ ہے، شوک سے انسان اُتساہ ہین ہو کر اپنے کاریہ کو نشٹ کر لیتا ہے۔ ہے مہابا ہو! اگر آپ شوک میں مگن ہو جائیں گے تو راون جیسے پراکرمی کپٹی راکشش کو کیسے ماریں گے۔ آپ تو سمندر سمیت اس سارے بھومنڈل کو اُلٹ سکتے ہیں۔ راون کی تو گنتی ہی کیا ہے۔ ورشا رِتو کے گذرتے ہی راون پریوار سمیت مارا جائے گا۔

ورشا رِتو کا تذکرہ!

لکشمن کے تسلی دینے پر شری رام چندر کو آسرا بندھا اور ہردیہ میں اُتساہ پیدا ہوا اور وہ پرکرتی کی شوبھا کو دیکھ کر پریم پریتی سے کہنے لگے۔ ہے لکشمن! دیکھو، ورشا کال کیسا سہاونا ہو گیا ہے۔ لمبے چوڑے قد والے بادل بڑے بڑے پربتوں کے سمان گگن منڈل میں دوڑ رہے ہیں۔ آکاش سمندروں کے جل کو پی پی کر نو ماس تک گربھ دھارن کر کے اب مانو امرت کی ورشا کرے گا۔ جس سے بے شمار اوشدھیاں اور ونسپتیاں اور ان پیدا ہوں گے۔ ہے ویر! ایک کے اوپر ایک کھڑے ہوئے ان میگھوں کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے مانو سوریہ تک پہونچنے کے لئے پرماتما نے سیڑھیاں بنا دی ہوں۔ ہے لکشمن! دیکھ، سانجھ کی لالی سے رنگے ہوئے سفید کنارے والے جل سے بھرے ہوئے بادل روپی کپڑے کے ٹکڑوں سے آکاش نے مانو اپنے گھاؤ پر پٹیاں باندھی ہیں۔ شیتل، مند اور سوگندھت وایو روپی سانس کو چھوڑتا ہوا سندھیا روپی چندن سے چہرہ چِت اور کچھ گورے سے بادل روپی کپول والا آکاش کام آتر پُرش کے سمان دکھائی دیتا ہے تیز گرمی اور دھوپ سے پیڑت ہوئی ہوئی بھومی ورشا کے نوین جل سے بھرپور ہو کر شوک سنتپت جانکی کی

طرح آنسوؤں کی دھارائیں بہا رہی ہے۔ آہا! بادل سے چھنی ہوئی شیتل وایو کیوڑے کی لپٹوں سے سوگندھتا ہوئی ہوئی انجلی سے پی جا سکتی ہے۔ کیوڑے کی سوگندھی میں بسا ہوا، ارجنوں کے سفید پھولوں سے آکیرن پہاڑی ندیوں سے زیر آب یہ پربت سگریو کی طرح مانو ابھیشک کے جل سے اشنان کر رہا ہے۔ ہے لکشمن! یہ پربت اس سمے برہمچاریوں کے سمان دکھائی دیتے ہیں۔ دیکھ کالے کالے بادل تو مرگ چھالا ہیں ان کے، جن کو انہوں نے دھارن کیا ہے۔ اور پہاڑی نالوں کی دھارائیں ہی یگیو پویت ہیں اور گمبھیر گرجنا ہی وید منتروں کی دھونی ہے۔ ہے ویر! دیکھ، کرشن میگھ (کالے بادل) گرجتا ہوا ایسا معلوم ہوتا ہے مانو بجلی کے کوڑوں سے مار کھا کر چیختا ہے۔ ہے ویر! انجن کے سمان کالے میگھوں میں کالی بجلی ایسی دکھائی پڑتی ہے، مانو تپسوینی راون کی گود میں بیٹھی ہوئی پیلے کپڑوں والی جانکی ہو۔

ہا! ان میگھوں کو دیکھ کر جنہوں نے اپنی کالی چادر سے دسوں دشاؤں کو ڈھانپ لیا ہے۔ میرا ہردیہ جانکی کے ویوگ میں بے حد دکھی ہوتا ہے۔ ہے سمترانندن! بارش کے جل سے دھول بیٹھ گئی ہے۔ ٹھنڈا پون بہنے لگا ہے۔ گرمی کے تمام اپدرو شانت ہو گئے۔ راجہ لوگ اس رت میں دوسرے دیشوں پر حملہ نہیں کر سکتے۔ پردیشی اپنے اپنے گھروں کو چل پڑے ہیں، اور یہ مانسروور کے لالچی ہنس مانسرور کی طرف منھ کئے اڑتے جا رہے ہیں۔ ہے لکشمن! ان دنوں لگاتار بارش ہونے سے بھومی میں گڑھے استھان استھان پر بھر گئے ہیں۔ جس سے سواریاں رک جاتی ہیں۔ آہا! ان میگھ لتاؤں سے گھرا ہوا آکاش کہیں سفید اور کہیں کالا، ایسا دکھائی پڑتا ہے مانو سونیل سمندر میں کہیں کہیں پربت دکھائی دیتے ہیں۔ ہے لکشمن! یہ پہاڑی نالے ورشا کے نئے جل سے بھرے ہوئے کیسے ویگ سے بہتے جا رہے ہیں، اور یہ مور انہیں دیکھ دیکھ کر کس پرکار ناچ کرتے اور کوئی کوئی کرتے ہیں۔ وہ دیکھ بن باسی لوگ کالے کالے جمو پھلوں کو جو بارش کے جل سے میٹھے اور رسیلے ہو گئے ہیں۔ اور وایو کے جھونکوں سے پرتھوی پر گر رہے ہیں۔ اٹھا اٹھا کر کھا رہے ہیں۔ ہے ویر! بگلوں کی قطار سے یکت ان میگھوں کو آکاش میں منڈلاتے ہوؤں کو دیکھ، جو یدھ بھومی میں بھاگتے ہوئے ہاتھیوں کے سمان لگتے ہیں۔ آہا! جہاں تہاں چمکتی ہوئی بجلیاں ان کی پتاکائیں ہیں اور ان سے یہ اتی شوبھائے مان ہو گئے ہیں۔ سانجھ ہونے والی ہے۔ اس سمے بن کیسے شوبھا دے رہے ہیں۔ جن کے ایک طرف نئی نئی گھاس کی چادر بچھی ہے اور دوسری طرف مور اپنی پریاؤں کے ساتھ ناچ رہے ہیں۔ ہے ویر! دیکھ، یہ منظر ایسا سندر ہے کہ بگلوں کی قطار سے شوبھائے مان کالے کالے، جل سے بھرے ہوئے میگھوں نے پربتوں کے شکھر پر وشرام کرتے ہوئے چلنا شروع کر دیا ہے، اور لال لال بیر بوٹیوں سے بیاپت، نو جات گھاس سے پٹی ہوئی یہ بھومی ایسی دکھائی پڑتی ہے مانو کوئی نویوتا سندری لال بیل بوٹوں والی ہری ساڑھی پہنے لیٹی ہے۔ ہے لکشمن! جس پرکار یہ سفید بگلوں کی قطار میگھوں کی جانب اڑی جاتی ہے۔ اسی پرکار کامنی استریاں

ان میگھوں کو دیکھ اپنے پیاروں کو ملنے جاتی ہیں۔ آہا! ورشا رِتو کس پرکار سندر لگتی ہے۔ جنگلوں میں جہاں تہاں مور ناچ رہے ہیں۔ کدمبی کی شاکھاؤں میں پھول ہی پھول دکھائی دیتے ہیں۔ سانڈ گوئیں تشیہ کامنا ... والے ہوئے ہوئے ایک دوسرے کو چاٹ رہے ہیں۔ ساری پرتھوی بارش سے ہری بھری ہو گئی ہے۔ ندیاں بہہ رہی ہیں۔ میگھ برس رہے ہیں۔ ہاتھی چنگھاڑتے ہیں۔ بن شوبھائے مان ہو رہے ہیں۔ ویوگی پرش پریاؤں کی یاد میں تڑپ رہے ہیں۔ مور ناچ رہے ہیں اور بانر لوگ سگریو کے راجیہ پانے سے خوش ہیں۔ کدمب کے برکھشوں کی ٹہنیوں پر لٹکتے ہوئے بھنور بارش کی بوندوں سے چوٹ کھائے کتنے خوش نظر آتے ہیں، اور رس کو چھوڑتے ہیں۔ ہے لکشمن! دیکھ، یہ مست ہاتھی میگھ کی گرجنا سن کر کسی دوسرے ہاتھی کی چنگھاڑ سن کر پیچھے مڑ گیا ہے۔ دیکھ! یہ پکھشی کیسے خوش ہیں جو پتوں پر اٹکی ہوئی بارش جل کی بوندوں کو پی رہے ہیں۔ سوکھی مٹی میں دبے مینڈک جاگ اٹھے ہیں، بادلوں کی گرج سن کر، اور نئے جل کی دھاراؤں سے بھیگ کر ایکا ایکی لاکھوں کی تعداد میں کھیتوں میں کودنے لگتے ہیں۔ دیکھ، کالے بادلوں کے اوپر چڑھے ہوئے دوسرے کالے بادل ایسے دکھائی پڑتے ہیں، جیسے پہاڑ پہاڑ پر چڑھ گئے ہوں۔ سمندر کی گرجنا بھی جن کی گرج کے سامنے پھیکی پڑ گئی۔ ایسے نیلے میگھ اننت جلوں سے، ندیوں، سروروں اور ساری پرتھوی کو جل سے بھر رہے ہیں۔ موسلا دھار بارش ہو رہی ہے اور وایو کے زور کے جھونکوں سے برکش جھوم رہے ہیں۔ ندیوں کے تٹوں کو توڑ کر جل ویگ سے بہہ رہا ہے۔ جس سے مارگ رک گیا ہے۔ بڑے بڑے قد والے بادل اپنے جلوں سے پربتوں کے سمان شوبھا دے رہے ہیں۔ جل کی تیز رفتار دھاراؤں سے دھوئی ہوئی پربتا کی چوٹیاں اپنے دامن میں ندیوں کو چھپائے کیسی سندر دکھائی پڑتی ہیں۔ پکھشی گھونسلوں میں چھپ گئے ہیں۔ کمل شرما گئے ہیں، اور مالتی کھل گئی ہے۔ اس سے جان پڑتا ہے کہ سوریہ اب است اچل کو جانے والے ہیں۔ بالی مارا گیا۔ اتنا بڑا راجیہ پراپت کر کے سگریو اپنی پتنی کے ساتھ ورشا کا آنند لے رہا ہوگا۔ پرنتو نہ جانے میں اپنی پریہ کے کب درشن کروں گا۔ ہے لکشمن! شراون ماس کا انت ہو گیا، اب اس بھادرپد کے مہینے میں براہمن سام وید کا گان کریں گے۔ آج کل سریو ندی پورن ہو کر بڑے ویگ سے بہتی ہو گی، اور اس کا شبد ایسا ہوتا ہوگا، جیسے بن کی یاترا کے سمے ہمارے رتھ کے پیچھے ایودھیا واسیوں کا ہوا تھا۔ ہے ویر! ورشا کے مارے مارگ درگم ہو گئے ہیں۔ اس رِتو میں شترو پر چڑھائی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے میں نے وداع ہوتے سمے سگریو کو کچھ نہیں کہا تھا۔ پرنتو وہ دھرماتما ہے۔ سمے آنے پر اپنے آپ ہی میرے اپکار کو سمرن کرے گا۔ اس کارن میں چپ چاپ بیٹھا شرت کال کی باٹ دیکھ رہا ہوں جو تھوڑے دن تک آنے والی ہے ؞

شرت کال کا وَرنن!

ورشا رتو کا انت ہو گیا، اور بادلوں نے آکاش منڈل کو تیاگ دیا ہے۔ اب شری رام چندر جی گگن منڈل کی سفید، چندر منڈل کی نرمل اور تاروں بھری صاف رات کو دیکھ کر بے حد شوک میں مگن ہوئے وہ سوچنے لگے کہ سگریو کرتارتھ ہو کر مجھے بھول گیا ہے، اور وشے بھوگ میں ڈوبا ہے۔ سوجانکی کو پانے کا اب کوئی اُپائے نہیں ہے۔ ہا! سارس کے سمان سرس (میٹھا) بولنے والی میری پران پریہ پتہ نہ جانے کیا بیت رہی ہوگی۔ جو پران پیاری پہلے راج ہنسوں کی آواز سے جاگتی تھی، نہ جانے اب کس پرکار رہتی ہوگی۔ ان چکوں کے شبد کو سن کر جو اپنی پریاؤں کے ساتھ سروور دوں میں وِہار کر رہے ہیں، وہ کمل نین کیسے جیئے گی۔ بلاشبہ یہ شرد رتو اُس کے کام کو بھڑکائے گا اور وہ میرے ویوگ میں تڑپ رہی ہوگی۔

اس پرکار گہرے وچاروں میں مگن ہوئے ہوئے رام اتی دکھی ہوئے اور اس پرکار ولاپ کرنے لگے، جیسے جل کا پیاسا چاتک میگھ کے لئے ولاپ کرتا ہے۔ اس وقفہ میں لکشمن بن سے پھلوں کو لیکر وہاں پہونچا، اور بڑے بھائی کو پتنی کے ویوگ میں ولاپ کرتے دیکھ دھیرج دینے لگا۔ تب شری رام چندر جی بار بار ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے بولے۔ ہے لکشمن! گھور گرجن کرنے والے میگھ، پربتوں، بنوں، ندیوں اور کھیتوں کو جل سے بھر کر اب شانت ہو گئے۔ موسلا دھار بارش سے دھوئے ہوئے پربت اب چندرما کی کرنوں سے چمکنے لگے ہیں۔ چندرما، تاروں، اور سوریہ کی پربھاؤں سے شرت کال کی لکشمی ولاس کر رہی ہے۔ شرد کال کی شوبھا اب اُن کملوں میں وراج رہی ہے جو پربھات سوریہ کی کرنوں سے ابھی ابھی کھِلے ہیں۔ دیکھ مانسرور سے ہنس لوٹ آئے ہیں، اور ان چکرواکوں سے ندیوں کے بریتوں میں کھیل رہے ہیں۔ جن کے سندر پنکھ کملوں کی دھول سے بھر گئے ہیں۔ متوالے ہاتھیوں میں، اور بلوان اونچے ککُود... والے سانڈوں میں و نرمل نیر والی ندیوں میں شرت کال کی شوبھا بکھر گئی ہے۔ ہے لکشمن! دیکھ مور جو ورشا رتو میں جنگل میں ناچ کرتے تھے، اب میگھوں کے چلے جانے پر نرانند اور اُداس دکھائی دیتے ہیں، انہوں نے اپنے چمیر روپ بھوشن کو تیاگ دیا ہے اور دیوگیوں کے سمان پریاؤں کے دھیان میں منہ لٹکائے کھڑے ہیں۔ سُوریہ کے پرکاش میں نیلا آکاش تلوار کی تیز دھار کی طرح چمک رہا ہے۔ ندیوں کے ویگ گھٹ گئے ہیں اور اپنے مند پرواہ سے مانو پرانیوں کو اُپدیش دیتے ہیں کہ چاروں کے جوبن میں ابھیمان کرنا مناسب نہیں ہے۔ کملوں کی سوگندھی سے بھرا ہوا وایو بہہ رہا ہے۔ میگھوں کے ہٹ جانے سے دشائیں پرکاش والی ہو گئی ہیں۔ سُوریہ کی کرنوں نے کیچڑ کو سُوکھا دیا ہے۔ اور اب پھر دھول اُبھرنے لگی ہے۔ شترؤں کے دیشوں پر چڑھائی کرنے کے لئے راجہ لوگ یتن کر رہے ہیں۔ شرد رتو سے

مضبوط ہوئے ہوئے سانڈ سینگوں سے مٹی اکھاڑ اکھاڑ کر مٹی اشنان کر رہے ہیں، اور گؤوں کے سموہ میں گرج گرج کر دوسرے سانڈوں کو یدھ کے لئے للکار رہے ہیں۔ ہے لکھشمن! شرت کال کے گنوں سے متوالے ہاتھی گنڈ ستلوں سے مدبہاتے، چنگھاڑوں سے ہنسوں کو اور چکرواکوں کو خوف زدہ کرتے سونڈوں سے جل کو پیتے، جل کملوں کو توڑ رہے ہیں۔ لکھشمن! دیکھ، چندرما تو اس کا مکھ ہے اور تارے اس کے نیتر اور چاندنی ہی دوپٹہ ہے۔ ایسی سفید کپڑوں والی یہ شردراتری سندر عورت کے سمان شوبھا دے رہی ہے۔ یہ دیکھ! سارس پکھشیوں کی قطار کھیتوں میں اناج کھا کر آسمان میں تیزی سے اُڑتی ہوئی ایسی معلوم ہوتی ہے، مانو پھولوں سے گُتھی ہوئی مالا آکاش میں وایو سے اُڑی جا رہی ہو۔ ہے لکھشمن! ندیوں کا جل نرمل ہو گیا ہے، اناج پک گیا ہے، ہوا کا ویگ گھٹ گیا ہے، اور چندرما اور آکاش نرمل ہو رہے ہیں، ان نشانوں سے پتہ چلتا ہے کہ بارش کا موسم ختم ہو گیا ہے۔ ہے لکھشمن! راجاؤں کی یاتراؤں کے دن آ گئے ہیں پرنتو نہ تو سگریو نے ابھی تک میری سُدھ لی ہے اور نہ ہی کچھ جتن کیا ہے۔ ورشا کال کا یہ چوماسا میرے لئے سو برس کا ہو کر گذر گیا ہے۔ پرنتو مجھ دُکھی پر ابھی تک سگریو دیا نہیں کرتا۔ ہا! مجھ سے بڑھ کر سنسار میں ابھاگا کون ہوگا۔ راجیہ چھن گیا، دیش سے نکالا گیا، استری ہر لی گئی، اور اُس دُرآتما بانر سے بھی ٹھگا گیا۔ ہے لکھشمن! ڈھیٹھ بانر نے میرے ساتھ "ورشا کال گزرنے پر سیتا کی کھوج کروں گا" ایسی پرتگیا کی تھی، پرنتو اب کام نکال کر میری طرف دھیان نہیں دیتا۔ ہے لکھشمن! تم کشکندھا میں جا کر اُس لمپٹ (بدمعاش) بانر سے کہو کہ ہے مورکھ! پرتگیا کر کے جو اُس کا پالن نہیں کرتا وہ پرشوں میں نیچ ہے۔ سو تو اب میرے دھنش کی ٹنکار سن کر وُسی مارگ پر چلنا چاہتا ہے۔ جس پر کہ تیرا بھائی گیا ہے۔ ہے لکھشمن! چوماسا گذر گیا ہے مگر سگریو شراب اور عورت میں پھنس کر میری جانب سے غیر حاضر ہو گیا ہے۔ سو تو جا کر میری طرف سے اُسے سچیت کر دے؛

لکھشمن کا کشکندھا میں جانا!

شری رام چندر جی کی آگیا پا کر لکھشمن کرودھ سے تپا ہوا کندھے پر دھنش بان رکھ کر کشکندھا کی جانب چلا۔ جلدی پہونچنے والے اُس شترو جیتا نے مارگ میں جھاڑ جھنکار، برکھش دلتاؤں کو پاؤں کی ٹھوکر وں سے توڑ کر الگ کر دیا، اور پھر کشکندھا کی سُندر گپھا میں داخل ہوا۔ دویہ رتنوں والی اُونچی محلوں والی، اُس نگری کو جلدی جلدی پار کر کے وہ رگھو سگریو کے سُمیرو کے سمان اُونچے اور وشال محل میں پہونچا۔ اُس مہان تیجسوی سوریہ کے سمان چمکدار مکھ منڈل والے دشرتھ سُت کو دیکھ کر سگریو کے سیوک بانر

خوف زدہ ہو کر چاروں طرف بھاگنے لگے، اور دُور جا کر ہاتھوں میں شستر لے کر کھڑے ہو گئے۔ اُن سب کو
کچھ نہ کہہ کر ساتوں ڈیوڑیوں کو پار کر کے لکشمن سگریو کے رنواس کو پار کر گیا۔ وہاں پہونچتے ہی
اُس کے کانوں میں دینا کے مدھر گان کا سُر سنائی دیا۔ اُس نے دیکھا کہ اندر کی اپسراؤں کو لجانے والی استریاں
یوگیوں کے من کو بھی سوہ لینے والی کریاؤں اور اداؤں سے ناچ رہی ہیں۔ اُن کے گھنگھروؤں کی جھنکار
اور شراب میں غرق ہوا سگریو نیم وا آنکھوں سے بیٹھا ہے۔ جو کچھ شری رامچندرجی نے کہا تھا اب لکشمن نے
اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ سگریو کو کام اندھ اور وشے یکت دیکھ کر اُس کے کرودھ کا ٹھکانا نہ رہا۔ اُس
سمے اُس نے اپنے وجر کے سمان دھنش کو کھینچ اور اُس کی ٹنکار سے سارے راج بھون کو کپکپا دیا۔ بجلی
کے کڑکنے کے سمان ٹنکار کو سُنتے ہی سب استریاں سہم کر کونوں میں دُبک گئیں۔ سگریو کا ڈر سے منھ
اُتر گیا اور وہ گھبرا کر تارا سے بولا۔ ہے تی تانی! شری رام چندرجی کا یہ چھوٹا بھائی بلا وجہ کیوں کرودھ
میں بھرا اِدھر آ رہا ہے۔ تو اس کے پاس جا کر میٹھے وچنوں سے اُسے شانت کر۔ تب پتی کی آگیا سے وہ
متوالے نینوں والی سورگ کی پری کے سمان سندر، سورگ کی میکھلا والی، چارو ہاسنی، مدھ سے جھومتی
ہوئی لڑکھڑاتی لکشمن کے پاس پہونچی۔ استری کو نزدیک کھڑے دیکھ کر وہ برہمچاری ہچکچا کر ایک طرف
کھڑا ہو گیا۔ اُس نے اپنی آنکھیں نیچی کر لیں، اور کرودھ کو دبا لیا۔ تب لکشمن کو سر جھکائے کھڑا دیکھ کر تارا
کا ڈر دُور ہو گیا، اور شراب کے کارن شرم کو چھوڑ کر راج پتر کے ساتھ لپٹ کر بولی — ہے راگھو!
آپ کے کرودھ کا کیا کارن ہے۔ کس نے آپ کی آگیا کو ٹالا ہے۔ ہے مہابا ہو! یہ سمے آپ کے لئے
کرودھ کرنے کا نہیں ہے، اور نہ ہی اپنے داس پر کرودھ کرنا اُچت ہے۔ ہے سُوریہ کل دیپ!
اگر آپ کے داس سے کوئی بھول ہو گئی ہے تو بھی آپ کھشما کرنے یوگیہ ہیں۔ سگریو نہ تو احسان فراموش
ہے اور نہ ہی کپٹی و جھوٹا ہے۔ وہ آپ کے اُپکار کو بھولا نہیں ہے۔ شری رام چندرجی کی دیا سے ہی
اُس نے اپنے راجیہ کو، رُوما کو اور مجھ کو پراپت کیا ہے۔ ہے دشرتھ نندن! بالی سے نکالے گئے سگریو نے
گھور دُکھ اٹھائے ہیں اور دوبارہ سُکھ کو پا کر سمے پر آپ کے پاس نہیں پہونچ سکا۔ دیکھو! وشوامتر جیسا منی
بھی گھرتاچی نامک اپسرا پر موہت ہو کر دس برس تک اس کے ساتھ رمن کرتے رہے، اور پراپت کال
کو بھول گئے۔ پھر سگریو تو ایک تچھ پرانی ہے۔ اسی کارن ہے راگھو! پشو دھرم کو پراپت دکھوں سے تھکے
ہوئے اس بانر راج کو کشما کریں۔ میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں کہ شری رام کی کاریہ کے لئے وہ مجھے
رُوما کو، انگد کو اور تمام کو تیاگ دے گا، آپ وشواس کریں۔ ہے راگھو! آپ کی سہائتا کے لئے تمام بانر
سرداروں کو دوت بھیج دیئے گئے ہیں۔ آج ہی اُن سب کے آنے کا دن ہے۔ اس کارن شری رام چندر
جی کی سیوا میں حاضر ہونے میں دیر ہو گئی ہے۔ ہے راگھو! آج ہی بے شمار بانروں کے ساتھ سگریو جانکی ناتھ

کے پاس چلے گا، تم کرودھ کو تیاگ دو ۔

لکھشمن سُگریو سمواد

تارا سے خوش کیا ہوا لکھشمن وہاں پہونچا جہاں سگریو خوف زدہ ہوا بیٹھا تھا۔ لکھشمن کو دیکھتے ہی وہ بانر ہندر سورن کے آسن کو چھوڑ کر کھڑا ہوگیا۔ تارا اور رُوما کے درمیان کھڑے ہوئے سگریو کو دیکھ کر لکھشمن نے تنگ کرودھ سے کہا۔ ہے بانر ہندر! نرمل من والے، اُتم کل والے، دیالو اور جتندریہ راجہ کا ہی سنسار مان کرتا ہے۔ ہے راجن! اشو (گھوڑا) دان کی پرتگیا کر کے جو نہیں دیتا ہے، اُسے سو گھوڑوں کی ہتیا کا پاپ لگتا ہے۔ گئو دینے کی پرتگیا کر کے جو نہیں دیتا اُسے ہزار گئووں کا پاپ لگتا ہے، اور جو کسی انسان کو سہائتا دینے کا وچن کر کے اپنے وچن کا پالن نہیں کرتا وہ آتم ہتیا کے مہا پاپ کا بھاگی بنتا ہے۔ ہے کپیش! گئو گھاتی، چور اور ورات کو تالے توڑنے والے کے لئے شاستر نے پرائشچت لکھے ہیں، پر نتو احسان فراموش کا کوئی پرائشچت نہیں ہے۔ احسان ناشناس کا نرک میں باس ہوتا ہے۔ سو تُو اب اپنے کئے وچن کا پالن کر۔ ہے سگریو! راگھو نے تجھ پر اپکار کیا ہے، اُس کو بھول جانا تیرے لئے اچت ہے۔

لکھشمن کے ایسا کہنے پر سگریو نمرتا سے بولا۔ ہے رگھونندن! تیرے بڑے بھائی کے پرتاپ سے ہی میں نے اپنا نشٹ کیا ہوا راجیہ پایا ہے۔ سو اُس کے اُپکار کو میں تمام زندگی نہیں بھول سکتا۔ شری رام چندر جی اُس دشٹ اراکشش کو چھن میں اپنے تیج سے بھسم کر سکتے ہیں۔ مجھے سہائک بنا کر تو وہ کیول میرا نام بڑھانا چاہتے ہیں۔ جس کے لئے میں اُن کا احسان مند ہوں۔ ہے لکھشمن! راون کو مارنے جاتے ہوئے یہ داس بھی ان کے پیچھے پیچھے چلے گا۔ اگر میرے سگھر نہ پہونچنے کے کارن آپ کے من میں کرودھ ہو تو معاف کریں۔ کون انسان ہے جس سے بھول نہیں ہوتی۔

سُگریو کے ان وچنوں سے پرسن ہو کر لکھشمن نے کہا، ہے راجن! تیرے جیسے متر کو پا کر میرا بڑا بھائی کرتارتھ ہوا، سو تو اب جلدی میرے ساتھ چل، اور سیتا کے ویوگ میں روتے ہوئے راگھو کو دھیرج دے۔

سُگریو کا شری رام چندر جی کے پاس جانا

دشرتھ نندن لکھشمن کی پریرنا سے سگریو نے سب بانر سرداروں کو چلنے کی آگیا دی۔ جلدی سے راج کیہ پالکی منگوائی گئی۔ تب تارا وغیرہ استریوں کو وداع کر کے سگریو نے لکھشمن سے کہا کہ ویرشریشٹھ آپ اس پالکی

میں بٹھائے اور لکشمن کو اُس میں سوار کر خود بھی اُس میں بیٹھ گیا۔ تب پردھان بانر سگریو کے سر پر سفید چھتر جھلانے لگے۔ اس پرکار سنکھوں اور نقاروں کے گھوش میں اور ہزاروں یودھاؤں کے شستروں کے جھنکار میں سگریو لکشمن سمیت شری رام چندر جی کے پاس پہونچا اور ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہوگیا۔ اپنے راجہ کو ہاتھ جوڑے کھڑا دیکھ کر تمام بانر بھی ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہوگئے۔ سیتا سمیت سگریو کو دیکھ کر بے حد خوش ہو اُسے کنٹھ سے لگایا اور پھر اس کی استتی کرتے ہوئے بولے کہ ہے بانرراج! جو سمے پر دھرم، سمے پر کام اور سمے پر ارتھ سادھن کرتا ہے وہی شاسن کرنے کے یوگیہ ہے، اور جو دن رات بھوگ ولاس میں پھنس کر اندریوں کے تحت ہو جاتا ہے وہ راجہ اُس انسان کی طرح ہے جو برکش کی آگے والی شاکھ پر سوتا ہے اور جب گر جاتا ہے تو روتا اور پشچاتاپ کرتا ہے، سو کپیش! اب تیرے کام کرنے کا وقت آگیا ہے، سو جیسے مناسب سمجھو کام کرو۔

شری رام چندر جی کے یہ نیتی بھرے وچن سُنکر سگریو بولا۔ ہے راگھو! میں آپ کے اُپکار سے دبا ہوا سدا آپ کا داس ہوں، اسی کارن ان ہزاروں بانروں کو، جو سنسار کے سب بانروں کے سردار ہیں۔ ساتھ لے کر آپ کے پاس آیا ہوں، جو اندر کے سمان پراکرمی ہیں، اور جن کی سُمندر کے سمان بے شمار فوجیں چاروں طرف کھڑی ہیں۔ ہے بھگوان! یہ سب لنکاپتی کو مار کر سیتا کو لا دیں گے۔ کیول آپ کی آگیا کی دیری ہے۔ سگریو کے ایسے وچن سُن کر شری رام اُس کپیش کو گلے لگا کر بولے۔ ہے راجن! سب سے پہلے یہ پتہ لینا چاہیئے کہ سیتا جیوت ہے یا مر گئی۔ راون کا نواس کہاں ہے، اور اُس کا بل پورش کتنا ہے۔ یہ سب کچھ جان لینے کے بعد میں کرنے یوگیہ کاریہ کو سوچوں گا۔ ہے کپیش! اس کام میں نہ میں اور نہ ہی لکشمن سمرتھ ہیں، تم ہی اسے کر سکتے ہو۔

تب سگریو بڑے بڑے یوتھ پتیوں کو بلا کر آگیا دینے لگا کہ ہے مہا دیر یودھاؤں! اب میری لاج اور راگھو کا جیون تمہارے ہاتھ میں ہے۔ سو تم دسوں دشاؤں میں جا کر جانکی کی کھوج کرو۔ پربتوں کے دُرگم استھان، بنوں اور ندیوں کے تیر، گنگا، جمنا، سریو، کوشک، سندھو، سرسوتی ان کے ہر ایک مقام پر تلاش کرو۔ برہم مال، ودیہہ، مالو، کاشی، کوشل، مگدھ، انگ، کلنگ، کشمیر وغیرہ دیشوں کی اینٹ اینٹ دیکھو۔ سمندروں کے چھوٹے بڑے ٹاپوؤں میں سے کوئی بن دیکھے نہ چھوڑو۔ ہمالیہ، مندراچل، وندھیاچل وغیرہ پربتوں کی گپھائیں، چوٹیاں، اور شکھروں پر تلاش کرو۔ دیکھو ایک ماس کے اندر راون اور جانکی کا پتہ لانا ضروری ہے۔ نہیں تو تم سب اپنے کو مرا ہوا سمجھو۔ سب بانروں کو اس پرکار کٹھور آگیا دے کر پھر اُس نے ہنومان کو مخاطب کر کے کہا۔ ہے بانر مہان! میں جانتا ہوں کہ بھومی، آکاش، پاتال، بن، پربت، ندی، کوئی ایسا استھان نہیں ہے، جہاں تیری گتی نہ ہو۔ تو دیو، دانو، اسُر، گندھرو، ناگ اور منشیوں کے سب استھانوں

کو جانتا ہے۔ سارے سنسار میں تیرے سمان تیجسوی اور پراکرمی منشیہ بھی کوئی دوسرا نہیں ہے۔ تو بڑا نیتی وان، کاریہ کشل اور سمے کو پہچاننے والا ہے۔ سو ہے ہنومان! تو ہی سیتا کی کھوج کر۔ اگرچہ میں نے سب بانروں کو آگیا دی ہے مگر حقیقت میں تجھ پر ہی بھروسہ کر سکتا ہوں۔ سگریو کے اس پرکار سمان دینے پر شری رام چندر جی نے سمجھ لیا کہ ہنومان پر ہی کپی راج سگریو کا پورا وشواس ہے۔ اسی سے کام بنے گا۔ ایسا جان کر انہوں نے خوش ہو کر ہنومان سے کہا کہ ہے ویر! سگریو کے سمان میں بھی تم پر ہی بھروسہ رکھتا ہوں۔ سو تو میرے نام سے انکت اس انگوٹھی کو گرہن کر اور جہاں کہیں جانکی کو دیکھنا میری یہ نشانی دینا اسے پا کر وہ تجھ پر کوئی شک نہ کرے گی۔ اور میرا دُوت سمجھ کر بے فکر ہو کر ساری بات کہے گی۔

تب انگوٹھی کو لے کر ہنومان نے ماتھے سے لگایا اور سگریو و رام چندر کے چرنوں کو چھو کر وہاں سے سیتا کی کھوج کے لئے سب بانروں سمیت روانہ ہو گیا۔

بانروں کا سیتا کو تلاش کرنا

سگریو کی سینا کے بڑے بڑے بانر، انگد، تار اور ہنومان سگریو کے بتلائے ہوئے دیشوں میں ہزاروں کی تعداد میں پھیل گئے۔ بن، پربت، ندی، ندوں کو دیکھتے وہ بڑے بڑے دُرگم استھانوں کو، پربتوں کی اندھیری گپھاؤں، اونچی اونچی چوٹیوں، سمندروں کے ٹاپوؤں، ندیوں کے کناروں اور چشموں، نگروں، گراموں، کھیتوں، رشیوں کے آشرموں، راکھشس گن کے ٹھکانوں کو دیکھتے دیکھتے انہوں نے سب دیشوں کو چھان مارا مگر سیتا کا کہیں پتہ نہ پایا۔ تب وہ تھکے ہوئے، بھوک پیاس اور اُتساہ ہین ہو کر ایک بن میں بیٹھ گئے۔ پھر کچھ کال وشرام کر کے سوچنے لگے کہ اُتر، پورو، پچھم کا کوئی کونہ ایسا نہ چھوڑا جو ہم نے نہ دیکھا ہو۔ جہاں پکھشی نہیں جا سکتے، جہاں انسان تو کیا دیوتا بھی نہیں جا سکتے، اُن دُرگم استھانوں کو بھی ہم نے مٹی چھان ماری ہے۔ مگر جانکی کا کچھ پتہ نہ پایا۔ سو اب کیا کرنا چاہیے۔ ایسا وچار کرتے ہوئے وہ دکھشن دِشا کی طرف چلے۔ تب وندھیاچل کے سب استھانوں کو دیکھتے ہوئے وہ وہاں پہونچے جہاں اپار سمندر اپنی گرجنا سے چاروں دشاؤں کو گونجا رہا تھا۔ تب وہ بندھیاچل کی گھاٹی میں بیٹھ کر سوچنے لگے کہ ہمارا سارا جتن نشپھل ہوا۔ بہت کھوجنے پر بھی جانکی کا پتہ نہ ملا۔ سو اب سگریو کو منھ دکھانے سے مرنا ہی بھلا ہے۔ دیکھو مہاتما جٹایو نے بھی تو رام کے لئے پران دیئے ہیں۔

جہاں یہ سب بانر نراش ہو کر اس پرکار باتیں کر رہے تھے، وہیں پر ایک گِدھ بھی نواس کرتا تھا۔ ان کی باتیں سن کر وہ جھکی ہوئی کمر والا پاس آ کر بولا کہ ہے بانر لوگو! چرکال کے بعد میں تمہارے مکھ سے

اپنے پیارے بھائی کا نام سُنا ہے، جٹایو میرا ہی بھائی تھا۔ جو یُدھ میں لنکاپتی راون کے ہاتھوں مارا گیا۔ پرنتو بوڑھا ہونے سے میں راون سے بدلہ لینے میں اسمرتھ ہوں۔ ہاں بانی ماتر سے میں راگھو کی مدد کروں گا، راون کو مارنا سب سے پہلے میرا فرض تھا۔ کیونکہ اُس نے میرے پرواشٹی بھائی کا ودھ کیا ہے۔ پرنتو بڑھاپے نے میرے روپ بل اور تیج کو ہر لیا ہے۔ اسی لئے تمہیں طاقت کے مطابق سہائتا دینے آیا ہوں۔ ہے بانروں سارے بھوشنوں سے سجی ہوئی ایک استری کو جو بے حد خوبصورت تھی، راون ہر کر لے جا رہا تھا۔ یہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ وہ ہا رام ہا لکشمن لیے پکارتی جاتی تھی۔ سو بلا شبہ وہ رام کی ہی پتی ورتا استری جانکی تھی۔ اب وہ لنکا پوری میں بیٹھی ہے، جو یہاں سے چار سو میل دُور سمندر کے پار ہے۔ ہے بانر لوگوں! وہ نگری بھیانک اور بڑے بلوان راکششوں سے بھری ہوئی، وشوکرما کی بنائی ہوئی، سورن کے ذریعہ سورن کے محلوں، سورن کی اٹاریوں سے سوریہ سے چمکتی ہوئی پربت کی چوٹی پر بسی ہے۔ سورن کی دیوار سے گھری ہوئی اُس لنکا میں اشوک باٹیکا کے اندر ریشمی کپڑوں والی چکوی کے سمان جدائی کا غم سہتی ہوئی سیتا اُداس ہوئی ہوئی بیٹھی ہے۔ سو تم سمندر کو پار کرنے کا اُپائے کرو، پھر اپنے کاریہ میں کامیابی حاصل کرو گے۔ سیتا اور رام کے پران بچاؤ گے، سگریو کو اپنے وچن سے مُکت کرو گے۔ ہے بانرو! جلدی کرو، کیونکہ پتی ویوگ کو نہ سہتی ہوئی جانکی پران دینے کو تیار ہے ۔۔

جامبوان کا ہنومان کو سمندر پار کرنے کو کہنا۔

اپار ساگر کو دیکھ کر سب بانر بے حد شوک آتر ہو کر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے انگد، نل نیل، تار وغیرہ کسی کا بھی سمندر میں کُودنے کا ساہس نہ پڑتا تھا۔ اُن سہمے سب کو بڑے دُکھ میں دیکھ کر بوڑھے جامبوان نے ہنومان کو کہا۔ ہے پون پتر! تم کونے میں دُبک کر چُپ چاپ کیوں بیٹھے ہو۔ تم بل میں سگریو کے سمان ہو، اور پراکرم میں تو میں تمہیں رام لکشمن سے بھی کم نہیں دیکھتا۔ ہے مہاباہو! گرُوڑ کے پنکھوں میں جتنا بل ہے، اُتنا ہی بل تمہاری بھجاؤں میں ہے۔ آج اپنی ماتا انجنا کے ودھ کو سارتھک کرو۔ کیونکہ پروپکار کے لئے ہی کشتر رانیاں پتر کو جنم دیتی ہیں۔ ہے مہاویر! تم وایو کے پتر ہو اور گتی و تیج میں بھی اُس کے سمان ہو۔ سو تم کو اس کاریہ کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ ہے ویر! بانروں کی سینا میں کیول دو ویر اسی کام کو کر سکتے ہیں، ایک تم دوسرے انگد۔ انگد اگرچہ بالک ہے، مگر اپنے پتا کے سمان تینوں لوکوں کو جیتنے میں سمرتھ ہے۔ اگر انگد سمندر میں ڈوب جائے یا لنکا میں راکششوں سے مارا

جائے تو سنسار کہے گا کہ سُگریو نے راجیہ کے لالچ میں اُس کو کُٹل نیتی سے مروا ڈالا ہے۔ اس لئے ہے سُت! بانروں کی رکشا، سگریو کی لاج اور دشرتھ کماروں کے پران بچانے کے لئے تو ہی سندر پار جا۔ ہے ویر! اگر میں بڑھاپے سے نربل نہ ہو گیا ہوتا تو آج سب سے پہلے میں ہی سندر میں کودتا۔ آج ہم سب تیرے سہارے پر جیتے ہیں، تو ہی ہماری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نوکا کا کرن دھار ہے۔ سو تو اپنے پرشارتھ سے بانروں کو پار کر۔ ہم تیرے لوٹنے تک یہاں کھڑے رہیں گے۔ ہے انجنا کے پتر! سگریو کو کیول مات تم پر بھروسہ ہے اور دشرتھ نندن بھی تم پر ہی وشواس رکھتے ہیں۔ جامبوان کے ایسا کہنے پر ہنومان چھاتی کو اُبھارتا، بھج ڈنڈوں پر تال ٹھونکتا سندر کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو گیا، اور آنکھیں بند کر کے من میں لنکا کا دھیان کرنے لگا۔

شری بالمیکی رامائن کوی راج کرت کشکندھا کانڈ سماپت۔

اتھ سُندر کانڈ

ہنومان کا سمندر کو پار کرنا۔

جامبوان کی پریرنا سے مہاویر ہنومان من میں لنکا کا دھیان کر کے ساگر کے نزدیکی پربت پر چڑھ گیا۔ اور اس کے شکھر پر کھڑے ہو کر بولا۔ ہے بانر لوگوں! فکر نہ کرو۔ میں اپنے بل سے سمندر کو پار کر سکتا ہوں۔ آکاش مارگ سے اُڑتا ہوا گرُڑ پکھشی کے سمان اس سے بھی دس گنا چوڑا سمندر پار کر سکتا ہوں، اور اب تم فکر کو چھوڑ کر شری رام چندر جی کا دھیان کرو۔ اتنا کہہ کر وہ ویر کیشری متوالے شیر کے سمان اِدھر اُدھر گھومنے لگا۔ اس سے اُس کی دیہہ متوالے ہاتھی کے سمان وشال دکھائی دینے لگی۔ سمندر کو پھاندنے کی خواہش سے اُس نے اپنے جسم کو جھٹکا اور پھر ایک بڑے برکھش کو بھجاؤں میں پکڑ کر جھنجھوڑ دیا۔ جس سے اُس پیڑ کے پھول پتے جھڑ کر بھومی پر بچھ گئے۔ اُس سے اس کا مکھ منڈل سوریہ کے سمان رکھنے لگا۔ تب سب بانر لوگ اُس پرچنڈ مورتی کو ہاتھ جوڑ کر پرنام کرنے لگے۔ پھر سُونیل میگھ کے سمان گرجتے ہوئے اس کپی راج نے اپنی دونوں بھجاؤں کو اکٹھا کیا، اور دونوں چرنوں کو پیچھے کی طرف سکوڑ کر آکاش کی جانب دیکھا پھر پران وائیو کو روک کر اچھلنے کے لئے تیار ہوا، اُس سے آکاش میں ودیادھر اور سِدھ لوگ ویمانوں میں بیٹھ کر اُس کے اس بھیم کرم کو حیرت سے دیکھنے لگے۔ تب سب بانروں کو اپنے تیج اور پراکرم سے حیرت میں ڈالتے ہوئے مہاویر بولا ہے ویر! جس پرکار شری رام چندر جی کا بان بڑے ویگ سے آکاش میں چلتا ہے، اُسی ویگ سے میں لنکا میں جاؤں گا۔ اور سیتا کی کھوج کروں گا۔ اگر میں نے اُس کو وہاں نہ پایا تو سورگ لوک میں جاؤں گا۔ اگر میں نے وہاں بھی سیتا کو نہ پایا تو دُشٹ راون کو باندھ کر رگھو کے چرنوں میں ڈالوں گا۔ میں جانکی کے بِنا نہیں آؤں گا۔ اس میں کچھ بھی شک نہ کرنا۔ اتنا کہہ کر بولی بیر ہنومان اچھل کر آکاش پر چڑھ گیا، اور گرُڑ کے سمان تیزی سے لنکا کی جانب اُڑا۔ ہنومان کے اُڑتے ہی اس کی جھٹک سے ٹوٹے بہت سے پیڑ اُس کے ساتھ آکاش میں اُڑے۔ تب وہ وجر دیہہ اُن کے ساتھ ہی نرمل آکاش تیرنے لگا۔ جنگل کے ویگ سے اڑے ہوئے وہ پیڑ کچھ دُور جا کر سمندر میں گر پڑے جیسے پردیش کو جاتے ہوئے کے پیچھے کچھ دُور تک بندھو لوگ جاتے ہیں۔ اُس وقت پھولوں کے درمیان پیڑوں کے اڑتے ہوئے ویر کا جسم عجیب دکھائی پڑتا تھا۔ پشپت برکھشوں سے گھرا ہوا ہنومان چمکتے ہوئے

جگنوؤں سے جگمگاتے ہوئے پربت کے سمان شوبھائے مان ہوا۔ آکاش سے سمندر میں گرتے ہوئے
پھول وچتر شوبھا دینے لگے۔ لال، پیلے، نیلے اور کاسنی رنگ کے پشپ سموہ میں اُڑتے ہوئے پون
سُت اس پرکار شوبھا دینے لگے مانو بجلیوں سے النکرت میگھ آندھیوں سے اُڑایا جا رہا ہے۔ آکاش
پر سے گرے ہوئے بے شمار پھول سمندر پر بچھ گئے اور اُن سے وہ اونچی ترنگوں والا سمندر ایسا شوبھا
دینے لگا جیسے شرت کال میں ستاروں سے آکاش۔ ویگ سے اُڑتے ہوئے پون پتر جب نیچے مکھ
کرتے تھے تو ایسا جان پڑتا تھا مانوں ساگر کو پی رہے ہوں۔ اور جب اوپر کی طرف منہ کرتے تھے تو
ایسا جان پڑتا مانو اننت آکاش کو پان کرنے کے لئے جاتے ہوں۔ اُن کے چمکتے دونوں نیتر ساگر تٹ پر کھڑے
انسانوں کو ایسے دکھائی دیتے مانو دو داوانل جل رہے ہوں۔ اُن کے تیج سے جلتے ہوئے دونوں
نیتر آکاش میں چندرما اور سُوریہ کے سمان اپنی کرنوں سے ساگر روشن کر رہے تھے۔ اُن کا لال لال کٹی
پردیش دُور سے ایسا دکھائی پڑتا تھا، جیسے پربت کی چھاتی میں گیرو کی کھان دکھائی پڑتی ہو۔ آندھی سے
بھی زیادہ تیزی سے اُڑتے ہوئے ہنومان کی دونوں بغلوں میں سے وایو ایسے شبد کرتا نکلتا تھا مانو
ورشا رِتو کا بادل گرج رہا ہو۔ آکاش میں اُڑتی ان کی وشال دیہہ اور اُن کی سمندر میں پڑتی چھایا
دونوں مل کر ایسا دکھائی پڑتا مانو ساگر میں کوئی کشتی چل رہی ہو۔ پربت قد والا چوڑی چھاتی سے آکاش
کو چیرتا ہوا وہ پون پتر ساگر کی اونچی ترنگوں کو پار کرتا جاتا تھا۔ اس پرکار میگھ کے سمان گرجتا، ساگر کی
ترنگوں کو چیرتا، بھومی کو روشن کرتا، اُس بھیانک سمندر کو پار کرتا وہ انجنا کا پتر ایسے اُڑا چلا جاتا تھا، مانو
ترنگوں کو گنتا جاتا ہو، اس پرکار سو یوجن چوڑے اُس ساگر کو پار کر اُس نے بن سموہ کو دیکھا۔ ساگر
اور ساگر کے ساحلی مقامات اور ساگر میں گرتی ندیاں دیکھ کر اُس کپی راج کا من خوش ہوا۔ پربت شکھر پر
اُتر کر اُس نے پربت پر بنی اندر پوری کے سمان لنکا پوری کو دیکھا۔ لنکا کو دیکھتے ہی اُس وجر دیہہ کی تمام
تھکان دُور ہو گئی، اور وہ بڑے ویگ سے لنکا کی جانب چلا۔ نیلے اور ہرے ہرے گھاس والے، انیک پرکار
کے پشپوں سے سوگندھت اور میٹھے پھلوں سے بھرے بن کو دیکھ کر وہ برہمچاری لنکا کے پاس پہونچا۔ جس
کے چاروں طرف کیلوں سے سُوشوبھت جل کی کھائی بنی ہوئی تھی۔ پربت پر بسی لنکا کو جو آکاش گامی پوری
کے سمان معلوم ہوتی تھی۔ انیک رنگوں کی دھوجائیں لہرا رہی تھیں۔ جس کے گھروں اور بھونوں کی اونچی
اٹاریاں آکاش کو چوم رہی تھیں۔ اور جس کے استھان استھان پر وکرال راکھشس پہرہ دے رہے تھے، اُس
لنکا کو دیکھ کر مہاویر ہنومان پربت کی ایک چوٹی پر بیٹھ گیا، اور نگری کے اندر جانے کا اُپائے سوچنے لگا۔
سب طرف نظر ڈال کر اُس نے سوچا کہ پوری کے چاروں طرف بلوان ظالم راکھشس گھوم رہے ہیں، جو سیتا
کے ہر لانے کے کارن ہر ایک آنے جانے والے پر کڑی نظر رکھتے ہیں۔ اس کارن اِسی روپ میں میں

کسی پرکار بھی پوری کے اندر داخل نہیں ہو سکتا، کوئی ایسی ترکیب سوچنی چاہیئے کہ ان مایا وی راکھشسوں کی آنکھوں میں ڈھول ڈال کر میں جانکی کو تلاش کر لوں۔ کونسا اُپائے کروں کہ میں دُرآتما راون کی آنکھوں سے بچ کر سیتا تک پہونچ جاؤں۔ کس پرکار میں اکیلا اکیانت میں سیتا کے درشن کروں۔ اور راگھو کا سندیش اُس تک پہونچاؤں۔ اگر راکھشسوں نے مجھے دیکھ لیا تو بلاشبہ میں اُن کے ہاتھوں مارا جاؤں گا۔ سیتا کا ملنا ناممکن ہو جائے گا، اور شری رام چندر جی کا کاریہ نشٹ ہو جائے گا۔ راکھشسوں کے بھیش میں اندر جانا بھی ناممکن ہے کیونکہ میری اور ان کی شکل میں بھی تو فرق ہے۔ مجھے دیکھتے ہی یہ دشٹ لوگ پہچان لیں گے، اور یہ بھینکر راکھشس والو کو بھی اندر نہیں جانے دیتے اور کیا مجھے؟ تو اچھا رات ہونے پر اس بھیش میں مَیں بہت چھوٹا ہوکے بھروسے اندر جاؤں گا۔ اسی پرکار من میں فیصلہ کرکے پون پتر نے جن مقام پر پیڑوں میں چھپ کر شام کے انتظار میں بیٹھ گیا، اور وشرام کرنے لگا۔ جب سوریہ است ہو گیا تو وہ پراکرمی پون پتر اندھکار میں دیوار کو پھاند کر لنکا کے اندر داخل ہوا۔ اُس سے اُس کپی اندر نے اُنو کوٹ (دیوار) کو پھاند کر اپنا بایاں پیر راون کے سر پر رکھ دیا۔ کوٹ سے اُتر کر وہ لنکا کے بازاروں کی طرف چلا۔ جو سب پرکار سے سجے ہوئے سیگھوں کے سمان اونچے اونچے سورن اور رتنوں سے جڑتا بھونوں اور دیکوں سے جگمگا رہے تھے۔ گلیوں، اور بازاروں میں گھومتے ہوئے اُس نے نانا پرکار کے چتر وچتر بھون دیکھے۔ اُس نے دیکھا کہ کہیں نرتک لوگ گا رہے ہیں، کہیں شراب پیئے راکھشس بک رہے ہیں، کہیں وید پاٹھ اور سوادھیائے کر رہے ہیں اُس سُندر پوری کو دیکھتا باغ باغیچوں میں سے ہوتا وہ ندی کے کنارے پہونچا۔ بہت دیر تک تلاش کرنے پر بھی جب اُس نے سیتا کو کہیں نہ پایا تو نراش ہو کر گلیوں میں، گھروں میں اور مکانوں میں تلاش کرنے لگا۔ ایک ایک کرکے اُس نے سینکڑوں گھروں، مندروں اور بھونوں کو دیکھا، پرنتو سب طرف سے مایوس ہو کر آخر میں وہ انجنا کا پتر اُس راج محل میں داخل ہوا جہاں لنکا پتی راون نواس کرتا تھا۔ اور جہاں راج سبھا کے مُکھیہ مُکھیہ لوگ، راج منتری اور راج پریوار کے لوگ رہتے تھے۔ چھپے چھپے کوٹ پھاند کر اندر پہونچتے ہی سب سے پہلے وہ محلوں کے چاروں طرف گھوما۔ اُس کے بعد وہ اُس بڑی شالہ کی جانب چلا جسے راون جان سے بھی پیاری خیال کرتا تھا، اور جو سنسار کے دویہ بھونوں میں اعلیٰ ترین خیال کی جاتی تھی۔ اُس شالہ کے اندر جا کر اُس نے دیکھا کہ اُس کی سیڑھیاں رتنوں سے جڑی ہوئی ہیں۔ سونے سے بنے جھرو کے اور کھڑکیاں دیپکوں کے پرکاش سے آکاش کو پرکاشت کر رہے ہیں۔ نیچے سفید پتھر کا فرش ہے اور استھان استھان پر ہاتھی دانت کا کام کیا ہوا ہے۔ جس کی چھتیں بہت اونچی ہیں اور وشال نینوں سے جڑی ہوئی رتنوں سے جڑے کھمبوں کے سہارے کھڑی ہیں۔ جس میں گھٹنوں تک کھُب جانے والا ملائم غالیچہ بچھا ہوا ہے۔ اُس شالہ کو جس کا پرکاش

رتنوں پر پڑ کر درشکوں کو حیرت میں ڈال دیتا تھا، دیکھ کر ہنومان چکت رہ گیا، اندر بھون سے بھی بڑھ کر عشرتا سے مرصع اُس شالہ کے ایک طرف اُس نے ایک سُندر پلنگ دیکھا، جس پر شراب کے نشے میں لنکا پتی راون آنکھیں موندے بیٹھا تھا۔ اُسے دیکھتے ہی خوف زدہ ہو کر وہ کپی راج پیچھے ہٹ گیا، اور وہاں اُس نے متوالے راکھشسوں کو اپسراؤں میں بیٹھے دیکھ کر سوچا کہ بلاشبہ آکاش سے ستارے گر کر راون کے پاس استریوں کے روپ میں نواس کرتے ہیں۔ کیونکہ تاروں ہی کے سمان ان عورتوں کا روپ اور رنگ روشن اور درخشاں ہے۔ گانے اور ناچنے کے کارن ان میں سے بہت سی استریوں کے بال، آنکھیں (بھویں) اور پھولوں کے بھوشن بکھر رہے تھے۔ بہت سی استریوں کے تلک بجھ گئے تھے۔ کئی ایک کی پاؤں کی جھانزیں اُلٹ پلٹ گئی تھیں۔ کتنی استریوں کے کپڑے کھسک گئے تھے، اور بہت سی استریوں کے ہار ڈھیلے ہو کر دونوں ستنوں کے درمیان ایسی شوبھا دے رہے تھے، مانو نرمل جل میں ہنس کھیل رہے ہوں۔ اس پرکار شراب کے نشے میں سوتی ہوئیں وہ سندریاں ندی کے سمان شوبھا دیتی تھیں، کیونکہ اُن کے انگ انگ میں پہنے ہوئے بھوشن بکھشیوں کے سمان دکھائی پڑتے تھے۔ اور دونوں جنگھائیں ندی کے تٹوں کے سمان تھیں۔ کمر پر لٹکتی سونے کی تگڑیاں تٹ پر پھولے کملوں کے سمان شوبھا دیتی تھیں۔ اُن رمنیوں کے ولاس اور تیر نیم کنش ہی ندیوں کے گرہ (مگرمچھ وغیرہ جانور) کے سمان تھے۔ اس پرکار وہ نیم وا آنکھوں والی سُندریاں ندیوں کے سمان دکھائی دیتی تھیں۔ اُن میں سے بہت سی استریاں ایک دوسرے کی بھجاؤں میں بھجائیں ڈال کر شراب کے نشے میں سو رہی تھیں۔ انہیں دیکھ کر ایسا جان پڑتا تھا کہ وہ ایک گھنا بن ہے، وہ استریاں بنوں کی پھولی ہوئی ڈالیوں کے سمان ہیں، جو ایک دوسرے کے ساتھ لپٹی ہوئی ہیں۔ اُن کے پشپ سمان بھوشنوں سے سارا محل معطر ہو رہا تھا۔ وہاں سیتا کو نہ دیکھ کر وہ کپی راج باہر نکلا، اور آدھی رات تک راون کے بھائیوں، پتروں اور مکھیہ مکھیہ آدمیوں کے گھروں کو دیکھتا رہا۔ پرنتو کہیں سیتا کو نہ پا کر وہ مندودری کے محل میں گھسا۔ وہاں جا کر اُس نے مندودری کے سونے والے کمرے کو دیکھا۔ جو منیوں سے بنا ہوا تھا اور جہاں خوبصورت تصویریں آویزاں تھیں۔ وہاں ایک پلنگ تھا جس کے چاروں طرف پھولوں کی مالائیں لٹک رہی تھیں، اور جن کی بھینی بھینی خوشبو سے سارا محل معطر ہو رہا تھا۔ اُس پلنگ پر جل سے بھرے ہوئے میگھ کے سمان کانتی والے، کانوں میں کنڈل پہنے، ماتھے پر لال تلک لگائے، دویہ کپڑوں کو پہنے، بے حد خوبصورت سندر اُجل پربت کے سمان بڑے بڑے ڈیل والے کام کریڑا سے تھکے ہوئے راون کو سوتے دیکھا۔ اُسے دیکھتے ہی پون پتر ڈر کر سیڑھیوں میں چھپ گیا، اور وہاں سے دیکھنے لگا۔ سورن کنگنوں والی دونوں

بھجاؤں کو پھیلائے ہوئے بلّوری پلنگ پر سویا ہوا راون اُس سمے ایسا شوبھائے مان ہو رہا تھا، مانو پربت سے کوئی وِشال جھرنا اُتر رہا ہو، یا سوتا ہوا وہ راکھشش راج ایسا دکھائی پڑتا تھا مانو نرمل گنگا کے تٹ پر کوئی بڑا ہاتھی پڑا ہو۔ اُس راکھشش راج کے سونے کے کمرے میں پون پتر نے چندرما کے منہ والی، سُندر کنڈلوں والی، اور پھولوں سے سُوبھاشت بہت سی استریوں کو دیکھا۔ اُن میں سے ایکانت میں بچھی ایک سیج پر اُس نے ایک بے حد خوبصورت اور حسین ترین دوشیزہ کو دیکھا جس کا حُسن چاروں طرف چکا چوند پیدا کر رہا تھا۔ اُس کے روپ کو دیکھ کر ہنومان سمجھا کہ یہ ہی سیتا ہے پر وہ راون کی پٹ رانی مندودری تھی۔ مگر اچانک اُس کا خیال بدل گیا کہ شری رام سے بچھڑی ہوئی سیتا کبھی ایسی آرام کی نیند نہیں سو سکتی۔ نہ بھوشن پہن سکتی ہے، اور نہ شراب کا سیون کر سکتی ہے، سو یہ استری اگرچہ روپ میں سورگ کی پریوں سے بھی بڑھ کر ہے، مگر سیتا نہیں ہے۔ اس پرکار من میں سوچ کر وہ اُداس ہو گیا، اور وہاں سے باہر نکلا، اور من میں وچارنے لگا کہ میری آنکھوں نے آج تک کبھی پرائی استریوں کو نہیں دیکھا تھا۔ پرنتو یہاں میں نے یہ پاپ کیا ہے۔ کیونکہ سوتی ہوئی دوسری استریوں کو دیکھنا بھاری پاپ ہے۔ یہ خیال کر کے وہ من ہی من پچھتانے لگا۔ پرنتو کچھ سمے بعد یہ سوچ کر اُس کے من کو شانتی ملی کہ راون کی استریوں کو میں نے دیکھا ہے اس میں کوئی بھی شک نہیں، پرنتو میرے من میں وِکار پیدا نہیں ہوا۔ اچھی اور بُری حالت میں ہی انسان کو من وِشیوں کی جانب دھکیلتا ہے۔ پرنتو میرا من اچل، اڈول اور مضبوط ہے۔ جس کاریہ پر میں لگایا گیا ہوں وہ بنا استریوں کو دیکھے پورا نہیں ہو سکتا تھا۔ سو نہ چاہتے ہوئے بھی مجھے یہاں آنا پڑا۔ انہیں خیالوں میں ڈوبا ہوا وہ برہمچاری اندریوں کو قابو میں کرنے والا پون پتر وہاں سے نکلا، اور سوچنے لگا کہ شری رام چندر جی کی پریہ اب اس سنسار میں نہیں ہے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ اِدھر میں لنکا کے محل، گلیاں اور بازاروں کا ایک ایک کونا دیکھ لیا ہے، اگر وہ جیتی ہوتی تو ضرور مل جاتی۔ اُس پتی کی پیاری دھرم میں اعتماد رکھنے والی آریا کو راون نے ضرور مار ڈالا ہوگا۔ ہا! میری ساری محنت بیکار گئی۔ جب میں لوٹ کر جاؤں گا، تو سب بانر جنہیں میں بھروسہ دے کر آیا تھا، کیا کہیں گے۔ جب بوڑھا جامبوان مجھ سے پوچھے گا تو کیا جواب دوں گا۔ بالی سُت انگد کو کیا کہوں گا۔ پرنتو نہیں مجھے ہمت نہیں چھوڑنی چاہیئے۔ ہمت چھوڑنے سے سب کام نشٹ ہو جائے گا۔ دھیریہ وان آدمی ہی اس دنیا میں کامیاب ہوتا ہے۔ جہاں جہاں میں ابھی تک نہیں گیا، وہاں جا کر اب تلاش کرنی چاہیئے۔ اس پرکار من میں دھارنا کر کے وہ کپی اندر پھر راج محلوں میں گھومنے لگا، اور بڑے اُتساہ سے ساتھ راکھششوں کے گھروں اور راون کے رانی واس میں سیتا کی کھوج کرنے لگا۔ اب کی بار وہ اپنے پرانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر ایسے ایسے استھانوں پر پہونچا

جہاں ذراسی بھول ہو جانے پر موت کا ڈر تھا۔ پرنتو اتنا کرنے پر بھی وہ اپنے کاریہ میں سپھل نہ ہوا۔ اور سیتا کو نہ پا سکا۔ ہنومان نے اُن محلوں میں انوپم روپ والی ودّیا دھاری استریوں کو دیکھا، راون سے ہری ہوئی ناگ کنیاؤں کو دیکھا، نشے میں چُور کنزیوں کو بھی دیکھا۔ مگر جنک نندنی سیتا کو کہیں نہ پایا۔ تب وہ نراش ہو کر راون کے مندروں سے باہر نکلا اور اپنے سارے پری شرم کو نشپھل جان کر شوک ساگر میں ڈوب گیا، کہ دو بار میں راون کے محلوں اور تمام لنکا پوری کو میں دیکھ چکا ہوں۔ پرنتو پتی پرانا جانکی کہیں دکھائی نہیں دیتی۔ بل سے ہری ہوئی سیتا بے حد تکلیف پہونچانے پر بھی راون کو سویکار نہیں کر سکتی، سو ضرور ہی اُس نے پران دے دیئے ہیں یا پنجرے میں پڑی مینا کے سمان کسی ایسی کوٹھری میں بند کی گئی ہے جو میری پہونچ سے باہر ہے۔ ہا! نہ جانے رام کی پیاری جنک دُلاری اس سمے کس دشا میں پڑی ولاپ کر رہی ہوگی۔ اب میں واپس جا کر راگھو کو یہ دُکھت سماچار نہیں سنا سکتا، کہ جانکی مر گئی ہے یا نہیں ملی۔ کیونکہ ایسا کرنے پر شری رام چندر جی فوراً پران تیاگ دیں گے۔ سگریو بھی کہیں کا نہ رہے گا۔ پرنتو نہ کہنے میں بھی بڑا بھاری دوش ہے۔ سو اب کیا کروں، میری کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ سیتا کو دیکھے بنا اگر کشکندھا جاتا ہوں تو میرا لنکا میں آنا، ساگر کو پار کرنا وغیرہ سب بیکار جاتا ہے۔ اور "سیتا میں نے نہیں دیکھی" ایسے کٹھور شبد بھی میں رام کے پرتی نہیں کہہ سکتا۔ سو اب میرا لوٹ کر جانا مناسب نہیں ہے۔ اب میں یہاں نواس کرتا ہوا جانکی کی کھوج کروں گا یا اپنے پران تیاگ دونگا۔ ایسا کہنے پر سگریو اور راگھو میرے آنے کی آشا میں جیتے رہیں گے یا کچھ اور اُپائے کریں گے۔ اس پرکار من میں درڑھ نشچیہ کر کے پون پتر ہنومان لنکا میں گھوم گھوم کر سیتا کی کھوج کرنے لگا۔

ہنومان کا اشوک باٹیکا میں جانا

نگری سے نکل کر تیجسوی ہنومان لنکا کے باغ باغیچے، پشپ کرنیاں، جھیل سروور، تال تڑاگوں پر جا جا کر سیتا کی کھوج کرنے لگے۔ جب اُس نے کہیں بھی رام کی پریہ کمل نینی کو نہ دیکھا تو وہ اشوک باٹیکا کے نزدیک پہونچا جو چاروں طرف سے اُونچی کانٹوں دار جھاڑیوں سے گھری ہوئی تھی۔ ایک اُونچے برکھش پر چڑھ کر وہ کوٹ پر سے پرلے پار کود گیا۔ باٹیکا کے اندر پہونچ کر اُس نے بسنت رتو سے پھلے پھولے برکھشوں کو دیکھا، اور من میں بے حد خوش ہوا۔ یہ باٹیکا سونے کے بناوٹی برکھشوں سے سجی، نانا پرکار کے پکشیوں کے کل رو سے پُورن تھی۔ سندر مرگ جہاں تہاں گھوم رہے تھے۔ پھولوں اور پھلوں سے جھکے ہوئے برکھش وایو سے جھول کر ولاس کر رہے تھے۔ مست بھونروں

کی گنجار اور کوکلاؤں کے پنچم سُر سے وہ اشوک باٹیکا شوک آتروں کے شوک کو دُور کرتی تھیں۔ برکھشوں کے گِرے ہوئے رنگا رنگ کے پھولوں سے سجی اُس باٹیکا کی بھومی دیکھنے والوں کے من کو ہر لیتی تھی۔ اُس میں نرمل جل سے بھری ہوئی، منی جڑت سیڑھیوں والی باوڑیاں، ہنس، سارس اور چکووں کا گھر استھان بنی ہوئی باٹیکا کی شوبھا کو دُوگن کر رہی تھی۔ اس باٹیکا میں صاف و شفاف جل والی کوئیں چل رہی تھیں، جنکے دونوں تٹوں پر کھڑے ہوئے برکھش اپنے پتیوں سے اُن کے امرت سمان جل کو سُوگندھت کر رہے تھے۔ نندن بن کے سمان اُس اشوک باٹیکا میں گھومتے ہوئے ہنومان چترکوٹ پربتا دیکھا جو سنسار میں سب سے اعلیٰ اور پھولوں سے لدے ہوئے شکھروں سے مانو جگمگا رہا تھا۔ اُس پربتا پر سے ایک چھوٹی سی ندی اُتر رہی تھی۔ جس کے تٹوں پر اُگے ہوئے برکھش اپنی شاکھاؤں کو جل میں ڈبوتے ہوئے ایسے معلوم ہوتے مانو تیجسوی لوگ اشنان کر رہے ہیں۔ وہاں اُس کپیں نے سونے کا بنا ہوا ایک پیڑ دیکھا۔ اُس کے سونے کے بنے ہوئے سکندھ، شاکھائیں، پھول اور پتّے چندرما کی چاندنی میں تاروں کے سمان چمکتے ہوئے من کو موہ لینے والے تھے۔ اُس برکھش کے نیچے چاروں طرف چار سونے کی ویدیاں بنی ہوئی تھیں۔ ندی کے تٹ پر بنے اُس سندر برکھش کو دیکھ کر ہنومان نے سوچا کہ سندھیا اپاسنا کے لئے رام کی پریہ یہاں ضرور آئے گی۔ اگر جانکی زندہ ہے تو ضرور یہاں آکر سندھیا کرے گی۔ کیونکہ دھرم پر پران دینے والی وہ آریا دھرم پر پران دے گی، مگر جیتے جی سندھیا کا تیاگ نہ کرے گی، اس میں کچھ بھی شک نہیں ہے۔ یہ سوچ کر وہ بانر اُس برکھش کے اُوپر چڑھ گیا اور اپنے آپ کو شاکھوؤں اور پتوں کی اوٹ میں چھپا کر بیٹھ گیا۔ اُس سمے اس کے من میں نشچیہ ہو گیا کہ یہاں جانکی ضرور آئے گی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ رام کی پیاری بنوں میں گھوم کر خوش ہوتی ہے۔ اُس کو مرگوں اور جانوروں سے پریم ہے، اور وہ پتی ویوگ سے پیڑت بھی ہے۔ پرنتو سندھیا کا سمے بھی ہونے والا ہے۔ سو اگر وہ زندہ ہے اور اسی باٹیکا میں ہے تو یہاں آئے بنا نہ رہے گی۔ ان وچاروں میں مگن ہوا ہوا وہ پون سُت دُور تک نظر پھیلا کر جانکی کی کھوج کرنے لگا ٭

جانکی درشن

اب برکھش پر چڑھا ہوا کپی راج ہنومان راون کی اُس باٹیکا کو دیکھنے لگا جس کے سامنے اندر کا نندن بن اور کُبیر کا چیتر رتھ بن دونوں ہی پھیکے تھے۔ اُس باٹیکا کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا مانو باغ روپی آکاش میں پشپ روپ تارے جگمگا رہے ہیں۔ یا کوئی ساگر ہے جو پشپ روپ رتنوں سے بھرا پڑا ہے۔

وہ اشوک باٹیکا کیا تھی مانو ساکشات کُبیر کا گندھ مادن پربت تھا۔ جس میں بسنت کے وایو سُوگندھت پشپوں کے رسوں کو لئے ہوئے ہر جانب بہہ رہے تھے۔ نانا پرکار کے پکھشی وچتر بولیاں بول رہے تھے۔ ایسی سندر باٹیکا میں اُس نے کیلاش کے سمان اونچا سورن کھچت رتن جٹت ایک محل دیکھا۔ اُس سورن محل کے نزدیک ایک برکش کے نیچے ایک استری کو ہنومان نے بیٹھے دیکھا۔ جس کے کپڑے میلے تھے اور جو راکھشسنیوں سے گھری ہوئی تھی۔ بھوک سے دُبلی ہوئی ہوئی دین اور بار بار ٹھنڈی سانس بھرتی ہوئی، پھٹے پُرانے میلے پیلے کپڑوں والی، بھوشن ہین، پشپ ہین کملنی کے سمان، شوک اور دُکھ سے ماری ہوئی، دھیان مگن اُس سُندری کی ایک چوٹی کالے سانپ کے سمان چھُوٹ کر جنگھا پر گر رہی تھی۔ اس دُکھت حالت میں اسکی کالی چوٹی ایسی شوبھا دیتی تھی جیسے ورشا کال کے انت میں بن کی ہری ہری بھومی نیلے رنگ کی قطار دھارن کرتی ہے۔ اُس دوشیزہ کو دیکھ کر پون پُتر نے انومان لگایا کہ رام کی پیاری جنک دُلاری سیتا یہی ہے۔ اُسے وشواس ہو گیا کہ نشٹ ہوئی شردھا کے سمان، بھومی پر لیٹی ہوئی نیم اور ورت والی، اپنے پیارے سے بچھڑی ہوئی، راکھشش گنوں سے گھری ہوئی، مرگ کے سمان وشال نینوں والی جنک آتما یہی ہے۔ یہی سیتا ہے جس کے لئے کرُونا، دیا، شوک اور کام ان چاروں سے دشرتھ نندن سنتپت ہو رہا ہے۔ بلاشبہ اس تپسونی کا من رام میں اور رام کا من اس تپسونی میں نواس کرتا ہے۔ اس سورن رنگ والی سندری کو پراپت کرنے کے لئے رام نے بالی کو مارا ہے، اور سگریو کو دوبارہ سنگھاسن پر بٹھایا ہے۔ اِسی کے لئے میں ندیوں کا سوامی سمندر پار کیا ہے۔ اس بے حد خوبصورت ناری کے لئے راگھو اگر پربتوں اور سمندروں کو بھی اُلٹ دیں تو بھی کم ہے۔ اس کے لئے اگر راگھو تینوں لوکوں کا راجیہ بھی چھوڑ دیں تو بھی نامناسب نہیں ہے۔ کیونکہ ایسی سندری اور پتی پرائن ناری کے سامنے تین لوک، چودہ بھون، اور سات کھنڈ بھومی کا راجیہ بھی تچھ ہے۔ ہا! آج یہ رام کی پیاری راکھشسوں کے پنجے میں پڑی ہوئی دُکھ اُٹھا رہی ہے۔ جو جنک آتما پتی کے پریم پر اپنے سارے سکھوں کو نچھاور کر کے اُس کے پیچھے پیچھے چلی، آج وہ زبردستی اپنے پیارے سے جُدا کر دی گئی۔ جو پتی کے لئے بن کے قند، مول، پھل کھا کر چھایا کی طرح اُس کے پیچھے چلتی ہے اور جو گھور دُکھوں میں بھی پتی کے ساتھ نواس کرتی ہوئی اُس کو سکھ کا آدھار مانتی ہے، جو ہنستی کھیلتی سدا دُکھ میں بھی اپنے پتی کو سکھ کا سامان پیدا کرنے پر جُٹی رہتی ہے۔ مہا دُشٹ راون کے دکھ دینے پر بھی جس نے اپنی عصمت کو نشٹ نہیں کیا۔ یہ وہی ستی سادھوی دھرم پرائن سیتا ہے اسے پراپت کر کے راگھو ایسے خوش ہوں گے، جیسے سگر و نشٹ ہوئے ہوئے راجیہ کو پراپت کر کے ہوا ہے۔ بلاشبہ یہ جانکی جس کے سب سُکھ نشٹ ہو گئے ہیں۔ کیول رام کی ملن آشا پر جیتی ہے۔ ہا! نہ تو یہ راکھشسیوں کو دیکھتی ہے اور نہ پھولوں کو۔ نہ پھلوں والے برکشوں کو اور نہ بھومی و آکاش کو۔ کیول نیم وا آنکھوں سے دیکھتی ہوئی

ایسی معلوم ہوتی ہے مانو ساکھشات راگھو کو اپنے سامنے دیکھ رہی ہو۔ اس پرکار سیتا کو دیکھتے دیکھتے اور اُس کی حالت پر آنسو بہاتے راتری کا خاتمہ ہونے لگا، بھگوان چندر دیو آکاش پشپ کے سمان نیلے آکاش میں کچھ ایسی شوبھا دینے لگے، جیسے نرمل جل میں ہنس تیرتا ہے۔ چندرما کے پرکاش میں کپی راج ہنومان نے چندر بدن سیتا کو اچھی پرکار دیکھا۔ اُس سمے جانکی کی دُکھ سے یہ حالت تھی کہ جیسے بڑے بھار سے دبی ہوئی نوکا جل میں تیرتی ہے۔ اُس کے چاروں طرف ظالم اور کروپ راکھشیاں پہرہ دے رہی تھیں۔ ایسی دشا میں جانکی کو دیکھ کر ہنومان نے من میں شری رام چندر جی کا دھیان کیا اور سیتا کو ملنے کی ترکیب سوچنے لگا۔

راون کا اشوک باٹیکا میں آنا

پربھات ہوئی۔ تارے ایک ایک کر کے آکاش میں چھپ گئے۔ کنول کھلنے لگے۔ اشوک باٹیکا میں پکھشیوں کا شور ہونے لگا۔ لنکا پوری میں سے وید منتروں اور نقاروں کا شور سنائی دیا۔ اسی سمے لنکا پتی راون اشوک باٹیکا میں داخل ہوئے۔ اُس کے ساتھ ساتھ شراب کے نشے میں چُور، اپسراؤں کے سمان سندر استریاں بھی داخل ہوئیں۔ ان استریوں کے ساتھ چلتا ہوا راون پون پُتر ہنومان کو ایسا دکھائی دیا جیسا جل سے بھرا ہوا نیل میگھ بجلیوں سے شوبھائے مان ہوا چلتا ہے۔ اُسے دیکھ کر وجر دیہہ ہنومان پتوں میں سُکڑ کر بیٹھ گیا۔ تب کام پیڑت راون سیتا کو دیکھنے کے لئے اُس کے پاس گیا۔ سندر بھوشنوں والے، روپ اور جوبن سے مست راون کو دیکھ کر سیتا ایسے کانپنے لگی جیسے آندھی آنے سے کیلے کا برکھش۔ اُس نے اپنی دونوں جنگھاؤں سے پیٹ کو اور دونوں ہاتھوں سے ستنوں کو ڈھانپ لیا، اور ڈر کر رونے لگی۔ راکھشسیوں سے گھری ہوئی سیتا آسن سے بھومی پر بیٹھی ہوئی، شوک سے پیڑت، دین ملن کے ودھ کا کٹھور ورت دھارن کرتی، کٹی ہوئی شاکھا کے سمان، سارے بھوشنوں کے دور کیے ہونے پر بھی بنا بھوشن کے کیچڑ سے بھرے ہوئے کنول کی طرح سیتا کو راون نے انتھاہ ساگر میں ترنگوں سے غوطے کھاتی ہوئی نوکا کے سمان بیٹھے دیکھا۔ اُس نے دیکھا کہ ایک ٹک درشٹی سے آکاش کی جانب دیکھتی ہوئی وہ رام کی پیاری مانو من کے رتھ میں سوار سنکلپ کے گھوڑے جوت کر اپنے پیارے پتی کی طرف جا رہی ہے۔ اس کے نیتروں سے گرتے ہوئے موتیوں کے سمان آنسو اُس کے پیلے ستنوں کو بھگو رہے تھے۔ دُکھ کے اتھاہ ساگر میں ڈوبتی، دھوم کیتو سے گرست روہنی کی طرح پیڑت، راہو سے گرست پورن ماس کی راتری کے سمان، مارے گئے ناتھ والی سینا کے سمان، جل ہین سوکھی ہوئی

ندی کے سمان، چنڈالوں سے اپوتر کی گئی ویدی کے سمان، بجھی ہوئی دیپ شکھا کے سمان، میلے کپڑے، اماوس کی راتری کے سمان شری ہین، دھوپ سے جلائی اور اکھاڑی ہوئی کملنی کے سمان، بار بار ٹھنڈی سانس بھرتی، اُس راج کماری جانکی کے پاس جا کر راکشش اندر راون ہنستا ہوا بولا۔ ہے مرگ نینی! ہے گج گامنی! مجھے دیکھ کر ڈر سے اپنے کو چھپاتی ہوئی تو کیوں پیٹ اور ستنوں کو ڈھانپتی ہے۔ ہے چندر بدن! میں تیری اِچھا کے خلاف تجھے سپرش نہیں کروں گا۔ تو مجھ پر وشواس کر اور شوک آتر نہ ہو۔ ہے سُندری! بھوشنوں کے یوگیہ تجھے بنا بھوشنوں کے میلی حالت میں دیکھ کر مجھے دکھ ہوتا ہے، تو استری رتن ہے۔ یہ تیرا جوبن ندیوں کے بہاؤ کے سمان چلے جانے پر پھر کبھی واپس نہیں آئے گا۔ ہے میلے کپڑوں والی! ودھاتا نے تجھے بنا کر پھر روپ کا بنانا چھوڑ دیا ہے۔ ایسا میں خیال کرتا ہوں، کیونکہ تیرے سمان سارے جگت میں کسی دوسری استری کو میں نہیں دیکھتا۔ ہے مدراکشی! تیرے کس کس انگ کی میں پرشنسا کروں۔ جس انگ کو دیکھتا ہوں، وہیں میری نظر اٹک جاتی ہے۔ ہے جنک نندنی! تو رام کے موہ کو چھوڑ۔ میں تجھے اپنی پٹ رانی بناؤں گا۔ میری یہ سب رانیاں تیری داسیاں ہونگی، اور میں بھی تیرا داس بن کر رہوں گا۔ ہے بھیرو! سارے لوکوں کا راجیہ جو میں نے اپنے بھج بل سے جیتا ہے، تیرے ارپن کرتا ہوں، اور اپنے آپ کو تیرے چرنوں پر نچھاور کرتا ہوں، ہے وشال لوچنے! سارے نگر جو میں نے جیتے ہیں، تیری خوشی کے لئے تیرے پتا کو دوں گا۔ ہے سیتے! تجھے دیکھ کر تو برہما بھی کام وش ہو جائیں، اور مریادا کو چھوڑ دیں۔ کیا پھر میں! سو تم خوش ہو کر مجھے سویکار کرو۔ ہے سیتے! اس سنسار میں میرا کوئی بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ میں نے ان بھجاؤں سے دیوتاؤں کے رتھ اور دیتیوں کے جھنڈے توڑے ہیں۔ کیا پھر رام میرا مقابلہ کر سکے گا؟ تم اشنان وغیرہ سے اپنے جسم کو نرمل کرو۔ بھوشن پہنو، شراب پیو، لذیذ کھانے کھاؤ اور میرے ساتھ گھومو۔ تیرے لئے میرے رتنوں کے بھرے ہوئے خزانے کھلے ہیں۔ تو انہیں اپنی اچھا سے ان کو پاس رکھ یا کسی کو دے ڈال۔ ہے کلیانی! تو میرے ایشوریہ کی جانب دیکھ اور اُس کنگال، بن باس چیر پہننے والے کو ہردیہ سے نکال۔ دیکھ رام کے پاس نہ دھن ہے، نہ راجیہ ہے، نہ کوئی داس ہے، نہ ہاتھی، نہ گھوڑے اور رتھ ہیں۔ وہ تو جٹائیں بڑھائے بن میں گھومتا ہے۔ اس پر بھی مجھے شک ہے کہ وہ جیتا ہے یا مر گیا ہے۔ ہے جنک نندنی! کالی گھٹا کے آگے آگے چلنے والی بگلوں کی قطار جیسے پیچھے چمکنے والی بجلی کو نہیں دیکھ سکتی، اسی پر کالا اب تو رام کو نہیں دیکھ سکتی، اور نہ ہی رام یہاں تک پہونچ سکتا ہے۔ ہے سندر دانتوں والی۔ ہے چارو ہانسنی! ہے نتمبن! ہے میلے کپڑوں والی۔ اگرچہ تیرے کپڑے پھٹے ہوئے ہیں، کیش کھلے ہوئے ہیں اور جسم میلا ہے۔ پھر بھی تجھے دیکھ کر میں اپنی استری کو بھول گیا ہوں، اور اب اُن کی

طرف دیکھنے کو من نہیں چاہتا۔ سو تُو ضد کو چھوڑ اور میرے ساتھ گھوم کر تینوں لوکوں کے راجیہ کو بھوگ ؛

سیتا کا راون کو جواب !

لنکا پتی راون کے وچنوں کو سن کر روتی ہوئی سیتا، بیچ میں تنکا رکھ کر بولی۔ ہے مریادا کے خلاف چلنے والے ! مجھ سے من ہٹا کر تُو اپنی استریوں میں پریم رکھ۔ یہی دھرم مارگ ہے۔ ہے مُورکھ ! جیسے پاپی پرش کو سِدّھی نہیں ملتی، ایسے ہی تُو مجھے پراپت نہیں کر سکتا۔ میں پتی پرائن ہوں، اُتم کُل میں میرا جنم ہوا ہے۔ سو ایسا نیچ کرم کبھی نہ کروں گی، چاہے میرے پران بھی چلے جائیں۔ ہے نرادھم ! جس پرکار تو اپنی استریوں کی عصمت کی رکھشا کرتا ہے۔ ایسے ہی دوسرے کی استری کے دھرم کی بھی رکھشا کر۔ رے وچر مُورکھ ! کس طرح تو بار بار اس پرکار کے شبد کہتا ہے۔ جو نہیں کہنے یوگیہ ہیں۔ کیا اس نگری میں بھلے پرش نہیں ہیں جو تجھے سمجھا دیں یا تُو بھلوں کا کہنا نہیں مانتا۔ جو اس پرکار کی بری باتیں کرتا ہو۔ ہے راکھشش ادھم ! جس راجہ کی اندریاں بس میں نہیں ہیں، جو سدا انیتی میں ڈُدبا رہتا ہے۔ وہ چاہے کتنا بھی ثروت کا مالک ہو، ضرور گرتا ہے۔ اُس کے نگر اور دیش دشمنوں سے لوٹے جاتے ہیں، وہ مہا پاپی موت سے اپنے گناہوں کا پرائشچت کرتا ہے۔ میں تیرے دھن، راجیہ اور ثروت کے لوبھ میں نہیں آ سکتی۔ میں دشرتھ کمار، لکھشمن کے بڑے بھائی سے ایسے ہی جدا نہیں کی جا سکتی، جیسے سوریہ سے اُس کی پربھا۔ اُس ترلوکی ناتھ رگھو کی بھُجا کو میں سر کے نیچے رکھ کر سوئی ہوں، اب دوسرے کی بھُجا کو کیسے چھُو سکتی ہوں۔ جس پرکار وِدّیا سنیمی، برہمچاری، ورتی کو پراپت ہوتی ہے اسی پرکار میں اُس مہاتما رگھو کی داسی ہوں۔ ہے دشانن ! تو مجھ کو اُس مہاباہو رام سے ملا دے۔ میں تجھے کشما کروں گی اور اُن سے کشما دلوا دوں گی۔ نہیں تو تُو دکھی ہوگا اور اُس کے بانوں سے مارا جائے گا۔ جس کے سامنے اندر، یم، کبیر بھی تچھ ہیں کیا تُو ! ہے دُشٹ ! شیگھر ہی لنکا کو بھسم ہوتا، راکھششوں کو مرتا، راکھششیوں اور ان کے بالکوں کو اناتھوں کے سمان وِلاپ کرتا دیکھے گا ؛

راون کا کرودھ میں آنا۔

جانکی کے مکھ سے ایسے کٹھور وچن سُن کر راون کے نیتر کرودھ سے جلنے لگے، وہ تیوری کو چڑھا کر دانتوں کو چباتا ہوا بولا۔ ہے جانکی ! میں نے تجھے خوش کرنے کے لئے جیسے جیسے مدھر وچن کہے تُو نے

اُس کا اُتر اتنا ہی کٹھور دیا۔ تجھے دیکھ کر جو کام پیڑا مجھے ہو رہی ہے وہی مجھے روک رہی ہے جیسے گھوڑوں کو سارتھی۔ کام پیڑت انسان کٹھور وچنوں اور گھور اپمان کو بھی سہن کرتا ہوا دَیا کرتا ہے، اور دَنڈ نہیں دیتا۔ اسی کارن ہے چندر مکھی! تو ودھ کے یوگیہ ہوتی بھی ماری نہیں گئی۔ ہے سُندری! تیرے روپ پر دیا کر کے تجھے دو ماس تک اور کشما کرتا ہوں۔ اس کال کے بیت جانے پر اگر تو میرے پلنگ نہ چڑھی تو میرے رسوئیے پراتہ کال کے بھوجن کے لئے ٹکڑے ٹکڑے کریں گے، اور تجھے پکا کر میرے تھال میں پروسیں گے۔

راون کے مکھ سے سیتا کے بارے میں کہے گئے ایسے کٹھور وچن سن کر اُن دیوتاؤں اور گندھروں کی کنیاؤں کے مکھ پر بھی دُکھ کی رکھائیں جھلکنے لگیں جو بل سے ہر کر لائی گئی تھیں۔ انہوں نے انگلیوں کے اشارے سے سیتا کو دھیرج دیا، جو اس سمے پران پیارے کے چنتن میں رو رہی تھی۔ اُن سے دھیرج دی گئی سیتا کا قدرتی ابھیمان جاگ اُٹھا اور وہ بھی ناگن کی طرح پھنکارتی ہوئی راون سے بولی، ہے دُشٹ! امیت تیج والے سوریہ کے سمان تیجسوی، راگھو کی پتنی کو تو نے جو پاپ سے بھرے ہوئے وچن کہے ہیں سو تو اب اُن کے ہاتھ سے بچ نہیں سکے گا، اندر کی اندرانی کے سمان دھرم میں درڑھ متی والی رام کی پتنی کو کیسی شکتی ہے جو من سے بھی چنتن کرے۔ سو تو اب اپنے آپ کو مرا ہوا ہی سمجھ۔ رے نیچ! تیرے یہ ظلم اور کام سے بھرے ہوئے نیتر میری طرف دیکھتے ہوئے گر کیوں نہیں جاتے۔ ہے دُشٹ بُدھی! چکرورتی راجہ دشرتھ کی بہو کو جس زبان سے تم نے یہ شبد کہے ہیں، سو جل کیوں نہیں گئی۔ میں پتی ورتا ہوں اور پتی کی آگیا کے بنا کوئی کاریہ نہیں کرتی۔ ورنہ اپنے تیج سے تجھے جلا کر بھسم کر دوں، اور تیری لنکا کو جلا کر خاک کر دوں، اور تیرے پریوار کا ناش کر دوں۔ پر تو ابھی مجھے پتی کی آگیا نہیں ہے۔ رے شٹھ! رام سے میں الگ نہیں کی جا سکتی۔ یہ تو ودھاتا نے تیرے مارنے کے لئے رچنا رچائی ہے۔ رے کائر! اتنے بل، اتنے تیج، اتنی سینا کے ہوتے ہوئے بھی تم نے مجھے راگھو کی عدم موجودگی میں ہر لیا ہے۔ اسی سے میں نے تیرے کائر پن کو جان لیا ہے۔ ہٹ جا میرے سامنے سے۔ جا ابھی بھی تجھے کشما کرتی ہوں۔

راون کا جانکی پر پھر کرودھ کرنا۔

سیتا کے مکھ سے اپمان جنک وچنوں کو سن کر راون کرودھ سے پاگل سا ہو گیا اور لال آنکھوں سے انگارے برساتا ہوا بولا۔ ہے بُدھی ہین مُورکھ سیتے! ہے اندھ وشواشنی! ہے نربُدھی! رام کے پیچھے چلنے والی! ابھی تیرے ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہوں۔ ہے مند متی والی! جیسے سوریہ سندھیا کا ناش کرتا ہے ویسے ہی اب تیرا ناش کر ڈالوں گا۔

اس پرکار سیتا کو ڈرا کر پھر وہ راکھشش اندر بیٹھ کر راکھشسیوں کی طرف دیکھ کر بولا۔ جس پرکار بھی ہوسکے سیتا کو میرے وش میں لاؤ۔ یہ پریم سے نہ مانے تو اسے لیے ڈنڈ دو کہ یہ ہاتھ جوڑ کر میرے آگے پرارتھنا کرے۔ اور مجھے اپنا پتی سویکار کرے۔ اس پرکار راکھشسیوں کو آگیا دے کر کام سے اندھا ہوا راون سیتا کے سامنے کھڑا ہو کر بھرے بادل کی طرح گرجنے لگا۔

اسی سمے ایک وکرال روپ والی راکھشسی راون سے لپٹ کر بولی۔ ہے ناتھ! آپ اس مانشی استری کے لئے کیوں اتنے ادھیر ہوتے ہیں، دیکھو پھیکا تو اس کا رنگ ہے۔ پتلے اس کے ہونٹ ہیں، اور چھوٹا سا بھدا اس کا قد ہے۔ ہے پربھو! آپ میرے ساتھ گھومیں، اس بھاگیہ میں ایسا سُکھ کہاں جو آپ جیسے پراکرمی سندر، تینوں لوکوں کے جیتنے والے راجہ کے ساتھ ولاس کرے۔ ہے راجن! جو استری آپ کو نہ چاہے، اُس کی چاہ سے اپنے آپ کو برتھا سنتاپ دینے سے کیا لابھ؟ اُس راکھشسی کے ان وچنوں کو سن کر راون خوش ہوا اپنے محلوں کو چلا گیا اور ناگ کنیاؤں سے رمن کرنے لگا۔

راکھشسیوں کا سیتا کو ڈرانا!

راون کے چلے جانے پر راکھشسیوں نے دُروچنوں سے سیتا کو بے حد دُکھی کیا، اور انیک پرکار سے اس کو بے عزّت کرتی بولیں۔ ہے مورکھ! تین لوک چودہ بھون کے ایشوریہ کے سوامی راون کی سیج کو تُو کیوں پسند نہیں کرتی۔ جس نے دیوتاؤں اور دانوں کو نِج بل سے جیتا ہے، اُس کی پتنی بن کر اتل سمپتی کا بھوگ کر۔ ہے سندری! تو جس رام کو پریم کرتی ہے، وہ راجیہ سے بھرشٹ، دیش سے نکالا ہوا، مہا کنگالوں کے سمان بن میں ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہے۔ ایسے کرم ہین، بدنصیب انسان کا آنچل چھوڑ کر تو سُندر، تیجسوی اور پرتاپی راون کی اردھانگنی بن۔ راکھشسیوں کے ان وچنوں کو سن کر وہ کمل نینی آنکھوں سے آنسو بہاتی ہوئی بولی۔ ہے راکھشسیوں! کیوں تم مجھے ایسے دُروچن کہتی ہو۔ جن کے ماننے سے لوک میں نندا اور پرلوک میں نرک کی یاتنائیں بھوگنی پڑتی ہیں۔ ہے مورکھ راکھشسیوں! ایک آریا کے لئے پتی ہی اُس کا سب کچھ ہوتا ہے۔ سو میں تمہارے کسی بھی وچن کو سویکار نہیں کروں گی۔ میرا ہردیہ اُس دھرماتما دشرتھ پتر کے من میں نواس کرتا ہے، جو دشٹوں کو ڈنڈ دینے والا اور بھگتوں کی رکھشا کرنے والا ہے۔ میں رام کی ہوں اور رام میرا ہے، چاہے وہ راجیہ بھرشٹ ہے، دیش سے نکالا ہوا ہے، یا بنوں میں ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہے۔ وہی میرا آرادھیہ دیوتا ہے۔ دیکھو شچی اندر کو، ارودھتی وسشٹھ کو، روہنی چندرما کو، لوپامدرا اگستیہ کو، سُوکنیا چیون کو، ساوتری ستیہ وان کو، شری متی کپل کو، مدنتی سوداس کو، کیشنی سگر کو اور

دمینتی جیسے نل کو ہی چاہتی ہے، اسی طرح میں دشرتھ نندن لکشمن کے بڑے بھائی شری رام چندر جی کو ہی چاہتی ہوں۔ اُن کو چھوڑ کر میں من سے بھی کسی کا چنتن نہیں کر سکتی۔

سیتا کے اس پرکار اُتر دینے پر وہ راکشسیاں کرودھ سے پاگل ہو کر کٹھور وچن سیتا کو کہنے لگیں، اور نانا پرکار کے دُکھ دینے لگیں۔

سیتا کی اس دُردشا کو ہنومان نے شیشم کے درخت پر بیٹھے بیٹھے دیکھا۔ اُس سمے اس کے نیتروں سے آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی، اور وہ من ہی من دُکھی ہو کر سوچنے لگا کہ کس پرکار جانکی کو ملوں اور اُسے دھیرج دوں۔ انہیں وچاروں میں ڈوبا ہوا ہنومان پرمیشور کی پرارتھنا کرنے لگا۔ کہ ہے ناتھ! اس ابلا کے دُکھ کو شیگھر دُور کرو، اور پاپی راون کو اٹھا کر اپنے بھگتوں کی رکشا کرو۔ اتنے میں راکشسیوں سے ستائی ہوئی جانکی بھی آنچل سے آنسو پونچھتی ہوئی اُسی شیشم کے برکش کے نیچے آ گئی۔ اُس سمے وہ کوشل کشوری بیڑیوں میں گھری ہوئی، ہرنی کے سمان اپنے انگوں کو سکیڑتی ہوئی کانپ رہی تھی۔ اُس برکش کے نیچے آکر وہ ٹوٹی ہوئی آشا والی رام کی پیاری ایک جھکی ہوئی شاکھا کو پکڑ کر اپنے پتی کا سمرن کرنے لگی۔ آنسوؤں سے اُس کے پیلے کپڑے بھیگ گئے۔ اُس سمے اُس کے دُکھ اور شوک کا کوئی انت نہ تھا۔ کرودھ سے بار بار پکارتی سیتا "ہا رام ہا لکشمن" کہتی ہوئی بے ہوش ہو رہی تھی۔ اُونچی آواز سے موت کو بلاتی ہوئی وہ بولی۔ مہاتماؤں نے سچ کہا ہے کہ بنا وقت کے آئے موت نہیں آتی۔ کہاں وہ راج محل جہاں میں پتا کے ساتھ رہتی ہوئی دویہ سکھوں کا اُپبھوگ کرتی تھی اور کہاں یہ دن کہ پتی سے بچھڑی ہوئی، جھل سے ہری گئی، ان راکشسیوں کے بس میں پڑی ہوئی، جل سے توڑے تٹ کے سمان دُکھ کی ندی میں گر رہی ہوں۔ اُس پران پیارے کے بنا میں جل سے نکالی مچھلی کے بنا تڑپ رہی ہوں۔ پرنتو یہ پاپی پران نکلنے میں نہیں آتے۔ دھکار ہے ایسے جیون پر جس میں اپنی اچھا سے تیاگ نہیں کر سکتی۔ بلا شبہ میرا یہ ہردیہ پتھر کا بنا ہوا ہے یا اجر امر ہے۔ جو اتنے بڑے دکھ سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جاتا۔ دھکار ہے مجھ اناریہ پر جو پتی کے بنا اب تک جیتی ہوں، میں اس دُربدھی پتت مہاپیچ۔ دشچرتر راون کو بائیں پاؤں سے بھی نہیں چھوؤں گی۔ اُس کی کامنا کرنا تو کہاں؟ بلا شبہ میرا پران دھار نہیں جانتا کہ میں یہاں پر ایسی مشکل میں پھنسی ہوئی ہوں۔ ورنہ وہ پرتاپی کوشل کشور اس اپمان کو کبھی سویکار نہ کرتا جو اس پاپی راون نے آج میرا کیا ہے۔ ہا! اگر میرے سُسر کا پرم متر جٹایو راون کے ذریعہ مارا نہ گیا ہوتا تو ضرور رگھو کے بان سے آج تک راون مارا گیا ہوتا۔ ہے بھگوان! جس جٹایو نے لڑتے ہوئے میرے لئے پران دیئے تو اُس کو اپنے چرنوں میں جگہ دے۔ ہا! وہ کیا ویر تھا؟ بوڑھا ہونے پر بھی وہ کس پرکار راون کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ آج اگر پرکار رگھو کو میرے یہاں ہونے کا پتہ چل جائے تو وہ کرودھ ہوا ہوا اپنے بانوں سے لنکا کو راکشسوں سے خالی کر دے۔

لنکا میں جیسے کھوٹے کرم ہو رہے ہیں، اُس سے جان پڑتا ہے کہ یہ نگر تھوڑے ہی دنوں میں اُجڑ جائے گی۔ بلاشبہ بھرت کے بڑے بھائی کو یقین ہو گیا ہے کہ میں مر گئی ہوں۔ نہیں تو وہ میرے لئے ساری پرتھوی کو چھان بین کرتے یا میرے پران پتی لکشمن کے بڑے بھائی ہی اس سنسار میں نہیں ہیں، اور راجیہ اور استری کے ہر جانے کے شوک میں شریر کو تیاگ کر اپنے پتا کے پاس چلے گئے ہیں، یا مجھ میں کوئی دوشن دیکھ کر وہ مجھ سے مایوس ہو گئے ہیں، یا اس راون نے جس پرکار مجھے دھوکے سے ہر لیا ہے اُسی پرکار دھوکے سے رام اور لکشمن کو بھی مار دیا ہے۔ سو اب مجھے ایک چھن بھی اس سنسار میں نہیں رہنا چاہیئے، اور ستی استریوں کے سمان پران دے کر اپنے پتی کے پیچھے چلنا چاہیئے۔

اس پرکار راون کے بس میں پڑی ہوئی سیتا کے ان وچنوں کو جب ہنومان نے سنا تو وہ من ہی من سوچنے لگا کہ جس کی کھوج میں بانر لوگ ساری دشاؤں میں گھوم رہے ہیں، اُسے میں نے پا لیا ہے۔ یہی سیتا ہے، رام کی پریہ اور جنک کی کنیا یہی ہے، اس میں اب کچھ بھی شک نہیں رہا۔

سیتا سے ملنے کیلئے ہنومان کا اُپائے سوچنا۔

شیشم کے نیچے کھڑی سیتا کے دکھ بھرے شبدوں کو سن کر پون پتر ہنومان نے سوچا کہ پتی کی یاد میں پتی سیتا کو اگر اس وقت میں نے دھیرج نہ دیا، تو وہ ضرور پرانوں کو چھوڑ دے گی، اور میرے آنے و لوٹنا جانے کا کوئی خاص پھل بھی نہ ہوگا سوچنی ویوگ کے اتھاہ دکھ ساگر میں ڈوبی ہوئی اس چندر مکھی کو میں رام کا سندیش دے کر بچاتا ہوں، پرنتو ان ظالم راکشسوں کے سامنے تو میں ہرگز اپنے کو ظاہر نہیں کر سکتا۔ راتری بھی تھوڑی رہ گئی ہے۔ سورج نکل آنے پر تو مجھے بھی یہاں سے بھاگنا پڑے گا، سیتا سے بات چیت کئے بنا اگر میں چلا جاؤں گا، تو رگھو اور سگریو کی تمام کوششیں بھی ناکام جائیں گی، کیونکہ سیتا اب زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہ سکتی۔ سو اب میں یہاں بیٹھا بیٹھا ہی راکشسوں سے آنکھ بچا کر دھیرے دھیرے جانکی کو سمجھاتا ہوں۔ اس پرکار اپنے من میں فیصلہ کر کے ہنومان نے دھیرے گمبھیر میٹھے شبدوں میں کہنا شروع کیا۔

اکھش واکوؤں کے ونش میں رتھ، ہاتھی، گھوڑے اور بڑی سینا اور وشال پرتھوی کا سوامی، بڑے یش والا، تیج والا، سوریہ کے سمان پرتاپی، پنیہ وان راجہ دشرتھ ہوا ہے۔ اس کا بڑا پتر چندرما کے سمان مکھ والا ہے۔ دھنوردھاریوں میں شرومنی، سرو گن سمپن، سداچاری، اپنے بھگتوں کی رکھشا کرنے والا، لکشمن کا بڑا بھائی رام اپنے پتا کی پرتگیا کو نبھانے کے لئے جنک پتری سیتا اور لکشمن کے ساتھ ۱۴ برس کے لئے بیابان میں داخل ہوا۔ چرکال تک اُس نے بنوں میں نواس کر کے بن کے راکشسوں کا ناش کر کے رشیوں

منیوں کی رکھشا کی۔ راون کی بہن شروپ نکھا کے ناک کان کاٹ کر اُس تیجسوی نے کھر دوشن کو مارا، اور اس پرکار جن استھان کو راکھشسوں سے خالی کیا۔ جن استھان کے ناش اور اپنے بھائی کھر دوشن کا مارا جانا سن کر لنکا پتی راون کرودھ سے پاگل ہو گیا۔ اُس نے مارِیچ مایا روپ مرگ کی مدد سے رام کی عدم موجودگی میں سیتا کو چھل سے ہر لیا۔ پران پریہ سیتا کی کھوج میں رام سگریو کو متر بنا کر بالی کا ودھ کرتا بھا۔ سگریو کی آگیا پا کر لاکھوں بانر سیتا کی کھوج میں چاروں دشاؤں میں گئے۔ اُن میں سے جٹایو کے بڑے بھائی مہاتما سمپاتی کے کتھن سے میں سو یوجن چوڑے ساگر کو پار کر کے یہاں آیا ہوں۔ یہاں میں نے اُسی مرگ نینی، اُسی شکل والی، اُسی قد والی، اُسی گتی والی اور اُنہیں نشانوں والی کو دیکھ لیا، جیسا کہ مجھے شری رام نے بتایا تھا۔ اتنا کہہ کر کپی راج ہنومان چپ ہو گیا۔

راکھشسوں سے تپی ہوئی، رام کے ویوگ میں جلی ہوئی، ٹوٹے ہوئے من اور آشا والی جانکی کے من میں جب یہ شبد پڑے تو اُس کے آشچریہ کی کوئی تھاہ نہ رہی۔ اُس نے بکھرے ہوئے کیشوں کو اپنے مکھ سے ہٹا کر اِدھر اُدھر چاروں دشاؤں میں دیکھا۔ پرنتو ان شبدوں کو بولنے والا اُسے کہیں دکھائی نہ دیا۔ تب اس میں پران پتی راگھو کا دھیان کرتی ہوئی وہ اُس برکھش کی جانب دیکھنے لگی، جہاں اُس نے سیکھوں سے گھرے ہوئے سوریہ کے سمان پتوں میں چھپے ہوئے ہنومان کو دیکھا۔

تب سگریو کا منتری ہنومان دھیرے دھیرے اُس برکھش سے نیچے اترا اور دونوں ہاتھ جوڑ کر سیتا کے پرتی بولا۔ ہے کمل لوچنے! تُو کون ہے؟ کس کارن سندر کپڑوں کے یوگیہ ہو کر بھی تُو بنا کپڑوں کے رو رہی ہے۔ ہے دیوی! تیرا روپ دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ تو چندرما سے ہین ہو کر آکاش سے گری ہوئی تاراؤں میں شریشٹھ ساکھشات روہنی ہے۔ ہے کلیانی! تیرے شوک کا کیا کارن ہے؟ کیا تیرا کوئی پیارا پرلوک میں تو نہیں چلا گیا۔ ہے سندری لنکا پتی راون جس کو جن استھان سے ہر لایا ہے، کیا تُو وہی رام پریہ جانکی تو نہیں ہے؟ کیونکہ بار بار ٹھنڈی سانس بھرتی اور "ہا رام ہا رام" پکارتی ہوئی تجھے میں اندازے سے جانکی سمجھتا ہوں۔

ہنومان کے ایسا پوچھنے پر جانکی بولی، ہے بانر شریشٹھ! تیرا اندازہ صحیح ہے۔ راجہ جنک کی کنیا، چکرورتی مہاراجہ دشرتھ کی بہو اور دھنودھاریوں میں شریشٹھ شری رام چندر کی پتنی میں ہی ہوں۔ پتا کی آگیا سے ..... نکالے پتی کے ساتھ میں مہابن میں آئی ہوں، وہاں سے یہ پاپی راون مجھے ہر لایا ہے۔ ہے کپش! دو ماہ کی مہلت اس راکھشس اندر نے مجھے دی ہے۔ اس درمیان میں اگر راگھو نہ آئے تو میں اپنے پرانوں کو تیاگ دوں گی۔ تب وہ تیجسوی بانر پھر ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے دیوی! بڑے یش والے مہاتما رام کا بھیجا ہوا میں تیرے پاس آیا ہوں۔ ہے جانکی! دشرتھ کے بڑے پتر شری رام چندر جی اور مہابا ہو لکشمن....

دونوں کُشل سے ہیں۔ اُس سچی پرتگیا والے، چاروں ویدوں کو جاننے والے، اکھش واکو کُل رتن رام نے تجھے کُشل کہا ہے۔ شوک اور دُکھ سے تپے ہوئے تیرے دیور نے تجھے نمسکار کیا ہے۔

ہنومان کے مُکھ سے اپنے پیارے پتی اور سنگھ کے سمان پراکرمی دیو کا کشل سُن کر سیتا کا مُرجھایا ہوا ہردیہ کمل کھل گیا۔ اُس کے اُداس ہونٹوں پر مسکراہٹ کی ایک ریکھا دوڑ گئی، اور ہنومان کی جانب دیکھ کر بولی۔ ہے کپیش! سنسار میں یہ کہاوت کہ جیتے جی انسان سو ورش کے بعد بھی سُکھ پراپت کرتا ہے، سو سچ ہی ہے۔

اس پرکار وہ دونوں اس حیرت انگیز ملن سے خوش ہو کر ایک دوسرے سے وشواس پُورک باتیں کرنے لگے۔ تب سیتا کو اپنے وچنوں سے دھیریہ دینے کے لئے کپی راج ہنومان اُس کے بہت ہی نزدیک چلا گیا۔ ایکا ایک اُس بانر کے نزدیک آنے پر سیتا کے من میں ایک پرکار کا شک پیدا ہوا، اور وہ اپنے کو دھکار دینے لگی کہ اوہ! میں نے یہ بڑی مورکھتا کی جو اس کے ساتھ بات چیت کی۔ کیونکہ یہ تو وہی مایاوی راون بانر کے روپ میں مجھے دھوکہ دینے آیا۔ یہ کہہ کر جانکی برکش کی شاکھا کو چھوڑ کر فرش پر بیٹھ گئی اور پھر اُس نے ہنومان کی جانب نہ دیکھا۔ سیتا کو خوف زدہ دیکھ کر ویر ہنومان نے دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر پرنام کیا، مگر اس سے جانکی کا ہردیہ میں سمایا شک دُور نہ ہوا۔ وہ ٹھنڈی سانس لے کر بولی۔ ہے مایاوی راون! کیوں مجھ دُکھیا کو بانر کا روپ دھارن کر کے دھوکہ دیتا ہے۔ تیرے جیسے وِدوان پنڈت کیلئے ایسا کرنا اُچت نہیں ہے۔ ہے شٹھ! سنیاسی کا روپ دھارن کر کے پہلے تو مجھے ڈنڈک بن سے چُرا لایا ہے اور اب بانر کے روپ میں چھل کر تو میری عصمت کو لُوٹنا چاہتا ہے۔ ہے راکشش راج! دیکھ، میں راگھو کے ویوگ میں مر رہی ہوں۔ اس پر بھی تو مجھے دُکھ دیتا ہے۔ جانکی کے ایسا کہنے پر اُس کپیش کو بے حد دُکھ ہوا۔ مگر ہمت کر کے بولا، کوشل کشوری! سوریہ کے سمان تیجسوی وِشنو کے سمان پراکرمی، سب پرانیوں کو آسرا دینے والا، ایشور شری رام چندر جی کو مایا مرگ کے ذریعہ آشرم سے اٹھا کر جو دُور آتما تجھے ہر لایا ہے، وہ شگھر ہی اس کُوکرم کے پھل کو بھوگے گا۔ ہے متھلی! تھوڑے ہی دنوں میں تو لکھشمن کے بانوں سے لنکا کو بھسم ہوتے دیکھے گی۔ ہے جانکی جس ستیہ وادی درڈھ ورت دھاری کے ویوگ میں تو بیاکل ہو رہی ہے اُسی رام کا بھیجا ہوا میں دُوت تیرے پاس آیا ہوں۔ تیرے ویوگ میں تڑپتے ہوئے وہ تجھے بنوں میں، پربتوں میں اور ندیوں میں تلاش کر رہے ہیں۔ اُس مہاتما رام نے تجھے کُشل کہا ہے۔ اور شترو گھن کے بھائی لکھشمن نے تجھے ہاتھ جوڑ کر پرنام کیا ہے۔ ہے ماتا! ان راکھشسوں کے بس میں پڑی ہوئی کبھی تو جیتی ہے، سو بڑے آنند کی بات ہے۔ اب تھوڑے ہی دنوں میں تو شری رام چندر جی لکھشمن اور سگریو جی کے کروڑہا بانروں کو لنکا میں دیکھے گی۔ ہے جانکی! سگریو نامک بانروں کا راجہ رام چندر جی کا پرم مِتر ہے اور میں اُس کا ہنومان نامک منتری ہوں۔ میں راون نہیں ہوں جیسا کہ تو مجھے

سمجھتی ہے۔ بل سے ہری جاتی ہوئی تو نے جو آبھوشن آکاش سے پھینکے تھے وہ میں نے ہی اپنے ہاتھوں سے شری رام چندر جی کو دیئے تھے۔ ان بھوشنوں کو دیکھ کر ہمالیہ سے بڑھ کر دھیرج والے راگھو کا بھی دھیرج چھوٹ گیا تھا اور وہ بلک بلک روتا ہوا سور چھا کھا کر دیر تک بھومی پر پڑا رہا۔ ہے سندری! تیرے بنا وہ راگھو جلتی ہوئی اگنی سے تپے ہوئے پربت کے سمان سدا جلتا رہتا ہے۔ ہے دیوی! تجھے نہ دیکھ کر وہ راگھو سندر بنوں وبربتوں، ندیوں اور جھرنوں پر اداس گھومتا رہتا ہے۔

ہنومان کے ان پریم بھرے وچنوں کو سن کر جانکی کے من کا شک جب کچھ دور ہوا تو پون پتر مہاویر نے ذرا آگے سرک کر کہا۔ ہے مہا بھاگے! میں رام چندر جی کا دوت ہوں، یہ انگوٹھی انہوں نے تیرے لیئے دی ہے تاکہ تمہیں مجھ پر یقین آ سکے۔ یہ کہہ کر ہنومان نے جانکی کو وہ انگوٹھی دے دی۔ جس پر رام نام کھدا تھا۔

چر کال سے بچھڑی ہوئی، بھرتا کے درشنوں کے لیئے بیاکل جانکی نے جب اپنے ہردیہ کے ٹھاکر کی انگوٹھی کو دیکھا تو اس کے آنند کی سیما نہ رہی۔ پرتھوی پر پڑی ہوئی مچھلی کو جیسے جل میں ڈال دیا جائے ویسے ہی بھرتا کی پیاری مانو آنند کے ساگر میں تیرنے لگی۔ لال، سفید، وشال نینوں والا اس کا سندر مکھ راہو سے چھوٹے ہوئے چندرما کے سمان آنند اور پریم سے نرمل ہو گیا۔ شوک کی چھایا اس کے مکھ منڈل سے دور ہوئی اور وہ اس سمے بڑے وشواس سے خوش ہو کر جنک دلاری پون پتر کی استتی کرنے لگی۔ کہ ہے کپی راج! کس مکھ سے میں تیری پرشنسا کروں، تو بڑا پراکرمی، سمرتھ، بدھی مان، میدھاوی اور چتر ہے، جو کام ہزاروں انسان ایک ساتھ مل کر نہیں کر سکتے وہ تجھ اکیلے نے راکھشسوں کے استھان کو دبا کر کے دکھایا ہے۔ ہے کپیش! سمترا کا پتر لکھشمن! اور اس کا بڑا بھائی کشل ہے، یہ سنا کر تم نے میرا سب شوک دیا ہے۔ پرنتو وہ شترؤں کو جیتنے والا دیا ونت کی آگ کے سمان اپنی کرودھ اگنی سے اس پرتھوی کو کیوں نہیں جلا دیتا۔ ہے کپیش وہ دونوں بھائی یدھ میں دیوتاؤں کو سمرتھ ہوتے ہوئے جیتنے میں بھی راون کو نہیں مارتے اس سے میں سمجھتی ہوں کہ میرے دکھوں کا انت نہیں ہوا ہے۔ ہے ہنومان! کیا دور نواس کرنے سے شری رام چندر جی کا مجھ سے پریم تو نہیں گھٹ گیا۔ ہے ویر! کوشلیا سمترا اور بھرت کا کشل سماچار آتا ہے؟ کیا ایودھیا پتی بھرتا مجھے چھڑانے کے لئے سوریہ کے سمان نشانوں والی دھوجہ کو بھیجے گا؟ کیا وہ سمے میں اپنے نیتروں سے دیکھوں گی، جب رام کے خوفناک استروں سے راون پرتھوی پر گرے گا؟ ہے ہنوان! سورگ کے سمان رنگ والا، کمل کے سمان گندھی والا، راگھو کا مکھ کمل اداسی سے مرجھا تو نہیں گیا؟ ہے ویر! پتا کے وچن پر راجیہ تیاگ کر بن میں چلتے سمے جو دھیریہ اور اٹل وشواس اس نے دکھایا تھا کیا وہ اب بھی اس کے ہردیہ میں موجود ہے؟

سیتا کے اس پرکار پوچھنے پر ہنومان نے جواب دیا، ہے میتھلی! شری رام چندر جی جس سمے میرے مکھ سے تیری درشا سنیں گے اس سمے وہ لاکھوں بانروں کو ساتھ لے کر لنکا میں پہونچ جائیں گے۔ تیرے ویوگ میں دھنوردھاریوں میں شریشٹھ رام ایسے پیڑتا ہو رہے ہیں جیسے سنگھ سے پیڑت ہاتھی۔ تیرے دھیان میں وہ سدا اس پرکار مگن رہتے ہیں کہ مچھر مکھی اور دوسرے جنتو ان کے شریر کو کاٹتے ہیں، پرنتو وہ ان کو نہیں اٹھاتے۔ راگھو سدا فکر میں ڈوبا رہتا ہے۔ اس کا مکھ منڈل کبھی شوک سے خالی نہیں دیکھا گیا۔ وہ کبھی کچھ اور نہیں سوچتا۔ اٹھتا، بیٹھتا، چلتا، پھرتا سدا ٹھنڈی سانس بھرتا، نیتروں سے آنسو بہاتا "ہا سیتے ہا سیتے" اس پرکار تیرا نام لیتا ہے۔ وہ مہاتما کبھی سوتا نہیں اور سوتا ہوا بھی سیتا سیتا کہتا ہوا اٹھ دوڑتا ہے۔ ہے سیتے! رام کا ہردیہ تجھ میں ہے، تجھے نہ دیکھ کر وہ سدا دین دکھی اور شوک آتر رہتا ہے۔ ہنومان کے مکھ سے اپنے پیارے کی کرونا جنک اوستھا سن کر جانکی کے نیتروں سے آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی۔ وہ نیتر جل سے ستنوں کو بھگوتی ہوئی بولی —— ہے بانر شریشٹھ! تم نے وش سے ملے ہوئے امرت کے سمان وچن کہے ہیں۔ یہ بات جو تم نے کہی ہے کہ راگھو کا ہردیہ دوسری جانب نہیں ہے اور وہ سدا اٹھتے، بیٹھتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے، میرا ہی چنتن کرتے ہیں، سو یہ وچن امرت کے سمان مجھے پرانوں کے دینے والے ہیں۔ ہے کپیش! ایشور یہ میں یا دکھ میں دیو ہی انسان کے گلے میں رسّی باندھ کر کھینچتا ہے۔ کرموں کی گتی کو کوئی روک نہیں سکتا ہے۔ ہے ویر! راکھششوں کو مار کر، لنکا کو جلا کر، راون کا ودھ کر کے کب وہ راگھو مجھ دکھیاری کو درشن دے گا؟ ہے پون پتر! دس مہینے گذر گئے ہیں۔ دو ماہ کی مہلت اور ہے اس کے بعد دُرآتما راون میرا ودھ کر ڈالے گا۔ راون بڑا کامی، دشٹ، اتیاچاری ہے اور کسی کی بات ماننے والا نہیں ہے۔ وبھیشن کی پتری کلا نے مجھے بتایا کہ اس کے پتا نے مجھے چھڑانے کا بڑا جتن کیا ہے، انیک بار راون کو کہا اور سمجھایا ہے مگر اس نے ایک نہ مانا، اور ابھی تک اپنے دشٹ وچاروں پر تُلا بیٹھا ہے۔ ہے پون سُت! راگھو پراکرمی ہے، بلوان ہے، دیالو ہے اور بڑا امید وادی ہے۔ اس اکیلے نے چودہ ہزار راکھششوں سمیت کھر دوشن کا ودھ کیا ہے۔ اس سنسار میں کون اس کے سامنے ٹھہر سکتا ہے۔ اس پرکار کہتے کہتے جانکی کا کنٹھ رُک گیا، اور آنکھوں میں آنسوؤں کی جھڑی بندھ گئی۔

دین دُکھیا اور پتی ویوگ سے کمزور ہوئی ہوئی سیتا کے ان وچنوں کو سن کر ہنومان بولے۔ ہے میتھلی! اب ولاپ کو بند کرو۔ کیونکہ تیرا سندیش پاتے ہی الودھیا ناتھ لاکھوں بانروں اور ریچھوں کو لے کر یہاں پہونچ جائیں گے، اور اگر تو آگیا دے تو میں ابھی تجھے اس راکھشش کے بندھن سے چھڑا لئے دیتا ہوں۔ تو نسنگھر میری پیٹھ پر سوار ہو، میں تجھے اس اپنی پیٹھ پر سوار کرا کر مہا ساگر کو پار کروں گا۔ ہے سیتے! راون سمیت ساری لنکا پوری کو اٹھا کر میں ساگر پار کر سکتا ہوں کیا پھر تجھے؟ آج ہی تجھے پرشرن پریت

پر پہونچا دیتا ہوں۔ جیسے اگنی اندر کو اُس کی ہوی پہونچاتا ہے۔ آج ہی تُو دشرتھ نندن راگھو کو دیکھے گی۔
جیسے دیوتاؤں نے بھگوان وشنو کو دیتیوں کے ودھ میں دیکھا تھا۔ اب تُو دیر نہ کر اور میری پیٹھ پر چڑھ۔
سوریہ است سے پہلے پہلے تو شری رام چندر جی کے ساتھ بھینٹ کرے گی۔ ہے سیتا! آنکھ جھپکتے ہی
تجھے ساگر پار پہونچاتا ہوں۔ راکھشسوں کی اتنی سمرتھ کہاں جو مجھے پکڑ سکیں۔

پون پتر کے مکھ سے ایسے آشچریہ جنک وچن سُن کر جانکی بولی ہے کپیندر! سو یوجن چوڑا اگادھ ساگر تم مجھے اٹھا کر کس پرکار پار کر سکوگے؟ جب میں بھینکر گرجنا کرنے والے سمندر کو دیکھتی ہوں، تمہارے چھوٹے سے شریر کو دیکھتی ہوں تو مجھے یقین نہیں آتا کہ جو کچھ تم کہتے ہو وہ کرنے میں سمرتھ ہو۔

سیتا کے کہنے پر ہنومان من میں شرمندہ سا ہو کر سوچنے لگا کہ یہ ابلا میرے بل اور پورش کو نہیں جانتی۔ اس لئے ایسا کہتی ہے۔ سو اب میں اپنا بھیانک آکار اسے دکھاتا ہوں۔ یہ وچار کر وہ بانر اپنی دیہہ بڑھانے لگا۔ اور چھن ماتر میں پربت کے سمان قد والا ہو گیا۔ وہ تانبے کی طرح لال منھ والا، وجر کے سمان دانتوں، اور ناخنوں والا سوریہ کے سمان تیج والا بن کر جانکی کے سامنے کھڑا ہو گیا، اور ہاتھ جوڑ کر بولا کہ ہے جانکی! پربتوں، بنوں، ندیوں بڑے اُونچے بھونوں سمیت ساری لنکا کو اور ساتھ ہی سیناؤں کو اور راون کو اٹھا کر اگر تو آگیا دے تو لے جاؤں۔ اب بے ارتھ کے شک کو چھوڑ کر میری پیٹھ پر چڑھو۔ اور دونوں بھائیوں کے سنتاپ کو دُور کرو۔

پون پتر کے اس بھینکر روپ کو دیکھ کر جانکی حیرت زدہ ہو گئی اور پھر یُکت ارتھ سے بھرا ہوا یہ وچن بولی۔ ہے بل دیر! پتی کے شریر کے بنا کسی دوسرے پرش کی دیہہ کے ساتھ میں سپرش نہیں کر سکتی۔ دُراچاری راون نے زبردستی ہرتے سمے میرے انگوں کو سپرش کیا تھا۔ اُس سمے اناتھ اور بے بس تھی۔ سو شری رام چندر راکھشسوں کا ودھ کر کے مجھے لے جائیں۔ اسی میں اُن کی عزت ہے اور ایسا ہونے پر ہی میرے ہردیہ کی جوالا شانت ہو سکتی ہے۔ ستی سیتا کے مکھ سے ایسے پتی ورتا دھرم سے یکت وچنوں کو سن کر ہنومان بڑا خوش ہوا اور بولا ہے کمل لوچنے! تیرے جیسی ستی ہی ایسے وچن کہہ سکتی ہے۔ میں شری رام چندر جی کو تیری حالت وستار سے سناؤں گا۔ اب تُو کوئی ایسی نشانی مجھے دے جو دشرتھ نندن رام پہچان لیں۔ اور میرے کتھن پر وشواس کر لیں ؎

جانکی کا شری رام چندر جی کو سندیش دینا۔

تب سندر چوڑامنی کو کھول کر جانکی نے کہا، ہے پون پُتر! لو یہ منی شری رام چندر جی کو دینا، کیونکہ اسے

راگھو بھی جانتی پہچانتے ہیں۔ اسے دیکھ وہ مہاتما مجھ کو، میری ماتا کو اور دشرتھ کو ۔۔ ان تینوں کو یاد کرے گا۔ لکھشمن اور اُس کے بڑے بھائی کو اور سگریو کو میری طرف سے کشل سماچار دینا۔ اور جس اُپائے سے کوشلیا نندن رام مجھے اس دُکھ کے ساگر سے پار کریں، ویسا کرنا۔ اور راون کا کرودھ، راکھششیوں کی جھڑکیاں اور نانا پرکار کے اپمان جو تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں، اُنہیں جاکر رام سے کہنا۔ ہے ہنومان! تو بلوان ہے، پرشار تھی ہے، چتور ہے۔ سو آگے جیسا اُچت ہے ویسا کر۔

جانکی سے ایسا کہا ہوا وہ بڑے بل والا ہنومان "ایسا ہی کروں گا" کہہ کر دونوں ہاتھ جوڑ، نیتروں سے آنسو گراتا ہوا وہاں سے وداع ہوا ۔

ہنومان کا اشوک باٹیکا کو برباد کرنا۔

اب جانکی سے وداع ہو کر ہنومان نے وچار کیا کہ جانکی کا مکھیہ کاریہ تو میں نے کر لیا ہے، اب شترو کا بل دیکھنا باقی ہے۔ کیونکہ بانرراج سگریو جب مجھ سے یہ پوچھیں گے کہ راون کا کتنا بل ہے، کتنی سینا ہے۔ کس ڈھنگ سے راکھشش یدھ کرتے ہیں، کیسے اُن کے استر شستر ہیں تو میں اُنھیں کیا جواب دوں گا، سو یہ بات میرے جاننے یوگیہ ہے سو اب مجھے کوئی ایسی ترکیب سوچنی چاہیے کہ جس سے راون کی سینا میرے سامنے آئے۔ کچھ چھن تک اُس نے وچار کیا اور پھر فیصلہ کیا کہ اس اشوک باٹیکا کو جو نندن بن کے سمان سندر ہے راون کو بے حد پیاری ہے، برباد کروں گا، ایسا کرنے پر راون ضرور مجھے پکڑنے کیلئے اپنی سینا بھیجے گا۔ ایسا حیلہ کر کے چلتے ہوئے نیتروں والا پربت اقد ہنومان اُس باٹیکا کا ناش کرنے لگا۔ تھوڑے ہی سمے میں اُس نے سینکڑوں برکھشوں کو اُکھاڑ کر بھومی پر ڈال دیا۔ سندر پھولوں والی لتاؤں کو جھٹک کر پھینک دیا۔ نرمل جلوں والے سروروں کے گھاٹ توڑ کر پھینک دیئے۔ تھوڑے ہی سمے میں وہ باٹیکا جس کی سندرتا پر دیوتا بھی موہت تھے، ایسی شوبھاہین ہو گئی جیسے جنگل کی آگ سے جلا ہوا بن شری ہین ہوتا ہے۔ وہ باٹیکا جس میں پکھشیوں کے مدھر سُر لئے سنگیت بھرے کولاہل سے کانوں میں رس اُنڈیل رہے تھے، وہ تالاب جن میں رنگا رنگ کی مچھلیاں اور پھل جیو کھیل رہے تھے، وہ پیڑ جن کے پھل بڑے میٹھے اور رسیلے تھے، وہ لتائیں جن کے پھول ماحول میں خوشبوئیں بھر رہے تھے، چھن ماتر میں نشٹ ہو گئے۔ برکھشوں پر بسیرا کرنے والے پرندوں کے گروہ، اُڑ اُڑ کر چاروں طرف دوڑنے لگے۔ برکھشوں کی جڑوں میں بسنے والے سانپ نراش ہو کر چاروں طرف اُڑنے لگے۔ اُس اشوک باٹیکا میں جو اونچے اونچے پتھروں کے بنے بھون تھے۔ وہ سب اُس بانر مہان نے توڑ پھوڑ ڈالے۔ ساری باٹیکا اُجڑ گئی اور اشوک باٹیکا شوک باٹیکا بن گئی۔ جب سب

باٹیکا برباد ہوگئی تو پون پتر ہنومان کُود کر سنگھ دروازے کے تورن پر چڑھ گیا، اور یدھ کیلئے راکھشوں کی باٹ دیکھنے لگا۔

ہنومان اور راکھشوں میں یُدھ!

راکھشوں کے گرنے اور بھوتوں کے ٹوٹنے کے شور و غل کو سن کر راکھشنیاں بھی جاگ اٹھیں جو رات بھر جانکی کا پہرہ دے کر اب سو رہی تھیں۔ وہ راون کے پاس جاکر اشوک باٹیکا کی بربادی کا حال بیان کرتی ہوئی بولیں ــــ ہے راجن! اشوک باٹیکا میں ایک بڑے بل اور بڑے پراکرم والا بانر گھس آیا ہے جس نے جانکی سے نہ جانے کیا گفتگو کی ہے۔ اُس کی شکل اور قد بے حد خوفناک ہے۔ ہے مہاراج! باٹیکا کا اُس نے ایک بھی برکھش اکھاڑے بنا نہیں چھوڑا۔ تالاب توڑ دیئے ہیں، محل گرا دیئے ہیں، اور لتاؤں کو اُجاڑ ڈالا ہے۔ اُس ظالم بانر کو جلدی سزا دیجیے جس نے جانکی سے گفتگو کی ہے اور باٹیکا کا ناش کیا ہے۔ یہ سماچار سن کر راکھشس راج راون کے نیتروں سے انگارے برسنے لگے، دھنش کے سمان اُس کی بھنویں تن گئیں۔ اُس بڑے تیجسوی نے جلتے ہوئے دیپکوں سے تیل کی بوندوں کی طرح کرودھ سے آنسو بہاتے ہوئے فوراً کنکروں کو ہنومان کے پکڑ لانے کا حکم دیا۔ اپنے مہاراج کا حکم پاتے ہی وہ راکھشس لوہ مُدھگر اور کھنڈے ہاتھوں میں لئے اشوک باٹیکا کی جانب دوڑے۔

دروازے کی منار پر بیٹھے ہوئے ہنومان نے ان راکھشوں کو دیکھا تو میگھ کے سمان گرجنا کرتے ہوئے اپنی مونچھوں کو پھٹکارا۔ تب وہ سب کنکر ہنومان پر لوہ مُدمگر اور برچھے پتھروں کی درشا کرنے لگے۔ ان شستروں کی چوٹ سے کرودھ ہو کر پھر گرجنا کی، اور اُن راکھشوں پر گر کر دانتوں اور ناخونوں سے اُنہیں پھاڑنا شروع کیا۔ کالے کالے راکھشوں سے گرا ہوا وہ پون پتر لاتوں، مکوں اور دھولوں سے بڑے بڑے یودھاؤں کو زمین پر ٹپکنے لگا۔ تب اُس مہا پراکرمی کپی کی مار کو سہن نہ کرتے ہوئے، پرانوں کا موہ چھوڑ کر کنکر لوگ ہنومان پر ٹوٹ پڑے۔ ہنومان اسی سمے ہنکار کر مینار پر چڑھ گیا، اور ایک بڑا سا لوہے کا ڈنڈا اٹھا کر راکھشوں پر ٹوٹ پڑے۔ راکھشوں کے درمیان لوہ کے ڈنڈے کو گھماتے ہوئے ہنومان ساکشات یم کے سمان نظر آنے لگا۔ وایو ویگ سے وار کرتے ہوئے چھن ماتر میں اُس نے سینکڑوں راکھشوں کو مار ڈالا، اور پھر مینار پر جاکر بیٹھ گیا۔ تب یم کے سمان ہنومان کے ہاتھوں سے بچے کچھ کنکر بھاگ گئے۔ اور جلدی ہی لنکا پتی راون کو یہ بھیانک سماچار سنانے لگے۔

جمبو مالی اور اکھشے کمار کا ودھ!

کنکروں کا مرنا سن کر راون نے پرہست کے پتر جمبو مالی کو کہا کہ ہے شتروؤں کو جیتنے والے! دھنش دھاریوں میں شریشٹھ ہے! تیرے بل میں جانتا ہوں۔ سو تو ہی اس کپش کو مارنے یوگیہ ہے۔ تب راون کی آگیا پاکر بڑی داڑھ والا جمبو مالی استر شستر سے سج کر، گدھوں سے رتھ پر سوار ہو کر بھیانک شور کرتا ہوا ہنومان کو مارنے چلا۔ یدھ کے لئے تیار مینار پر بیٹھے پون پتر کو دیکھ اس نے تیز بانوں سے اسے چھید ڈالا۔ ان بانوں کی چوٹ کھا کر پون پتر کا مکھ ایسی شوبھا کو پراپت ہوا جیسے شرت کال میں سوریہ کی کرنیں کمل پھول پر پھیل رہی ہوں۔ اس سے لال منہ والے ہنومان نے پاس پڑی ایک پتھر کی شلا کو اٹھا کر راکھشس پر پھینکا۔ پر تو جمبو نے بڑی پھرتی سے دس بانوں کے ذریعہ اس شلا کو چور چور کر ڈالا۔ اس شلا کی بے ارتھتا پر جھنجھلا کر ہنومان نے ایک پرکھش اکھاڑا اور اسے راکھشسوں پر گھمانے لگا۔ جس سے بہت سے راکھشس مر کر گر پڑے۔ تب کرودھ میں آ کر چار بانوں سے جمبو نے اس پرکھش کو کاٹ ڈالا۔ اور دس بانوں سے ہنومان کو گھائل کر دیا۔ ان بانوں کے وار سے ہنومان کے شریر سے خون کی انیک دھارائیں بہہ نکلیں۔ تب تو اس کپیندر کے کرودھ کی کوئی تھاہ نہ رہی۔ اس نے لوہے کے ایک موسل کو ایک راکھشس سے چھین کر جمبو مالی کی چھاتی کو نشانہ بنا کر پھینکا۔ اس موسل کے لگتے ہی جمبو مالی کا رتھ چور چور ہو گیا۔ گھوڑے مر گئے اور وہ خود بھی مردہ ہو کر زمین پر گر پڑا۔

جمبو مالی کے مارے جانے کا سماچار جس وقت راون نے سنا تو اس نے اپنے ساتوں منتری پتروں اور راکھشسی سینا کے پانچ بڑے بڑے نائکوں کو آگیا دی۔ لنکیش راون کی آگیا پاکر ساتوں منتری پتر محل سے باہر نکلے۔ ان کے ساتھ بھیشن گرجنا کرتی ہوئی سینا بھی چلی۔ اگنی کے سمان تپے ہوئے مکھوں والے منتری پتروں کو دیکھ کر ہنومان نے تورن (مینار) کو بڑی زور سے جھنجھوڑا۔ اور زور سے چلایا۔ اندر وجر کے سمان اس کٹھور شبد کو سن کر راکھشسوں کی سینا کانپ اٹھی۔ ان میں سے انیک تو مارے ڈر کے بھومی پر گر پڑے۔ انیکوں کے کانوں کے پردے پھٹ گئے اور انیکوں بھاگ کھڑے ہوئے۔ اپنی سینا کو بھاگتے دیکھ کر وہ منتری پتر بھی میگھ کے سمان گرجنا کرتے ہوئے ہنومان پر بانوں کی بارش کرنے لگے۔ تب پون پتر بانوں کی مار سے بچنے کے لئے آکاش میں اڑ کر زور زور سے منتری پتروں کو بدلنے لگے۔ اس پرکار وہ رام کا دوت کچھ سمے تک آکاش میں کھیل کرتا رہا۔ اس کے بعد بڑی گرجنا کرتا ہوا وہ شستر و سینا پر ٹوٹ پڑا اور کسی کو مکوں سے، کسی کو لاتوں سے، کسی کو چھاتی سے اور کسی کو ناخنوں سے کاٹنے لگا۔ جب وہ ساتوں منتری پتر سینا سمیت مارے گئے تو ساری لنکا پوری میں

اہاکار مچ گیا۔ تب ویر پاکھش، یوپاکھش، درگھرش، پرگھس اور بھاس کرن، یہ پانچوں سانپ کے سمان ڈسنے والے بانوں سے ہنومان کو گھائل کرنے لگے۔ درگھرش نامک راکھشس نے پانچ بان ہنومان کے ماتھے پہ مارے۔ تب وہ گھور گرجنا کرتا، تمام دشاؤں کو گونجت کرتا آکاش میں اُڑ چلا۔ تب درگھرش بھی آکاش میں رتھ سمیت اُڑ چلا اور اپنے بانوں سے ہنومان کو پیڑتا کرنے لگا۔ اس پرکار بہت اونچے اُڑتے ہوئے وجر دیہہ ہنومان اُس کے رتھ پہ گرا۔ پون پتر کے گرتے ہی وہ آٹھ گھوڑوں والا رتھ چور چور ہو گیا اور درگھرش پربت کے سمان قد والا زمین پہ گر کر مر گیا۔ اس کے بعد ساگھو کے ایک برکھش کو اکھاڑ کر اُس انجنا پتر نے باقی چار نائکوں کا ودھ کر ڈالا۔ منتری پتروں اور نائکوں کو مرتے دیکھ کر تمام راکھشسی سینا چیخیں مار کر بھاگنے لگی۔ اب اپنی سینا کو اکیلے بانر کے ہاتھوں برباد ہوتا دیکھ کر راون کا پتر اکھشے کمار گرجتا ہوا ہنومان پر ٹوٹ پڑا۔ وہ دونوں آکاش میں گھومتے ہوئے ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے دو میگھ۔ مگر جلدی ہی ہنومان نے اُس کو اٹھا کر اور آکاش میں گھما کر پرتھوی پر دے مارا کہ اُس کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ کمر اور چھاتی پس گئی، جوڑ سب ٹوٹ پھوٹ گئے اور راون کی آنکھوں کا تارا وہ راکھشس کمار یم لوک کو چلا گیا۔

میگھ ناتھ کا ہنومان کو باندھنا۔

اکھشے کمار کی موت کا سماچار سن کر راون کے شوک کا ٹھکانا نہ رہا۔ اُس کی آنکھیں انگارے برسانے لگیں۔ وہ اپنے پرتاپی پتر میگھ ناتھ کو آگیا دیتا ہوا بولا۔ ہے اندرجیت! تم نے بڑی تپسیا کے ذریعہ برہما سے استروں کو پراپت کیا ہے۔ اپنے بھج بل سے یدھ میں دیوتاؤں اور دیتیوں کو پراست کیا ہے۔ یدھ میں تمہارے پراکرم کے آگے ساکشات اندر بھی ٹھہر نہیں سکا۔ سو ہے پتر! تم اپنے بل کے یوگیہ کام کرو، اور اس پون پتر کو مرتیو دنڈ دے جس نے تیرے بھائی اکھشے کمار کو مارا ہے اور سینا سمیت بڑے بڑے سرداروں کو پرتھوی پر گرا دیا ہے۔

اپنے پتا کی آگیا پا کر تیسوی میگھ ناتھ یدھ کے لئے اشوک باٹیکا کی جانب چلا۔ کمل کے سمان وشال لوچنوں والا وہ شری مان میگھ کے سمان شور کرتا ہوا، پربت میں سمندر کی طرح گرجنا کرتا ہوا قلعے سے باہر نکلا، اُدھر تورن پہ بیٹھے ہوئے یدھ کو تیار ہنومان نے رتھ میں بیٹھے میگھ ناتھ کو آتے دیکھا تو اُس نے گرجنا کر کے سارے ماحول کو دہلا دیا۔ اُس کی گرجنا سے کرودھ ہوا ہوا اندرجیت، سورج کے سمان شریر والا میگھ ناتھ وجر بانوں کی بارش کرنے لگا۔ اس کی بھیانک بان ورشا سے بچنے کے لئے وجر دیہہ ہنومان آکاش میں اُڑا اور ہنیتر سے بدل بدل کر اپنی رکھشا کرنے لگا۔ اب اپنے بانوں کو نشپھل جان کر

سیگھ ناتھ بڑی چنتا کو پراپت ہوا، اور من ہی من سوچنے لگا کہ یہ کپی آکاش میں اُڑتا ہوا میرے استروں کو بے ارتھ بنا رہا ہے سو اب میں استروں کو بے ارتھ نہیں گنواؤں گا. ایسا نشچے کر کے اس نے ہنومان کو برہم استر...... سے باندھ لیا، اور بل سے کھینچتا ہوا اُسے راون کے نزدیک لا کر کھڑا کر دیا. برہم استر سے بندھا ہوا پون پتر روپ، یوبن ایشوریہ سے گروت لنکا پتی راون کو دیکھ کر من ہی من رشک کرنے لگا، کہ آہا! کیسا اس کا روپ ہے، اتنی سندرتا ہے. مکھ پر کیسا اتساہ، صبر اور تیج چمک رہے. کاش روپ کے سمان اُس کے آچار بھی شدھ ہوتے تو یہ تینوں لوکوں کا راجہ ہونے یوگیہ تھا، پرنتو اُسکے دشکرموں نے، دُراچار اور پاپ کی ذہنیت نے اس کو دیوتاؤں کی نظر سے گرا دیا ہے.

تب پنگل نیتروں والے، چوڑی چھاتی والے، سنگھ کے سمان اونچے سکندھوں والے، ہاتھی کی سونڈ کے سمان لمبی بھجاؤں والے پربت قد ہنومان کو سامنے دیکھ کر راون کے نیتر کرودھ سے جلنے لگے، اور وہ تیوری کو چڑھا کر اپنے مہامنتری کو کہنے لگا کہ ہے مہامنتری! اس چھوٹے سے بانر سے پوچھو کہ کہاں سے آیا ہے اور کس نے اس کو بھیجا ہے. سیتا کے ساتھ گفتگو کرنے کا اس کا کیا مقصد ہے. نندن بن سے بھی زیادہ سُندر، پرجاجنوں کے سُکھ کے لئے بنائی گئی اشوک باٹیکا کو اس نے کس لئے توڑ پھوڑ ڈالا ہے، اور پھر میری آگیا سے بھیجے گئے سینک راکھشسوں کو مارنے میں اس کا کیا مقصد ہے.

تب راون سے آگیا دیا ہوا پرہست پتر ہنومان کے پرتی بولا کہ ہے بانر! اگرچہ تم نے بڑی ڈھٹائی کی ہے اور تُو مرتیو دنڈ پانے کے یوگیہ ہے مگر تو ستیہ ستیہ بات کہہ دے، تو تجھے معاف کر دیا جائے گا۔ ہے پردیسی! میں تجھے جان کی اماں دیتا ہوں. بتا کس کارن تم نے اتنا بڑا اُپدرو کیا؟

منتری کے ایسا کہنے پر وہ وشال ہردیہ والا کپیش نربھے ہو کر راون سے بولا، ہے دشکندھر! ہے راون! میں بالی کے بھائی کشکندھا کے راجہ سگریو کا دُوت ہوں، اور اُس کی آگیا سے تیرے پاس بھیجا گیا ہوں۔ ہے لنکیش! ہمارے مہاراج نے تیرا کشل پوچھا ہے، اور کہا ہے کہ تم نیتی وان ہو، دھرم شاستر کے جاننے والے ہو. چاروں ویدوں کو جاننے والے ہو، بڑی تپسیا سے تم نے یہ اکھنڈ راجیہ پراپت کیا ہے. اتنے بڑے وِدوان ہو کر جو تم نے پرائی استری کو روک رکھا ہے تو کیوں؟ یہ سنسار میں قابلِ مذمت ہے، انوچت ہے اور کلنک کا کارن ہے۔ ہے مہابا ہو! دھرم سے وِرودھ راجیہ کو جڑ مُول سے اُکھاڑنے والے اس مہاباہو کُوکرم میں پھنس کر تم نے موت کو دعوت دی ہے ہے راون! لکشمن کے باتوں کو جو سانپ کی طرح زہریلے ہیں، نہ دیوتا سہن کر سکتے ہیں اور نہ راکھشس. کیا پھر تو اُن کے سامنے ٹھہرے گا. ہے مہاراج! سیتا کا اپمان کر کے اندر کا پتر جینت تینوں لوکوں میں دوڑتا پھرا، مگر کسی نے اُس کو شرن دی، سو تم دانتوں میں تنکا رکھ کر رام سے معافی

مانگو۔ جو بڑا دیالو ہے اور مہربان ہے۔ ہے راجن! ماضی حال اور مستقبل ــ تینوں کال میں سُکھ دینے والے، میرے وچنوں کو مانو اور چکرورتی راجہ دشرتھ کی بہو کو واپس کرو۔ نہیں تو کمر دوشن اور بالی کے سمان اپنے کو مرا ہوا سمجھو۔

ارتھ اور نیتی سے بھرے ان وچنوں کو سن کر کرودھ سے راون بولا۔ تیرے جیسے تُچھ بدھی، مُورکھ اور شٹھ بانر کو دوت بنا کر سگریو نے اپنی اگیانتا کا ثبوت دیا ہے۔ رے دُرجن! تو اور تیرا راجہ میرے بل کو نہیں جانتے، دیوتاؤں اور دانووں جیت کر تمام پرتھوی کو میں نے اپنی ہتھیلی پر اٹھا لیا ہے جس نے میرا اپمان کیا وہی یم لوک کو بھیج دیا گیا ہے۔ سو پہلے تیرا ودھ کر کے سگریو سمیت رام اور لکشمن کو یم لوک بھیجوں گا۔ اتنا کہہ کر راون نے منتریوں کو آگیا دی کہ ویرو! اشوک باٹیکا کو برباد کرنے والے اس بانر کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو۔

تب راون کا مہا منتری وبھیشن ہاتھ جوڑ کر بولا کہ ہے لنکیش! یہ بانر اپنے آپ کو دُوت بتلا چکا ہے، سو اس کا ودھ کرنا نیتی اور دھرم کے خلاف ہے۔ اس کے مارنے سے سنسار میں آپ کی نندا ہوگی۔ تینوں لوکوں میں آپ کا اپمان ہوگا۔ ہے راجن! دُوت دوسروں سے بھیجا ہوا، دوسروں سے کہے ہوئے وچنوں کو سُناتا ہے۔ سو وہ ودھ کے یوگیہ نہیں ہے۔ جو شبد وہ کہتا ہے وہ اُس کے اپنے نہیں ہوا کرتے۔ وبھیشن کی اس رائے سے راون کا کرودھ شانت ہوا، اور پھر کچھ سوچ کر بولا کہ ہے بدھی مانوں میں شریشٹھ! تُو نے ٹھیک کہا ہے۔ دُوت کا ودھ کرنا مناسب نہیں ہے۔ پرنتو ایسے ڈھیٹھ دوت کو بنا سزا دیئے چھوڑنا بھی نامناسب ہے۔ سو میں آگیا دیتا ہوں کہ اس بانر کی پونچھ پر روئی اور تیل لگا کر شنگر جلا ڈالو اور یہ جلی ہوئی پونچھ کے ساتھ اپنے راجہ کے پاس جائے، وہاں اس پونچھ ہین بانر کو دیکھ کر دوسرے بانر ہنسیں گے اور یہ بھی جب تک زندہ رہے گا اپنے اس کُو کرم پر روئے گا۔ راجہ کی آگیا پاتے ہی کُرور راکھشسوں نے فوراً پرانے کپڑے اور روئی اُس کی پونچھ کو لپیٹ دی، اور پھر تیل سے بھگو کر اُس کو آگ لگا دی۔ اپنی پونچھ کو جلتے دیکھ کر ہنومان کرودھ سے بھر گیا اور اس نے اپنی جلتی ہوئی پونچھ سے اُن راکھشسوں کو جنہوں روئی اور کپڑے اُسے لپیٹے تھے اور جو اس سمے اُسے دیکھ کر ہنس رہے تھے، مار مار کر پرتھوی پر گرا دیا۔ پرنتو بہت سے راکھشسوں نے اس کو گھیر لیا اور وہ لنکا کے بازاروں میں پون پتر کو گھما کر اپمان کرنے لگے۔ اب جلتی ہوئی پونچھ سے ہنومان بازاروں میں چل رہے تھے۔ اُن کے ساتھ ساتھ سینکڑوں راکھشس موسل، پرکھ، ڈھول پیٹتے اُس کے اپرادھ کی گھوشنا کرتے چلتے تھے۔ لنکا کے سب بازار اُس بانر کو دیکھنے کے لئے راکھشسوں سے بھرے ہوئے تھے۔ گھروں کی چھتیں، کھڑکیاں اور چھجے اُن راکھشسیوں سے بھری ہوئی تھیں جو اس تماشے

کو دیکھنے کے لئے کھڑی ہوئی تھیں۔ راکھشسوں سے گھرا ہوا وہ سگریو کا دُوت جدھر جاتا اس کو سنگسار کیا جاتا۔ کرودھ میں بھر کر ہنومان سوچنے لگے کہ میرے جیسے بلوان اور پراکرمی پرش کو اس پرکار بے عزت ہو کر بازاروں میں گھومنا شوبھا نہیں دیتا، سو ان ادھم راکھشسوں سے ضرور بدلہ لینا چاہیئے۔ ایسا وچار کر کے مہاویر نے ایک ہی جھٹکے سے اپنے بندھنوں کو توڑ ڈالا اور بجلی کی طرح چمک کر نگر کے اونچے پھاٹک پر چڑھ گیا۔ اُس پھاٹک کے توڑن میں سے اُس نے لوہے کا ایک بڑا سریا نکالا اور چھن ماتر میں سب راکھشسوں کو مار ڈالا۔

لنکا کو جلانا

راکھشسوں کو مار کر اب مہاویر سوچنے لگے کہ اشوک باٹیکا کو اُجاڑ ڈالا، بہت سی سینا کا ناش کیا، بڑے بڑے راکھشسوں کو یم لوک بھیجا، اب کیول لنکا کا قلعہ برباد کرنا باقی ہے۔ اس قلعے کو توڑنے سے میرا کام پورا ہو جائے، ایسا سوچ کر وہ پون پتر میگھ کے سمان گھور گرجنا کر کے بجلی کے سمان جلتی ہوئی پونچھ سے لنکا کی اٹاریوں پر کودنے لگا۔ نیچ راکھشسوں سے بدلہ لینے کے لئے اُس ویر بانر نے ہزاروں چتر وچتر اٹاریوں کو آگ لگا دی۔ پون کے سمان ویگ والا پون سُت گھروں کو آگ لگاتا ہوا، پرہست کے بھون پر چڑھ گیا، اور وہاں آگ لگا کر مہا پارشو کے محل پر کُود گیا۔ اُسے آگ لگا کر وجر دنشٹ کی اٹاری کو جلا ڈالا۔ پھر شُک، سارن، اندرجیت، جمبومالی، شونی تاکمش، کُمبھ کرن، نرانتک، میگھ شترو، برہم شترو، وغیرہ راکھشسوں کے گھروں کو جلا کر آکاش میں گھومنے لگا۔ اس سمے بڑے مد سے متوالا وہ بانر گھور گرجنا کرنے لگا۔ بڑے بڑے محلوں کو جلانے کے بعد وہ راون کے محل پر کُود پڑا اور اُس کمھیہ بھون میں آگ لگا کر پھر قیامت کی گرجنا کرنے لگا۔ اب تو لنکا کی بڑی دُردشا ہوئی۔ وایو کی تیزی سے آگ بھڑک اُٹھی اور دیکھتے دیکھتے تمام نگر آگ اگلنے لگا۔ اُس سمے موتیوں سے جڑے ہوئے جھروکے جل رہے تھے، رتنوں اور منیوں سے کھنچے ہوئے اُونچے محل سراپا آگ بن گئے تھے۔ اونچی اونچی اٹاریاں بڑے دھماکوں سے ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہی تھیں۔ اپنے اپنے گھروں کی رکھشا کے لئے ہزاروں راکھشس ہاہاکار کرتے ہوئے اِدھر اُدھر دوڑ رہے تھے۔ چاروں طرف یہ پکار سنائی دیتی تھی کہ ہا! یہ بانر نہیں ساکھشات اگنی دیوتا ہی اس روپ دھارن کر کے آگیا ہے۔ بالکوں کو گود میں لئے استریاں اٹاریوں پر سے ایسے گر رہی تھیں جیسے آکاش سے بجلیاں نکل کر پرتھوی پر گریں۔ موتی، مونگے، سونا، چاندی پگھل وغیرہ پگھل کر گھروں کی دیواروں پر بہہ رہا تھا۔

آکاش پرچنڈ اگنی کے پرکاش سے پرکاشت ہو رہا تھا۔ لال اور شیام رنگ کے دھوئیں میں اُڑتے ہوئے چنگارے آکاش سے گر رہے تھے۔ تھوڑے ہی سمے میں ہنومان کی لگائی ہوئی بھینکر اگنی اپنے جوالا منڈل کا پرسار کرتی ہوئی قیامت کی آگ کے سمان لنکا پر بہت کرا کے بھاگ کے تعاون سے بھبھک اٹھی، اور راکھشوں کے شریر کے مجاروپ گھی کا پان کر کے اپنی پرچنڈ کرنوں بھومی، آکاش، پربت، ندیوں کو روشن کرنے لگی۔ جلتا ہوا لنکا کا وہ پربت دُور سے پلاش کا پھولا ہوا بن دکھائی پڑتا تھا۔ جب اُس بھینکر آگ سے دھوئیں کے بھبھوکے اٹھتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا مانو نیل کمل کے رنگ والا میگھ چھا گیا ہے۔ اُس جلتی ہوئی لنکا میں ہزاروں راکھشش جل گئے۔ وہاں کے نواسی "ہا تات! ہا ماتا! ہا بیٹا!" کہہ کر رو رہے تھے۔ اُس ویگ والے پون پتر نے وبھیشن کے گھر کو چھوڑ کر ساری لنکا کو چھوڑ کر اس پرکار جلا دیا جیسے مہادیو نے تری پور کو جلا دیا تھا۔

لنکا کو جلا کر ہنومان پھر اشوک باٹیکا میں آیا اور اُسی شیشم کے برکش کے نیچے جانکی کو دیکھ کر بولا۔ ہے ماتا! میں تم کو کشل سے دیکھ کر خوش ہوا۔ اب تم دھیرج دھرو۔ شری رام چندر جی شگھر ہی رکشی کندھاتی سگریو کے ساتھ کروڑوں بانروں کو لے کر یہاں آئیں گے اور سینا سمیت راون کو مار کر تمہیں لے جائیں گے ہے دیوی! تم شوک کو تیاگ کر اُن کے آنے کی راہ دیکھو۔

اس پرکار سیتا کو دھیرج دے کر اُس نے اُس کا پاؤں چھوا، اور پھر شری رام چندر جی کے درشن کے لئے وہاں سے وداع ہو کر جلتی ہوئی پونچھ کو سمندر جل سے شانت کرنے لگا۔

ہنومان کا ساگر کے اُس پار جانا۔

لنکا کو بھسم کر کے بڑے تیج والا ہنومان میگھ کے سمان گرجتا ہوا آکاش میں اُڑا اور دھنش سے چھوٹے ہوئے بان کے ویگ سے ساگر کو پھاند کر وہاں پہونچا، جہاں سب بانر اور ریچھ اس کی باٹ دیکھ رہے تھے۔ پون پتر کو نزدیکی آکاش میں گرجتا دیکھ کر جامبوان نے خوش ہو کر سب بانروں کو کہا، ہے ویر کپیسو! ہنومان کے اس پرکار گرجنے سے جان پڑتا ہے کہ وہ ضرور ہی کامیاب ہو کر آیا ہے۔ سو تم جلدی سے اُس کی پوجا کے لئے تٹ پر کھڑے ہو جاؤ۔ تب وہ سب ساگر کے کنارے پھل پھول لے کر اُس ویر کے سواگت کے لئے کھڑے ہو گئے۔ ہنومان نے تٹ پر اُتر کر ویر جامبوان اور انگد کو پرنام کیا اور لنکا کا سب سماچار اور سیتا کی بھینٹ کا حال سنا کر سب کو خوش کیا۔

سیتا دیکھی ہے، اس وچن کے سنتے ہی وہ سب بانر اور بھالو اُچھلنے لگے اور شری رام چندر جی کی

جے کار سے آکاش کو گونجانے لگے۔ اس کے بعد سب بانر ہنومان کو آگے اور لنکا تی راون سے بدلہ لینے کے لئے نشچہ کر کے سگریو کے تو اس استھان پر سر بن کی جانب چلے۔ کُودتے اور گربہ سے گرجتے ہوئے وہ بانر مدھو بن نامک باغ میں پہونچے جو کہ سگریو کے ماما ودھی مُکھ سے رکھشت اور پالت تھا۔ مارگ کی تھکان دُور کرنے کے لئے انگد نے وہاں پڑاؤ کیا، اور سب بانروں اور ریچھوں کو مدھو بن کے پھلوں کے کھانے کی آگیا دی جو بے حد میٹھے اور لذیذ تھے۔ اُن پھلوں کو کھا کر وہ سب مستا ہو گئے اور بڑے ہرش سے ناچتے کُودتے پر سر بن پربت پر جا کر سگریو سمیت شری رام چندر جی اور لکشمن کے درشن کرنے لگے۔ تب بڑے آدر سے ہاتھ جوڑ کر ہنومان سیتا کا حال کہنے لگا کہ ہے ناتھ! اس یوجن لمبے ساگر کو پار کر کے میں لنکا میں سیتا کے درشن کئے ہیں۔ ہے ناتھ! راکھشسیوں کے پہرے میں بیٹھی ہوئی جنک نندنی کی مصیبت میں کیا بیان کروں۔ ظالم اور سخت دل والی راکھشسیاں دن رات اُس کا اپمان کرتی اور جھڑکیاں دیتی ہیں۔ یہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ بھومی پر لیٹی ہوئی، دین مُکھ والی وہ سیتا آپ کے آدھار پر جیتی ہے۔ اُس کے کپڑے گندے ہو رہے ہیں۔ مُکھ پھیکا پڑ گیا ہے۔ روتے روتے نیتر سُوج گئے ہیں، چوٹی کھلی ہے، اور راون سے اپنی عصمت بچانے کے لئے سدا خوف زدہ رہتی ہے۔ اتنا کہہ کر ہنومان نے سیتا کی دی ہوئی وہ دوّیہ منی جو اپنے تیج سے جل رہی تھی، شری رام چندر جی کو دی اور پھر یوں کہنے لگے۔ ہے پربھو! میں نے اُس کو آپ کا سندیش دے کر انیک پرکار سے اُس کا دھیرج بندھایا اور یہاں کا سب سماچار سنا دیا۔ ہنومان کے مُکھ سے سیتا کا سماچار پا کر شری رام بے حد خوش ہوئے۔ اور پھر اُسے کنٹھ سے لگا کر بولے۔ ہے انجنی نندن! سیتا نے میرے لئے کیا سندیش بھیجا ہے سو تُو وِستار سے بتلا۔ شری رام چندر جی کے ایسا پوچھنے پر وہ بولا۔ ہے راگھو! وہ دن رات آپ کے نام کو جپا کرتی ہے۔ آپ میں اُس کی اڈگ بھگتی ہے۔ ہے مہا باہو! سیتا نے کہا ہے کہ راون نے دو مہینے مجھے اور دیئے ہیں۔ سو اتنے دنوں کے اندر اندر اگر آپ مجھے نہ چھڑا سکے تو میں پران تیاگ دوں گی۔ آپ تینوں لوکوں کو جیتنے والے ہیں۔ آپ کے سامنے تُچھ راکھشس تو کیا، دیوتا تک بھی ٹھہرنے کی ہمت نہیں کر سکتے۔ سو شیگھر آ کر داسی کی رکھشا کیجیے۔

ہنومان کے ایسا کہنے پر شری رام چندر جی اُس دوّیہ منی کو لے کر ولاپ کرنے لگے۔ اُن کے ساتھ لکشمن بھی رونے لگا۔ اُس منی کو ہردیہ سے لگا کر نیتروں سے آنسوؤں کی دھارا چھوڑتے ہوئے سگریو سے بولے کہ ہے کپی کُل ادھیش! جس طرح کپلا گئو بچھڑے کو دیکھنے پر دودھ اُتارتی ہے، اسی پرکار اس دوّیہ منی کو دیکھ کر میرا من پگھل گیا ہے۔ ہے سگریو! یہ منی وواہ کے سمے میرے سُسر راجہ جنک نے جانکی کو دی تھی، اور اس کو وہ اپنی الکوں میں باندھتی تھی۔ ہا شوک! آج میں اُس چندر مُکھی کو

نہیں دیکھ رہا. جس کے مکھ پر اس منی کی آبھا پڑتی تھی. ہے سگریو! جانکی اگر ایک ماس تک جیتی رہی، تو میں اُسے بچا لوں گا، یہ تم نشچے جانو۔ ہے ویر! میں اُس مرگ لوچنی کے بنا زندہ نہیں رہوں گا۔ سو شیگھر ہی مجھے وہاں لے چل، جہاں میری پران پیاری رو رہی ہے. اُس کی ایسی دُر دشا سن کر چھن بھر بھی میں یہاں نہیں ٹھہر سکتا. ہا! وہ بھیرو، چندر مکھی تیلی کمر والی جس نے کبھی دُکھ نہیں دیکھا، کس پرکار اُن ظالم، کٹھور، وحشی راکششیوں میں رہتی ہے۔ ہے سگریو! شیگھر اپنی سیتا کو آگیا دو. اب دیوتا لوگ میرے باتوں سے پریوار سمیت دُشٹ راون کو یم لوک میں جاتا دیکھیں گے ؛

کوی راج شری جے گوپال کرت بالمیکی
رامائن کا سُندر کانڈ سماپت۔

لنکا کانڈ

پون سُت ہنومان کے مُکھ سے سیتا کا سب سماچار سن کر شری رام چندر جی بولے۔ بالشبہ پون سُت نے وہ کام کیا ہے جسے کرنے کی کسی میں بھی شکتی نہیں ہے۔ گرڈ، وایو اور ہنومان کے علاوہ کس میں طاقت ہے کہ اپار ساگر کو پار کر سکے۔ دیوتا، راکھشس، گندھرو، یکش اور دیتیہ جس کی رکھشا کرتے ہیں ایسی دُرگم لنکا پوری میں داخل ہو کر جیتے جی نکل آنا ہنومان کا ہی کام ہے۔ اس مہاویر نے اپنے بل اور پراکرم سے سگریو کی بھاری سیوا کی ہے۔ جو شخص کسی بڑے کام پر مقرر کیا گیا ہے اور وہ اُس کو بڑے پریم اور اُتساہ سے پورا کرتا ہے، وہ شریشٹھ پرش کہا جاتا ہے اور اگر وہ شخص اُس کام کو پریم سے نہیں پورا کرتا تو وہ مدھیم پرش ہے، اور اگر وہ آگیا دیا ہوا کام بھی نہیں کرتا تو وہ بڑا ادھم پرش ہے۔ سو ہنومان نے اس مشکل کام کو کر کے اپنی شریشٹھتا کا ثبوت دیا ہے۔ ہنومان نے سیتا کو دیکھا ہے، اس سماچار کو سُن کر مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مانو میں اپنی ان آنکھوں سے سیتا کو دیکھ رہا ہوں۔ پرنتو شوک! میں اس وقت ایسی دین حالت میں ہوں کہ اتنے بڑے اُپکار کرنے والے کو بھی کچھ نہیں دے سکتا۔ یہ بات میرے ہردیہ میں بہت چبھتی ہے۔ پرنتو کیا کروں، بُرے دنوں کے سامنے انسان کی کچھ نہیں چلتی۔ ہاں! اس سمے پریم سے اس پون پتر کو ہردیہ سے لگاتا ہوں، اور اسی پرکار اپنا سب کچھ اس مہاتما کو ارپت کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر شری رام چندر جی کے نیتر دل سے ہرش کے آنسو بھر آئے اور اُنھوں نے پون پتر کو گلے سے لگا لیا۔ اس کے بعد دشرتھ سُت سگریو کے پرتی بولے کہ ہے بانر راج! سیتا کا تو پتہ لگ گیا اور اُس کا دیا ہوا پریتی چنہ (پریم کی نشانی) بھی مل گیا، مگر اس اگادھ ساگر کو دیکھ دیکھ کر میرا ہردیہ ڈگمگا جاتا ہے۔ جو اپنی چھاتی پر پربتوں کے سمان اونچی ترنگوں کو اٹھاتا ہوا ڈرا رہا ہے۔ ہے سگریو! اتنے بڑے سمندر کو کس پرکار بانر سینا پار کرے گی۔ کس پرکار گھیر کر لنکا کو ہم راون کا ناش کریں گے جبکہ گرجتا ہوا سمندر راستہ میں حائل ہے۔ تب شوک سے پیڑت شری رام چندر جی سے کپی راج بولا۔ ہے راگھو! جب سیتا جی کا پتہ مل گیا اور شترو کے ٹھکانے کا پتہ چل گیا، تو شوک کرنا فضول ہے۔ ہے کوشل کشور! میری یہ بانر سینا آگ میں کودپڑنے کو تیار ہے۔ ان کے بل، پراکرم کے سامنے اس معمولی ساگر کی کیا گنتی ہے، یہ ویر اس پر پل باندھیں گے اور پاؤں سے اسے دبا کر لنکا کا ناش کریں گے۔ سو آپ شوک اور نراتساہ کو چھوڑ کر کرودھ کا دامن پکڑیں —

ہے راگھو! ہمت سے سب کام آسان ہو جاتے ہیں۔ جو کھشتریہ ہمت نہیں کرتے وہ کائروں کے سمان کھڑے دیکھتے ہیں، اور آخر میں گر جاتے ہیں۔ ہے رام! اپنے دبے ہوئے کرودھ کو جگائیے۔ پرچنڈ اگنی سے ہی سنسار ڈرتا ہے۔ سگریو کے ایسا کہنے پر شری رام چندر جی سنتوشٹ ہو گئے۔ اور پھر ہنومان سے بولے کہ ہے پون پتر! پل باندھ کر اس اپار ساگر کو پار کیا جائے۔ سگریو کی یہ رائے واقعی قابلِ داد ہے، پرنتو تم لنکا کی سینا، قلعہ، راکھشسوں کی یدھ بدھی، ان سب باتوں کو تم میرے سامنے ورنن کرو۔ ہے پون پتر! تم بڑے چتور ہو اور لنکا کو تم نے دیکھا ہے۔ سو تم شتروؤں کی پوری پوری شکتی کا ورنن کرو۔

شری رام چندر جی کی آگیا پا کر پون پتر لنکا کا مفصل تذکرہ کرتا ہوا بولا۔ ہے جانکی ناتھ! لنکا بھوگ ولاس اور ایشوریہ سے بھری ہوئی ہے۔ اُس راکھشس پوری میں بے شمار متوالے ہاتھی جھومتے ہیں، رتھوں اور گھوڑوں کا کوئی انت نہیں ہے۔ بڑے بڑے شورویر یودھا، راکھشس اُس پوری کی رکھشا میں سدا سا وہاں رہتے ہیں۔ پربتوں کے سمان لنکا کے چار اونچے اونچے دروازے ہیں۔ اور ہر ایک دروازے پر ایسا ایسا انتظام ہے کہ لاکھوں کی تعداد میں حملہ کرنے پر بھی اندر نہیں جایا جا سکتا۔ ہر ایک دروازے پر بڑی بڑی توپیں جمی ہوئی ہیں۔ جو وکرال مکھوں سے آگ اُگلتی ہیں، اور جوالا گولوں سے چھن ماتر میں شترو کی ساگر کے سمان بڑی سینا کو جلا کر راکھ کر ڈالتی ہیں۔ ہے ناتھ! لنکا چاروں طرف سے سونے کی دیوار سے گھری ہوئی ہے۔ چاروں طرف اُس کے کھائی ہے جس میں پانی بھرا ہوا ہے۔ ہے راگھو! کھائی کے اوپر تھوڑی تھوڑی دوری پر برج بنے ہیں اور ان پر ایسی کلائیں رکھی ہیں کہ دشمن کے اوپر چڑھ آنے پر اُس کو کھائی میں گرا دیتی ہیں۔ اُس پوری کے پوربی دروازے پر دس ہزار راکھشس ہر وقت موسل اور کھانڈے لئے اُس کی رکھشا کرتے ہیں۔ دکھشنی دروازے پر ایک لاکھ یودھا ہر وقت کھڑے رہتے ہیں۔ اِسی پرکار پچھم اور اُتر کے دروازوں پر بے شمار فوجیں کھڑی رہتی ہیں۔ پرنتو اتنا کچھ ہوتے ہوئے بھی میں آپ کے پرتاپ سے لنکا کے قلعے کو تہس نہس کر دیا ہے۔ مورچوں کو توڑ ڈالا، اور بڑے بڑے راکھشس پتیوں کو یم لوک پہونچا دیا ہے ہے پربھو! اب تو کیول سیتو بدھنے کی دیر ہے۔ پل کے بندھ جانے سے تھوڑے ہی کال میں آپ راکھشسوں کو مرتے، میناروں کو ٹوٹتے اور ہاتھیوں کو بھاگتے ور رتھوں کو چور چور ہوتے دیکھیں گے۔

تپسوی ہنومان کے مکھ سے لنکا کا سب سماچار سن کر شری رام بولے۔ ہے پون پتر! جس لنکا کا تم نے ذکر کیا ہے، اُس کا میں جلدی ناش کروں گا۔ یہ میں پرتگیا کرتا ہوں۔ ہے مہاویر!

میری یہ پرتگیا اٹل ہے۔ اب تو تھوڑے ہی دنوں میں سینا سمیت راون کو مرے ہوئے دیکھے گا۔
اس کے بعد سیتا کے لئے ادھیر ہوئے ہوئے دشرتھ نندن رام سگریو کے پرتی بولے ۔ ہے
بانرراج! اسی سمے بانروں کو چلنے کی آگیا دو۔ اب وہ دُشٹ بدھی راون بچ کر نہیں جا سکتا۔
میری یاترا کا سماچار سن کر باشبہ جنک نندنی دھیرج پکڑے گی۔

شری رام چندر جی کی آگیا پاکر سگریو نے مکھیہ مکھیہ بانروں اور ریچھوں سے کہا کہ ہے یودھاؤ!
اب یاترا کا مہورت آگیا ہے۔ سو راون کو مارنے کے لئے کوچ کرو۔ تب سگریو کی آگیا پاکر
لاکھوں بانر پربتوں کی گپھاؤں سے باہر نکلنے لگے۔ چھن ماتر میں وہ پربت جو نرجن دکھائی دیتا تھا،
ایک وشال سینک چھاؤنی کے روپ میں بدل گیا۔ لاکھوں اور کروڑوں بانروں کے دل شری رام کو گھیر کر
کوچ کرنے لگے۔ ان کے ساتھ ساتھ لکشمن سمیت سگریو بے شمار بانروں کی ساگر کے سمان وراٹ سینا کو لیکر
چلا۔ اس سمے وہ بانر اُچھلتے کودتے، گمبھیر گرجنا کرتے چلنے لگے۔ مارگ میں آئے ہوئے مدھو بنوں اور
پھولوں پھلوں کو کھاتے ہوئے یہ بانر فوج پرتھوی کو ہلاتی ہوئی ساگر کی جانب بڑھ چلی۔ "شری رامچندر
جی کی جے اور دُشٹ راون کی مرتیو" کی گھوشناؤں سے دشوں دشاؤں کو گھوشت کرتے یہ کروڑ ہا
بانر ایک دوسرے کو گراتے اور آکاش کو دہلاتے چلے جا رہے تھے۔ اُس بانروں کی سینا میں دو بانروں
کی پیٹھ پر چڑھے ہوئے دونوں بھائی ایسے معلوم ہوتے تھے، جیسے راہو اور کیتو دو گرہوں سے سپرش
کئے گئے چندرما اور سوریہ شوبھا پاتے ہیں۔ اُس سمے اُن بانروں کے چلنے سے ایسی دُھول اُڑی کہ اُس
سے چاروں طرف اندھکار چھا گیا۔ پربتوں، بنوں اور میدانوں کو پار کرتی، جے گھوشناؤں سے آکاش کو
شبدائے مان کرتی وہ بھینکر بانر سینا ایسی شوبھا دیتی تھی جیسے ساون ماس میں گگن منڈل میں اُڑتی ہوئی
بادلوں کی گھٹائیں شوبھا دیتی ہیں۔ جب یہ بڑی سینائیں ندیوں اور نالوں کو پار کرتی تھیں تو اُن کے پرواہ
اُلٹے بہنے لگتے تھے۔ نرمل نیل والی جھیلیں، ہرے ہرے برکھشوں والے سہاونے پربتوں، چٹیل میدانوں
اور پھولوں و پھلوں سے لدے ہوئے جنگلوں میں جدھر آنکھیں اُٹھاؤ بانر ہی بانر دیکھے جا سکتے تھے۔
اُمنگوں سے بھرے ہوئے پھلوں کو کھاتے، برکھشوں کو توڑتے، مدھو کے چھتوں کو توڑ کر مدھو پان
کرتے، دوڑتے، اُچھلتے، کودتے، پھاندتے یہ بانر اپنے جوبن اور پراکرم کو دکھاتے چلے جاتے تھے۔
وہ نہ کہیں وشرام کرتے، نہ بیٹھتے، نہ سوتے تھے۔ کیول راون کو مارنے اور لنکا کو اُجاڑنے کے خیال کو
من میں لئے ہوئے دن رات چلے جاتے تھے۔ اس پرکار انیک پربتوں کو پار کرکے کمل لوچن شری رام
مہندر پربت پر پہونچے۔ نرمل جل والے چشموں اور رنگ برنگے پھولوں سے النکرت اُس پربت پر
چڑھ کر دشرتھ نندن راگھو نے کچھ، مچھ، نکر، نکروں سے بھرے ہوئے ساگر کے درشن کئے۔ تب وہ

اُس پربت کو پار کر کے بھینکر گرجنا والے سمندر کے نزدیک پہونچے۔ سمندر سے اُٹھی ہوئی جل ترنگوں سے ڈھلی ہوئی شلاؤں والے وشال سمندر کے تٹ پر پہونچ کر شری رام چندر جی سے بولے۔ ہے سگریو راج! بڑے بڑے پربتوں اور گھنے جنگلوں کو پار کر کے ہم سمندر کے کنارے آ پہونچے ہیں۔ یہاں میں پھر اُسی اُدکاٹ کو دیکھتا ہوں کہ کِس اُپائے سے یہ اُونچی ترنگوں والا، ندیوں کا پتی سمندر پار کیا جائے گا۔ سو یہاں چھاؤنی ڈالئے اور بانروں کو آرام دے کر پار اُترنے کی ترکیب سوچئے۔ ہے کپیش! اپنے مکھیہ مکھیہ بانروں کو آگیا دے دیں کہ کوئی بھی بانر اپنی سینا کو چھوڑ کر نہ جائے اور جاسوسوں کو خاص استھانوں پر لگا دیں، اور اُنہیں آگیا دے کہ شترو کے ڈر کا پتہ دیتے رہیں۔ ہے ویر! اب ہم لنکا پتی راون سے چھپے نہیں رہ سکتے۔ اُن کے گپت چر ضرور اپنے راجہ کو یہاں کا سب حال کہیں گے۔ سو ہم سب کو ہوشیار رہنا چاہیئے۔

شری رام چندر جی کی آگیا سے سگریو اور لکشمن نے سمندر کے تٹ پر چھاؤنی ڈال دی اور بانروں کو آرام کرنے کی اجازت دی۔ ساگر کے کنارے پڑی ہوئی بانروں کی سینا ایسے شوبھا دینے لگی، مانو مدھو کے رنگ والا دوسرا ساگر ہو۔ بڑا وشال، اگادھ اور ناقابلِ عبور راکشسوں سے میوتا وہ سمندر اپنے پھین سموہ سے ہنس رہا تھا۔ اونچی ترنگوں سے آکاش کو چھوتا ہوا بار بار گرجنا کر رہا تھا۔ اس کی ہزاروں ترنگوں میں ہزاروں ہی چندر ما کھیلتے دکھائی دیتے تھے۔ اُس سمے سمندر آکاش کے سمان اور آکاش سمندر کے سمان دکھائی پڑتا تھا۔ ساگر کا جل آکاش کی چھایا سے کاسنی رنگ والا اور آکاش سمندر کی اُٹھتی ہوئی ترنگوں سے زیرِ آب معلوم ہوتا تھا۔ بے شمار چھٹکے ہوئے تاروں سے آکاش تو رتنوں سے بھرا ہوا سمندر سا، اور بے شمار چمکتے تاروں کے عکس سے سمندر تارک منڈل سے چمکتا ہوا آکاش سا دکھائی پڑتا تھا۔ اس پرکار سمندر اور آکاش دونوں تاروں سے بھرے ہوئے سمان روپ دکھائی پڑتے تھے۔ جہاں آکاش میں میگھ مالائیں چلتی تھیں، وہاں سمندر میں ترنگ مالائیں اُچھلتی تھیں۔ ایسے وشال سمندر کو دیکھ کر بانروں نے شری رام کی جے کا نعرہ لگایا، اور اُسے پار کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔

راون کا منتریوں کے ساتھ وچار کرنا

اُدھر جانکی کو مل کر اور لنکا کو جلا کر جب ہنومان صاف بچ کر نکل گیا تو راون من ہی من میں بے حد شرمندہ ہوا۔ اُس نے اپنے خاص خاص منتریوں کو بلا کر کہا کہ ہے بل بدھی میں شریشٹھ منتریو! سگریو کے دوت نے جیسا بھیانک کرم کیا ہے وہ تم سب نے دیکھ لیا۔ اُس نے جانکی کو دیکھ لیا اور ساری لنکا کو جلا ڈالا، بڑے بڑے یودھاؤں کا مان چور کر کے چلا گیا۔ اب رام سگریو کے ساتھ کروڑہا بانروں

کے ساتھ سمندر کے پار کھڑا ہے۔ جس کو میں نے معمولی سمجھا تھا، وہ بڑی چترائی کے ساتھ بانر سینا کو لے کر چڑھ آیا ہے۔ ہے رکھشسو! دیوتاؤں، دانوں اور گندھروں کو میں نے اپنے بھج بل سے جیتا ہے۔ یہ تو بانروں کے ساتھ یدھ کرنا آسان نہیں۔ جس رام نے ایک چھوٹا سا بانر بھیج کر میری ساری نگری کو برباد کر ڈالا ہے، وہ اور نہ جانے کیا کر ڈالے گا۔ سو تم سب وچار کر کے بتاؤ کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ دیکھو وہ اب سمندر کو پار کر کے جلدی ہی یہاں آنا چاہتا ہے۔ سو اب کوئی ایسی ترکیب کرو کہ رام اور لکشمن کو مار کر میں سیتا کو اپنی رانی بنا سکوں۔

راون کے ایسا کہنے پر نشے میں چور متوالے راکھشش بولے۔ ہے راجن! آپ بے ارتھ میں ہی ڈرتے ہیں۔ ذرا اپنے بل پر غور کیجئے۔ آپ نے ناگوں کو جیتا ہے، کبیر کو جیت کر اس کا پشپ ویمان چھینا ہے۔ یم نام کے دانو نے ڈر سے اپنی کنیا کی شادی تم سے کر دی ہے۔ کمبھی نسی کے پتی مدھو نامک دیتے کو آپ نے باندھا ہے۔ آپ کے پتر نے اندر کو جیت کر اندرجیت کی اپادھی پراپت کی۔ وہ اکیلا ہی سب بانروں کا ناش کر ڈالے گا۔ جب دیوتا لوگ بھی آپ کی طاقت کے آگے نہیں ٹھہر سکے تو ان بیچارے بانروں کی کیا ہستی ہے۔ ہنومان نے تو ہمارے غافل رہنے پر اتنی تباہی مچائی ہے، ورنہ اُس کی کیا طاقت ہے۔ اب آپ کی آگیا کی دیر ہے ہم اس پرتھوی کو بانروں سے خالی کر دیں گے۔ ہم میں سے ایک اکیلا ہی بانروں کا بیج ناش کر سکتا ہے، اور کرے گا۔ پھر آپ کو کیا ڈر ہے؟ پربھو! جس سمے لنکا کی توپوں کے منہ کھلیں گے اُس سمے یہ دانتوں، لاتوں اور ناخنوں سے لڑنے والے بانر ایسے جل جائیں گے، جیسے جنگل کی آگ میں بانس۔ ہے راجن! آپ شراب پیئیں، اور اس معمولی سی بات کو بھول جائیں۔ آپ ایشور ہیں، سنسار کے تمام عیش آپ کے لئے ہیں۔ آپ اپنی دیا سے بھکاری کو راجہ بنا سکتے ہیں اور کرودھ کی ایک نظر سے راجہ کو کنگال کر سکتے ہیں۔ آپ سے بڑا اس پرتھوی پر کوئی نہیں، آپ شتروؤں کا سر توڑ کر جانکی کے ساتھ عیش کریں۔ اگر وہ نہ ملے تو زبردستی اُس کو اپنی سیج پر لاؤ۔ آپ کو کون روک سکتا ہے، رام اور سگریو کو ہم سمجھ لیں گے۔

راکھشسوں کی زبان سے یہ وچن سن کر راون بولا۔ ہے ویرو! کس کارن میں جانکی سے زبردستی نہیں کر سکتا، سو سنو، چرکال کی بات ہے کہ پنجک ستھلی نامک ایک اپسرا برہم لوک کو جا رہی تھی۔ آگ کے سمان چمکتی ہوئی اُس اپسرا کو دیکھ کر میں اُس پر فدا ہو گیا، اور اُس کے نہ چاہتے ہوئے بھی میں نے اُس کے ساتھ بل سے بھوگ کیا۔ وہ کچلی ہوئی کلی کے سمان برہما کے پاس گئی اور پھر برہما نے مجھے شاپ دیا کہ ہے راون! آج سے تو اگر پرائی استری کے ساتھ بل سے بھوگ کرے گا، تو تیرے سر کے سو ٹکڑے ہو جائیں گے۔ ہے راکھشسو! اسی کارن میں سیتا کے ساتھ زبردستی نہیں

کر سکتا۔ پرنتو اُس بن باسی رام کو میرے بل کا پتہ نہیں ہے۔ میں یُدھ بھومی میں اُس کا ودھ کروں گا اور پھر سیتا کو اپنی رانی بنا کر اُس سے عیش کروں گا ٭

وبھیشن کا راون کو نیک صلاح دینا

جب سب راکھشش اپنی اپنی رائے دے چکے تو وبھیشن ہاتھ جوڑ کر راون کے پرتی بولا۔ ہے راجن! سام، دام، ڈنڈ، بھید، نیتی کے یہ چار انگ ہیں۔ پرنتو سام یعنی میل ملاپ سے دام یعنی دھن وغیرہ چیزوں کا دینا اور بھید یعنی شترو پکش میں پھوٹ ڈال دینا۔ ان تینوں کاریوں سے اگر کام نہ نکلے تو پھر ڈنڈ کا اصول وضع کیا گیا ہے۔ تات! جن کے من ڈول رہے ہیں، جو دوسرے کاموں میں لگے ہوئے ہیں، اور جو روگوں کا شکار ہیں، اُن پر بل پراکرم سے کاریہ سِدھ ہوتا ہے اور وہ بھی اگر اچھی بدھی سے کیا جائے، پرنتو جس رام کو آپ پراکرم سے جیتنا چاہتے ہیں، وہ نہ دکھی ہے اور نہ چنچل من والا ہے۔ وہ تو رن میں فتح حاصل کرنے کیلئے سمندر کنارے آگیا ہے۔ اگر اُس میں کرودھ کی ماترا نہیں تو بھی اُس کو جیتنا کٹھن ہے۔ ہے تات! کون جانتا تھا کہ اتنے بڑے سمندر کو پار کر کے ہنومان یہاں آئے گا، پر نتو وہ آیا اور لنکا کا غرور توڑ کر کے چلا گیا۔ اس ایک مثال سے آپ کو رام کے بل کا اندازہ لگا لینا چاہیئے۔ ہنومان کے سمان لاکھوں بانر اس کی سینا میں موجود ہیں، اور وہ سب اُس کے لئے پران دینے کو تیار ہیں۔ سو میری تو یہ رائے ہے کہ سیتا کو واپس دے دو، اور یہ ڈر جو تمام لنکا کے سامنے آکھڑا ہوا ہے، اِس کو دور کرو۔ ہے تات! جب تک بانروں کی کروڑہا کی سینا لنکا کی اینٹ سے اینٹ نہیں بجاتی، سیتا کو واپس رام کے پاس بھیج دو۔ اگر ایسا نہیں کیا گیا تو تمام لنکا کا ناش ہو جائے گا، اس میں مجھے شک نہیں ہے۔ ہے بھائی! سُوریہ کی کرنوں کے سمان سورن پنکھ والے رام کے تیز بانوں کے سامنے لنکا کا ایک راکھشش بھی نہ ٹھہر سکے گا، اگر تم نے سیتا کو نہ لوٹایا۔

وبھیشن کی اِن باتوں کا راون نے کچھ جواب نہ دیا اور سب راکھششوں کو وداع کر کے اپنے محل میں چلا گیا، اور بہت سی شراب پی کر عشرت میں ڈوب گیا ٭

راون کا دربار لگانا، اور یدھ پر وچار کرنا

دوسرے دن کام سے موہت ہوا ہوا راون سورن کی جالیوں سے سجے ہوئے، منیوں سے النکرت، چار گھوڑوں والے رتھ پر چڑھ کر دربار کی جانب چلا۔ سینکڑوں ویر راکھشش نانا پرکار کے ہتھیاروں سے سج کر اس کے رتھ کے آگے آگے چلے۔ اُن کے ساتھ مہارتھی راکھشش گھوڑوں کو نچاتے، کُوداتے اور جے گھوشنا کرتے چلے۔ اُس سمے ہزاروں سنکھوں اور نقاروں کی آواز سے آسمان گونج اُٹھا۔ اس پرکار راج پتھ پر استُتی پاٹھ کے شلوک سنتا ہوا راون دربار میں پہونچا اور ہیرے و منیوں سے سجے ہوئے سنگھاسن پر بیٹھ کر تمام شور ویروں سے بولا۔ ہے دھیر ویر، وکری اور بدھیان راکھششو! اس سمے میں آخری فیصلہ کرنے کے لئے تم سے رائے لیتا ہوں، کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے تم لوگ راج نیتی میں ماہر ہو، سو سوچ وچار کر رائے دو۔ تب سب راکھشش ہاتھوں میں ہتھیار اٹھا اٹھا کر اپنی رائے دینے لگے۔ جب سب اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے تو دُور اندیش وبھیشن کھڑا ہو کر نمرتا سے بولا، کہ ہے تات! یہ سیتا روپی بھینکر سانپ کس نے آپ کے گلے میں لپیٹ دیا ہے۔ جس کی اُونچی چھاتی ہی پھن ہے، جس کا چنتن ہی وش ہے، جس کا مسکرانا ہی تیز ڈاڑھیں ہیں۔ پانچوں انگلیاں ہی جس کے پانچ سر ہیں۔ ہے راجن! میں پھر کہتا ہوں کہ وجر کے موافق رام کے بان راکھششوں کے سروں کو کاٹ دیں گے، اگر تو سیتا کو نہ لوٹائے گا۔

وبھیشن کے ایسا کہنے پر منتری پرہست بولا۔ ہے وبھیشن! ہم نے یدھوں میں دیوتاؤں، دانووں اور انسانوں کو ہرایا ہے۔ سو کیسے اُس معمولی رام سے لنکا کو خطرہ ہو سکتا ہے؟ پرہست کا ایسا پوچھنے پر نیتی وان وبھیشن بولا۔ ہے منتری! رام اپنا کام کرنے میں بڑا چتور ہے، اُس کو مارنا ایسے ہی ناممکن ہے جیسے بنا کشتی کے سمندر کو پار کرنا۔ ہے راجن! میں اُس کی شکتی کو جانتا ہوں۔ ہم سارے راکھشش بھی اُس کا مل کر یدھ نہیں کر سکتے۔ رام دھرماتما ہے، ویر ہے، اکھشواکو کُل میں پیدا ہوا ہے۔ اُس کے سامنے دیوتا بھی پاگل ہو جاتے ہیں۔ ہے راجن! کام کے بس میں ہوا ہوا تو سب کچھ بنا سوچے سمجھے کر رہا ہے۔ یہ تیرے منتری متر روپ میں تیرے دشمن ہیں۔ جو تمہارے فائدے کی بات نہیں کرتے۔ ہے راجن! میں تیری اور تیرے راجیہ کی بھلائی چاہتا ہوں۔ اس کارن تجھے بار بار کہتا ہوں کہ تو سیتا کو واپس کر دے۔ اسی میں سب کا کلیان ہے۔

فاضل وبھیشن کے ان وچنوں کو سن کر میگھ ناتھ بولا۔ ہے چاچا! آپ کائروں کے سمان ایسے وچن کہہ رہے ہیں جن کا کوئی بھی ارتھ نہیں ہے۔ دیکھو، تم نے "پُلستیہ" کے ونش کو کلنک لگا دیا ہے

میں سچ کہتا ہوں کہ اس مہان کُل میں ایک ہی پرش نربل ہے، کائر اور ڈرپوک ہے اور وہ ہے تُو!
سِنگھ ناتھ کے منھ سے ایسے قابلِ اعتراض وچن سُن کر وبھیشن بولا۔ ہے سِنگھ ناتھ! تُو ابھی بالک
ہے۔ تیری بُدھی کچّی ہے، تیرے اندر دُور اندیشی نہیں ہے۔ اسی کارن تم نے اپنے اور اپنے کُل کا
ناش کر ڈالنے والی بات کہہ دی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر تم اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو رتن، دھن
منیوں کو بھینٹ کی شکل میں ساتھ لے کر رام کے پاس جاؤ، سیتا کو واپس کرو اور معافی مانگو۔

وبھیشن کے ان ہِت سے بھرے وچنوں کو سن کر راون جلال میں آکر بولا کہ بزرگ لوگوں نے
ٹھیک کہا ہے کہ دشمن کے ساتھ رہے، سانپ کے ساتھ نواس کرے، مگر اس دوست کے ساتھ کبھی
بات تک نہ کرے جو دشمن کا حمائتی ہو۔ بلاشبہ گیاتی (دوسرے کی راز کی بات جاننے والا) کے لوگ
بڑے خطرناک ہوتے ہیں۔ ڈھکے ہوئے کنوئیں کے سمان یہ سدا اپنے ہردیوں کو ڈھانپ رکھتے
ہیں۔ مگر باہر سے خلوص کا اظہار کرتے ہوئے وقت پر جان لے لیتے ہیں۔ یہ گیاتی کے لوگ مصیبت
پڑنے پر منھ سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور آنکھوں سے آنسو گراتے ہیں، مگر ہردیہ میں خوش
ہوتے ہیں۔ پہلے زمانے میں پدم بن کے ہاتھیوں نے ہاتھوں میں پھانسی لئے ہوئے انسانوں کو
دیکھ کر یہ کہا تھا کہ ہم نہ آگ سے ڈرتے ہیں، نہ شستروں سے ڈرتے ہیں، نہ ہتھیاروں سے، نہ پھانسی
سے ظالم انسانوں سے گھبراتے ہیں، کنتو یہ گیاتی لوگ ہمارے لئے بڑے بھیانک ہیں، کیونکہ یہ ہمیں
پھانسنے کا اُپائے بتائیں گے۔ ہے وبھیشن! گیاتیوں کا ڈر سب سے بڑا ہے۔ اس میں کچھ بھی شک نہیں۔
گئووں میں دودھ کی، استریوں میں چنچل برتی کی، اور براہمنوں میں جس پرکار تپ کی سمبھاونا ہے، اسی
پرکار گیاتیوں میں ڈر کی سمبھاونا ہے۔ ہے بھائی! مکھ سے تو تُو میرے ہِت کی رٹ لگا رہا ہے مگر
حقیقت یہ ہے کہ تُو لوک میں مجھے اتنا بلوان، دھنوان اور پوجیت دیکھ کر ہردیہ میں جلتا ہے، اور
من میں بغض رکھتا ہے۔ ہے بھائی وبھیشن! تو سجن کے روپ میں دُرجن ہے۔ سو جس پرکار کمل پتر پر جل
کی بوندیں نہیں ٹھہرتی، اسی پرکار دُرجنوں (بُرے لوگوں کی) کی دوستی کبھی پائدار نہیں ہوتی۔ جیسے
شرت کال میں میگھوں کی گرجنا کرنے اور برسنے سے کیچڑ نہیں ہوتی، اسی پرکار دُرجنوں کی مترتا
ہوا کرتی ہے۔ جس پرکار بھونرا پھولوں پر رس کی خواہش سے بیٹھتا ہے، مگر وہاں سے رس نہیں پاتا،
اسی پرکار دُرجنوں کی مترتا نیرس ہوتی ہے۔ ہے بھائی! اگر تُو بھائی نہ ہوتا تو آج تجھے پران
ڈنڈ دیا جاتا، تیری زبان نکال لی جاتی۔ دھکار ہے تجھ پر، دھکار ہے تیرے دیش دروہ پر۔
ہے شٹھ! تو اسی سمے یہاں سے چلا جا اور پھر کبھی منھ نہ دکھانا۔

بڑے بھائی کے اس پرکار دھکارے جانے پر وبھیشن کے غصے کی انتہا نہ رہی، وہ گدا ہاتھ میں

لے کر اپنے چار منتریوں سمیت اُٹھا اور راون کے پرتی بولا ہے بھائی تم میرے بڑے بھائی ہو۔ جو مرضی ہو کہو، اس کو برداشت کرنا میرا فرض ہے۔ میں جاتا ہوں اور تمہاری آگیا کے انوسار پھر کبھی منہ نہ دکھاؤں گا۔ مگر اتنا کہے جاتا ہوں کہ میری نیک صلاح کو تم نے نہیں مانا، اس میں تیرا کوئی دوش نہیں، کیونکہ کال سے مجبور ہوا تو نیکی اور بدی میں تمیز نہیں کر سکتا۔ ہے راجن! میٹھا بولنے والے بہت ہیں، مگر سچا کہنے والے بہت کم ملتے ہیں۔ موت کے منہ میں جاتے ہوئے بچانے کے لئے ہی میں نے تجھے یہ وچن کہے ہیں۔ سو تم معاف کرنا۔ پرماتما تمہارا بھلا کرے۔ اور تمہیں فہم و فراست عطا کرے۔

وبھیشن کا شری رام کے ساتھ ملنا۔

راون سے دھتکارا ہوا وبھیشن اپنے چاروں منتریوں سمیت راج دربار سے باہر نکلا اور ویمان پر بیٹھ کر بڑے سمندر کو پار کر کے شری رام کی چھاؤنی میں آیا۔ سمندر کے سامنے پھیلی اُس بے شمار سینا کو دیکھ کر، چاروں دشاؤں کو روشن کرتا ہوا وہ راکھشش سگریو سے بولا۔ ہے راجن! لنکا نریش کا میں چھوٹا بھائی ہوں۔ میرا نام وبھیشن ہے۔ جنک نندنی راکھشنیوں کے وش میں پڑی ہوئی بڑے بُرے دن بسر کر رہی ہے۔ میں نے اپنے بھائی کو بہت سمجھایا مگر یم کے دانتوں تلے آیا ہوا وہ میرا کہنا نہیں مانتا۔ ہے راجن! میری نیک صلاح کو ٹھکرا کر اُس نے مجھے لنکا سے نکال دیا ہے۔ سو اب میں اپنی استری پتر وغیرہ پریوار کو چھوڑ کر شری رام کی شرن میں آیا ہوں۔ آپ اُن کو میرے آنے کی اطلاع دیجئے۔ وبھیشن کے ایسا کہنے پر سگریو دوڑ کر راگھو کے پاس آیا اور بولا۔ ہے دشرتھ نندن! راون کا چھوٹا بھائی وبھیشن اپنے چاروں منتریوں سمیت آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ سو جیسی آپ کی آگیا ہو، ویسی بات کریں۔ یہ سن کر راگھو بولے۔ ہے ویر! تم سب کے بھروسے پر ہی میں اتنے بڑے یُدھ کے لئے تیار ہوا ہوں، سو تم اس بارے میں اپنی رائے دو کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ اس پر سگریو ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے مہاباہو! آپ خود سب کچھ جانتے ہیں، جیسا چاہیں کریں۔ مگر میں تو دشمن پر وشواس کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ ایسا نہ ہو کہ پہلے تو یہ راکھشش وشواس جمالے اور بعد میں نقصان پہونچائے۔ ہے ناتھ! یہ راکھشش لوگ شور ویر، مایاوی، کپٹی اور مکار ہوتے ہیں اور یہ تو راون کا سگا بھائی ہے اور میرے نزدیک کسی پرکار بھی قابلِ یقین نہیں ہے۔ سگریو کے ایسا کہنے پر خاص خاص بانروں نے اپنی رائے دی۔ جب سب اپنے اپنے خیال کا اظہار کر چکے تو پون پتر بولے۔ ہے راگھو! دوسرے کے من کی بات جاننا مشکل ہے۔ مگر عقلمند انسان چہرے مہرے

اور گفتگو سے دوسرے کے من کی بات کو جان لیتا ہے۔ ہے ناتھ! اگرچہ خاص خاص بانروں نے اُس راکشش پر شک کا اظہار کیا ہے، مگر اُس کے بولنے سے کوئی بھی شک کا عنصر پرگٹ نہیں ہوتا۔ اُس کے منہ پر بھی خوشی کو دیکھا جاسکتا ہے جو کپٹی اور دھوکے باز کے منہ پر نہیں ہوتی۔ اس کارن مجھے تو پورا وشواس ہے کہ وبھیشن من کا بُرا نہیں۔ وبھیشن آپ کو دھرم پتھ پر اور راون کو پاپ پتھ پر دیکھ کر آپ کے پاس آیا ہے اور آپ نے بالی جیسے پراکرمی کا ودھ کیا ہے، اسی کارن اُس نے آپ کی شرن لی ہے۔

شری رام چندر جی کا وبھیشن کو سویکار کرنا!

سب بانروں کے وچار سن کر تیج کے سموہ رام چندر جی بولے۔ ہے شور ویرو! جو کچھ ہنومان نے کہا ہے، وہ ٹھیک سنگت ہے۔ شاستروں کے پڑھے بنا، بوڑھوں کی سیوا کئے بنا، ایسے گمبھیر اور ارتھ سے بھرے وچن نہیں کہے جاسکتے۔ دیکھو! راجاؤں کے دو دشمن ہوا کرتے ہیں۔ ایک تو ان کے گیاتی والے یعنی کُل کے آدمی اور دوسرے اُن کی راجیہ سیماؤں پر راجیہ کرنے والے یعنی اُن کے پڑوسی راجے۔ یہ دونوں اس پر اُس وقت حملہ کیا کرتے ہیں، جب راجہ کسی عیب میں پھنسا ہوا ہو یا کسی مشکل میں گرفتار ہو۔ سو وبھیشن اپنے بھائی کو مصیبت میں دیکھ کر ہماری شرن میں آیا ہے۔ سو اُسے سویکار کرنا چاہیئے۔ دیکھو کنو رشی کے پتر پرم رشی کنڈو نے کہا ہے کہ اگر دشمن بھی آوے تو نرمی سے دونوں ہاتھ جوڑ کر اس کا سواگت کرے۔ شرناگت دشمن کو بھی شرن دیوے چاہے اُس معاملے میں اپنی جان کا خوف بھی کیوں نہ ہو۔ شرناگت کو شرن نہ دینا اور اُس کی رکھشا نہ کرنا مہا پاپ ہے۔ ہے ویر! "میں تیرا ہوں" ایسا کہہ کر جو تیری شرن آتا ہے، میں اُسے جان کی امان دیتا ہوں۔ پران دے کر بھی اُسے قبول کرتا ہوں، یہ میرا اصول ہے، ورت ہے۔ سو ہے سگریو! وبھیشن میری شرن آیا ہے، میں اُسے شرن دیتا ہوں۔ تو شیگھر اُسے لے آ۔ اب شری رام سے جان کی امان پایا ہوا وبھیشن سگریو کے ساتھ آکر رام کے چرنوں میں گر پڑا۔ اور پھر ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے ایودھیا ناتھ! میں راون کا چھوٹا بھائی ہوں۔ آپ سنسار کو شرن دینے والے ہیں، یہی جان کر آپ کے چرنوں میں آیا ہوں۔ آپ کے بھروسے پر میں نے لنکا کو، متروں اور اپنی استری پتروں کو چھوڑ دیا ہے ہے بھگتوں کے رکھوالے! میرا جیون، سُکھ اور راجیہ آپ کے آدھین ہے۔ اس دکھی حالت سے مجھے نکالو۔ ہے راگھو! میرا یہ جیون آپ کے سپرد ہے۔

ونیتا سے کہے ہوئے ان وچنوں کو سن کر شری رام نے اُسے جان کی امان دی اور پھر پریم سے گلے لگا کر بولے، ہے راکشش! میں نے تمہیں سویکار کیا۔ اب تم لنکا کا سب سماچار مجھے سناؤ۔

شری رام چندر کی آگیا پا کر وہ راکھشس بولا۔ ہے ناتھ! برہما کے ور سے راون کا بل ناقابل بیان ہو گیا ہے۔ اُسے دیوتا، دانو، گندھرو، ناگ، کوئی بھی نہیں مار سکتا۔ راون کا چھوٹا بھائی کُنبھ کرن سوریہ کے سمان تیجسوی، بڑے بل والے اور پراکرمی ہیں۔ وہ یدھ میں اندر کو بھی جیتنے کی طاقت رکھتا ہے، ہے راگھو! سیناپتی پرہست بلوان اور عظیم قوت کا مالک ہے۔ کیلاش پربت پر گھور یدھ سے اُس نے منی بھدر کو ہرایا تھا، اور راون کے بڑے پتر میگھ ناتھ کے بل کو تولنے کی طاقت کس میں ہے۔ وہ اندرجیت گھور سنگرام میں غائب ہو کر راکھشسی مایا سے دشمنوں کو برباد کرتا ہے۔ میگھ ناتھ کے ساتھی جو یدھ میں ماہر ہیں اُس کے سیناپتی ہیں۔ راکھشسوں کا نام اکمپن اور مہاپارشو ہے۔

وبھیشن کے مکھ سے راون کے بل کو سن کر شری رام چندر جی بولے۔ ہے وبھیشن! راون کی جو طاقت تم نے بیان کی ہے میں اُسے خوب اچھی طرح جانتا ہوں۔ اب میں پرتگیا کرتا ہوں کہ پتروں سمیت راون کا ودھ کر کے تجھے لنکا کا راجہ بناؤں گا۔ یہ میری اٹل پرتگیا ہے۔ وہ دُشٹ جس نے میری پریہ کا ہرن کیا ہے بیشک پاتال میں چلا جائے، زمین کی تہوں میں چھپ جائے مگر بچ نہیں سکتا، چاہے اندر اور برہما کے پاس ہی کیوں نہ چلا جائے۔ وہ میرے وکرال بانوں سے مرا ہوا ہی اب سمجھنا چاہیئے۔

شری رام کے اس پرکار پرتگیا کرنے پر وبھیشن اُن کے چرن چھو کر بولے۔ ہے ناتھ! راون کو مارنے راکھشسی سینا کو برباد کرنے اور لنکا کو تباہ کرنے میں آپ کی پوری پوری سہائتا کروں گا، یہ آپ کے سامنے پرتگیا کرتا ہوں۔ چاہے سر چلا جائے مگر میں اپنی پرتگیا پوری کر کے رہوں گا۔ وبھیشن کے ایسا کہنے پر شری رام چندر جی بولے لکشمن سے۔ ہے ویر! سمندر سے جل لاؤ، اور راون کے چھوٹے بھائی کو ابھی راج تلک کرو، اور ساری سینا میں اعلان کر دو کہ لنکا کا راجہ آج سے وبھیشن ہوا۔

تب سمترانندن لکشمن نے سب بانروں کے درمیان وبھیشن کا راج تلک کیا، جس سے وبھیشن بے حد خوش ہو کر پران پن سے شری رام کی امداد میں لگ گیا۔

سمندر پر پل باندھنا

اب اگادھ سمندر کو پار کرنے کے لئے سگریو نے نل اور نیل کو آگیا دی کہ ہے چتور بانرو! عمارت سازی میں تمہارے مقابلے میں آج سنسار بھر میں کوئی نہیں ہے۔ تم وشوکرما کی طرح بل اور بدھی میں بے مثال ہو۔ اس سمندر پر پل باندھ کر بانر سینا کو پار کرو۔ تب سگریو کی آگیا پا کر کروڑوں بانر گھنے جنگلوں میں شری رام کی جے جے کار کرتے ہوئے چلے گئے، اور پربتوں سے برکھشوں کو اُکھاڑ اُکھاڑ کر سمندر کے

کنارے لانے لگے۔ پربت قدان بانروں نے دھو، بانس، ارجن، کرنی کار، آم، جامن اور اشوک وغیرہ برکھشوں سے سندر تٹ کو بھر دیا۔ جڑوں سمیت اور بنا جڑوں کے برکھشوں کو اندر دھوجہ کی طرح اُٹھا اُٹھا کر لاتے ہوئے وہ بانر گھور گرجنا کرنے لگے۔ ہاتھیوں کے سمان بڑی بڑی چٹانوں کو اکھاڑ کر اُن بانروں نے سندر کے کنارے ایک نیا پربت کھڑا کر دیا۔ تب بڑے بڑے پتھروں کو گرانے سے سندر اُچھلنے اور شور کرنے لگا۔ چاروں طرف سے برکھشوں اور پتھروں کو گرانے سے وہ ساگر بے حد بپھر اُٹھا۔ لاکھوں بانر برکھشوں اور پتھروں کو اُٹھا کر ساگر کے کنارے لاتے تھے۔ لاکھوں ہی برکھشوں کو اکھاڑتے تھے۔ لاکھوں ہی برکھشوں کو گراتے تھے اور لاکھوں ہی پتھروں کو کھودنے میں لگے ہوئے تھے۔ وشوکرما کے سمان بل والے نل اور نیل پل کو باندھتے جاتے تھے۔

وہ ایک بڑا سندر منظر تھا، جسے دیکھنے کے لئے آکاش چاری گندھرو اور سدھ لوگ بڑی حیرانی سے ویمانوں پر بیٹھے دیکھ رہے تھے۔ اُن اُتساہی اور نہ تھکنے والے بانروں نے پہلے دن چودہ یوجن لمبا پل بنایا۔ اور دوسرے دن اکیس یوجن، تیسرے دن تیئیس یوجن اور اسی پرکار کام کرتے ہوئے تھوڑے ہی دنوں میں سندر پر سو یوجن مضبوط پل بنا دیا۔ اس پرکار نل اور نیل کے ذریعہ بنایا سو یوجن لمبا اور دش یوجن چوڑا پل ایسے شوبھا دینے لگا جیسے نیلے آکاش میں دودھ پتھ شوبھا دیتا ہے۔ اُس ناقابل تصور حیرت انگیز اور رونگٹے کھڑے کر دینے والے پل کو دیکھ کر آکاش سے گندھرو اور دیوتاؤں نے پھول برسائے۔ وہ وشال، سہاونا اور صاف پل ایسے شوبھا دیتا تھا، جیسے دوشیزہ کے بالوں میں کھلی مانگ کی خالی جگہ میں سندور کی لال ریکھا۔

پل کے بندھ جانے پر رام ہنومان کی پیٹھ پر اور لکشمن انگد کی پیٹھ پر سوار ہو کر سینا کے آگے آگے چلے۔ اُن کے پیچھے وہ کروڑوں بانروں کی سینا ناچتی، کودتی، پھاندتی اور اُچھلتی ہوئی چلی۔

اس پرکار وہ بانر سینا نل نیل کے ذریعہ بنائی گئی پل یوجنا سے تھوڑے دنوں میں سندر کے اُس پار دکشن دشا میں پہونچ گئی۔ وہاں بے حد میٹھی ندیوں والے پانی اور پھلوں والے مقام پر شری رام نے اپنا خیمہ نصب کیا۔

شری رام چندر جی کے اس حیرت انگیز کام کو دیکھ دیوتا لوگ سدھوں اور چارنوں سمیت اُن کی استتی کرنے لگے۔ کہ ہے پرتھوی پتی! اس روئے زمین پر تیرا پرچم لہرائے ہے ناتھ! چرکال تک اس بھومنڈل کی پالنا کر، اور راون کا ودھ کر کے پاتال میں جاتی ہوئی پرتھوی کو از سر نو تجدید کر۔

شُک اور سارن کا رام کی سینا میں آنا۔

اگادھ سمندر پر دس یوجن چوڑا اور سو یوجن لمبا پل باندھ کر جب شری رام پار ہوئے تو راون کے من میں بڑی چنتا ہوئی۔ تب اُس نے اپنے شُک اور سارن نام کے دو منتریوں سے کہا۔ ہے چتور آتماؤ! رام نے اگادھ سمندر پر حیرت انگیز پل باندھ لیا ہے اور وہ خوف جو لنکا سے دُور تھا اب اُس کے نزدیک آ گیا ہے۔ سو تم دونوں بانروں کی شکل میں رام کی سینا میں جاؤ اور سینکوں کی تعداد، اُن میں خاص خاص بانروں کے نام، اور اُن کی سینک شکتی کا پتہ لگاؤ۔

تب راون سے آگیا پاکر وہ دونوں منتری جو بڑے ہی مکّار اور مایا وی تھے، بانروں کے بھیش میں رام کی سینا میں داخل ہوئے۔ سینا میں گھومتے ہوئے اُن دونوں کو وبھیشن نے پہچان لیا، اور پکڑ کر شری رام کے سامنے پیش کیا، اور کہا کہ ہے راجن! یہ دونوں راون کے منتری شُک اور سارن ہیں۔ یہ لنکا سے یہاں آئے ہیں اور ہمارے خیمے میں پکڑے گئے ہیں۔

وبھیشن کے اس پکار کہنے پر وہ دونوں گپت چر (جاسوس) تھر تھر کانپتے ہوئے جیون سے نراش ہو کر بولے۔ ہے راجن! لنکا پتی راون سے بھیجے ہوئے ہم آپ کی شکتی دیکھنے آئے ہیں۔ اُن کے اس چھل رہت جواب کو سُن کر تینوں لوکوں کے سوامی شری رام ہنس کر بولے۔ ہے منتریو! اگر تم نے ہماری شکتی دیکھ لی ہے تو جاؤ اور اگر کچھ اور دیکھنی ہے تو بلا خوف ہو کر دیکھو۔ تم ڈرو مت۔ شستر ہین دُوت پر آدمیوں کا ہاتھ نہیں اُٹھے گا۔ ہے شُک! وبھیشن کے منھ سے سنا ہے کہ تم بڑی عقل کے مالک ہو۔ سو لنکا جا کر اپنے راجہ سے کہنا کہ ہے مُورکھ! جس بل کے بھروسے پر تم نے میری سیتا کو ہرا ہے وہ بل اب اپنے بھائی بندھوں کے ساتھ رن میں دکھا۔ رے نیچ! کل سوریہ اُدے ہوتے ہی تو میرے بانوں سے راکھشسوں کو مرتا، لنکا کے کوٹ کنگوروں کو گرتا، ڈیوڑھیوں، اور ساری لنکا کو دھول میں ملتا دیکھے گا۔ دَیا کے سمندر شری رام چندر جی سے یہ سندیش لیکر وہ راکھشس "جے ہو" ایسا کہہ کر وہاں سے چلے گئے۔ وہ لنکا میں پہونچ کر راکھشس اندر راون سے بولے ہے ناتھ! بانر سینا میں داخل ہوتے ہی وبھیشن نے ہمیں باندھ لیا۔ اور پران لینے کے لئے رام کے سامنے پیش کر دیا۔ پرنتو اُس بڑے تیج والے راگھو نے ہمیں شستر ہین دُوت جان کر چھوڑ دیا۔ ہے راجن! بانروں اور ریچھوں کے ورنن کرنے کی ہمارے میں طاقت نہیں ہے۔ وہ تو کرودھ سے جل رہے ہیں، نہ کسی کی سنتے ہیں اور نہ ہی اُن سے کچھ پوچھا جا سکتا ہے۔ اُن کے سبھاؤ بڑے گرم ہیں.... ورادھ، کبندھ اور کھر دوشن و ماریچ کا مارنے والا وہ آریہ سمندر پر پل باندھ کر آ چکا ہے۔ اور کل

سوریہ اُدے ہونے پر تری لنکا کو برباد کرنے کا سندیش بھیجتا ہے، اب جیسی تیری اچھا ہو سو کر۔ شُک اور سارن کے ان وچنوں کو سُن کر راون کے نیتر لال ہو گئے۔ اور وہ پرتھوی کو پاؤں سے ٹھکرا کر بولا۔ ہے چتور منتریو! میں سیتا کو کبھی نہ لوٹاؤں گا۔ چاہے سارے دیوتا، گندھرو، یکھش اور منشیہ بھی مل کر حملہ کریں۔ میرے سانپ کے سمان ڈسنے والے تیر رام کی سینا کا خون پئیں گے یہ نشچیہ جانو۔ اس کے بعد کرودھ سے ہوئے راکھشش راج نے اپنے چتور، دلیر اور بلند ہمت گپت چروں کو بلا کر آگیا دی کہ اپنے بل پراکرم سے رام کی سینک شکتی کا پتہ لگاؤ۔ تب وہ مصنوعی بھیس میں رام کی سینا میں گئے۔ وہاں جا کر انھوں نے رام، لکھشمن، سگریو اور وبھیشن کو دیکھا۔ انہیں دیکھ کر پھر وہ گپت روپ سے اِدھر اُدھر گھومنے لگے۔ سب بھید جان کر وہ واپس لنکا پہونچ کر لنکاپتی راون سے بولے۔ ہے راکھشش راج! رام نے شویل نامک پربت پر اپنی چھاؤنی ڈالی ہے۔ ان میں جامبوان ریچھ راج بڑا ہی طاقت والا ہے۔ اور ہنومان کے بل کو تو آپ جانتے ہی ہیں۔ بانروں میں وہ بڑا تیجسوی لنکا کو برباد کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہتا ہے۔ ان کے علاوہ سُومکھ، دُرمکھ، ویگ درشی یہ تین بانروں میں خاص ہیں، اور ساکھشات یم کے اوتار ہیں۔ نل اور نیل اس بڑی سینا کے سوامی ہیں۔ جنہوں نے سمندر پر پل باندھا ہے۔ بالی کا پتر انگد اپنے پتا کے سمان بلوان، تیجسوی، اور سمرتھ ہے۔ ان کے علاوہ ہزاروں بانر ہیں جو اپنی قوت بازو سے پہاڑوں کو اٹھا لینے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اُن کے ساتھ کروڑوں بانر سینا ہے جو چاروں طرف سے لنکا کو گھیرے بیٹھی ہے۔ اُسی قیامت خیز فوج میں دشرتھ کے پتر رام اور لکھشمن سوریہ اور چندرما کے سمان روشنی کا مینار بنے ہوئے ہیں۔ پراکرم میں اُن کے سمان دوسرا کوئی انسان نہیں ہے۔ اُنہوں نے جن استھان کو برباد کر کے اپنے بل کو دکھایا ہے:

راون کا سیتا کے پاس رام و لکھشمن کا نقلی کٹا ہوا سر لے کر جانا۔

گپت چروں سے بانری سینا کا تمام حال سُن کر راون نے اُن کو وداع کیا، اور پھر محل میں جا کر مایاوی "ودھیو جوہیا" نامک راکھشش سے بولا کہ ہے کاریہ کُشل! جلدی جا کر رام اور لکھشمن کے مایائے سر بنا۔ آج ہم ان سروں سے سیتا کو چھلیں گے۔ تب راون کی آگیا سے اُس چتور کاریگر نے خون سے لتھ پتھ لیسے سر بنائے جو ٹھیک رام اور لکھشمن کی شکل سے ملتے جُلتے تھے۔ اُن مایائے سروں کو لے کر مُورکھ راون من میں بے حد خوش ہوا اور سیتا کو موہنے کے لئے اشوک باٹیکا کی جانب چلا۔ بان کی نوک

پر رکھے بناوٹی سروں سمیت وہ ظالم راون سیتا کے پاس جاکر بولا ہے کلیانی! تجھے میں نے بہت سمجھایا مگر تو رام کے بھروسے میرا اپمان کرتی رہی۔ سو آج تیرا وہ آسرا نشٹ ہوگیا اور رام اپنے چھوٹے سمیت یدھ بھومی میں مارا گیا۔ ہے مورکھے! اپنے پتی کے مرنے کا سماچار سن، میرے مارنے کے لئے وہ ابھیمانی راگھو سگریو کو ساتھ لے کر لنکا پر چڑھ آیا تھا۔ اس کی سینا سمندر تٹ پر ٹکی ہوئی تھی۔ اُس سے میری سینا نے پرہست بھینکر راکشش سینا کو لے کر رام پر حملہ آور ہوا۔ وکرال نشاچروں نے لوہے کے ڈنڈوں، شولوں اور برچھوں سے ساری بانر سینا کو مار ڈالا۔ جو رات ہونے سے کچھ نہ دیکھ سکتی تھی۔ تب دوڑتے ہوئے، روتے اور کراہتے ہوئے بانروں کے سروں کو روندتے ہوئے، رام لکشمن کے وہ نزدیک گیا اور سوتے ہوئے تیرے پتی اور دیور، دونوں کے سر کاٹ لایا۔ اُن کے ساتھ وبھیشن بھی مارا گیا۔ ہے سُونیتی! تیری پراپتی کے لئے بانر سینا کا اتنا رکت پات (خون خرابہ) ہوا، سو تو اب اسی فکر کو چھوڑ اور میری مہارانی بننا منظور کر۔ اتنا کہہ کر اُس جھوٹے، مایاوی، بڑے ظالم راکشش نے اُن مایا مئے سروں کو سیتا کے سامنے رکھ دیا۔

⁂

مایا مئے سروں کو دیکھ کر سیتا کا ولاپ کرنا۔

سیتا نے اُن سروں کو دیکھا جو مُکھ، نیتر، رنگ، بال اور چوڑامنی سمیت پتی اور دیور کے نشانوں سے ملتے تھے۔ اُن کو پہچان کر اُس کے دُکھ کی کوئی تھاہ نہ رہی۔ وہ کونج کے سمان کُرلاتی ہوئی بولی۔ ہا! آج کیکئی کی منشا پوری ہوئی۔ ہے رگھوکل کو مارنے والی ساپنن! ہے کل نندن مارا گیا۔ ہا! تو نے کل کو نشٹ کر دیا۔ اس پرکار ولاپ کرتی ہوئی وہ سُوکیشی کانپتی ہوئی کٹے ہوئے کیلے کے سمان پرتھوی پر گر پڑی۔ جب کچھ دیر بعد اُسے ہوش آیا تو وہ سروں کے پاس بیٹھ کر پھر رونے لگی۔ ہا! آج میں کہیں کی نہ رہی۔ ہے میرے ہردیہ کے سوامی! آج میں ودھوا ہوئی ہوئی تیری ایسی بُری حالت کو دیکھتی ہوں۔ پر تو آج نہ جانے مجھ سے کیوں روٹھ گئے ہو۔ ہے ناتھ! میں آپ کے سامنے بیٹھی ہوں، ذرا میری جانب دیکھو۔ ہے میرے پران پیارے! آج نہ تم میری جانب دیکھتے ہو، اور نہ ہی بولتے ہو، کہو تو سہی، اس داسی سے کیا اپرادھ ہوگیا ہے؟ ہے راگھو! گھر کو چھوڑتے سمے تم نے پرتگیا کی تھی کہ میں تیرے ساتھ گھوموں گا۔ آج اُس پرتگیا کو سمرن کرو۔ ہے سچی پرتگیا والے! ہے درڑھ ورتی!! مجھے چھوڑ کر تو کس طرح اکیلا سورگ کو گیا ہے؟ ہائے پتر دل اور بہو کی راہ دیکھنے والی کوشلیا سُنے گی تو کیا کہے گی۔ اُسے کون دھیرج دے گا۔ کون اُس کے آنسو پونچھے گا؟ ہائے مجھ اناریہ کے لئے وہ سچی پرتگیا والا

سمندر پار کر کے گوشت پد میں مارا گیا۔ ہے ہردیہ کے سوامی! آج میں ہی اس آریہ شریشٹھ کی موت کا کارن بن گئی۔ ہے ودھاتا! کس کارن مجھ بدنصیب کو تم نے جنم دیا تھا؟ ہے ادھم دُشٹ راون! اپنی تلوار سے میرا بھی سر کاٹ اور مجھے بھی وہاں پہونچا، جہاں میرا جیون آدھار گیا ہے۔ ہے راکھشش اندر! میں پتی کے پیچھے چلوں گی، تو اپنی تلوار سے جلدی میرے ٹکڑے ٹکڑے کر۔ اب میں ایک لمحہ بھی زندہ نہیں رہنا چاہتی اس پرکار جب دُکھ کی ماری جنک نندنی ولاپ کر رہی تھی اُسی سمے ایک راکھشش نے آکر کہا کہ ہے پرتھوی ناتھ! سیناپتی پرہست ایک ضروری سلسلے میں آپ کے درشن کرنا چاہتا ہے۔ تب اُس راکھشش کے ایسا کہنے پر مایاوی راون وہاں سے چلا گیا اور اُس کے جاتے ہی وہ دونوں سر بھی اپنے آپ وہاں سے غائب ہو گئے۔

سُرمار راکھشسی کا سیتا کو دھیرج دینا۔

راون کے چلے جانے پر سیتا پتی کے شوک میں ایسے بے ہوش ہو کر گر پڑی جیسے بجلی گرنے سے برکش گر جاتا ہے۔ تب وبھیشن کی استری جو بڑی رحم دل اور سیتا کو ہردیہ سے پریم کرتی تھی، وہاں آئی اور اس سے بولی۔ ہے پیاری! راون نے جو کچھ تم سے کہا ہے سر سے پاؤں تک جھوٹا ہے۔ تمہارے پتی اور دیور نہ تو مارے گئے ہیں اور نہ مارے جا سکتے ہیں۔ ہے جانکی! تمہیں چھلنے کے لئے راون نے یہ دو بناوٹی سر بنائے تھے۔ جو اُس کے جاتے ہی اپنے آپ غائب ہو گئے۔ ہے سیتے! یہ کیول راکھشسی مایا تھی۔ سو تو شوک کو چھوڑ کر دھیرج دھر۔ ہے میتھلی! سدا ہوشیار رہنے والے راگھونندن مارے نہیں جا سکتے۔ راون جس سے یہاں سے گھبرا کر نکلا تھا میں اُسی سے سمجھ گئی تھی کہ لنکا پر بانروں کا خوف آن پہونچا ہے۔ اب تیرے بُرے دن دُور ہوئے کیونکہ سمندر کو پار کر کے تیرا پتی قیامت کے بادلوں کی طرح لنکا پر گرج رہا ہے، اور تھوڑے ہی دنوں میں راکھششوں سمیت راون کا مرنا سُنے گی۔ جلدی ہی شری رام تیرے بالوں کو، جو دھول سے بھرے پڑے ہیں آکر اپنے ہاتھوں سے سنواریں گے۔ ہے جنک نندنی! کان لگا کر سُن، اُن راکھششوں کے گرجنے کی آواز یہاں تک سنائی دے رہی ہے جو ہاتھیوں، گھوڑوں اور رتھوں پر سوار ہو کر یُدھ کرنے کو جا رہے ہیں۔ اسی سے تو سمجھ لے کہ اگر راگھو مارا گیا ہوتا، بانر سینا نشٹ ہو گئی ہوتی تو یہ راکھشسی سینا یدھ کے لئے کیوں تیار ہوتی؟ ہے سیتے! یہ تمام راکھشش راگھو کے سامنے جاتے ہی ایسے مارے جائیں گے، جیسے پتنگے دیپ پر گر کر مر جاتے ہیں، اور تو تھوڑے ہی دنوں میں پورنماشی کے چندرما کے سمان اپنے پتی کے درشن کرے گی۔

بانر سینا کا لنکا کو گھیر لینا، اور انگد کا دُوت بن کر راون کے دربار میں جانا!

جب سمندر کے کنارے بانروں کی بھاری فوج پہونچ گئی تو لنکا کے حالات جاننے کے لئے سگریو وبھیشن اور لکشمن سمیت شری رام چندر جی سُوبیل پربت پر چڑھ گئے۔ وہاں جاکر انہوں نے لنکا کے بازاروں، کوچوں، اُونچے اونچے بھونوں، قلعوں، ندی نالوں، بنوں اور باغوں کو دیکھا۔ رات بھر اس پربت پر ٹھہر کر صبح سویرے وہ میدان میں اُترے، اور بے شمار بانر سینا کو لے کر لنکا کے کوٹ کے نزدیک پہونچ گئے۔ وہاں پر پہونچ کر انہوں نے ناقابلِ شکست مورچے بنائے۔ سب سے پہلے لنکا کے اُتری دروازے پر جو پربت کے سمان اونچا تھا، لکشمن سمیت شری رام چندر جی دھنش ہاتھ میں لے کر کھڑے ہوئے۔ کیونکہ وہ دروازہ راون نے گھیر رکھا تھا اور اِدھر ہی سب سے زیادہ خطرہ تھا، پوربی دروازے پر بڑے بڑے سینا پتی پراکرمی نل نیل مَیند اور دویدی کھڑے ہوئے جو طاقت میں اتھاہ، اور ایک عظیم قوت کے مالک تھے۔ دکھشنی دروازے پر بالی کا بلوان پتر انگد بھیم آکار رشبھ اور سوریہ کے سمان تیجسوی گج اور گوکش وگوے نام کے بانر سینا پتی کھڑے ہوئے اور پچھمی دروازے کو ہنومان، پرجنگھ، ترس وغیرہ بانر راج روک کر کھڑے ہوگئے اور اُن سب کے درمیان ایک مضبوط مورچہ بنا کر بانروں کا راجہ سگریو کھڑا ہوگیا، علاوہ اس کے جامبوان اور سُوشین یہ دونوں بڑی سینا کے ساتھ سگریو اور راگھو کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

اس پرکار شری رام چندر جی نے چاروں طرف سے لنکا کو گھیر لیا اور پھر اپنے منتریوں اور وبھیشن کے ساتھ وچار کر کے انگد کو آگیا دی کہ ہے بالی سُت! تو تیج اور بل میں پتا کے سمان ہے، بڑا دُور اندیش اور بولنے میں ہوشیار ہے۔ سو میری طرف سے راون کو جا کر کہہ دے کہ ہے انسانوں میں نیچ! جس بل کے بھروسے پر تو مجھ کو دھوکہ دے کر ایکانت میں سیتا کو ہر لایا ہے وہ بل اب دِکھلا۔ ہے دُشٹ! جانکی کو لے کر اگر تو منہ میں تنکا اور گلے میں آنچل ڈال کر میرے پاؤں نہیں پڑتا تو کل میرے تیز بانوں سے سارا سنسار راکشسوں سے خالی ہو جائے گا۔ ہے ادھم! دھرم تیج سے گر کر تو ایک چھن بھی راجیہ نہیں کر سکتا۔ یہ میں تیرے کلیان کے لئے کہتا ہوں۔ اپنا لوک اور پرلوک سدھار لے۔

تیج پنج شری رام چندر جی کی آگیا پا کر جلدی ہی بالی پتر انگد وہاں پہونچا، جہاں شراب کے نشے میں چُور راون بیٹھا تھا۔ تب راون کو دیکھ کر جلتے ہوئے تیج والا انگد بولا۔ میں بالی کا پتر ہوں، انگد میرا نام ہے۔ ہے راون! اہلیا کو تارنے والے، اور کھر دوشن کو مارنے والے راگھو نے مجھے تیرے پاس دُوت بنا کر بھیجا ہے۔ سو تو اُن کے سندیش کو سُن! راگھو نے کہا ہے کہ ہے انسانوں میں نیچ! استری

کی طرح گھر میں کیوں بیٹھا ہے؟ اب یدھ میں اُتم اور پرشوں کی طرح اپنا وہ بل دکھا جس کے بھروسے پر تم نے سیتا کا ہرن کیا ہے۔ ہے دشانن! اگر آج ہی جانکی کو لے کر تو میرے پاؤں نہ پڑا، تو کل صبح منتریوں اور پتروں سمیت تمہیں یم لوک پہونچا دوں گا، تو دیوتاؤں اور رشیوں، منیوں کا بھیانک دشمن ہے۔ سو تجھ کو مار نے اور ان کا اُدھار کرنے کے لئے میں آ پہونچا ہوں، اس راجیہ لنکا کے ایشوریہ کو تو تھوڑی دیر اور بھوگ لے۔ کیونکہ تیرے استھان پر میں نے وبھیشن کو تخت پر بٹھا دیا ہے۔

انگد کے مُکھ سے ان کڑے وچنوں کو سن کر کرودھ ہوا راون اپنے منتریوں سے بولا کہ ہے ویر راکھشسو! اس ڈھیٹھ بانر کو پکڑ کر مار ڈالو۔ اس نے میرے سامنے جو بکواس کیا ہے، اُس کا جلدی اسے ڈنڈ دو۔ تب راون کی آگیا پا کر چار طاقتور منتریوں نے اُسے پکڑ لیا۔ اور لوہے کے ڈنڈوں سے اُس پر حملہ آور ہوئے۔ اس پر کرودھ ہوئے ہوئے شیر کے سمان انگد اُن چاروں کو پکڑ کر اُچھلا اور پربت کے سمان ایک اونچی اٹاری پر چڑھ گیا۔ انگد کے اچھلنے سے وہ نیچے گر کر گھائل ہو گئے۔ اس پرکار ان راکھشسوں سے اپنا بدلہ لے کر انگد میگھ کے سمان گرجتا ہوا آکاش مارگ سے شری رام چندر جی کے پاس آ پہونچا ؛

یُدھ کی اِبتدا۔

انگد کے چلے جانے پر گُپت چروں نے راون کو کہا کہ ہے راجن! لنکا کو چاروں طرف سے بانروں نے گھیر لیا ہے۔ سو شیگھر ہی جیسا اُپائے ہو کرو۔

تب غصے اور خوف کے ملے جلے تاثرات کے تحت راون اپنے پہاڑ کی طرح کے اونچے محل پر چڑھ کر بانروں کی فوج کو دیکھنے لگا۔ اُس نے چاروں طرف سے لنکا کو گھیرے دیکھا۔ کروڑوں کی تعداد میں بانر سینا کو اُس نے سمندر کی شکل میں اپنی لنکا کے چاروں طرف دیکھا۔

اُدھر شری رام چندر جی بھی دھوجاؤں، پتاکاؤں اور سورن کلشوں سے سجی لنکا کو دیکھ کر من ہی من سیتا کو یاد کرنے لگے۔ کہ اسی راکھشس پوری میں میری پیاری دینوں کی طرح ولاپ کر رہی ہے۔ اس پرکار من میں اپنی پریہ کا سمرن کر کے وہ بولے۔ ہے ویر! پاپی راون کے مارنے کا سمے آگیا ہے اب تم اپنے بل سے لنکا کو برباد کرو۔ ان اونچی اونچی پتاکاؤں کو زمین میں گرا دو۔ اور راکھشس سینا کو ودھ کر کے راون کو نشٹ کرو۔

شری رام چندر جی کے اس پرکار آگیا دینے پر اُن بانروں نے قیامت کے بادلوں کی طرح

شور کیا، وہ فوراً بڑے بڑے پیڑوں اور پتھروں کو اٹھا کر یدھ کے لئے کھڑے ہوگئے۔ اونچی اٹاری پر کھڑے ہوئے راون کے دیکھتے دیکھتے وہ سمندر سمان بڑی سینا لہراتی ہوئی، گرجتی ہوئی، دشوں دشاؤں کو کمپائے مان کرتی ہوئی لنکا پر چڑھ گئی۔ بھیانک بھونچال کے سمان وہ بانر برکشوں... پتھروں اور لاتوں مکّوں سے اٹاریوں کو توڑنے لگے۔ برکشوں اور مٹی سے اُس بڑی کھائی کو بھرنے لگے، جو لنکا کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئی تھی۔ چھن ماتر میں اُنہوں نے پربتوں کے سمان لنکا کے اونچے پھاٹک تباہ کر دیئے۔ بہیوں جگہ پر سے دیواروں کو چھید ڈالا۔ مست ہاتھیوں کے سمان متوالے ہوتے ہوئے اُن بانروں نے اُچھلتے کودتے اور گرجتے ہوئے لنکا کا سروناش کرنے لگے۔

اس پرکار لنکا ناش ہوتے دیکھ کر راون بھی راکشسوں کو یدھ کے لئے نگر سے باہر بھیجنے لگا، تب راکشس یدھ کی آگ پا کر کانوں کو پھاڑنے والا سنگھ ناد (آواز) کرتے ہوئے بانر سینا کی جانب بڑھے۔ وہ ہزاروں سنکھوں، نرسنگھ اور بھیروں کے شبد سے شترو کو ڈراتے ہوئے، رتھوں، گھوڑوں، پاؤں پیادے چلتے ہوئے گرجنا کرنے لگے۔ اُس سے سورن کے سمان چمکتی ہوئی وہ پربل سینا ایسی شوبھا دینے لگی، جیسے کالی گھٹاؤں میں بجلی شوبھا دیتی ہے۔ وہ دوسرے سمندر کے سمان اَتُل بل والی راکشس سینا لنکا سے باہر نکلتے ہی بڑے ویگ سے بانروں پر ٹوٹ پڑی۔ دو ساگروں کے سمان دونوں سیناؤں کے ٹکرانے سے بڑا بھیانک شبد اُٹھا۔ وہ دونوں ایک دوسرے پر پرانوں کا موہ چھوڑ کر حملہ کرنے لگے۔ رتھوں کی گڑگھڑاہٹ، گھوڑوں کی ہنہناہٹ، ہاتھیوں کی چنگھاڑیں، بانروں کے سنگھ ناد اور راکشسوں کے جے کاروں سے دشوں دشائیں کانپ اُٹھیں۔ تومر، مودگر، ترشول، پٹّس اور تلواروں کی چوٹوں سے ہزاروں بانر پرتھوی پر گرنے لگے۔ اُدھر برکشوں، لاتوں، مکّوں اور دانتوں اور ناخنوں سے راکشس مرنے لگے، گرنے لگے، اور کٹنے لگے۔ اس پرکار تھوڑے ہی سمے میں سمندر تٹ سے لیکر لنکا تک کی زمین لہو سے بھر گئی ✽

میگھ ناتھ کا ناگ پاش سے رام لکشمن کو باندھنا۔

دونوں سیناؤں کو لڑتے سوریہ استہ ہو گیا۔ اور رات چھا گئی۔ تب گھُپ اندھیرے میں راکشس دُونے بل سے لڑنے لگے۔ اُدھر بانروں نے بھی دُونے بل سے حملہ کیا۔ اُس اندھیرے میں "یہ راکشس ہے یہ بانر ہے" اسی پرکار پکار پکار کر وار کرنے لگے۔ چاروں طرف سے "مار ڈالو" "چیر ڈالو" "پھاڑ ڈالو" کا شور مچنے لگا۔ اُس بھیانک راتری میں سورن کے کوچوں والے راکشس کروُدھ

سے پاگل ہوئے ہوئے مانو بانروں کو کھا رہے تھے، اور جلتی ہوئی آگ کے موافق تیج والے لال منہ
بانر بھیروں، ریکھشوں اور دانتوں و ناخنوں سے اُس بے شمار راکھشش سینا کو تباہ کر رہے تھے۔
گھوڑوں کے کھُروں، اور رتھوں کے پہیوں سے اُڑی ہوئی دھول سینکوں کے منہ، ناک، اور
آنکھوں کو بند کر رہی تھی۔ تب شری رام چندر جی نے من میں ستیا کا سمرن کر کے راکھشسوں کی بربادی
کے لئے دھنش کو ہاتھ میں اُٹھا لیا، اور راکھشسوں پر بانوں سے بارش کرنے لگے۔ اُن بانوں سے
ہزاروں راکھشش کٹ کٹ کر گرنے لگے۔ گہرے اندھیرے میں راگھو کے چلتے ہوئے بان ایسے
معلوم ہوتے تھے مانو قیامت کے روز تارے ٹوٹ رہے ہیں۔ اُن بانوں سے تڑپ تڑپ کر
مرنے لگے اور پران بچا کر بھاگنے لگے۔ اپنی سینا کی بُری حالت دیکھ کر راون کے پتر اندرجیت... کی
آنکھیں کرودھ سے جلنے لگیں۔ اُس بھینکر راکھشش نے ناگ بانوں کی پھانسی سے دونوں دشرتھ
کماروں کو پھانس لیا۔ اور وہ بے ہوش ہو کر پرتھوی پر گر گئے۔

شری رام کے گرتے ہی میگھ ناتھ نے اپنی جے ناد کی آوازوں سے دسوں دشاؤں کو ہلا
دیا، اور قہقہہ لگاتے ہوئے بولا کہ کھر دوشن کے مارنے والے، کبندھ اور ماریچ کے مارنے والے،
شورپ نکھا کو بدصورت کرنے والے دشرتھ کمار ناگ پھانس میں باندھ لئے گئے۔ جن کے کارن آج
ہزاروں بانروں اور راکھشسوں کا خون بہہ رہا ہے، وہ آج ناگ پھانس میں پھنسے ہوئے پرتھوی
پر گرے پڑے ہیں۔ اب دیوتا، دانو، دتیہ کسی کی طاقت نہیں کہ اِس ناگ پھانس کو کھول سکے۔
یدھ کی سبھی ارتھوں میں سماپتی ہو گئی اور سارا ارتھ شانت ہو گیا۔ اس پرکار کہتا ہوا میگھ ناتھ بڑے
ہرش کے ساتھ لنکا پوری میں واپس چلا گیا۔

ادھر رام اور لکشمن کے بے ہوش ہو جانے پر بانروں کے ہردیہ مُرجھا گئے، انگد، ہنومان،
سگریو اور خاص خاص بانر دشرتھ کماروں کو گھیر کر بے بسی کی حالت میں دیکھنے لگے۔ تب سب
کو خوف زدہ دیکھ کر وبھیشن بولے۔ ہے شورویرو! مت ڈرو، یہ ناگ پھانس راگھوؤں کا کچھ نہیں
بگاڑ سکتے۔ راگھو مرنے والے نہیں ہیں۔ دیکھو، ان کے چہروں کی کانتی انہیں چھوڑ نہیں رہی ہے۔
سو تم شیگھر اپنے اپنے مورچوں پر ڈٹ جاؤ، اور سینا کو یدھ کے لئے تیار کرو۔

اُدھر جے ناد کرتا ہوا میگھ ناتھ راون کے پاس یہ شبھ سماچار لیکر پہونچا کہ ہے مہاراج! رام لکشمن ناگ
پھانس سے پھانس کر گرا دیئے گئے ہیں۔ اب اُن کی موت میں کوئی شک نہیں ہے۔

پتر کے مکھ سے یہ ہرش سماچار سن کر راون کا مرجھایا ہوا ہردیہ کمل کھل گیا اور وہ پریم سے پتر کو گلے لگا کر اُس
سے آسن دیتا ہوا اُس کی پرشنسا کرنے لگا۔

سیتا کو پشپک ویمان پر چڑھا کر پرتھوی پر گرے ہوئے رام لکشمن، دونوں بھائیوں کو دکھانا۔

رام اور لکشمن کا مرتیو سماچار سُن کر راون نے سیتا کی حفاظت کرنے والی راکھشسیوں کو آگیا دی ہے راکھشسیو! سیتا کو پشپک ویمان پر چڑھا کر لے جاؤ میدانِ جنگ میں، اور دکھاؤ دونوں بھائیوں کو جو پرتھوی پر گرے مرے ہوئے پڑے ہیں۔

راون سے آگیا دی ہوئی راکھشسیاں فوراً اشوک باٹیکا میں گئیں، اور سیتا کو ویمان پر بٹھا کر یدھ بھومی میں لے گئیں۔ وہاں جا کر جانکی نے دیکھا کہ راکھشسوں کی سینا بڑے ہرش سے نعرے لگا رہی ہے اور بانر سینا بھاگ رہی ہے۔ اُس سمے وہ دکھ سے رو رہے تھے اور رام لکشمن کو گھیر کر رو رہے تھے۔ دُھول سے بھرے ہوئے، ٹوٹے ہوئے کوچوں والے، بانوں کی سیج پر سوئے دونوں بھائیوں کو دیکھ کر سیتا کے آنسو نکل آئے اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی کہ ہائے! آج میں اناتھ ہو گئی۔ آج.... اُن جیوتشیوں کے کتھن جھوٹے ثابت ہو گئے جو کہا کرتے تھے کہ میں ہمیشہ سدھوا رہوں گی، وہ کہا کرتے تھے کہ میرا پتی اشومیگھ یگیہ کرے گا اور میں تمام راج پتنیوں سے پوجی جاؤں گی۔ آج اُن کا یہ کتھن جھوٹا ثابت ہو گیا کہ پتی کے ساتھ میرا راجیہ تلک ہوگا۔ ہا دیو! آج میں کہیں کی نہ رہی، جن ویروں نے جن استھان کا ناش کر کے کھوج نکالی، جو اگادھ سمندر کو پار کر کے یہاں پہونچے، آج وہ ہمیشہ کے لئے یہاں سوئے پڑے ہیں۔ ہے بھگوان! ورُن، آگنیہ، اندر، وائیویہ ہتھیاروں کو جاننے والے کس پرکار مارے گئے۔ ضرور ہی مایاوی راون نے چھپ کر مایا سے انہیں مار ڈالا ہے۔ کیونکہ تینوں لوکوں میں کوئی بلی ایسا ویر نہیں جو سامنے ہو کر ان سے یدھ کر سکے۔ ہے تر جٹے! اب میں بھی ان کے پیچھے چلوں گی۔ کیونکہ ستی استریوں کا یہی دھرم ہے سکھی! مجھے اپنے پتی اور دیور کے مرنے کا شوک نہیں اور نہ ہی اپنی چنتا ہے، مجھے اُس تپسونی کوشلیا کا غم ہے جو برسوں سے ویوگ کے دکھ کو اس آشا پر سہن کر رہی ہے کہ تھوڑے دنوں تک بن باس کا کال ختم کر کے بہو سمیت رام اور لکشمن آئیں گے۔ بالکل کلنکنی کیکئی! تم نے سوریہ ونش کا ناش کر ڈالا۔

جانکی کو اس پرکار ولاپ کرتے دیکھ کر ترجٹا راکھشسی اُس کو دھیرج دیتی ہوئی بولی۔ ہے جنک دُلاری! مت رو۔ یہ تمہارا پتی اور دیور دونوں جیتے ہیں۔ ہے کمل نینی! اگر یہ مر چکے ہوتے تو بانر سینا کبھی کی بھاگ گئی ہوتی۔ پرنتو میں پھر اُن کو مورچے کی جانب جاتے دیکھتی ہوں۔ ہے میتھلی! یہ دیکھ، بانروں سمیت

سگریو دونوں بھائیوں کی رکھشا کر رہے ہیں۔ سو ضرور ہی یہ بے ہوشی سے جاگیں اور راکھشسوں کا ناش کر کے تمہیں یہاں سے لے جائیں گے۔ میرا اندازہ کبھی غلط نہیں ہوتا۔ ہے سندری! میں تمہیں ہردیہ سے چاہتی ہوں، اسی کارن کبھی جھوٹے وچن نہیں کہتی۔ سو تو شوک اور موہ کا تیاگ کر کے دھیرج دھارن کر۔ اس پرکار پتی کے غم میں غمگین سیتا کو دھیرج دے کر تری جٹا دیان کو پھر اشوک باٹیکا میں لے آئی۔

گرُوڑ کا آنا اور ناگ پھانس کا کاٹنا۔

اب ناگوں کے بندھن میں پھنسے ہوئے وہ دونوں ویر لہو سے بھرے ہوئے سانپوں کی طرح سانس لے رہے تھے، اور وبھیشن، سگریو، ہنومان، انگد اور دیگر بانر اُن کی رکھشا کر رہے تھے کہ اتنے میں بڑے ویگ سے وایو چلنے لگی اور سمندر میں بھاری طوفان اٹھنے لگا۔ ایکا ایک گرجتا کرتا ہوا کالا بادل چھا گیا۔ اچانک اس بھینکر اُتپات کو دیکھ کر تمام بانر سہم گئے اور سنہ اٹھائے آکاش کی جانب دیکھنے لگے۔ اتنے میں ہی ونتا کا پتر گروڑ آکاش مارگ سے اُڑتا ہوا آیا۔ اُس کا جسم آگ کی طرح روشن تھا۔ اس نے آتے ہی شری رام اور لکشمن کے شریر کو سپرش کیا۔ اُس کے سپرش کرتے ہی وہ تمام ناگ لحہ بھر میں بھاگ کر پرتھوی میں چھپ گئے۔ اب ناگوں کے بھاگ جانے سے دونوں بھائیوں نے آنکھیں کھول دیں۔ اُن کے پیلے ہوئے شریر پہلے کی طرح پھر چمکنے لگے۔ اور اُن کا بل پراکرم اور تیج پہلے سے زیادہ دوگنا ہو گیا۔ تب اندر کے سمان تیج والے رام گروڑ کو گلے سے لگا کر بولے، ہے ونتا! تمہاری کرپا سے ہم دونوں میگھ ناتھ کی ناگ پھانس سے مکت ہوئے۔ ہے پکشی راج! آپ کے درشنوں سے ہم ایسے خوش ہوئے جیسے اپنے پتا کو دیکھ کر کوئی بالک خوش ہوتا ہے۔ شری رام چندر جی کے ان پریتی بھرے وچنوں کو سن کر گروڑ بولا۔ ہے راگھو! میں آپ کا پیارا متر ہوں اور سدا بنوں اور پربتوں میں گھومتا ہوں۔ ہے راگھو! مایا وی میگھ ناتھ کی اس ناگ پھانسی کو دیوتا، منشیہ اور راکھشس کھولنے میں سمرتھ نہیں ہیں۔ میں نے آپ کے ناگ پھانس کے بندھ جانے کا سماچار سُنا تھا۔ اسی کارن میں یہاں پہونچا ہوں۔ ہے راگھو! سمے پر متر کی مدد کرنا، متر تا کا دھرم ہے۔ اب میں نے اس گھور پھانس سے تمہیں مکت کر دیا ہے۔ آگے سے ہوشیار ہو کر یدھ کرو۔ یہ ظالم راکھشس بڑے کپٹی اور کُوٹ یدھ کرنے والے ہوتے ہیں، اور آپ بڑے سیدھے سبھاؤ کے ہیں، سو سدا ساودھان ہو کر رہو۔ یہ کہہ کر گروڑ وداع ہوا۔

اب شری رام چندر اور لکشمن کو صحت یاب ہوا دیکھ کر بانروں کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ رہا، وہ بار بار سنگھ ناد کرتے، مردنگ، بھیری اور نقارے بجاتے دھوجاؤں کو آکاش میں لہراتے ہوئے راکھشسوں کو ڈرانے لگے۔

دُھومراکھش کا یُدھ!

خوشی سے پھولے ہوئے بانروں کے سنگھ ناد کو سن کر راون نے اپنے منتریوں سے کہا۔ ہے منتریوں! میگھ ناتھ نے رام لکھشمن کو مار ڈالا ہے۔ یہ سن کر میں خوش ہو گیا تھا۔ مگر اب دوبارہ بانروں کے نعرے سن کر میرے من میں شک پیدا ہوا ہے۔ تم جا کر دیکھو کہ کونسی ایسی بات ہوئی ہے جس سے بانر اتنے خوش نظر آتے ہیں۔ تب وہ راکھشس اٹاری پر چڑھ کر دیکھنے لگے اور پھر کہنے لگے کہ ہے راجن! جن دونوں بھائیوں کو اندرجیت نے باندھا تھا وہ ناگ پھانس سے مکت ہو گئے ہیں، اور یدھ بھومی میں مست ہاتھیوں کی طرح گرج رہے ہیں۔ یہ اپریہ بات سن کر اُس راکھشس راج کا تپتا ہوا مکھ منڈل پھیکا پڑ گیا، مگر شوک کو دبا کر دھومراکش کو آگیا دی کہ ہے ویر یودھا! تم اکیلے ہی ہزاروں انسانوں کو مارنے میں سمرتھ ہو، سو بڑی سینا لے کر یدھ بھومی میں جاؤ، اور بانروں سمیت رام لکھشمن کا ودھ کرو۔

تب وہ مہابلی راون کے اِرد گرد چکر لگا کر سینا سمیت لنکا سے باہر نکلا۔ میدان جنگ میں پہونچتے ہی وہ خوفناک فوج خوفناک گرجنا کرنے لگی۔ اُس سے شول، گدا، تومر، بھالے، پٹس وغیرہ ہتھیاروں سے سج راکھشسوں سے گھیرا ہوا دھومراکھش قیامتی بادل کے سمان گرجتا ہوا بانروں کے لئے بڑے بھئے کا کارن ہوا۔

دُھومراکھش کا مارا جانا۔

بڑے پراکرم والے، کالی گھٹا کے سمان راکھشس سینا سے گھرے ہوئے دھومراکھش کو یدھ کے میدان میں اترتے ہوئے دیکھ کر بانر سینا میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔ وہ اپنے تیج سے دشمنوں کو جلاتے ہوئے سنگھ ناد کرنے لگے۔ تب کرودھ ہوئے ہوئے راکھشس کنکر پاتروں والے بانوں سے بانروں کو گھائل کرنے لگے۔ ادھر بانر بھی شری رام کی جے بولتے ہوئے آندھی کے سمان دشمن کی سینا پر ٹوٹ پڑے، اور پتھروں سے راکھشسوں کو چور چور کرنے لگے۔ پتھروں، مکّوں دوارا مارے گئے وہ نشاچر جو دوسروں کا خون پیتے تھے۔ سوئم لہو کی اُلٹیاں کرنے لگے۔ اُدھر راکھشسوں کے بانوں، ترشولوں اور مگدروں کی چوٹوں سے گرے ہزاروں بانر خون میں لتھ پتھ ہو گئے۔ ایک لو مر گئے، بہتوں کے سر پس گئے، بہتوں کے ہاتھ پاؤں اور کمر کی ہڈیاں پس گئیں۔ بانروں اور راکھشسوں کے اُس گھور سنگرام میں اُس وقت ہتھیاروں کی جھنکار، ہاتھیوں کی چنگھاڑ، اور

گھائلوں کی ہاہاکار کے علاوہ کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ خون کی بہتی ہوئی ندی میں جدھر نظر جاتی، اُدھر ہی ہتھیار دکھائی دیتے تھے۔ تب جنونی دھومراکش اپنے جلتے ہوئے بانوں سے بانر سینا کو پیوٹنے لگا اُس کے بانوں سے گھبرائے ہوئے بانر دشوں دشاؤں کو بھاگنے لگے۔ جو بھی اُس کے سامنے آیا موت کا شکار بن گیا، اور پھر نہ اُٹھا۔ بانر سینا کی یہ حالت دیکھ کر ہنومان کے نیتر کرودھ سے جل اُٹھے اور بھاری چٹان لے کر دھومراکش پر ٹوٹ پڑا۔ اُس ناقابلِ بیان قوت کے مالک نے چٹان کو دھومراکش پر پھینکا، اُس چٹان کو اپنی جانب آتے دیکھ دھومراکش رتھ سے اُتر کر گدا ہاتھ میں لے کر بھومی پر آگیا، اور شیر کی طرح دہاڑنے لگا۔ چٹان کے گرنے سے رتھ چور چور ہوگیا۔ گھوڑے مر گئے اور ہاتھی پس گیا۔ یہ دیکھ کر پون پتر ہنومان دانتوں کو کٹکٹاتا ہوا راکھشش سینا کو مارنے لگا۔ اُتر۔ دکھشن، پورب و پچھم، وہ چاروں طرف راکھششوں کو مارتا ہوا ایسی شوبھا دینے لگا جیسے جنگل کی آگ بن کو جلاتی ہے۔ اُس سمے اُس کو سب راکھشش یم کا اوتار مان کر ایسے بھاگنے لگے، جیسے وایو سے کالے بادل پھٹ کر بھاگ جاتے ہیں۔ تراہی تراہی کرتے، گرتے ہوئے، بھاگتے ہوئے اور مرتے ہوئے راکھششوں کو چھوڑ کر وہ پھر دھومراکش کی جانب دوڑا۔ اندر کیش کے سمان ہنومان کو اپنے اوپر حملہ آور دیکھ کر دھومراکش نے کانٹوں والی گدا کو اُس پر مارا۔ اُس گدا کے وار سے ہمالیہ کے سمان بل والا ہنومان بالکل بھی نہیں گھبرایا، اور ایک بھاری پتھر اٹھا کر اس زور سے اُس پر پھینکا کہ دھومراکش کی ہڈیاں پس گئیں، اور وہ ہمیشہ کے لئے مٹی میں مل گیا۔ دھومراکش کے مارے جانے پر باقی سب راکھشش دشوں دشاؤں کو بھاگنے لگے۔

وجر دنشٹر راکھشش کا مارا جانا۔

دھومراکش کے مارے جانے پر بانر خوشی سے نعرے لگا کر تمام لنکا کو ہلانے لگے۔ راون نے جب دھومراکش کے مارے جانے کی خبر سنی تو وہ کرودھ سے پاگل ہوگیا، وہ نیتروں سے آگ برسا، بڑے بل والے وجر دنشٹر راکھشش کو آگیا دینے لگا کہ ہے ویر! خوفناک فوج لے کر یدھ میں جا اور ہنومان سمیت تمام بانروں کو ہلاک کر۔

لنکا پتی راون کی آگیا کا پالن کرنے کے لئے وہ بلوان راکھشش ایک بہت بڑی فوج لے کر دکھشن دروازے سے باہر نکلا۔ اُس دروازے پر بالی کا تیجوی پتر انگد خوفناک بانر سینا کے ساتھ کھڑا تھا۔ وجر دنشٹر کے باہر نکلتے دانتوں کو کاٹتے ہوئے وہ تمام بانر جو باہر کھڑے تھے، اس پر

ٹوٹ پڑے۔ دونوں طرف سے گھور سنگرام ہونے لگا۔ تھوڑے ہی کال میں وہ زمین مرنے والوں سے بھر گئی۔ کٹے ہوئے سر اولوں کے سمان پرتھوی پر گرنے لگے۔ اور کبندھ ہاتھوں میں ہتھیار پکڑے وار کرنے لگے۔ انگد کی بار بار کی گرجنا نے راکھشش گن کو ہمت سے خالی کر دیا۔ اپنی سینا کو کٹتے مرتے اور بھاگتے دیکھ کر سوریہ کے سمان تیج والا وجر نشٹر اپنے رتھ کو دوڑاتے ہوئے بانر سینا کے درمیان آیا، اور اپنے بانوں سے بانروں کو دکھی کرنے لگا، سانپ کے سمان ڈسنے والے اُس کے بانوں کو نہ سہہ کر بانر سینا اپنے پران بچا کر بھاگنے لگی۔ اس پر کا بانر سینا کو موت کا شکار بنتے اور بھاگتے دیکھ انگد کرودھ سے وجر نشٹر کو للکارنے لگا کہ ہے راکھشش! ٹھہر ارہ، اب تیری موت نزدیک آ گئی ہے۔ دھومر اکش کو جہاں بھیجا ہے وہاں تو بھی جا۔ یہ کہہ کر وہ بانر بیندر وجر نشٹر پر ٹوٹ پڑا۔ تب وہ دونوں مہا بلی مست ہاتھیوں کی طرح ایک دوسرے سے جُٹ گئے۔ ایک دوسرے پر وار کرتے ہوئے خون سے لتھ پتھ وہ یدھ بھومی میں پھولے ہوئے کیشیوں کی طرح شوبھا دینے لگے۔ تب بالی پتر انگد نے شرت کال کے آکاش کی طرح چمکتی تلوار سے وجر نشٹر کا سر کاٹ ڈالا۔ راکھششی سردار کے مرتے ہی بانر سینا راکھشش سینا کو کاٹنے لگی۔ تب وہ راکھشش سینا اپنے سیناپتی کے مارے جانے پر گھائل اور مرنے والے راکھششوں کو یدھ بھومی میں چھوڑ کر بھاگ نکلی ٭

سیناپتی اکمپن کا ودھ

جب راون نے سنا کہ انگد کے ہاتھوں وجر نشٹر مارا گیا تو اُس نے اکمپن کو کہا کہ ہے دیوتاؤں اور منشیوں کو جیتنے والے! جیسا تیرا نام ہے، ویسا تیرا بل ہے۔ تو راکھشش سینا کے ساتھ جا کر رام لکشمن کا ودھ کر۔ مجھے وشواس ہے کہ تو رن میں بانروں سمیت سگریو کو جیت لے گا۔ سو ہے نرشاردول! جلدی جا کر اپنے نام کی کرامات دکھاؤ۔

تب راون کی آگیا سے کالے رنگ کا اکمپن رتھ پر سوار ہو کر اپنی سینا کے ساتھ ساگر کی طرح گرجتا ہوا یدھ بھومی میں پہونچا۔ اُس کے پراکرم کے سامنے منشیہ تو کیا دیوتا بھی ٹھہر نہیں سکتے تھے۔ اپنی سینا کے بیچ وہ سوریہ کی طرح جگمگا رہا تھا۔ لنکا سے باہر نکلتے ہی بانروں کو دیکھ کر راکھششوں نے ایسا سنگھ ناد کیا کہ بانر سینا خوف زدہ ہو گئی۔ دوسرے ہی چھن دونوں سینائیں ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑیں۔ رام کے لئے اپنے پرانوں کی آہوتی دینے والے گھور یدھ میں لگ گئے۔ بادلوں کے سمان گھور گرجنا کرتے ہوئے بڑے بڑے جسموں والے راکھشش اور بانر ایک دوسرے پر حملے

کرنے لگے۔ سب کے لڑنے مرنے اور للکارنے سے ایسا معلوم ہوا مانو سمندر میں طوفان اُٹھ رہا ہے۔ اُس سمے ایسی دھول اُٹھی کہ سب دشائیں تاریک ہو گئیں۔ نہ تو وہاں جھنڈے نظر آتے تھے، نہ ہاتھی، نہ گھوڑے اور نہ رتھ اور نہ کوئی بانر یا انسان ہی نظر آتا تھا۔ کیول سینکوں کے گرجتے اور دوڑنے کے شبد کانوں میں پڑ رہے تھے۔ اُس گھور اندھکار میں ہزاروں ہی بانروں کے ہاتھوں مارے گئے، اور ہزاروں راکھشش راکھششوں کے ذریعہ مار دیئے گئے۔ اُس اندھکار میں بانر اور راکھشش کی کوئی پہچان نہ تھی۔ جو جس کے سامنے آیا وہ مارا گیا۔ تھوڑے ہی سمے میں ویروں کے خون سے بھومی لال ہو گئی۔ میدان جنگ لاشوں سے پٹ گیا۔ تیجسوی بانر گدا، تومر، شول اور پر دھوں کے مارے ہزاروں کی تعداد میں زمین پر گر رہے تھے۔ اُس سمے بانر بھی اپنے بھج ڈنڈوں سے، پر کھشوں اور لاتوں سے ہزاروں راکھششوں کو زمین میں سُلا رہے تھے۔ اِسی پرکار لڑتے لڑتے بانروں نے راکھششوں کے منہ پھیر دیئے۔ جب اکمپن نے اپنی سینا کے پاؤں اکھڑتے دیکھے تو اُس نے اپنے سارتھی کو آگیا دی کہ ہے ویر! شیگھر مجھے وہاں لے چل جہاں یہ بانر سینا راکھششوں کو برباد کر رہی ہے۔ دیکھو، یہ بانر میرے دیکھتے دیکھتے میری سینا کو تباہ کر رہے ہیں۔ اب میں اپنے تیز بانوں سے ان بانروں کو یم لوک میں بھیجوں گا، تب اکمپن سے آگیا دیا ہوا سارتھی رتھ کو بانروں کے بیچ میں لے گیا۔ بانر سینا کو وہاں پہونچ کر اکمپن اپنے بانوں سے جلانے لگا۔ اُن بانوں سے پیڑتا ہوئے ہوئے بانر چاروں طرف بھاگنے لگے۔ بانروں کو پتنگوں کی طرح بھگتے دیکھ کر بلوان ہنومان آگے بڑھے۔ بانوں کی ورشا میں چھاتی کو اُبھارے، ہاتھ میں پربت کے بڑے ٹیلے کو تھامے ہنومان کو آگے بڑھتے دیکھ کر ہزاروں بانر اُس کے پیچھے پیچھے چلے۔ پربت کے سمان جسم والے وجر جسم والے ہنومان کو آتے دیکھ کر اکمپن بڑے ویگ سے بانوں کی ورشا کرنے لگا۔ مگر ہنومان اس کی جانب ایسا دوڑا جیسے پورو کال میں نموچی پر دیوراج اندر دوڑا تھا۔ راکھشش سینا کو کپاتے ہنومان کو دیکھ کر آدھے چاند کی شکل والا ایک بان اکمپن نے چھوڑا اور دُور سے ہی ٹیلے کو تباہ کر دیا۔ تب کرودھ میں بھر کر ہنومان نے ایک کرنی کار کے بڑے برکھش کو اکھاڑا اور بڑے بل سے اُسے گھماتا ہوا اکمپن کی جانب دوڑا۔ اُس مہابلی کے دوڑنے سے سینکڑوں ہی برکھش ٹوٹ ٹوٹ کر زمین پر گر پڑے۔ تب جلتی ہوئی آگ کے سمان اُس اکمپن نے پون پتر پر ۱۴ بان چھوڑے۔ جن سے گھائل ہو کر وہ خون میں رنگ گیا۔ اُس سمے وہ بڑے پراکرم والا انجنا کا پتر گیری کے لال پربت کے سمان شوبھائے مان ہونے لگا۔ اُن بانوں سے ذرا بھی نہ گھبرا کر جلتی ہوئی آگ کے سمان پھر آگے بڑھا اور بل سے اُس برکھش کو اکمپن کے سر پر دے مارا۔ برکھش کے لگتے ہی اکمپن پران ہین ہو کر پرتھوی پر

گر گیا۔ تب سب راکشش تھر تھر کانپنے لگے، اور ہتھیار چھوڑ چھوڑ کر بھاگنے لگے۔ اُن بھاگتے ہوئے راکششوں کو بانر سینا نے برکشوں اور پتھر دل سے کچل دیا۔ اُس سے راکششوں کی گھور دُرگتی ہوئی۔ وہ گرتے پڑتے، بنا پیچھے دیکھے بھاگتے گئے اور اپنے ہتھیاروں اور گھائلوں و سرتکوں کو چھوڑ کر پوری کے اندر گھس گئے ۔

پرہست کا مارا جانا۔

شور ویر اکمپن کے مرنے کا شوک سماچار سن کر راون غم میں ڈوب گیا، اور رات بھر اپنی حالت پر غور کرتا رہا۔ پراتہ کال وہ منتریوں سمیت لنکا سے باہر نکلا، وہاں اُس نے بانروں کے گھر رودھ کو، اُن کے مورچوں کو اور سمندر سمان اپار سینا کو دیکھا۔ سب پرکار سے دشمن کا جائزہ لے کر اُس نے اپنے سیناپتی پرہست سے کہا ہے مہا باہو! یہ دیکھو۔ بانر سینا نے نگر کو چاروں طرف سے گھیر لیا ہے۔ چاروں کے سنگرام میں میری بہت سی سینا ماری گئی۔ اس سے سب سینکوں کے دل شوک سے ڈوبے پرتیت ہوتے ہیں۔ نگر نواسی کھانے پینے کی سامگری نہ ملنے کے کارن بہت دُکھی ہیں۔ ہے شتروؤں کے مارنے والے! اس بانر سینا کو دیکھ کر مجھے احساس ہو گیا ہے کہ یہ کام معمولی راکششوں سے نہیں ہوگا۔ اس بانر روپی ساگر کو متھنے کے لئے مجھے، میگھ ناتھ، کمبھ کرن یا آپ کو ہی آگے آنا ہوگا۔ سو تم راکششوں کی خوفناک سینا لے کر یدھ میں جاؤ۔ تم یدھ کلا میں بڑے ماہر ہو۔ یہ بانر چنچل ہیں، ویر ہیں، پرانوں پر کھیل جانے والے ہیں۔ پر نہ تو خواندہ نہیں ہیں۔ تم سے لڑنا نہیں جانتے، یدھ نیتی سے قطعی ناواقف ہیں۔ اس کارن تم یدھ اور ہار سینکوں کے سامنے نہیں ٹھہر سکیں گے۔ ہے سیناپتی! جلدی جا کر رام لکشمن سمیت اس بانر سینا کو تباہ کرو۔ جاؤ، تمہارا کلیان ہو۔ راون کے ایسا کہنے پر سیناپتی پرہست نے میان سے تلوار نکال کر جواب دیا۔ آج میں آپ کے اَن کو سارتھک کروں گا، ہے راجن! آج میری تلوار سے رن چنڈی خوش ہوگی۔ آج بانروں کے خون اور گوشت کو چیل کوّے کھا کر خوش ہوں گے۔ یہ کہہ کر پرہست نے راون کے چرنوں کو چھوا اور بھیانک راکشش سینا کے ساتھ میگھ کے سمان گرجنا کرتا ہوا لنکا سے باہر نکلا۔

پربت قد والے پرہست کو لنکا سے باہر نکلتے دیکھ کر شری رام چندر جی نے وبھیشن سے ہنس کر کہا کہ ہے لنکیش! یہ موٹے جسم والا کون ہے؟ اور کیا اس کا بل ہے؟ تب وبھیشن نے جواب دیا۔ ہے راگھو! پرہست نامک یہ راکشش راون کا سیناپتی ہے۔ لنکا کی تیسری فوج کا حصہ اس کے تحت ہے۔ اپنی سینا کو لے کر یہ یدھ کے لئے آ رہا ہے۔ یہ بڑا بلوان استر شستر کے چلانے والا شور ویر اور یدھ کلا میں ماہر ہے۔ وبھیشن کے مکھ سے پرہست کا بل اور پراکرم سن کر شری رام نے سگریو سے کہا کہ ہے ویر! اس

راکھشش کو مار کر راون کا بل چور کرو۔ اس کے مرنے سے راون کا بل ٹوٹ جائے گا۔ تب سگریو کی آگیا پاکر
بانر سینا راکھشش گن پر ٹوٹ پڑی۔ اُدھر راکھشش بھی تومر، مگدر، شکتی، پراس، شول اور بانوں سے بانروں
کی ہڈیاں توڑنے لگے۔ دیکھتے دیکھتے سنگرام لاشوں کا مینار نظر آنے لگا۔ کرودھ ہوئے ہوئے راکھششوں
نے ہزاروں بانروں کو موت کی نیند سُلا دیا۔ اُدھر لال منھ والے بانروں نے بھی ہزاروں راکھششوں کو
پتھر اور برکھش مار مار کر زمین پر سُلا دیا۔ راکھششوں کی تلواروں سے چھن چھن میں ہزاروں بانر کٹ کٹ کر
زمین پر گرنے لگے، اور بانروں کے وجر کے سمان تھپڑوں، مکّوں اور ڈھولوں سے گرے ہوئے راکھشش
خون کی اُلٹیاں کرنے لگے۔ اُس سمے کبھی تو سنگھ ناد سے پرتھوی کانپ اُٹھتی اور کبھی بھینکر چیخوں سے آسمان
پھٹنے لگتا۔ راکھشش اور بانر ایک دوسرے کو للکارنے اور خون کی ندیاں بہانے لگے۔ ایسا گھمسان کا رن
ٹھن رہا تھا کہ دویدی نام کے بانر پرہست کے منتری نرانتک کو جو چاروں طرف دوڑ دوڑ کر بانروں کے
پران لے رہا تھا، بھاری پتھر سے مار ڈالا۔ دُرمکھ نام کے بانر نے سُمنت نام کے پرہست کے دوسرے
منتری کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ اُدھر ریچھ راج مہابلی جامبوان نے ایک بھاری پتھر سے مہاناد کو
مار ڈالا، اور تارا نامک بانروں کے سردار نے کُنبھ ہنو کو مار ڈالا۔ اپنے چاروں منتریوں کے مارے جانے
پر پرہست کرودھ سے جل اُٹھا۔ اور اپنے رتھ کو بانروں کے بیچ میں کھڑا کر کے چاروں دشاؤں کو اپنے
بانوں سے پیڑت کرنے لگا، اُس کے دھنش سے چھوٹے ہوئے بانوں سے بانر دل ایسا پریشان ہوا جیسے
آندھی آنے پر سمندر پریشان ہوتا ہے۔ تھوڑے ہی سمے میں اُس نے بانروں کے خون کی ندی بہا دی۔
بانر بھی پرانوں کا موہ چھوڑ کر اُس پر ٹوٹ پڑے، اور راکھشش فوج میں مار کاٹ مچانے لگے۔ اُس سمے ایسا
معلوم ہوتا تھا مانو ساون کے مہینے میں ندی میں باڑھ آئی ہو۔ بانروں اور راکھششوں کا خون ہی اس کا جل
ہو۔ ہزاروں ٹوٹے پھوٹے ہتیار ہی اُس ندی میں برکھش ہوں۔ سینکڑوں، ہزاروں سینکوں کی انتڑیاں ہی
اُس کا کیچڑ ہوں اور گھائل انسانوں کا شور ہی مانو جل کی گرجنا ہو، اور اُس مہا بھینکر ندی کو پار کرنے کے لئے
پرہست اپنے رتھ روپی جہاز پر سوار ہے۔ سیناپتی پرہست کو اس پرکار پیڑت کرتے دیکھ کر بانر نیل ایک
ٹیلے کر اس کی طرف دوڑا یم راج کے سمان اُس بانر نید کو اپنی طرف آتے دیکھ کر پرہست سب طرف سے
ہٹ کر اس کی طرف ہی بانوں کی بارش کرنے لگا۔ مگر ہمالیہ کے سمان اچل نیل اپنے پتھر کے سمان کٹھور شریر
پر بانوں کو سہن کرتا ہوا اس پر ٹوٹ پڑا اور اُس ٹیلے کو پرہست پر پھینک کر اُس کے رتھ اور گھوڑوں کو
چور چور کر دیا۔ تب میگھ کے سمان گرجتا ہوا پرہست مُوسل ہاتھ میں لے کر رتھ سے نیچے کُود پڑا۔ تب وہ دونوں
سیناپتی مست ہاتھیوں کے سمان ایک دوسرے پر وار کرنے لگے، اندر اور برترھ کی طرح لڑتے ہوئے وہ
شوبھا دینے لگے۔ دیر تک یُدھ کرتے کرتے جب کسی نے بھی ہار نہ مانی، تو پرہست نے بڑے کرودھ سے

نیل کے سر پر موسل سے وار کیا۔ موسل کے لگنے سے اُس کا سر پھٹ گیا، اور خون کی دھارا بہہ نکلی۔ اس پر نیل کے کرودھ کی آگ بھڑک اُٹھی۔ تب اُس نے پاس پڑی شِلا کو اٹھایا اور پوری طاقت سے پرہست پر دے مارا۔ اس وار سے پرہست کا سر چکنا چُور ہو گیا، اور وہ آنکھوں کی پتلیاں گھماتا ہوا پران ہین ہو کر زمین پر گر پڑا۔ پرہست کے گرتے ہی بانروں نے جے ناد سے آکاش کو گونجا دیا، اور بھاگتے ہوئے راکھشسوں کو پتھروں سے پیس ڈالا۔

راون کا کُنبھ کرن کو جگانا۔

پرہست کے مرنے کا سماچار سن کر راون کا ہردیہ ڈول گیا، اور وہ بڑے یودھاؤں کے ہوتے ہوئے بھی اپنے کو اکیلا اور کمزور خیال کرنے لگا۔ آخرکار بہت دیر وچار کرنے کے بعد اُس نے منتریوں سے کہا، دیکھو! جس پرہست کو میں اپنی بھجا سمجھتا تھا آج وہ ٹوٹ گئی۔ اب میں اپنے کو اُس ویسے خالی پاتا ہوں، جس کے بھروسے پر میں تینوں لوکوں کو جیتنے کا مان کرتا تھا۔ سو تم اب لنکا کے دروازوں پر راکھشسوں کو با ہوشیار کھڑا رہنے کی آگیا دو۔ اور میرے بھائی کُنبھ کرن کو جگاؤ جو دیوتاؤں کو بھی جیتنے کی سمرتھ رکھتا ہے وہ ضرور بانر سینا کا ناش کرے گا اور یدھ ساگر میں ڈوبتی لنکا کی کشتی کو پار لگائے گا۔

تب راون کی آگیا پا کر بڑے بڑے راکھشس تیل، مانس، شراب اور پھول مالائیں لے کر وہاں پہنچے، جہاں کُنبھ کرن بہت سے شراپ سے سو رہا تھا۔ وہاں اُنہوں نے راون کے بھائی کو پھیلے ہوئے پربت کے سمان دیکھا۔ اُس راکھشس کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے، اور وہ اجگر کی طرح سانسیں لے رہا تھا۔ کُنبھ کرن کو اس گہری نیند میں سوتا دیکھ وہ راکھشس اُسے جگانے کی کوششیں کرنے لگے۔ انہوں نے اُسے زور زور سے ہلایا، مگر جب وہ اس پرکار نہ ہلا تو اُسے لاٹھیوں اور موسلوں کے وار سے جگانے لگے۔ اس طرح بھی جب اُس کی نیند نہ ٹوٹی تو وہ ڈھول نقارے اور بھیریاں بجانے لگے۔ پرنتو شاپ سے سویا ہوا وہ اس پرکار بھی نہ جاگا۔ آخر میں توپوں کے داغنے اور سینکڑوں ڈھولوں کے پیٹنے سے اس کی نِدرا بھنگ ہوئی۔ نیند اُچٹ جانے پر کُنبھ کرن نے پربت شکھر کے سمان لمبی بھجاؤں کو پھیلا کر جمائی لی اور پھر انیک بھینسے اور بہت سے جانوروں کھا کر شراب کے کئی گھڑے پی کر بولا۔ ہے راکھشسو! کیوں کس لئے تم نے مجھے جگایا ہے۔ کیا راجہ کُشل منگل سے تو ہے؟

تب راج منتری یوپاکھش ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے راکھشس اندر! پربت قد والے بانروں نے لنکا کو گھیر لیا ہے۔ بڑے بڑے راکھشسوں اور یودھاؤں سمیت بھاری سینا کٹ چکی ہے۔ سینا پتی پرہست

بھی اب اس لوک میں نہیں ہے۔ لنکا جلا دی گئی ہے۔ ہے راجن! سیتا پتی رام کروڑوں بانر لے کر چڑھ آیا ہے۔ سو اب لنکا کا سوریہ است ہونے والا ہے۔ اس بڑے خطرے کو دیکھ کر راجہ نے تمہیں جگایا ہے۔ ہے شستروں کے دمن کرنے والے! شتروں سے دکھی راون کو چل کر آپ دھیرج دیویں راکھشسوں کے مکھ سے تمام حال سن کر وہ اٹھا، اشنان وغیرہ کر کے بھینٹ کرنے کے لئے راجہ کے پاس چلا۔ سورن بھوشنوں سے بھوشت، پربت کے سمان اونچا، نیند سے متوالا ہوا کنبھ کرن ہزاروں راکھشسوں کو ساتھ لے کر راج دربار میں پہونچا۔ وہاں راون کو سنگھاسن پر بیٹھا دیکھ کر اس نے اس کے چرنوں کو سپرش کیا، اور پوچھا! ہے راجن! کس لئے مجھے یاد کیا ہے؟ بھائی کو دیکھ راون خوش ہوا اور اسے کنٹھ سے لگا کر بولا۔ ہے مہابل! بہت دنوں سے تم سو رہے ہو۔ اس لئے تم نہیں جانتے کہ آج لنکا کی کیا دشا ہے۔ دیکھو دشرتھ نندن رام بانروں کی بے شمار سینا لے کر لنکا کو برباد کر رہا ہے۔ ہے بھائی! اپار ساگر پر پل باندھ کر بانروں نے دیوتاؤں کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ اس وقت لنکا کے چاروں طرف بن، اپبن، جنگل سب بانروں سے بھرے پڑے ہیں۔ نہ جانے اتنے بانر کہاں سے آ گئے ہیں کہ سمندر سے لنکا تک ایک انچ جگہ بھی خالی نظر نہیں آتی۔ خاص خاص یودھاؤں سے لے کر سیناپتی پرہست تک یدھ میں مارے گئے ہیں۔ میرے تو دھن، جن اور کھانے کی تمام سامگری بھی سماپت ہو گئی ہے۔ مگر بانروں کو میں گھٹتے نہیں دیکھتا۔ ہے بھائی اس بڑے خطرے کو میں نے دیکھ کر تمہیں یاد کیا ہے۔ دیکھو! لنکا کے تمام جوان آدمی مارے گئے ہیں۔ اب میں بالکوں کے رونے اور بوڑھوں ودھواؤں کے ماتم کو سن کر شوک ساگر میں ڈوب رہا ہوں۔ سو اس ڈوبتی ہوئی کشتی کو تم پار لگاؤ۔ آج تک میں کسی کے آگے اتنا دین نہیں ہوا جتنا تیرے آگے ہو رہا ہوں۔ تم پر مجھے بھروسہ ہے کیونکہ دیواسر سنگرام میں دیوتاؤں کو بھگاتے میں نے تمہیں دیکھا ہے۔ تم یدھ میں جا کر بانروں کا ناش کرو اور لنکا کو بچاؤ۔

راون کے مکھ سے ایسے وچن سنکر کنبھ کرن نیتی کی بات کہتا ہوا بولا۔ ہے بھائی! جو راجہ کرنے یوگیہ بات کو یا کاموں کو پہلے نہیں سوچتا وہ بعد میں پچھتاتا ہے۔ دیکھو! بنا سنسکار کے آگ میں ڈالی ہوئی آہوتی جیسے کوئی پھل نہیں دیتی ویسے ہی دیش کال کے خلاف کئے ہوئے کرم کبھی پھل نہیں دیتے۔ جو راجہ نیتی شاستر کے مطابق منتریوں کے ساتھ ٹھیک ٹھیک وچار کرتا ہے، اور سام، دام، ڈنڈ، بھید وغیرہ کا سمے پر پریوگ کرتا ہے۔ وہی راجہ عقلمند ہے۔ ورنہ لاکھ شاستر اور وید پڑھ جانے پر بھی وہ مورکھ ہے، اور جو منتری دیش کال کا وچار کئے بنا منترنا دیتا ہے، اسے تو فوراً محل سے باہر نکال دینا ہی مناسب ہے۔ ہے راجن! مندودری اور وبھیشن نے جو رائے تمہیں پہلے دی تھی، تم اس کا

انادر نہ کرتے اور اِن مورکھ منتریوں کے بھروسے پہ ڈینگ نہ ہانکتے تو آج لنکا کو اس بُری حالت میں نہ دیکھتے۔ پرنتو تم نے اُن کی بات کو نہ مان کر اپنے ہاتھوں سے لنکا کو آگ لگائی ہے اور اب اُسے جلتے دیکھ کر شوک ساگر میں ڈوب رہا ہے۔ مگر اب جو کچھ ہو گیا اُس پہ پچھتاتا کرنا بے ارتھ ہے۔ اب میں تیرے انوچیت کرموں کے کارن آئے ہوئے ڈر کو اپنے بل سے دُور کروں گا۔ ہے راکھشش پتی! میرے ہوتے ہوئے تجھے رام سے کاہے کا ڈر ہے؟ آج میں رام لکشمن کا ودھ کروں گا۔ آج تم دیکھوگے کہ کس پرکار بانروں کا ناش کر کے میں اپنی بھوک کو دُور کرتا ہوں۔ ہے بھائی! جو راکھشش اپنے پریہ جنوں کے مارے جانے سے رو رہے ہیں، آج میں اُن کے آنسو رام لکشمن کو مار کر پونچھوں گا۔ ہے بھائی! شوک کو دُور کر، آج میں رام کا سر لا کر تیرے چرنوں میں رکھوں گا۔

کُنبھ کرن کا مارا جانا۔

بڑے بھائی کو دھیرج دے کر کُنبھ کرن نے پردکھشنا (ارد گرد چکر لگانے کا ایک خاص عمل، جو عزت کرنے کے لئے کیا جاتا ہے) کی اور پھر یم ڈنڈ کے سمان لوہے کا بھینکر ترشول اٹھا کر یُدھ کے لئے راج سبھا سے باہر نکلا۔ اُس کا وہ ترشول بجلی کی طرح چمکدار اور اندر وجر کے سمان بھاری اور دیو دانیوں کو بھی مارنے والا تھا۔ اُس سمے سُورن کے بازو بند اور دوسرے بھوشنوں سے وہ بڑے بڑے کانوں والا راکھشش سورن کی آگ کے سمان چمکنے لگا۔ اُس کی کمر پہ چاندی کا کوچ بجلی کی طرح چمک رہا تھا۔ اُس کوچ کے دھارن کرنے سے کُنبھ کرن کی ایسی شوبھا ہوئی جیسے سندھیا سمے کے لال بادلوں کی آبھا سے ہمالیہ پربت شوبھائے مان ہوتا ہے۔ پھولوں کی ورشا اور سنکھ ناد کرتے ہوئے لاکھوں راکھششوں کی سینا کے ساتھ وہ سُمیرو پربت کے سمان اونچا راکھشش لنکا کے دروازے کو پھاند کر باہر نکلا۔ یُدھ کے میدان میں پاؤں رکھتے ہی اُس نے ایسی گرجنا کی مانو پربتا پہ بجلی گری ہو۔ اُس گھور گرجنا کو سُن کر ہزاروں بانر بے ہوش ہو گئے۔ انیکوں کے کانوں کے پردے پھٹ گئے اور انیکوں لڑکھڑا کر زمین پہ گر پڑے۔ لمبے لمبے ڈگ مارتے ہوئے اس وکرال روپ، اُس پربت قد راکھشش کو یُدھ چھیتر میں کھڑے دیکھ کر نل، نیل، گوانش اور کرڑو غیرہ سینا نائک بھاگ نکلے۔ اب اپنی سینا کو کائروں کی طرح بھاگتے دیکھ کر انگد نے کہا کہ ہے بانرو! دشمن کو پیٹھ دکھانا ویروں کا کام نہیں ہے سو کائرتا کو چھوڑ کر ویروں کی طرح پران دو۔ دیکھو! کُنبھ کرن کوئی بڑا یودھا نہیں ہے۔ اس کا پربت کے سمان قد شراب پی پی کر پھولا ہوا ہے۔ سو سہج ہی میں مارے جانے یوگیہ ہے۔ ہے ویر بترو! شری رامچندر جی

کے تیج کے سامنے یہ جھن ماتر بھی نہ ٹھہر سکے گا۔ وہ اتل پراکرم والے راگھو اپنے تیروں سے اُسکے ٹکڑے اُڑا دیں گے۔ اس لئے لوٹ آؤ، اور بھاگ کر سنسار میں نندا کے پاتر نہ بنو۔

اب انگد کے بار بار ایسا کہنے پر بانروں کی کائرتا دُور ہوئی اور وہ پرانوں کا موہ چھوڑ کر کُنبھ کرن پر اُس کو مارنے کے لئے ٹوٹ پڑے۔ کُنبھ کرن بھی طوفانی ساگر کی طرح بانروں کو اپنی جانب بڑھتے دیکھ کر گدا اٹھا کر اُن پر وار کرنے لگا۔ اُس کی گدا کے ایک ایک وار سے سینکڑوں بانر زمین پر گرنے لگے۔ پرنتو بانر بھی پرانوں کا موہ چھوڑ کر پتھروں اور برکھشوں سے وار کرنے لگے۔ اِس پرکار تھوڑے ہی سمے میں اُس راکھشس راج نے یدھ بھومی سے بانروں کی لاشوں سے بھر دیا۔ اس بانروں کے سردار دوِودی نامک بانر نے ایک ٹیلہ اٹھا کر آکاش میں لٹکتے ہوئے کُنبھ کرن پر گرا دیا۔ مگر وہ بھاری ٹیلہ کُنبھ کرن کے سر تک نہ پہونچا، اور آدھے بھاگ سے ہی لوٹا ہوا راکھشس سینا میں جا گرا۔ اس سے سینکڑوں راکھشس پس گئے، رتھ چُور چُور ہو گئے، اور گھوڑے مر گئے۔ راکھشسوں کی اتنی بڑی ہانی کو دیکھ کر بانروں نے گھور سنگھ ناد کیا اور پھر کرودھ سے دانتوں کو کٹکٹاتے ہوئے راکھشس سینا پر برس پڑے۔ اُس مہا گھور یدھ سے اتنے راکھشس مارے گئے کہ راکھشسوں کے خون سے پرتھوی کیچڑ سے بھر گئی۔ اس کے بعد پون پتر ہنومان آکاش میں کھڑے ہو کر کُنبھ کرن پر پتھروں سے بارش کرنے لگے۔ مگر وہ راکھشس اپنے استھان سے ذرا بھی نہ گھبرا کر ہٹا، اور پتھروں کے ٹکڑے اپنے ترشول سے بناتا رہا۔ پھر وہ اُسی ترشول سے بانروں کا ودھ کرنے لگا۔ اب سمے پا کر ہنومان بھوُمی پر آیا۔ اور ایک برکھش اٹھا کر مارا کہ کُنبھ کرن کا جسم خون سے لال ہو گیا۔ اُس چوٹ سے کرودھ ہو کر اُس نے اپنا ترشول ہنومان کے مارا۔ ترشول اُس کی چھاتی کو پھاڑتا ہوا اندر یوں گھس گیا جیسے سوامی کارتک نے کرونچ گِری کو شکتی سے پھاڑ ڈالا تھا۔ اُس چوٹ سے ہنومان تڑپ اُٹھا اور اُسکے منھ سے خون نکلنے لگا۔ ہنومان کی یہ دشا دیکھ کر راکھشسوں نے جے ناد کیا، اور بانر سینا بھاگنے لگی۔ اُس سمے کرودھ سے تپے ہوئے گندھ مادن، نیل، رشبھ، شربھ اور گواکھش، یہ پانچوں ایک ساتھ مل کر کُنبھ کرن پر ٹوٹ پڑے۔ چھن ماتر میں انہوں نے پتھروں اور برکھشوں سے اُس کی دیہہ کو ڈھانپ دیا۔ مگر وہ اس سنگساری سے ذرا بھی نہ گھبرایا اور باہیں پھیلا کر انکو ایسے میں ڈالا کہ وہ اچیت ہو کر زمین پر گر پڑے۔ اپنی سینا نائکوں کو گرتے دیکھ کر سینکڑوں بانر کُنبھ کرن پر دانت کٹکٹاتے ہوئے ٹوٹ پڑے اور پتھر و برکھشوں اور ناخنوں سے اُسے پھاڑنے لگے...... پرنتو آکاش کو چھونے والے، اُس بڑے ڈیل ڈول والے راکھشس نے کسی کو پاؤں سے کسی کو لاتا یا مُکے سے چُور چُور کر دیا۔ بانروں کو پکڑ پکڑ کر کھانے لگا۔ اُس سمے اُس پر ہزاروں بانر دار

گرتے اور گرتے ہوئے ایسے معلوم ہونے لگے، مانو شمع پر پتنگے گرتے ہوں اور جل جاتے ہوں۔ تب قیامت
کی آگ کے سمان یہ راکھشش چاروں طرف گھوم گھوم کر بانروں کو مارنے لگا۔ یم کے سمان اُس راکھشش
نے ہزاروں بانروں کو پاؤں سے کچل دیا، ہزاروں کو پونچھ سے پکڑ پکڑ کر ایسے پٹک دیا، جیسے دھوبی کپڑے
کو پتھر پر پٹک دیتا ہے۔ اُس سمے اُس وکرال مورتی کو دیکھتی ہوئی بانر سینا بھاگنے لگی۔ ہنومان، انگد، نل،
نیل، دوبدی اور خود سگریو، کوئی بھی اُس کے سامنے نہ ٹھہر سکا۔ چاروں طرف بانروں کی بھگدڑ مچ گئی۔ خون
کی ندی بہہ گئی۔ گرمی میں جنگل کی آگ جیسے جلتی ہے، اسی پرکار کنبھ کرن بانر سینا کو جلانے لگا۔ تب بڑے بڑے
بانر سردار "ترا ہی مان ترا ہی مان" کرتے ہوئے شری رام کی شرن میں آئے اور ہاتھ جوڑ کر بولے کہ ہے
ایودھیا ناتھ! کنبھ کرن نے ہماری سینا کو پیس ڈالا ہے۔ پرانوں کی بازی لگا کر انہوں نے کنبھ کرن سے یدھ
کیا مگر اس نے ہار نہیں مانی۔ لہولہان ہونے، سان کٹ جانے پر بھی وہ ہماچل کی طرح اٹل کھڑا ہے، ہزاروں
بانروں کو اپنے تیز بانوں سے یم لوک کو پہونچا رہا ہے۔ سو ہے پربھو! اب ہم نراش ہو کر آپ کے پاس آئے ہیں۔
بانروں کی بری حالت کا ذکر سُن کر لکھشمن کا منہ لال ہو گیا اور وہ گوہ کے دستانے پہن کر کنبھ کرن کے
یودھ کے لئے چلا۔ اُس پر چنڈ مورتی کے پیچھے انگد، سگریو وغیرہ بانر بھی چلے۔ تب یدھ بھومی میں اپنے
سامنے لکھشمن کو دیکھ کر کنبھ کرن نے ہرش ناد کیا اور پھر للکار کر بولا۔ ہے راگھو! تمہارے بل اور پراکرم کو
میں جانتا ہوں، تم یُدھ کے لئے ہی میرے سامنے آئے ہو، اس سے ہی میں خوش ہوں۔ مگر تم ابھی بالک
ہو۔ اس لئے تمہیں نہ مار کر میں رام کو ہی ماروں گا۔ اس پرکار یدھ کے میدان میں لکھشمن کا نرادر کر کے وہ راکھشش
راج اپنے پاتال سمان مکھ کو پھیلا کر شری رام کی جانب دوڑا۔ اپنی طرف آتے دیکھ کر کنبھ کرن کو شری رام
اُس پر رودر استر چھوڑنے لگے۔ مگر وہ اُس استر سے ذرا بھی نہ گھبرایا۔ اور اُسی طرح منہ سے آگ اگلتا ہوا رام پر
ٹوٹ پڑا۔ اُسی سمے شری رام نے میور پنکھوں والے تیز بانوں سے اُس کی چھاتی کو پھاڑ ڈالا۔ ان بانوں کی
چوٹ سے وہ ایسا پیڑت ہوا کہ اُس کے ہاتھ سے گدا وغیرہ گر کر دور پرتھوی پر جا پڑے۔ اب تو راکھشش کا
کرودھ جاگ اٹھا اور وہ مکوں و تھپڑوں سے بانروں کا ناش کرنے لگا۔ اُس سمے شری رام کے تیز بانوں
سے اُس کا شریر بھر گیا اور اُس کے اعضا سے خون کی انیک دھارائیں بہنے لگیں۔ بیسوں استھانوں سے
خون کو بہاتا ہوا وہ راکھشش ایسا شوبھا دینے لگا، جیسے ورشا کال میں ہزاروں نالوں کے بہنے سے پربت
شوبھا دیتا ہے۔ تب کنبھ کرن کرودھ سے ایک بھاری ٹیلہ اٹھا کر شری رام کی جانب پھینکتا ہے۔ اُس ٹیلے
کو اپنی طرف آتے دیکھ کر شری رام نے ساتوں بانوں سے اُسے چور چور کر دیا، اور تیکھے نوک والے
بانوں سے اُس کا سورن کوچ کاٹ ڈالا۔ سمیر پربت کے سمان جب وہ چمک دار کوچ کٹ کر نیچے
گرا تو اُس کے تلے بہت سے بانر دب کر مر گئے۔ اس کوچ کے گرتے ہی سینکڑوں بانر کنبھ کرن پر ٹوٹ

پڑے، مگر خون اور چربی سے لتھڑے ہوئے اُس راکھشش نے ایک ہی جھٹکے سے اُن سب کو پرتھوی پر گرا دیا۔ جیسے متوالا ہاتھی سونڈ سے پکڑ کر اپنے مہاوت کو زمین پر گرا دیتا ہے۔ یدھ میں متوالے ہوئے کنبھ کرن کو بانر اور راکھشش کی کوئی پہچان نہ رہی، اور وہ دونوں کو مار مار کر یم لوک پہونچانے لگا۔ جب شری رام نے دیکھا کہ کُنبھ کرن کرودھ سے پاگل ہوا اٹھا ہے تو وہ ڈوری کو کھینچ کر اُس کی جانب دوڑے۔ کُنبھ کرن کے نزدیک جا کر انہوں نے دیکھا کہ بادل کے سمان کالا، اور سندراچل پربت کے اونچا وہ راکھشش تلاش کر کر کے بانروں کو کھا رہا ہے تو انھوں نے اپنے وجر کے سمان کٹھور دھنش کی ٹنکار سے اُسے للکارا۔ ٹنکار کو سن کر کُنبھ کرن اندھیری سے اُڑائے ہوئے بادل کے سمان کرودھ سے شری رام چندر جی کی طرف دوڑا، اور گرجتا ہوا بولا۔ ہے راگھو! چر کال سے میں تیرے ودھ کی اِچھا رکھتا تھا۔ آج تو بھاگیہ سے میرے سامنے آیا ہے۔ ہے دشرتھ نندن! میں ورادھ نہیں، نہ کبندھ ہوں، مجھے کھر اور دوشن بھی نہ سمجھنا، میں کنبھ کرن ہوں۔ سو جس بل کے بھروسے پر تم نے میری بہن کے ناک، کان کاٹے ہیں، اُس کو آج دکھا۔ کرودھ سے جل کر شری رام نے اُس پر بان چھوڑے۔ مگر وہ اس کے جسم کو چھو کر کے نیچے گر پڑے اور وہ اپنی جگہ اٹل کھڑا رہا۔ اُن بانوں کو کھا کر کنبھ کرن نے ایسے زور سے گرجنا کی کہ بانر لوگ ڈر سے کانپ اُٹھے، پھر اُس نے یم مگدر کو اُٹھایا، اور چاروں طرف گھما گھما کر بانروں کو مارنے لگا۔ یہ دیکھ کر شری رام نے وائیو بیان نام کا ہتھیار چھوڑا۔ اُس ہتھیار کے لگتے ہی اُس کی بھجا کٹ کر مگدر سمیت زمین پر گر پڑی۔ پربت سمان اس بھجا کے گرنے سے سینکڑوں بانر گر کر مر گئے۔ اب کٹی ہوئی بھجا والا کنبھ کرن کرودھ اور پیڑا سے بائیں ہاتھ ہی سے بانروں کو مارنے لگا۔ اُس سمے سارے بانر مارے ڈر کے بھاگ گئے اور "ترا ہی مان ترا ہی مان" کرتے بھگت پیارے شری رام چندر جی کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ تب شری رام نے ایندرک نام کے ہتھیار سے اُس کی دوسری بھجا کو بھی کاٹ ڈالا۔ اُس بھجا کے گرنے سے بانروں اور راکھششوں کی بہت سی سینا پس گئی۔ اُس کے چلاتے ہوئے کنبھ کرن کے دونوں پاؤں رام نے دو چندر کے نشان والے بانوں سے کاٹ ڈالے۔ پاؤں کے کٹنے پر ایک زوردار دھماکے سے وہ راکھشش زمین پر گر پڑا۔ اب زمین پر گرا کُنبھ کرن اپنی گرجنا سے ساری لنکا پوری کو کمپائمان کرنے لگا۔ اُس سمے شری رام چندر جی نے بڑے غصے سے اندر کا دیا ہوا سوریہ کی کرن کے سمان جلتا ہوا برہم ڈنڈ نامک بان اُس پر چھوڑا۔ وہ بان چاروں دشاؤں کو روشن کرتا، دھوئیں سے خالی، آگ کی لپٹ کے سمان چمکتا بڑے ویگ سے کنبھ کرن کے کنڈلوں والے سر کو کاٹ کر اُڑ گیا۔ اب وہ کنڈلوں سمیت کٹا سر اس پرکار گرا مانو آکاش سے ٹوٹا ہوا کوئی بڑا تارا پرتھوی پر گرا ہو۔

دیوتاؤں کے دشمن کے گرتے ہی بانروں نے سنگھ ناد سے لنکا کو کمپائمان کر دیا۔ آکاش سے

دیوتاؤں، رکھشیوں اور گندھروں نے جے جے کار کر کے پُشپوں کی ورشا کی۔ اُس سے رکھشسوں کی گھور دُردشا ہوئی، بانروں نے بھاگتے ہوئے رکھشسوں کو دانتوں اور ناخنوں سے پھاڑ ڈالا۔ پتھروں سے چُورن کر دیا اور فتح کے نعرے سے ساری لنکا کو کنپا دیا ؎

راون کا کُنبھ کرن کے لئے ولاپ کرنا۔

کنبھ کرن کی موت کا سماچار جب راون نے سُنا، تو وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ نرانتک، دیوانتک اور تیری شرا وغیرہ راکھشش بھی اپنے چاچا کا ودھ سُن کر رونے لگے۔ کچھ کال بعد جب راون کو ہوش آیا تو وہ آنسو بہاتا ہوا بولا۔ ہا شوک! آج میں بھائی سے خالی ہو گیا، آج میری دائیں بھجا ٹوٹ گئی۔ اوہ حیرت! جس کنبھ کرن کا نام سن کر دیوتا خوف سے تھر تھر کانپتے تھے، وہ آج منشیوں اور بانروں کے ہاتھوں کیسے مارا گیا۔ آہ! آج مجھے وبھیشن کا کہنا یاد آتا ہے۔ واقعی میں نے بھاری بھول کی جو اُن کی رائے کو نہیں مانا۔ آج یہ راجیہ میرے کس کام کا؟ جن دیوتاؤں کو میرے بھائی نے انیک بار ہرایا تھا، آج وہ اُس کی مرتیو دیکھ کر آنند منا رہے ہیں۔ اب اس سنسار میں مجھے کوئی کام نہیں، بنا بھائی کے جی کر میں کیا سُکھ اُٹھاؤں گا؟ اب مجھے بھی اُس کے پیچھے پیچھے چلنا چاہیئے۔ ہائے کنبھ کرن! تُو مجھے چھوڑ کر اکیلا کیسے چلا گیا۔

اِس پرکار کنبھ کرن کے ویوگ میں ولاپ کرتا ہوا وہ پھر بے ہوش ہو گیا۔ تب روتے ہوئے دیوانتک وغیرہ نے بڑے کشٹ سے اُس کو ہوشیار کیا۔ جب دُکھ سے پیڑت راون کو ہوش آیا تو تری شرا نے راون کو دھیرج دیتے ہوئے کہا کہ ہے راجن! بلاشبہ ہمارے چاچا یُدھ میں مارے گئے، پرنتو اُن کے لئے شوک کرنا بے ارتھ ہے۔ دیکھو! وِیر لوگ یُدھ میں ہی مرنا پسند کرتے ہیں۔ سو انہوں نے ویرتا کے ساتھ لڑتے ہوئے ہی پران دیئے ہیں۔ اب آپ کو شوک کا خیال تیاگ کر آگے جو کرنا ہے، وہ سوچنا چاہیئے۔ ہے پِتا! آپ کے پاس برہما کی دی ہوئی شکتی ہے، آپ رن میں جا کر بانروں سمیت رام کا ودھ کیجیئے۔ ہم سب بھی ابھی چلنے کو تیار ہیں۔

تری شرا کے ان وچنوں سے راون کو کچھ سنتوش ہوا، اور اُس نے خوش ہو کر اپنے پتروں کو یدھ میں جانے کی آگیا دی ؎

ترِی شِرا، اتی کائے وغیرہ کا یُدھ میں مارا جانا۔

لنکاپتی راون کی آگیا پاکر ترِی شرا، اتی کائے، دیوانتک، نرانتک، یہ راج کمار اور موہودر و پارشو
راون کے دونوں بھائی بڑی سج دھج کے ساتھ بھینکر راکھشش سینا کا سنچالن کرتے ہوئے لنکا سے باہر نکلے۔
یہ چھ راکھشش بڑے ہی ویر اور پراکرمی ویدھ ودّیا میں ماہر تھے۔ ان کے پیچھے ہاتھیوں کی، گھوڑسواروں
کی، رتھوں اور پیدلوں کی سینائیں آکاش میں پرچم لہراتی ہوئی چلیں۔ اُن سیناؤں میں راون کے
پتر رتن جٹت زرہ بکتر پہن کر ایسے چمک رہے تھے جیسے آکاش میں تارے چمکتے ہیں۔ یہ سب مرنے
کا فیصلہ کر کے سنکھ ناد کرتے ہوئے میدان جنگ میں اُترے۔ رن بھومی جاکر انہوں نے بانروں کی
بے شمار سینا دیکھی، جو پتھروں اور برکھشوں سے سج کر کھڑا تھا۔ ادھر بانر بھی راکھششوں کی سینا کو سامنے
دیکھ کر گھور گرجنا کرنے لگے۔ اب دونوں سینائیں سنکھ ناد کرتی ہوئی ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑیں۔ بانر
پتھروں اور ٹیلوں سے راکھششوں کو مارنے لگے اور راکھشش گدروں، موسلوں اور لوہے کے
ڈنڈوں سے بانروں کا ناش کرنے لگے۔ اُس سمے ایسا خوفناک یدھ ہوا کہ یدھ بھومی خون سے بھیگ
گئی، اور بے شمار مرے ہوئے بانروں سے راستے پٹ گئے۔ جب مارتے مارتے بانروں کے پتھر و
برکھش اور راکھششوں کے ہتھیار ختم ہو گئے تو وہ ہاتھوں ہاتھ لڑنے لگے۔ راکھشش لوپچھوں سے بانروں
کو پکڑ کر بانروں سے بانر کو مارنے لگے اور بانر لوگ راکھششوں کو ٹانگوں سے پکڑ کر راکھششوں کو
راکھششوں سے مارنے لگے۔ بے شمار راکھشش پران ہین ہو کر بھومی پر گر پڑے اور لاکھوں گھائل ہو کر
خون میں نہانے لگے۔ اُس سمے بڑے بڑے شورویر بانر بے خوف ہو کر رن بھومی میں راکھششوں کا
ناش کر رہے تھے۔ تب بانروں کے ہاتھوں راکھشش سینا کا وناش دیکھ کر راون کا پتر نرانتک بھیانک
شکتی لیے بانروں کے دل میں ایسے گھس گیا جیسے سمندر میں مگرمچھ گھس جاتا ہے، اور تھوڑے ہی سمے میں
ہزاروں بانروں کو یم لوک بھیج دیا۔ اُس کی پھرتی اور ہاتھ چلانے کی تیزی کو دیکھ کر سب بانر خوفزدہ
ہو رہے تھے۔ جنگل کی آگ کی طرح وہ چاروں طرف تباہی مچا رہا تھا۔ جدھر دیکھو، جہاں دیکھو نرانتک
بانر سینا میں ایسے چمک رہا تھا جیسے میگھوں میں بجلی چاروں طرف چمکتی ہے۔ ورشا رتو کے پون کی طرح
وہ گھوڑے پر سوار ہو کر بانروں کے سموہ کا دمن کر رہا تھا۔ اُس کے ہاتھ سے نہ کھڑے، نہ بھاگتے اور نہ
ہی یدھ کرتے بچے۔ اُس اکیلے نے ہی اپنے چمکتے ہوئے پراس سے ہزاروں بانروں کو مار گرایا۔ اُس کی
مار سے بانر سینا میں ہاہاکار مچ گیا۔ تب اپنی سینا کے بھینکر وناش کو دیکھ انگد کا کمھ کرودھ سے جل اٹھا اور
وہ میگھ کے سمان نرانتک کو للکارتے ہوئے بولا۔ ہے دشٹ! کیا فائدہ ان چھوٹے چھوٹے بانروں کو

مارنے سے؟ اے شٹھ! میرے ساتھ لڑ۔ آج میں ناخنوں سے تیرے پیٹ کو پھاڑ ڈالوں گا،
انگد کی للکار سے جلا ہوا وہ راکھشش راج بڑے ویگ سے اُس پر ٹوٹ پڑا۔ مگر جس پرکار گروڑ
سانپ کے دو ٹکڑے کر دیتا ہے، اُسی پرکار پر اس کو توڑ کر انگد نے نرانتک کے رتھ پر ایسی لات
جمائی کہ وہ رتھ آدھا زمین میں دھنس گیا۔ اور اس کے چاروں گھوڑے مر کر گر پڑے۔ یہ دیکھ کر
نرانتک رتھ سے کود گیا اور وجر کے سمان مُکّے سے انگد کے سر کو کچلنے لگا۔ تب انگد نے بھی
بڑے بل سے نرانتک کے سینے میں مُکّا مارا۔ اُس مکّے کے لگتے ہی اس کی پتلیاں پھر گئیں، اور
وہ خون کی قے کرتا ہوا زمین پر گر پڑا اور پھر نہ اٹھا۔

نرانتک کے مرتے ہی بانروں نے سنگھ ناد کیا، اور خوشی سے وایو منڈل میں جھنڈے لہرائے۔
یہ دیکھ کر راون کا بھائی مہودر ہاتھی پر چڑھ کر انگد کی جانب دوڑا۔ بھائی کا بدلہ لینے کے لئے دیوانتک
بھی انگد پر ٹوٹ پڑا۔ اور کرودھ سے جلتا ہوا تری شِرا بھی رتھ لے کر انگد پر جھپٹا۔ اب یہ تینوں
مہارتھی بانوں سے انگد کو پیڑتا کرنے لگے۔ پرنتو بالی پتر تینوں کے ساتھ گرجتا ہوا یدھ کرنے
لگا۔ تینوں سیناپتیوں کے واروں کو سہن کرتے ہوئے انگد نے مہودر کے ہاتھی کو اُچھل کر
ایسی لات لگائی کہ وہ چنگھاڑتا ہوا بھاگنے لگا۔ تب انگد نے اُسی ہاتھی کے دانتوں کو اُکھاڑ لیا اور
یم راج کے سمان راکھششوں کا ودھ کرنے لگا۔ وایو پتر ہنومان نے جب انگد کو تین مہارتھیوں سے
گِرا دیکھا تو وہ گمبھیر گرجنا کرتا ہوا دیوانتک پر ٹوٹ پڑا۔ اُس کی چھاتی پر وجر کے سمان مُکّا مار کر
اُسے مار ڈالا۔ دیوانتک کے مرنے پر تری شِرا اور مہودر تیز بانوں سے انگد، ہنومان اور نیل کو
پیڑتا کرنے لگے۔ ان کے چلتے ہوئے بانوں سے نیل کا پربت قد خون سے بھر گیا۔ تب اُس کے
کرودھ کا ٹھکانا نہ رہا۔ اُس نے دانت کٹکٹا کر پیڑوں سمیت ایک پربت اُکھاڑا اور مہودر کے سر پر
پھینک دیا۔ اُس شکھر کے وار سے وہ پس گیا اور ہاتھی سمیت مر کر زمین پر گر پڑا۔ چاچا کے مرنے
پر ہنومان نے تری شِرا پر حملہ کیا۔ پرنتو اُس سمے بانروں کے ساہس بڑھ چکے تھے ــــ اور
راکھششوں کی سینا کے پاؤں اُکھڑ چکے تھے۔ تری شِرا کے سامنے آتے ہی ہنومان نے ہنکار
سے یُدھ بھومی کو کمپا دیا اور بجلی کی تیزی سے اُچھل کر تری شِرا کا کنڈلوں والا سر کاٹ لیا۔ اپنی
سینا کے چار بڑے بڑے سیناپتیوں کے مارے جانے پر متوالا مہاپارشو لوہے کی گدا اُٹھا کر
بانروں پر ٹوٹ پڑا۔ تب خون سے بھیگی ہوئی اس کی گدا گھوم گھوم کر بانروں کا ناش کرنے لگی۔
گدا ہاتھ میں لئے ہوئے مہاپارشو اُس سمے ایسے دکھائی دینے لگا مانو قیامت کی آگ سارے
سنسار کو جلانے پر تلی ہوئی ہو۔ اُس کے ہاتھوں سے سینکڑوں اور ہزاروں بانروں کے مارے

جانے پر رشونا مک تیجسوی بانر کو بڑا کرودھ آیا وہ گھور گرجنا کرتا ہوا اس کی طرف دوڑا اور نزدیک جا کر اس زور سے لات ماری کہ مہا پارشو لڑکھڑا کر پرتھوی پر گر پڑا۔ اور پھر بانروں کے ناخنوں سے پھاڑ دیا گیا۔
تری شرا دیوانتک اور مہودر و ترانتک اور مہا پارشو کے مر جانے پر سیناپتی اتی کائے کرودھ سے جل اُٹھا۔ اُس کا کنبھ کرن کے سمان لمبا چوڑا جسم مارے کرودھ سے کانپنے لگا۔ وہ رن میں دیوتاؤں، اور دانووں کے گھمنڈ کو ناش کرنے والا تھا۔ اب بانروں کو ناش کرنے کے لئے اپنے ہزار گھوڑوں والے رتھ پر سوار ہو کر بانر فوج پر ٹوٹ پڑا۔ بانر سینا کے بیچ میں آکر اُس نے میگھ گرجنا سے بانروں کو ڈرا دیا اور بانر "تراہی مان تراہی مان" کہتے شری رام چندر جی کی شرن میں آئے۔ تب پربت قد اُس راکھشش راج کو دیکھ کر رام چندر جی نے وبھیشن سے پوچھا کہ ہے لنکیش! بادل کے سمان شبد کرنے والا یہ راکھشش کون ہے؟ اسے میں ساکھشات یم کے سمان آتے دیکھتا ہوں۔ راگھو کے ایسا پوچھنے پر وبھیشن بولا ہے پربھو مہاناتھ! کُبیر کے چھوٹے بھائی راون کا یہ پتر ہے۔ مندودری اس کی ماتا ہے۔ اور بل میں یہ دوسرا راون ہے۔ اپنے بھج بل سے اس نے تینوں لوکوں میں نام پایا ہے۔ اِسی کے بھروسے پر لنکا بے خوف رہتی ہے۔ اس نے اپنے تپو بل سے دویہ کوچ اور سوریہ کے سمان چمکتا رتھ پراپت کیا ہے۔ دھنش ودیا میں اندر سے بھی بڑھ کر ہے اور ہزاروں بار اس نے دیوتاؤں و راکھششوں کو ہرایا ہے۔ ہے دشرتھ نندن! اس کے مارنے کا شیگھر اُپائے کریں نہیں تو یہ تمام بانر سینا کو برباد کر دے گا۔

اب بانروں کے اپار سمودہ میں کھڑا ہو کر اتی کائے دھنش کی ٹنکار اور للکار سے گھور گرجنا کرنے لگا۔ اُدھر دویدی، مَیند، رِشبھ وغیرہ ہنشو بانر بھی بر کھشوں کو ہلا ہلا کر سنگھ ناد کرنے لگے، بانروں کے شور کو سن کر اتی کائے بھیانک بان ورشا کرنے لگا۔ اُن بانوں کے لگنے سے بانر اس پرکار بھاگنے لگے جیسے آندھی کے چلنے سے مچھر بھاگتے ہیں۔ اب بھاگتے ہوئے بانروں کو چھوڑ کر اتی کائے رتھ کو دوڑا کر راگھو کے پاس آیا اور کرودھ و غرور سے بولا۔ ہے نیچ انسانوں! کیوں ان بیچارے بانروں کا ناش کرواتے ہو؟ ان کو مارنے میں نہ تو میری کیرتی ہے اور نہ ویرتا۔ سو اگر تم میں بل ہے تو آؤ میرے ساتھ یُدھ کرو.... نہیں تو یدھ بھومی چھوڑ کر لوٹ جاؤ۔

اتی کائے کا یہ غرور سے بھرا بیان سن کر لکھشمن کے نیتر کرودھ سے لال ہو گئے اور وہ دھنش اٹھا کر بولا۔ ہے راکھشش! آج میں اپنے بانوں سے تیرا سر اس پرکار کاٹ ڈالوں گا جیسے آندھی پکے ہوئے تاڑ کے پیڑ کو گرا دیتی ہے۔ رے ادھم! آج میرے بان تیری چھاتی کا خون پئیں گے۔ لکھشمن کے اس جواب کو سن کر اتی کائے کو مانو آگ لگ گئی، اور اُس نے ایک جلتا ہوا بان لکھشمن کی جانب چھوڑا۔ مگر لکھشمن نے اُس سانپ کی شکل والے بان کو اپنے آدھے چاند والی شکل کے بان سے راستے میں ہی کاٹ ڈالا۔

اور ایک جلتا ہوا بان اُس کے ماتھے میں مارا۔ وہ بان اُس راکھشش کے ماتھے میں ایسا گھس گیا... جیسے سانپ بل میں گھس جاتا ہے۔ اُس سے اتی کائے کے ماتھے میں سے خون کا فوارہ چھوٹ پڑا۔ اور اُس کا سارا جسم رنگا گیا۔ اُس بان سے وہ راکھشش تھرّا اٹھا۔ پرنتو تھوڑی دیر میں سنبھل گیا۔ اب دونوں طرف سے گھور یدھ ہونے لگا، اتی کائے اور لکھشمن کے بانوں میں قیامت برپا کر دی۔ لاکھوں بانر اور راکھشش ایک دوسرے سے بھڑ کر گھائل ہو گئے اور مارے گئے۔ لکھشمن کا مکھ منڈل تیز گرمی کے سوریہ کی طرح تپ رہا تھا۔ اور اتی کائے بھی کال سیگھ کے سمان گرج کر لکھشمن کو دبانا چاہتا تھا۔ جب کافی دیر تک یدھ کرنے پر بھی کوئی نہ ہارا تو لکھشمن نے آگ کے سمان جلتی ہوئی برہم شکتی کو دھنش پہ رکھا۔ اُس کے رکھتے ہی سوریہ کا پرکاش ماند پڑ گیا اور پرتھوی ڈولنے لگی۔ وجر سمان اُس برہم شکتی کو لکھشمن نے اتی کائے پر چھوڑ دیا۔ اپنے اوپر آتی اُس برہم شکتی کو اتی کائے نے انیک پرکار سے روکنے کی کوششیں کیں مگر موت کے سمان نہ رکنے والی شکتی اُس کا سر اڑا کر آکاش میں لے گئی اور وہ کٹے ہوئے سر والا پربت اکار راکھشش زمین پر گر پڑا۔ اتی کائے کے گرتے ہی راکھشش ہائے کرتے ہوئے لنکا کی جانب بھاگ گئے۔ بانروں کی فوج میں جے کے نعرے لگنے لگے۔ اور وہ شور راون کے کانوں تک جا پہونچا ؞

میگھ ناتھ کا میدانِ جنگ میں مایا کی سیتا کو مارنا

نرانتک اور اتی کائے وغیرہ پانچوں راج پتروں کے مرنے کی خبر سن کر راون کے شوک، اور کرودھ کی تھاہ نہ رہی۔ بار بار ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے وہ سوچنے لگا کہ اب کیا اُپائے کرنا چاہیئے۔ پرنتو جب چاروں طرف اُسے نراشا ہی ملی تو وہ میگھ ناتھ سے بولا۔ ہے پتر! رام نے ایک ایک کر کے میرے تمام یودھاؤں کو مار ڈالا، اب میں کوئی بھی ایسا یودھا نہیں دیکھتا جو ان کو مار سکے، سو اب تو ہی رن میں جا اور اُن تپسویوں کو مار کر لنکا کی رکھشا کر۔ ہے ویر! تو کھل کر اور چھپ کر دونوں پرکار سے لڑ سکتا ہے۔ یدھ میں تم نے اندر کو بھی ہرایا ہے۔ سو تو ہی ایک منشیوں اور بانروں کو مارنے میں سمرتھ ہے۔ تب پتا کی آگیا پا کر میگھ ناتھ فوراً یدھ کے لئے تیار ہوا۔ اور دویہ رتھ پر سوار ہو کر لنکا سے باہر نکلا۔ چار گھوڑوں والا، بانوں اور انیک شستر استروں سے بھرا ہوا اُس کا رتھ چلتے سمے آسمان کے گرجن کو ظاہر کرنے لگا۔ اُس رتھ پہ چڑھا میگھ ناتھ دوپہر کے سورج کے سمان پرکاش کو بکھیرنے لگا۔ لنکا سے باہر نکلتے ہی اُس نے سوچا کہ یہ رام اور لکھشمن بڑے ہی بل شالی ہیں۔ جنہوں نے کنبھ کرن اور اتی کائے ایسے بلوان راکھششوں کو بھی مار ڈالا ہے۔ اس لئے کوئی ایسا اُپائے کرنا چاہیئے جس سے ان کا ساہس ٹوٹ

جائے اور بل نشٹ ہو جائے۔

اس پرکار اُس نے وچار کرکے ایک ترکیب سوچی اور پھر فوراً ہی مایا کو سیتا بنا کر اُسے رتھ میں رکھ لیا۔ پھر بھیانک شور کرتا ہوا بانر سینا کا ناش کرنے کے لئے چلا۔ اُس کے پیچھے پیچھے نشاچروں کی بھاری سینا شور کرتی پرتھوی کو دہلاتی چلنے لگی۔ سمندر کے سمان گرجتی راکھشس سینا کو دیکھ کر لاکھوں بانر دانتوں کو کٹکٹاتے ہوئے پتھر لے کر ان پر ٹوٹ پڑے۔ اُن سب کے آگے پون پتر ہنومان ایک بھاری ٹیلہ اٹھا کر میگھ ناتھ کی جانب دوڑا۔ پرنتو رتھ کے نزدیک پہونچ کر اُس نے اُسی رام کی پریہ جانکی کو دیکھا جس کی چوٹی چھوٹ کر ران سے چھو رہی تھی۔ اور جس کا مکھ دین، کمزور اور کملایا ہوا تھا۔ اسکو دیکھکر ہنومان روتا ہوا بڑے کرودھ سے اس پر ٹوٹ پڑا۔ اندرجت ہنومان کو بانر سینا سمیت اپنے اوپر حملہ آور دیکھ کر سیتا کو کیشوں سے پکڑ کر جھنجھوڑنے لگا، میگھ ناتھ کے ہاتھوں رام کی پریہ کی یہ دُر دشا دیکھ کر پون پتر کرودھ سے تپ کر بولا۔ رے نیچ! براہمن کا ویریہ ہو کر کس پرکار تو استری پر ہاتھ اٹھاتا ہے۔ ہے راکھشس ادھم! دھکار ہے تیری بدھی پر، دھکار ہے تیرے بل پر جو تو اس چانڈال کرم کرنے کو تیار ہوا ہے۔ رے چانڈال! کیوں ابلا کو مار کر ویروں کے نام کو کلنک لگاتا ہے اس تپسوِنی نے تیرا کیا بگاڑا ہے۔ رے پتت! یاد رکھ، سیتا کے مار دینے سے تو بھی نہ بچ سکے گا۔ اس پرکار بانر سینا اُس پر پتھروں کی بارش کرتی ہوئی آگے بڑھی۔ پرنتو بھینکر راکھشسوں نے تیز بانوں، سوہ مُدگروں اور انیک پرکار کے شستروں سے بانر ہنومان کو رتھ تک نہ پہونچنے دیا۔ تب گھور گرجنا کرتا ہوا اندرجیت ہنومان سے بولا۔ ہے کپش! اگرچہ استری پر ہاتھ اٹھانا دھرم کے خلاف ہے، مگر جس اُپائے سے دشمنوں کو زیادہ دکھ پہونچے وہ آپائے کرنا نیتی کے خلاف نہیں ہے۔ اس لئے تیرے سامنے ہی میں اس کا ودھ کرتا ہوں۔ ہے پون سُت! اس کے مرنے سے ہی لنکا کے سب دکھ دُور ہوں گے۔ کیونکہ اس یدھ کی بنیاد دیہی جانکی ہے۔ یہ کہہ کر اُس راکھشس نے مایا کی سیتا کا سر تلوار سے کاٹ دیا اور یدھ کرتا ہوا انکمبندہ میں چلا گیا، مایا کی سیتا کے سر کاٹے جانے پر بانروں کا اتساہ ٹوٹ گیا اور وہ میگھ ناتھ کے بانوں سے دُکھی ہو کر چاروں طرف دوڑنے لگے۔ تب دُکھ سے گھرا ہوا بانروں سمیت ہنومان شری رام کی شرن میں آکر بولا۔ ہے ناتھ! راون کے پتر اندرجیت نے ہمارے سامنے سیتا کا سر کاٹ لیا ہے، اور وہ "ہا رام ہا رام" کہتی ہوئی سورگ لوک کو چلی گئی ہے۔ اس دکھ بھرے سماچار کو نویدن کرنے میں آپ کے پاس آیا ہوں۔ ہنومان کے مکھ سے یہ وچار سنکر شری رام بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ اُس سمے شوک سے تپتے ہوئے تمام بانروں نے انہیں گھیر لیا اور انیک پرکار کے سوگندھت جلوں سے اُن کو سچیت کرنے لگے۔ بھائی کی یہ دشا دیکھ کر لکھشمن بے حد فکرمند ہوا اور بھائی کو بھجا کا سہارا دے کر روتا ہوا اُس کو دھیرج دینے لگا۔ جب وبھیشن نے یہ سنا تو وہ اپنے

چاروں منتریوں سمیت وہاں آیا، جہاں شری رام بے ہوش پڑے تھے۔ اُس نے سب کو ولاپ کرتے دیکھا۔ تب اُس نے شری رام کو ہوش میں لاکر کہا کہ ہے رام! جو کچھ ہنومان نے آپ سے کہا ہے وہ ناممکن ہے۔ جیسے سمندر سوکھ نہیں سکتا، ویسے ہی جانکی کو مارا جانا بھی ناممکن ہے۔ راون کبھی بھی اُس کو نہیں مارے گا اور نہ ہی کسی دوسرے شخص کو اُسے سپرش کرنے دے گا۔ چاہے اس کا پتر بھی کیوں نہ ہو۔ بلاشبہ میگھ ناتھ نے آپ کو دھوکہ دیا ہے۔ ہے راگھو! اُس پنچ آتما راون کے اس منورتھ کو پورا نہ ہونے دو۔ میگھ ناتھ اب نکھنبی دیوی کے مندر میں ہوم کرنے گیا ہے۔ جلدی لکشمن کو وہاں بھیج کر اُس کو ودھ کرواؤ۔ کیونکہ اگر اس کا ہوم ہو گیا تو وہ کبھی نہ مارا جائے گا۔ اب جلدی ہی لکشمن کو آگیا دو۔ میں بھی اُس کے ساتھ جاؤں گا، اور جس پرکار بھی ہو سکے گا اس سب سے بڑے راکشش کا ودھ کر ڈالوں گا۔

لکشمن کا نکنبھی میں جاکر میگھ ناتھ سے یُدھ کرنا۔

تب شری رام چندر جی کی آگیا پاکر لکشمن نے اپنا کوچ پہنا، اور اُن کے چرنوں کو چھو کر بولا۔ ہے مہا باہو! آج میرے دھنش سے چھوٹے ہوئے بان میگھ ناتھ کے شریر کو چھید کر اس پرکار لنکا میں جا گریں گے جیسے ہنس سروروں میں چلتے ہیں۔ ہے ناتھ! میں آج ہی راون کے پتر کو یم لوک میں بھیجوں گا۔ آج راون کے آنسوؤں سے اپنے تاپ کو شانت کروں گا۔ اس پرکار کہہ کر اور بڑے بھائی کی پری کرما کر کے وہ شتروؤں کا ناش کرنے والا لکشمن میگھ ناتھ کے ودھ کے لئے چل پڑا۔ ہنومان اور جام بنت بھی ہزاروں بانروں اور بھالوؤں کی سینا لے کر ساتھ چلے۔ کئی کوس چلنے کے بعد انہوں نے دیکھا کہ میگھ ناتھ کی سینا کوچ باندھ کر کھڑی ہے، وہ سینا رتھوں، گھوڑوں اور پیادوں والی ہزاروں جھنڈوں کو آکاش میں لہراتی ہوئی سنگھ ناد کر رہی ہے۔

اُس بھینکر سینا میں انگد لکشمن اس پرکار گھس گئے جیسے کوئی اندھکار سے بھری گپھا میں گھس جاتا ہے تب اُدھر بانروں نے پتھروں اور برکھشوں سے راکشسوں کو ہلاک کرنا شروع کر دیا۔ اُدھر راکشش بھی سنگھ ناد کرتے ہوئے تیز بانوں اور مدگروں، پراسوں، تلواروں اور پرچھوں سے بانروں کو نشٹ کرنے لگے۔ اُس سمے اُس یدھ کے شور سے ساری لنکا پوری بھر گئی۔ پتھروں، برکھشوں اور انیک پرکار کے ہتھیاروں سے آکاش ڈھک گیا۔ اُدھر راکشش لوگ بانروں کے اس پرکار دندھے اڑا رہے تھے کہ جیسے دھونیا کپاس کو دھنتا ہے۔ ادھر بانر بھی چاروں طرف گھوم گھوم کر راکشسوں کو ہلاک کر رہے

تھے، اُس یدھ میں بانروں نے بڑا بھینکر کرم کیا۔ تھوڑی ہی دیر میں اتنے راکھشس مارے گئے کہ خون سے پرتھوی لال ہو گئی اور لاشوں سے زمین بھر گئی۔ تب راکھشسوں کا بھاری نقصان سن کر راون کا پتر میگھ ناتھ ہوم کو پورا کئے بنا ہی کرودھ سے اُٹھ کھڑا ہوا، اور گھنے برکھشوں کے اندھکار میں سے لڑنے کے لئے باہر نکلا۔

میگھ ناتھ کے باہر نکلتے ہی وبھیشن لکشمن کو لے کر وہاں پہونچا جہاں وہ راکھشس کمار یدھ کیلئے تیار ہو کر رتھ پر سوار ہو رہا تھا۔ تب تیجسوی لکشمن کے ساتھ وبھیشن کو دیکھ کر میگھ ناتھ تیوری چڑھا کر کرودھ سے بولا۔ ہے راکھشس ادھم! تیرا جنم راکھشسوں کے کُل میں ہوا ہے اور تو میرے پتا کا چھوٹا بھائی ہے۔ پرنتو تم نے اپنے کُل کو چھوڑ کر راکھشس کُل کو کلنک لگایا ہے۔ ہے مورکھ! بھلا یہ تو کہہ کہ رام نہ تو ہمارا مِتر ہے اور نہ ہی ہمارے کُل کا ہے۔ نہ ہی سنسار اس کو متند مانتا ہے اور نہ ہی وہ دھرماتما ہے۔ پھر کس لئے تو اس کے پاس ٹکڑا مانگنے گیا ہے۔ دیکھ پرایا آدمی چاہے کتنا بھی اچھا کیوں نہ ہو پھر بھی وہ پرایا ہی ہے۔ اور اپنا چاہے کتنا بھی بُرا کیوں نہ ہو، اپنا ہی ہوتا ہے۔ دھکار ہے تیری بدھی پر جو تو دوسروں سے مل کر اپنے دیش کو دوسروں کی غلامی میں جکڑنا چاہتا ہے۔ ہے ڈھیٹھ! راجیہ پراپتی سے ہی اگر تو ہمارا سب کا ودھ کروانا چاہتا ہے تو تیری یہ کامنا کبھی پوری نہ ہوگی، کیونکہ رام ہمیں مار کر تجھے بھی اس وچار سے مار ڈالے گا کہ یہ اپنے بھائی کا نہیں بنا تو ہمارا کیسے بن سکتا ہے۔ میگھ ناتھ کے ان وچنوں کو سن کر وبھیشن بولا۔ ہے دُربدھی میں تیرے پتا کا بھائی ہوں، یہ جان کر تجھے میرا اپمان کرنا مناسب نہیں تھا۔ پرنتو میں تجھے کہے دیتا ہوں کہ اگرچہ میرا جنم راکھشس کُل میں ہوا ہے تو بھی مجھے تمہاری سنگتی اچھی نہیں لگتی۔ دیکھ! میں نے تیرے پتا کو رائے دی تھی، مگر اُس نے مجھے اپمان سے گھر سے باہر نکال دیا۔ کیا بھائی کو مناسب تھا کہ وہ مجھ سے ایسا نازیبا سلوک کرتا؟ پرنتو پرائی اِستری کا ہرنا، پرائے دھن کا چھیننا، اور اپنے متروں پر وشواش نہ کرنا، یہ تینوں باتیں انسان کا ناش کرنے والی ہیں۔ ہے اندرجیت! رشیوں، منیوں، دیوتاؤں اور سجنوں سے بیر رکھنا، پرائے دھن اور پرائی اِستری کو ہرنا وغیرہ دُرگُن میرے بھائی میں ہیں، اور انہیں دُرگنوں سے اس کا اور تیرا انت ہونے والا ہے۔

وبھیشن کے ایسا کہنے پر میگھ ناتھ کود کر رتھ پر چڑھ گیا، اور پھر سنگھ کے سمان گرجنا کر کے دھنش کو ٹنکارنے لگا۔ اُس کی ٹنکار سے دشوں دشائیں بھر گئیں، اور پھر وہ بانروں کے اوپر بانوں کی بارش کر کے اُن میں اندھکار پھیلانے لگا۔ اب تو لکشمن کے کرودھ کا ٹھکانا نہ رہا اور اُس نے میگھ ناتھ کو للکار کر اتنے بان چھوڑے کہ اُس کے گھوڑے اور رتھ اُس کے بانوں سے ڈھک گئے۔ اُس وقت دونوں تیجسوی گرج گرج کر ایسے لڑنے لگے جیسے آکاش میں دو گرہ یا بن میں دو شیر لڑ رہے ہوں۔ لکشمن کے

تیز بانوں نے میگھ ناتھ کے ساہس کو توڑ دیا، اور وہ حیرت سے اُس پراکرمی کی جانب دیکھنے لگا۔ اندرجیت کے سُست ہو جانے پر بانروں نے سنگھ ناد کیا، اور وایو منڈل میں جھنڈوں کو لہرانے لگے۔ یہ دیکھ کر اندرجیت گرجا اور اپنے بانوں سے تمام بانر سینا کو بھرنے لگا۔ تب لکشمن نے تیز نوک والے سات بانوں سے اُس راکشس کے کوچ کو توڑ ڈالا۔ وہ کوچ ٹوٹ کر زمین پر یوں گر پڑا، مانو تاروں کا سموہ گرا ہو۔ کوچ کے ٹوٹتے ہی سینکڑوں بان اُس کے جسم میں گھس گئے اور وہ لہولہان ہو گیا۔ اُس سمے وہ تیجسوی است کال کے سوریہ کے سمان شوبھائےمان ہونے لگے۔ کوچ کے کٹ جانے پر اندرجیت نے بھی ایک ہزار بانوں سے لکشمن کا کوچ بھی ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ اس سے ایک دوسرے کو مار ڈالنے کی اچھا والے، خون سے لتھڑے ہوئے وہ دونوں ویر یدھ میں متوالے ہوئے ہوئے جو بادلوں کے سمان آپس میں ٹکرا رہے تھے۔ اُن کے بان آپس میں ٹکراتے ہوئے آگ کے چنگارے چھوڑ کر پرتھوی پر گرنے لگے۔ وہ دونوں گرج گرج کر ایک دوسرے پر وار کر رہے تھے۔ سورن پنکھوں والے بان دونوں کے جسم سے خون بہا رہے تھے۔ اُس سمے ان کے شریر ایسی شوبھا دے رہے تھے مانو بن میں ٹیسو اور سیمر پھول رہے ہوں۔ وہ دونوں گھور یدھ میں لگے ہوئے نہ ہٹتے تھے اور نہ تھکتے تھے۔

ان دونوں کو یدھ میں دیکھ کر وبھیشن کو پرچنڈ کرودھ اُتپن ہوا اور وہ اگنی کے سمان بانوں سے بانروں کے روئیں اُڑانے لگا۔ ادھر ہنومان وغیرہ بانر بھی پتھروں سے راکششوں کو یم لوک بھیجنے لگے۔ اب دونوں سیناؤں میں گھور یدھ ہونے لگا۔ اُسی سمے لکشمن اور سنگھ ناد کا ایسا بھینکر یدھ ہوا کہ دیوتا تک سب کانپ اُٹھے۔ چاروں دشائیں بانوں سے ڈھک گئیں... سوریہ چھپ گیا، اندھکار ہو گیا، خون کی ہزاروں ندیاں بہہ نکلیں اور وایو کا بہاؤ تیز ہو گیا۔

اُس گھور یدھ میں متوالے ہوتے سمترانندن نے مانو کرودھ سے آگ برساتے ہوئے میگھ ناتھ کے چاروں گھوڑوں کو مار ڈالا۔ اور سارتھی کا سر کاٹ لیا۔ یہ دیکھ کر راکششوں کے چہرے پیلے پڑ گئے اور بانروں نے ہرش ناد سے ساری لنکا کو بھر دیا۔ تب میگھ ناتھ فوراً دوسرے رتھ پر سوار ہو کر گرجا اور تیز بانوں سے بانروں کو مارنے لگا۔ تب راون کے چھوٹے بھائی وبھیشن نے یم راج کے سمان اپنی گدا کو اٹھایا اور ایک ہی وار سے میگھ ناتھ کے سارتھی اور گھوڑوں کو پیس ڈالا۔ اس پر میگھ ناتھ کے نیتر کرودھ سے جل اُٹھے، اور وہ کود کر پرتھوی پر آ گیا۔ اور دس بان اپنے چاچا کی جانب چھوڑے۔ مگر لکشمن نے پھرتی سے انہیں راستے میں ہی کاٹ دیا۔ اب تو میگھ ناتھ غصے سے پاگل ہو گیا اور اس نے وبھیشن کو مارنے کے لئے وہ بان دھنش پر سے چھوڑا جو اُس نے یم راج سے پراپت کیا تھا۔ یہ بان دیوتاؤں سے

بھی نہ روکا جا سکتا تھا، اور تینوں لوکوں میں کوئی بھی اُسے سہن نہ کر سکتا تھا۔ اس بان کو دیکھ کر لکشمن نے بھی کُبیر کا دیا ہوا بان نکالا۔ دونوں ویروں نے ہاتھیوں کی سونڈوں کے سمان اپنی بھجاؤں سے ان بانوں کو جوڑ کر دھنشوں کو کانوں تک کھینچا تو اُس سے وہ کرونچ پکھشیوں کے سمان بولنے لگے۔ جب وہ بان چھٹے تو سارا آکاش پرکاش سے جگمگا اُٹھا اور آپس میں ٹکرا کر زمین پر گر پڑے۔ ان کے ٹکرانے سے آکاش انگاروں اور دھوئیں سے بھر گیا، اور وہ دونوں بان ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ تب شیش ناگ کے سمان کرودھ سے پھنکارتے ہوئے لکشمن نے ورُن استر چھوڑا۔ اُس قیامت برپا کر دینے والے استر کو آتے دیکھ کر اندرجیت نے آگنیہ استر سے اس کو نشٹ کر ڈالا ..... اور پھر اُس نے پران لینے والا اور نہ رُکنے والا اسُر استر چھوڑا۔ اس استر کے چھوٹتے ہی زمین و آسمان تاریکی سے بھر گئے۔ اُس سے ایک دوسرے کو دیکھنے میں سب اسمرتھ ہو گئے۔ چاروں طرف اندھیرا کر کے میگھ راج گرجنے لگا۔ تب سمترا نندن نے سُوریہ استر چھوڑ کر دوبارہ پرکاش کر دیا۔ اب دونوں سیناؤں میں پھر یدھ ہونے لگا۔ راکھشس اور بانر سنگھ ناد کر کے پھر لڑنے لگے۔ تب لکشمن نے ایک ایسا بان دھنش میں جوڑا جو آگ کے سمان چمکنے والا۔ دشمن کی چھاتی کو پھاڑنے والا اور دیوتا و اسُروں سے بھی ناقابلِ شکست تھا۔ اُس بان کو ڈوری میں چڑھا کر لکشمن نے کہا کہ اگر رام ستیہ وادی، درڑھ ورتی اور پرم پراکرمی ہیں تو ہے بان! تو شیگھر جا کر شتروُں کو یم لوک میں پہونچا۔ یہ کہہ کر اور وید منتروں سے اُس کی پوجا کر کے اُسے چھوڑ دیا۔ ڈور سے چھوٹا ہوا وہ بان آکاش کو پرکاشت کرتا ہوا، زہریلے سانپ کے سمان وایو منڈل میں پھنکارتا ہوا میگھ ناتھ کی جانب اُڑا اور اُس کا کنڈلوں والا سر اُڑا کر آکاش میں لے گیا۔ سر کے کٹ جانے پر میگھ ناتھ کا پربت قد دھڑ دھماکے سے زمین پر گر پڑا۔ میگھ ناتھ کے مرنے سے بندروں کے ہرش کی (خوشی کی) کوئی تھاہ نہ رہی۔ وہ سنگھ ناد کرتے ہوئے راکھشسوں کے سموہ پر ٹوٹ پڑے اور چھن ماتر میں قیامت کا سماں باندھ دیا۔ ہزاروں راکشش پتھروں سے کچلے گئے۔ دانتوں و ناخنوں سے پھاڑے گئے، اور بہت سے بڑے ویری کے مرنے پر گھبرا کر بھاگ گئے۔ دیوتاؤں، سدھوں، اور گندھروں نے دیمانوں سے پھولوں کی ایسی ورشا کی کہ یدھ بھومی پھولوں سے بھر گئی ÷

راوَن کا وِلاپ کرنا، اور یُدھ کے لئے چلنا

اندرجیت کے مارے جانے پر لنکاپوری میں شوک کی گھٹائیں چھا گئیں۔ ہزاروں راکھشسیاں جن کے پتی، پتر اور بھائی یدھ میں مارے گئے تھے، کیشوں کو نوچتی اور چھاتیوں کو پیٹتی اور بالوں کو نوچتی لنکا پتی

راون کے محل میں جا کر بولیں۔ ہے راجن! آج ہمارا سب کچھ نشٹ ہو گیا ہے۔ بیٹوں اور پتروں سے جدا ہوئیں ہم شوک کے سمندر میں ڈوب گئیں ہیں۔ ہائے! نہ جانے وہ کون سی اشبھ گھڑی تھی، جب بوڑھی شورپ نکھا نے کال کے سمان رام کو چھیڑا تھا۔ بلا شبہ یہ کپٹی ساری لنکا کو کھانے کے لئے پیدا ہوئی ہے۔ ہے ناتھ! یدھ سے پہلے وبھیشن نے تمہیں اچھی رائے دی تھی۔ مگر کال کے بس میں ہوئے ہوئے تم نے اُسے دھتکار دیا۔ اشوک باٹیکا میں سیتا کے روپ میں تم نے موت کو لا رکھا ہے۔ ہائے آج ہم اناتھ ہو گئیں۔ لنکا میں کوئی بھی رام روپی کال کے گراس سے بچ نہیں سکے گا۔ اس پرکار روتی پیٹتی ہوئی وہ سب لنکا کو شوک سے بھرنے لگیں۔ راکھشسیوں کے رونے کو سن کر راون نے ٹھنڈی سانس بھری اور پھر پتر ویوگ سے بھرا بھرا اپنے منتریوں سے بولا کہ سینا کو تیار کرو، آج میں اپنے آگ کے سمان پرچنڈ بانوں سے رام اور لکشمن کے پران لوں گا۔ آج میرے بان کھر دوشن، پرہست، مہاکائے، کمبھ کرن اور میگھ ناد کا بدلہ لینگے۔ آج میرے بانوں سے تمام بانر سینا ایسے جلے گی جیسے جنگل کی آگ میں بانس جلتے ہیں۔ آج میں اپنے بانوں سے آکاش پاتال، سمندر اور کائنات اور تینوں لوک اور چودہ بھونوں کو بھر دوں گا۔ ہے منتریو! کمل و کیسر کے سمان جن کے رنگ ہیں اور لال لال مکھ روپی بانر کملوں سے بھرے ہوئے یدھ روپی سرور کو، آج میں ایراوت ہاتھی کے سمان متھ ڈالوں گا، آج ہنومان، انگد، نل، نیل اور سگریو وغیرہ بانروں کے سیناپتی میرے بانوں سے بندھے ہوئے اپنے مکھوں سے یدھ بھومی کو ایسے شوبھت کریں گے جیسے نال سمیت کمل تڑاگوں (کنوؤں) کو شوشوبھت کرتے ہیں۔ جن راکھشسیوں کے پتی، پتر اور بھائی مارے گئے ہیں، آج میں رام لکشمن کا ودھ کر کے اُن کا بدلہ لوں گا۔ جو بانر ریکھشوں اور پتھروں سے لڑنے میں بڑے تیز ہیں آج وہ یدھ بھومی میں سدا کے لئے سو جائیں گے۔ اتنا کہہ کر یم کے سمان کرودھ سے جلتا ہوا اپنے سورج کے سمان رتھ پر سوار ہوا، اور لاکھوں راکھشسوں کو ساتھ لے کر اُس دروازے سے باہر آیا جدھر رام لکشمن وبھیشن کے ساتھ کھڑے تھے۔

لنکا کے باہر آ کر راون نے اپنے سارتھی سے کہا کہ ہے ویر! میرے رتھ کو وہاں لے چل، جہاں دشرتھ کے دونوں پتر موت کی راہ دیکھ رہے ہیں۔ آج میں اُس رام روپی پیڑ کو جڑ سے کاٹ ڈالوں گا جو سیتا روپی پھول سے پھل پراپت کرنا چاہتا ہے۔ اور ہنومان، نل، نیل، سگریو وغیرہ جس پیڑ کی شاکھائیں ہیں۔ یہ کہہ کر راکھشس اندر گھڑ گھڑاتے رتھ پر سوار ہو کر بھیانک گرجنا کرنے لگا۔ اس کی گرجنا سے لنکا سمیت پرتھوی کانپ اُٹھی۔ سنگھ، شیر، ہاتھی وغیرہ بن کے جنتو خوف زدہ ہو کر بھاگنے لگے۔ بانر سینا کے درمیان کھڑے ہو کر اُس راکھشس راج نے کرودھ سے تامس استر کو چھوڑا۔ اُس ایک استر سے ہزاروں بانر بھٹی میں دانوں کے سمان بُھن گئے۔ اب تو مارے ڈر کے سارے بانر بھاگ اُٹھے۔

ساری بانر سینا میں ایک ویر بھی برہما کے دیئے ہوئے استر کو سہن کرنے والا نہ نکلا۔ سب سینا کے بھاگ جانے پر راون نے سوریہ کے سمان تیجسوی رام لکشمن کو دیکھا۔ ان کو دیکھ کر راون اندھیری سے اڑائے سیگھ کے سمان ان کی جانب بڑھا۔ تب اپنے اہم دشمن کو اپنی طرف آتے دیکھ کر شری رام چندر جی نے کرودھ سے دھنش کو ہاتھ میں لیا اور اس کی ٹنکار سے دسوں دشاؤں کو بھر دیا۔ اُدھر لکشمن نے بھی دھنش کی کٹھور دھونی سے راکشش سینا کو ڈرا دیا۔

اب دونوں سیناؤں میں گھور یدھ شروع ہوا اُدھر بھائیوں، پتروں اور بندھوؤں کے مارے جانے سے راون دانت پیس رہا تھا، اور ادھر شری رام اپنی پریہ کو سامنے دیکھ کر مار دینے پر تنے ہوئے تھے۔ دونوں طرف سے بانوں کو کاٹ کر نشٹ کر رہے تھے۔ رام اور لکشمن کے بیچ میں کھڑا راون اُس سمے ایسا شوبھائے مان ہوا مانو سوریہ اور چندرما کے بیچ راہو کھڑا ہوا ہو۔ دونوں راجکماروں کے ساتھ یدھ کرتے ہوئے اُس نے بانر سینا کو بھی بہت تنگ کیا۔ اُس سمے اُس کے یدھ کو دیکھ کر دیوتا بھی حیرت میں آ گئے۔ اور اس کے مارنے کی بھگوان سے پرارتھنا کرنے لگے۔ اُدھر راون لکشمن کو چھوڑ کر رام پر وار کر کے گھور گرجنا کرنے لگا۔ اُس نے اپنے تیز بانوں سے راگھو کو ایسا ڈھک دیا جیسے بادل سوریہ کو ڈھک دیتے ہیں۔ تب چھِپا کر رام نے راون کے وہ تمام بان کاٹ دیئے جو آگ کے سمان دشمن کو جلا دینے والے تھے۔ ان دونوں کے خوفناک یدھ کو دیکھ کر تمام جیو جنتو ڈر گئے۔ تھوڑے ہی سمے میں اتنے بان چھوڑے گئے کہ آکاش بھر گیا اور اندھکار چھا گیا۔ آکاش میں بانوں کی ایسی چھت سی بن گئی جس میں ہزاروں جھروکے دکھائی دیتے تھے۔ اُس یدھ کو دیکھ کر دیوتاؤں کو اندر اور برتا کا یدھ یاد آ گیا۔ دائیں بائیں، آگے پیچھے جدھر جدھر وہ دونوں پینترے بدل بدل کر بان چھوڑتے تھے اُدھر ہی بانوں کی ترنگیں ایسی دکھائی پڑتی مانو سمندر میں ترنگیں اُٹھ رہی ہوں۔

تب راگھو کے بانوں سے اپنے بانوں کو کٹتے دیکھ کر راون کو بڑا کرودھ آیا۔ وہ حیران ہو کر سوچنے لگا کہ جن بانوں کو یدھ میں دیوتا بھی سہن نہ کر سکے آج وہ ایک معمولی انسان کے ہاتھوں سے کاٹے جا رہے ہیں۔ یہ بڑا آشچریہ ہے۔ اس پرکار وچار کر کے اُس نے رام کے مارنے کے لئے رودر استر اٹھایا اور اُسے بھینکر گرجنا کر کے چھوڑ دیا۔ اُس کے چھوٹتے ہی اس میں سے ہزاروں شول، گدا، موسل وغیرہ نکل کر تیزی سے ایسے پھیل گئے مانو قیامت کا دایو سنسار کو نشٹ کرنے کے لئے چلا ہو۔ مگر شری رام چندر جی نے گندھرو استر سے اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ رودر استر کے نشٹ ہونے سے راون نے بھینکر سور استر چھوڑا۔ اُس استر کے چھوٹتے ہی ہزاروں ٹکڑے ہو گئے، اور وہ ٹکڑے جلتے ہوئے آگ کے چکر بن کر آکاش میں ہاتھیوں کے سمان چنگھاڑنے لگے اور گھومنے لگے،

اُس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا مانو ہزاروں سورج آسمان میں دوڑ رہے ہیں۔ اور پرتھوی کو جلا کر راکھ کر دینا چاہتے ہیں۔ پرنتو ان سب چکروں کو رام نے ایک منٹ میں کاٹ ڈالا، اور وہ سب ٹکڑے ٹکڑے ہو کر زمین پر گر پڑے۔ اُس سمے بانروں نے سنگھ ناد کیا اور شری رام چندر جی کی جے کے نعروں سے آکاش کو گنجا دیا ॥

لکھشمن کا برچھی لگنے سے بے ہوش ہونا

سورا ستر کے نشٹ ہونے پر راون غصّے سے کانپنے لگا، اور آنکھوں سے آگ برساتے ہوئے اُس نے رگھوپر دس بان چھوڑے جو نازک اعضار کو توڑنے والے تھے۔ یہ دیکھ کر لکھشمن نے کرودھ سے انیک بان چھوڑے، جن سے راون دھوجہ کٹ کر گر پڑی، دھنش ٹوٹ گیا سارتھی مارا گیا، اور رتھ کے آٹھوں گھوڑے مر کر بھومی پر گر گئے۔ گھوڑوں اور سارتھی کے مرنے پر راون کود کر نیچے آ گیا، اور لکھشمن کو مارنے کے لئے برچھی اُٹھائی۔ کبھی نشپھل نہ جانے والی وہ برچھی کال کے سمان پران لینے والی تھی۔ بجلی کی طرح چمکتی ہوئی اُس برچھی کو لے کر راون کڑک کر بولا۔ ہے لکھشمن! اب تو اس سنسار کو اچھی طرح دیکھ لے۔ یہ برچھی تیرے سینے کا خون پئے گی اور تجھے یم لوک میں لے جائے گی۔ اس برچھی کو یم نامک دتیہ نے بنایا تھا۔ اس کو دیوتا، اسر اور انسان برداشت نہیں کر سکتے۔ یہ کہہ کر اُس نے لکھشمن کا نشانہ باندھا اور گھور گرجنا کر کے اُس پر چھوڑ دیا۔ راون کے ہاتھ سے چھوٹی ہوئی وہ برچھی کال ڈنڈ کے سمان تیزی سے چلی اور با خوف ہو کر کھڑے ہوئے سمترا نندن کے سینے میں ایسے دھنس گئی جیسے زہریلا سانپ بِل میں گھس جاتا ہے۔ برچھی کے گھستے ہی لکھشمن بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ اُس سمے راکھشسوں نے خوشی سے سنگھ ناد کیا اور وایو منڈل میں دھوجاؤں کو لہرایا۔ اُن کی ساری سینا میں سنکھ، نقارے اور مردنگ بجنے لگے۔ بھائی کے گرنے پر شری رام نے بھاگ کر اُسے سہارا دیا، اور اُس برچھی کے نکالنے کا جتن کرنے لگے۔ مگر پتھر کے سمان کٹھن برچھی باہر نہ نکلی، اور کھینچتے ہی کھینچتے ٹوٹ گئی۔ اُس سمے رگھو کے نیتر کرودھ سے لال ہو گئے اور وہ سگریو سے بولے۔ ہے کپی اندر! آج راون نے میرے سوئے ہوئے کرودھ کو جگا دیا ہے۔ اب تھوڑے ہی دنوں میں تم اس سنسار سے مجھے یا راون کو خالی دیکھو گے۔ اس پاپی راون کے سر پر کال گرج رہا ہے۔ جیسے چاتک میگھ کے درشن کا پیاسا ہوتا ہے۔ اسی پرکار میں راون کو دیکھنے کے لئے تڑپ رہا تھا۔ آج یہ میرے ہاتھ سے جیتا نہ بچے گا۔ ہے سگریو! جس راون کو مارنے کے لئے میں نے

بالی کا ودھ کیا، سمندر میں پُل باندھا، آج وہ پاپ آتما میری آنکھوں کے سامنے آیا ہے، جیسے گروڑ کے نزدیک آکر سانپ زندہ نہیں رہ سکتا، اسی پرکار راون آج زندہ نہ رہے گا۔ ہے بانرو! تم بڑے یودھا، ویر اور پراکرمی ہو، پرنتو اس سمے تم سب پربت پر جا کر بیٹھ جاؤ اور ہم دونوں کا یدھ دیکھو۔ آج میں وہ کام کرنے والا ہوں جس سے جب تک سوریہ اور چندرما ہیں، دُنیا یاد کرتی رہے گی۔

اتنا کہہ کر شری رام چندر جی لکشمن کا سر گود میں لے کر بیٹھ گئے اور روتے ہوئے سُوشین کے پرتی بولے۔ ہے ودھیہ راج! میرا پرانوں سے بھی بڑا پیارا بھائی راون کی شکتی سے بیہوش ہو کر گر پڑا ہے۔ اب اگر وہ سچیت نہ ہوا تو میری بھی یہاں موت ہو گی۔ کیونکہ بھائی کے بنا میں ایودھیا تو کیا تینوں لوکوں کا راجیہ بھی نہیں چاہتا۔ دیکھ! میرے سب انگ ڈھیلے ہو رہے ہیں۔ دھنش ہاتھ سے چھُوٹا جا رہا ہے۔ اب مجھ میں یُدھ کرنے کی طاقت نہیں رہی۔ ہے سُوشین! اگر سمترا کا جیون آدھار لکشمن سچیت نہ ہوا تو میں بھی یہاں پر پران دے دوں گا۔ ہا لکشمن! بن میں آتے وقت جس پرکار تم میرے ساتھ آئے تھے۔ اُسی پرکار مجھے بھی اپنے ساتھ یم لوک میں لے چلو۔ ہے سُوشین! سب لوگ اس سنسار میں مل سکتے ہیں، پرنتو بھائی سنسار میں نہیں مل سکتا۔ ہا! ایودھیا جانے پر جب بھرت، شترگھن پوچھیں گے کہ لکشمن کہاں ہیں؟ تو اس سمے میں کیا جواب دُوں گا۔ بلاشبہ بندھوؤں کی نندا سننے سے یہاں پر مرجانا کہیں بہتر ہے۔ ہے بھگون! میں نے پورو جنم میں کونسا ایسا پاپ کیا تھا کہ میرا چھوٹا بھائی مجھ سے روٹھ گیا، اور میرے پہلے ہی چل بسا۔ ہے لکشمن! تم پہلے کی طرح مجھ سے کیوں نہیں بولتے؟ ہے بھائی! میں دُکھ کے سمندر میں ڈوب رہا ہوں۔ کیوں نہیں اٹھ کر مجھے دھیرج دیتے۔ اس پرکار ولاپ کرتے ہوئے رگھو کے نیتروں سے آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی، اور وہ شوک کے اگادھ سمندر میں ڈوب گیا۔

شری رام چندر جی کے ان بے چین کر دینے والے وچنوں کو سُن کر سُوشین بولا، ہے رگھو! کال کانڈ کے سمان راون کی شکتی اسودھ ہے۔ اس کے لگنے پر دیوتا، اسُر، منشیہ وغیرہ کوئی بھی نہیں بچ سکتا، پرنتو لکشمن کے بل اور پراکرم کو دیکھ کر مجھے بڑا آشچریہ ہوا ہے، اور ابھی تک زندہ ہے اور موت کے نشانوں سے اُس کا چہرہ خالی ہے۔ ہے پربھو! اگر سنجیونی بوٹی سورج نکلنے سے پہلے یہاں آجائے تو لکشمن کے پران بچ سکتے ہیں۔ پرنتو دکشن دِشا میں کوئی یہاں سے ہزار یوجن دور ہونے والی اُس بوٹی کو ہمالیہ سے اتنی جلدی لانے والا میں کسی کو نہیں دیکھتا۔

سُوشین کے مکھ سے یہ وچن سن کر پون پتر کا چہرہ کھل گیا، اور وہ کھمبھ ٹھونک کر بولا—

ہے سوشین! اُس سنجیونی کو میں لاؤں گا اور شری رام کی سوگندھ کھا کر کہتا ہوں کہ اگر میں سوریہ اُدے سے پہلے نہ لا سکا تو اپنے پران دے دوں گا۔

اس پرکار پرتگیا کر کے ہنومان نے راگھو کے چرنوں کو پرنام کیا، اور سِنگھ کی گرجنا کرتے ہوئے آکاش میں اُڑ گیا۔ بجلی کی طرح آکاش کو چیرتا مانو ارگ کو کھاتا ہوا وہ شیگھر اُس پربت پر پہونچ گیا جس کا پتہ سوشین نے دیا تھا۔ اب وہاں پہونچ کر انیک بوٹیوں کو اُس نے آگ کے سمان چمکتے دیکھا۔ تب اُس نے سوچا کہ کس بوٹی کو لے جاؤں اور کس بوٹی کو نہ لے جاؤں۔ اگر یہاں سے لی ہوئی بوٹی سنجیونی نہ ہوئی تو لکشمن کا بچنا ناممکن ہوگا۔ اس پرکار اُس نے من میں ویل سے اُلجھ کر اُس پربت کو جھنجھوڑا۔ اور ہزاروں جلتی ہوئی بوٹیوں سمیت اُس پربت کو اکھاڑ لیا، اور شیگھر سمیت رام دل میں پہونچ گیا۔ شری رام نے دیوتاؤں سے بھی نہ ہونے والے اس کاریہ کو دیکھ کر اُسے گلے سے لگایا، اور روتے ہوئے بولے ہے پون پتر! تم بھرتا کے سمان میرے پیارے بھائی ہو، تم نے ڈوبتے ہوئے کی رکھشا کی۔ اسکے بعد سوشین نے سنجیونی بوٹی کو لکشمن کی ناک سے لگایا اس کے لگتے ہی لکشمن نے نیتر کھول دیئے، اور پہلے کی طرح اٹھ کر کھڑا ہو گیا، لکشمن کے سچیت ہونے پر راگھو کے آنند کی سیما نہ رہی۔ مری ہوئی سی بانر سینا میں پھر پران آگئے۔ بانروں نے سنگھ ناد سے آکاش کو گونجا دیا۔ دیوتاؤں نے آکاش سے پھولوں کی ورشا کی اور راکھشسوں کے مکھ سفید پڑ گئے ؛

رام راون یدھ!

لکشمن کو پھر دھنش ہاتھ میں پکڑے دیکھ راون نے بانوں کی بارش شروع کر دی۔ ادھر رام نے بھی دھنش ہاتھ میں لے کر راکھشس سینا کو نشٹ کرنا شروع کر دیا۔ اُن دونوں کا گھور یدھ دیکھ کر فوراً دیوراج اندر اپنے سونے کے رتھ کو لے کر وہاں حاضر ہوا اور اُسے راگھو کے چرنوں میں بھینٹ کرنے لگا۔ اُس دویہ رتھ پر چڑھ کر شری رام اس پرکار بانوں کی ورشا کرنے لگے، جیسے قیامت کے بادل پانی برساتے ہیں۔ اُن دونوں کا یدھ دیکھ کر راکھشس اور بانر سینا ایک جانب کھڑی ہوگئی۔ راکھشس و بانر اپنے اپنے استروں کو چھوڑ کر اپنے اپنے سوامیوں کا یدھ دیکھنے لگے۔ دونوں ویر متوالے ہو کر ایک دوسرے کا ودھ کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ چرکال تک بانوں کی بارش کر کے راگھو نے ایک آدھے چاند والے تیر کو چھوڑا۔ اُس بان سے راگھو نے راون کے رتھ کی دھوجا کاٹ دی۔ تب کرودھ سے راون نے راگھو کے رتھ کو بانوں سے بھر دیا۔ پرنتو اندر کے گھوڑے اُن بانوں کو پھولوں کے سمان

سہن کرنے لگے۔ اپنے بانوں کے نشپھل جانے پر کرودھ سے گرجنا کر کے بڑے بھینکر بان وہ چھوڑنے لگا۔ اُن بانوں سے ایک بھی بانر بنا گھاؤ کے نہیں رہا۔ کیول راگھو کے انگوں کو وہ بان سپرش نہ کر سکے اس پر شری رام نے بھی بانوں کی جھڑی باندھ دی۔ اُس سمے آکاش اور زمین بانوں سے بھر گئی۔ دونوں کے رتھ بان ورشا کرتے ہوئے ایسے معلوم ہونے لگے مانو میگھ برس رہے ہوں دونوں ہی یدھ کلا میں ماہر، ویر، بلوان اور پراکرمی تھے۔ دونوں ہی ایک دوسرے کو بانوں سے پیڑتا کر رہے تھے اب سنگرام کے میدان میں دونوں کے رتھ اتنے نزدیک آگئے کہ گھوڑوں کے منھ آپس میں ملنے لگے۔ جھنڈے آپس میں لڑنے لگے اور رتھوں نے دھول اُڑائی۔ تب راگھو نے چلتے ہوئے چار بانوں سے راون کو پیچھے دھکیل دیا، اور بان برسانے لگے۔ تب راون نے جل کر رتھ چھوڑ دیا اور گدا و موسلوں سے اُس پر حملہ آور ہوا۔ یہ دیکھ کر دشرتھ نندن راگھو بھی اُس پر گدا سے حملہ آور ہوئے۔ اُس سے اُن کی بھینکر چوٹوں کے شبد سے آکاش پاتال گونجنے لگے۔ تب دانو راکھشش اور بانر ڈر گئے۔ پرنتو وہ دونوں ویر نہ تھکتے تھے اور نہ یدھ سے باز آتے تھے۔ تب راون نے راگھو کے ودھ کیلئے پرچنڈ شبد کیا، اور سنسار کو ہلا دینے والا وسمندر کو بھرا دینے والا آگنیئے استر چھوڑا۔ اُس استر کے چھوٹتے ہی آکاش لال ہوگیا، پربت جلنے لگا اور ساری سینا کے روئیں دھواں چھوڑنے لگے۔ یہ دیکھ کر رام نے ورُن استر چھوڑا جس سے تمام آگ شانت ہوگئی۔ اور ساری بھومی جل مگن ہوگئی۔ آگنیئے استر کے ناکام ہونے پر راون نے سنسار کو جلا دینے والا رودر استر چھوڑا جو مہا بھینکر تھا۔ پرنتو شری رام نے اُس کے ایندرک استر سے اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے اور پھر وایو استر چھوڑا۔ اُس سمے آکاش پاتال اور سمندر میں خوفناک دھماکے ہوئے۔ تیز ہوا سے تمام وایو منڈل کانپ اٹھا۔ ہزاروں اونچے اونچے محل ٹوٹ کر نیچے گر پڑے۔ اس پر راون بڑے غرور سے گرجنے لگا اور دوّیہ استروں سے وایو کو دُور کرنے لگا۔

اُس سمے اپنے اپنے سوامیوں کو وار کرتے دیکھ کر دونوں جانب کے سینک سنگھ ناد کرتے اور آکاش میں جھنڈے لہراتے تھے۔ تب راون نے اپنی راکھشش سینا کو لڑنے کی آگیا دی۔ آگیا پاتے ہی لاکھوں راکھشش "مارو مارو" کرتے موسل، گدا اور شولوں سے بانروں پر ٹوٹ پڑے۔ ادھر بانر بھی پتھروں اور برکھشوں سے راکھششوں کا چورن کرنے لگے۔ چھن ماتر میں قیامت کا منظر پیدا ہوگیا بانوں سے آکاش بھر گیا اور پتھروں سے زمین پٹ گئی۔ متوالے ہوئے بانر گرج گرج کر ایک دوسرے پر حملے کرنے لگے۔ اُس سمے ایسا گھور یدھ ہوا کہ خون کی ندیاں بہنے لگیں، اور اس میں ہزاروں لاشیں، کھوپڑیاں، سر دھڑ اور بھجائیں تیرتی نظر آئیں۔ گدھ، کوّے اور چیلیں لاشوں پر جھپٹنے لگے۔ ایسا بھیانک

یدھ اس پرتھوی پر پہلے کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ اُس جگہ مانو موت ناچ رہی تھی۔ لحظہ بہ لحظہ ہزاروں سر کٹ کر زمین پر گرتے تھے۔ مارو پکڑو اور ہائے ہائے سے کانوں کے پردے پھٹے جاتے تھے۔ کسی کو اپنے جیون کی آشا نہ رہی تھی۔ وہ بھیانک یدھ استھان ہون کنڈ کے سمان تھا جس میں بانروں اور راکھشسوں کی بے شمار آہوتیاں پڑ رہی تھیں، اور یدھ اگنی چھن چھن میں بھڑکتی جاتی تھی، توپوں کی گرج، بانوں کی سائیں سائیں، دھنش کی ٹنکار اور گداؤں کی چوٹوں سے یدھ کی سگاگی بڑھتی جاتی تھی۔ کسی کے لئے کہیں بھاگنے کا موقعہ بھی نہ تھا۔ رتھ چڑھے ہوئے شری رام سے اُن کا سارتھی ماتلی بولا۔ ہے راگھو! دیکھیے، یہ راکھشس کس بیرحمی سے بانروں کو نشٹ کر رہے ہیں ـــــ ہے ایودھیا ناتھ! برہم استر چھوڑ کر جلدی اس کا ودھ کیجیے ورنہ یہ ایک بھی بانر زندہ نہ چھوڑے گا۔

لنکاپتی راون کا ودھ!

ماتلی کے مُکھ سے برہم استر کا نام سن کر رام چندر جی نے کہا، ہے سارتھی! تم نے سمے پر ہی مجھے یاد دلایا ہے۔ دیکھو، سوریہ اب ڈوبنے والا ہے اور یہ سمے اس راکھشس راج کے مرنے کا ہے۔ یہ کہہ کر اُنہوں نے وہ بان دھنش پر جوڑا جو اُنہوں نے رشی اگست سے لیا تھا، اور اگست نے برہما سے پراپت کیا تھا، اور برہما نے جگت کو فتح کرنے کے لئے دیو اندر کے لئے بنایا تھا۔ اُس بان کو، جو سدا زہریلے سانپ کی طرح پھنکارتا چلتا تھا، پنکھوں میں وایو بھری ہوئی تھی، اور اُس کے پھلوں میں سوریہ اور آگ کا نواس تھا۔ سمیر و پربت کے سمان بھاری بان رام نے دھنش پر رکھا۔ وہ اپنے ایک ہی وار سے دروازوں، دیواروں اور پربتوں کو توڑ پھوڑ کر ذرہ ذرہ بنا دینے والا تھا۔ آگ اور سوریہ کے سمان اُس بان کی جانب کوئی آنکھ اٹھا کر بھی دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ دیوتا، دانو، یکھش، کنر اور گندھرو انسان کوئی بھی اُس بان کو سہن کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ اس بان کو دھنش میں جوڑ کر شری رام نے وید منتروں سے اُسے بلایا اور ڈوری کو کھینچ کر کانوں تک لے گئے۔ اُس سمے پرتھوی کانپنے لگی، سمندر میں طوفان آگیا، اور سنسار کے پرانی ڈر گئے۔ دیوتاؤں واسُروں نے اپنے ہردیوں کو تھام لیا، اور دونوں دلوں کے بانر و راکھشس کانوں میں انگلیاں دے کر زمین پر لوٹ گئے۔ اُس سمے شری رام چندر جی نے من میں جانکی کو یاد کیا اور پھر اُسکے ہرنے والے پاپی، نیچ آتما، دشٹ راون کو دیکھ کر بان چھوڑ دیا۔ وہ بان سوریہ سمان اپنے تیج سے دشوں دشاؤں کو پرکاشت کرتا ہوا، اندر و جر سے بھی زیادہ گھور شبد کرتا ہوا، وایو منڈل میں بھاری

طوفان پیدا کرتا ہوا راون کے ہردیہ کو پھاڑ کر پرتھوی میں گھس گیا۔ بان کے لگتے ہی راون کے پران پکھیرو اُڑ گئے، اور وہ بڑے دھڑاکے کے ساتھ پرتھوی پر گر پڑا۔ اس کے گرتے ہی بانروں نے راکھشسوں کو برباد کرنا شروع کیا، لحہ بھر میں بانروں کے پتھروں، برکھشوں اور ناخنوں سے پھاڑے ہوئے راکھشسوں سے یدھ بھومی پٹ گئی۔ اس پرکار اس گھور یدھ کا انت ہوا۔ اس سے آکاش میں دیوتاؤں نے جے کارے لگائے اور پھول ورشا کری۔ بانروں کے ہرش کا تو کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ وہ متوالے ہو کر جے ناد سے آکاش کو گونجانے لگے، اور آکاش میں فتح کے پرچم لہرانے اور راکھشسوں کی کھوپڑیاں آسمان میں اُچھالنے لگے۔ علاوہ ازیں گلے مل کر گانے لگے ۔

راکھشسیوں کا ولاپ اور راون کا داہ سنسکار

راون کے مرجانے پر لنکا پر دکھ کا پہاڑ ٹوٹ پڑا، اور مہارانی مندودری ہزاروں راکھشسیوں کو ساتھ لے کر اُتری، دروازے سے ولاپ کرتی ہوئی باہر نکلی۔ وہ سب کیشوں کو نوچتی، چھاتیاں پیٹتی، اور پتھروں کو بھی پگھلا دینے والے شبدوں میں آنکھوں سے آنسو بہاتی ہوئی وہاں آئیں جہاں ان گنت راکھشسوں سمیت راون گرا پڑا تھا۔ مندودری اپنے پتی کو دیکھ کر، دوڑ کر اس سے لپٹ گئی، اور پھر بڑی بیاکلتا سے ولاپ کرنے لگی۔ ہے ناتھ! اندر سمیت تمام دیوتاؤں کو جیتنے والے، کس پرکار آج تو ان دو انسانوں سے مارا گیا؟ اوہ حیرت! آج میں ناممکن بات کو ممکن ہوا دیکھ رہی ہوں۔ بلاشبہ یم راج خود رام کے روپ میں آئے ہیں۔ ہے ناتھ تم نے اپنی بھجاؤں سے تین لوکوں کو جیتا ہے، پرنتو آج مجھے یقین ہو گیا ہے کہ پتی ورتا استری کا تیج تین لوکوں سے بھی بڑھ کر ہے جس نے تمہیں بھی جلا ڈالا۔ ہے ناتھ! تم نے میرے ساتھ اگادھ پریم کیا ہے، تم نے اپنے ساتھ پشپک ویمان پر بٹھا کر سمیرو، کیلاش مندراچل اور دیوتاؤں کے باغیچے دکھلائے ہیں۔ پرنتو وہی آج میں تمہیں دینوں کے سمان بلا رہی ہوں، اور تم نہیں بولتے۔ اوہ حیرت! ایک منٹ پہلے میں تینوں لوکوں کی سوامی تھی، پرنتو اب دھول سے بھی ہلکی ہو گئی ہوں۔ ہائے میں ودھوا ہو گئی۔ میرا پتا دانوں کا راجہ ہے، پتی تربھون پتی راکھشس راجہ ہے، پتر اندرجیت ہے، ان باتوں کو سن میں لاکر میں پھولی نہ سماتی تھی، اور سنسار کو تچھ سمجھتی تھی۔ پرنتو آج میرا غرور ٹوٹ گیا، آج میں تنکوں سے بھی ہلکی ہو گئی۔ اس پرکار ولاپ کرتی ہوئی مندودری بے ہوش ہو کر راون کی لاش پر گر پڑی۔ تب راکھشسیاں روتی پیٹتی اپنے بھائیوں، پتیوں کی لاشوں کو میدانِ جنگ میں تلاش

کرنے لگیں، راکشسیوں کی یہ دشا اور بھائی کی موت کو دیکھ کر وبھیشن کا بھراتری پریم جاگ اُٹھا،
اور وہ ڈھاریں مار مار کر رونے لگا۔ پرنتو شری رام نے اس کو انیک پرکار سے دھیرج دیتے
ہوئے کہا کہ ہے وبھیشن! ان استریوں کو سمجھاؤ اور اپنے بھائی کو جلاؤ۔
رام کے ایسا کہنے پر وبھیشن لنکا میں گیا اور وہاں سے اُس نے بھائی کا اگنی ہوتر باہر نکلوایا،
پھر راون کو ریشمی کپڑوں میں لپیٹ کر سورن کی پالکی میں اُس کے شریر کو رکھا۔ پالکی کو خاص خاص
راکشسوں نے آنکھوں سے آنسو گراتے ہوئے اُٹھایا، اور سمندر تٹ پر جا کر چندن وغیرہ لکڑیوں
میں اُس کا داہ سنسکار کیا۔

وبھیشن کو راجیہ دینا اور سیتا کو لنکا سے باہر منگوانا۔

راون کا داہ سنسکار کر کے شری رام چندر جی لکشمن کے پرتی بولے، کہ ہے مہابا ہو! وبھیشن
کی سہائتا سے ہی میں نے لنکا کو جیتا ہے۔ سو تم شیگھر اسے راجیہ تلک دے دو۔ تب شری رام کی آگیا
آگیا پاکر لکشمن نے سونے کے گھڑوں میں سمندر کا جل منگوایا، اور پھر بانروں اور راکشسوں کو اکٹھا
کر کے وبھیشن کا راجیہ تلک کیا، اور ساری پرجا میں "لنکا کا سوامی آج سے وبھیشن ہوگا" ایسی گھوشنا
کر دی۔ اس گھوشنا (اعلان) کو سن کر تمام نگر نواسی بڑے خوش ہوئے اور رتن وغیرہ کے تحفے لیکر آئے۔
وبھیشن کے راجیہ تلک کے بعد شری رام نے ہنومان سے کہا، ہے پون پتر! مہاراجہ وبھیشن
سے آگیا لے کر تم شیگھر لنکا پوری کے اندر جاؤ اور جانکی کو میری وجے کا سماچار سناؤ اور سگریو و
لکشمن کی کشل کہو۔ تب مہاراج وبھیشن سے آگیا لے کر ہنومان لنکا میں گیا اور اشوک باٹیکا میں
پہونچ کر سیتا کو جھک کر پرنام کیا، اور پھر دونوں ہاتھ جوڑ کر بولا، ہے ماتا! راون نے اپنے کرموں
کا پھل پایا۔ وہ اپنی سینا سمیت مارا گیا، شری رام چندر جی، لکشمن جی اور سگریو سب کشل پوروک
ہیں اور انہوں نے مجھے تمہارے پاس کشل سماچار کہنے کے لئے بھیجا ہے۔ ہنومان کے مکھ سے
یہ سماچار سن کر سیتا کے ہرش کا ٹھکانا نہ رہا۔ سوکھی ہوئی کھیتی پر جیسے پاوس رتو کی ورشا برس
جائے اُسی پرکار اُس کا مرجھایا ہوا ہردیہ کمل کھل اُٹھا۔ آنکھوں سے آنسو گرنے لگے۔ گلا خوشی سے
روندھ گیا، وہ بولی۔ ہے کپی راج! جو سماچار تم نے مجھے سنایا ہے، اُس کے بدلے میں تمہیں
کیا انعام دوں، سارے سنسار میں ایک بھی ایسی چیز مجھے نظر نہیں آتی جو تمہارے لائق
سمجھی جائے۔ ہے ہنومان! سورن تو کیا، تینوں لوکوں کا راجیہ بھی اس کے سامنے (شبھ

سندیش کے سامنے، سچ ہے۔ ہے ہنومان! تم مہان ہو۔ تب ہنومان ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے پتی کی پیاری!
تمہارے یہ پریم بھرے پیارے پیارے وچن تین لوکوں سے بڑھ کر ہیں۔ آج میں اپنے کو تین لوک چودہ
بھونوں کا راجہ سمجھتا ہوں۔ تب جانکی پریم سے آنسو بہاتی ہوئی بولی۔ ہے دشمنوں کو ختم کرنے والے! جس
کے ویوگ میں میں اتنے دنوں سے مر رہی ہوں، اس کمل نین راگھو کے میں کب درشن کروں گی؟ یہ
سن کر ہنومان نے کہا، ہے پتی پرائینے! بادلوں سے نکلے چندرما کے سمان تو راگھو کے جلدی ہی درشن
کرے گی۔ یہ کہہ کر ہنومان نے وہاں سے روانگی اختیار کی اور راگھو کے پاس آیا، اور ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے
ناتھ! ویوگ سے پیڑت ہوئی سیتا آپ کے درشنوں کو ایسے ترس رہی ہے، جیسے چاتک بادلوں کو ترستا
ہے۔ یہ سن کر رام نے وبھیشن سے کہا۔ ہے لنکیش! جلدی ہی اس دیوی کو اشنان کروا کر اور کپڑوں و
بھوشنوں سے سجا کر یہاں لے آؤ۔ رام کی آگیا پا کر وبھیشن لنکا میں گیا، اور سیتا کو راکششیوں کے ذریعہ نہلا
کر اور کپڑے وبھوشن پہنا کر وہاں لے آیا۔ جہاں سیناپتی سمیت رام اس کی باٹ دیکھ رہے تھے۔ دور
سے ہی پالکی کو آتے دیکھ کر شری رام وبھیشن سے بولے۔ استریوں کا پتی ورت دھرم ہی ان کا ایک ماتر
پردہ ہے۔ پرنتو وواہ، یگیہ اور میلوں میں تو کوئی پردہ نہیں ہوتا، سو تم سیتا کو اتار کر پیدل لے چلو سب
بانر اور راکشش اسے دیکھیں۔ اس میں کچھ بھی نقصان نہیں ہے۔ تب وبھیشن نے رام کی آگیا سے سیتا کو
پالکی سے اتارا، اور بڑی سادھانی سے اس کے پیچھے پیچھے چلا۔ اس سمے بانروں کے ہرش کی تھاہ نہ
رہی۔ وہ شری رام چندر جی کی جے کا نعرہ لگا کر آکاش میں پرچم لہرانے لگے۔ بھیریاں بجنے لگیں، اور
لنکا کے باجوں کی آواز سے آکاش گونجنے لگے۔ ساری سینا کو پار کر کے جانکی وہاں پہونچی جہاں اس کے
پیارے، ہردیہ کے سوامی، پرمیشور شری رام چندر جی اس کی راہ دیکھ رہے تھے۔ سوامی کے نزدیک
جا کر اس کا گلا پریم سے بھر گیا، اور اس کے مکھ سے کیول "آریہ پتر" یہ ایک لفظ نکلا۔ اس کی آنکھیں پتھرا گئیں
اور وہ بے ہوش ہو کر زمین پر پتی کے چرنوں میں گر پڑی ؛

پشپک ومان میں چڑھ کر سب کا ایودھیا کو جانا۔

سیتا کے ملاپ سے شری رام کا شوک، دکھ اور ویوگ کی پیڑا دور ہوئی۔ اور وہ راتری انہوں
نے وہاں پر سکھ سے بسر کی، دوسرے دن بہت سویرے وبھیشن بہت ہی خوبصورت استریاں لے
کر رام کے پاس آیا، اور ہاتھ جوڑ کر بولا کہ ہے راگھو! آپ اشنان کریں، یہ عورتیں آپ کا سنگھار کریں گی
تب شری رام نے مسکرا کر جواب دیا، ہے لنکاپتی! مجھے تو کیکئی کے دھرماتما پتر بھرت کے علاوہ کوئی سنگھا

نہیں کراسکتا، سو اُس کے درشنوں کے لئے میں جلدی ہی ایودھیا جاؤں گا۔ جو چودہ برس سے میرے دیوگ میں تڑپ رہا ہے۔ ہاں، تم میری یاترا کے لئے تیاری کرواؤ کیونکہ راستہ بڑا لمبا اور کٹھن ہے۔
شری رام کی یہ آگیا پاتے ہی اُس نے کبیر سے چھینا ہوا پشپک ومان منگوایا، جس کی ویدی پنے کی، اور باقی تمام سونے کا بنا ہوا تھا جس کی چاندی اور سونے کی بہت سی اٹاریاں تھیں اور سینکڑوں جھروکوں سے شوبھائمان تھا۔ ومان کو دیکھ کر رگھو بے حد خوش ہو کر بولے۔ ہے وبھیشن! اور ہے بانرلوگو!! تمہاری بھجاؤں کے بل سے ہی میں نے فتح حاصل کی ہے۔ تم نے دوستی کو سچے معنوں میں نبھایا ہے۔ اب مجھے وداع کرو۔ میں اپنی راجدھانی میں جا کر جلدی ہی اُس تپسوی کے درشن کروں گا، جس کو میرے بنا ایک ایک چھن ایک ایک یگ کے برابر معلوم ہوا ہے۔
یہ سُن کر وبھیشن کو آگے کر کے سب بانر بولے۔ ہے سوامی! آپ کے بنا ہم کیسے جئیں گے؟ تھوڑے ہی وقت میں ہم آپ کے خلوص کے ایسے قائل ہو گئے ہیں کہ آپ کے جانے کا نام سُن کر ہی ہمارے پران نکلنے چاہتے ہیں۔ سو ہم کو بھی ایودھیا میں لے چلو۔ وہاں ہم آپ کے چرنوں کی سیوا کریں گے۔ اور آپ کا راج تلک دیکھ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ آئیں گے۔ یہ سن کر شری رام بہت خوش ہوئے اور بانروں وبھیشن سمیت پشپک ومان پر سوار ہو کر ایودھیا کی جانب اُڑنے لگے۔

بھرت ملاپ!

اب وہ ومان گروڑ کے سمان تیزی سے اُڑتا ہوا ایودھیا کی جانب چلا۔ شری رام راستے میں سیتا کو یدھ کا استھان، راون اور دوسرے راکشش لوگوں کی لاشیں، لنکا کے پربت، سمندر پر بند ھا پُل، کشکندھا پوری، پمپاسر، ڈنڈک اور پنچ وٹی آشرم دکھاتے ہوئے رشی بھاردواج کے آشرم میں پہونچے۔ وہاں پہونچ کر وہ سب اُترے اور رشی کا درشن کیا۔ اُس دن وہاں چودہ برس سماپت ہو گئے تھے، اور پنچمی کا دن تھا۔ منی کے درشن کر کے شری رام بڑے پریم سے ہنومان سے بولے۔ تم ایودھیا میں جاؤ اور بھرت کو میرا، لکشمن اور جانکی کا کشل سماچار سناؤ اور اُس کو بانروں کی سہائتا سے راون کے مارے جانے کا حال کہو۔ تم بولنے میں اور حرکات سے دوسرے کے جذبات جان سکتے ہو۔ سو بھرت کے جذبات کا بھی اچھی طرح جائزہ لو۔ کیونکہ راجیہ اور سمپتی کو پا کر بڑے بڑے مہاتماؤں کے ہردیہ گندے ہو جایا کرتے ہیں۔ ہے ویر! میرا سندیش کہہ کر اور اُس کی بھاونا کو دیکھ کر جلدی لوٹو، ہم تمہیں مارگ میں ملیں گے۔

راگھو کی آگیا پاکر ہنومان ہوا کی مانند ایودھیا کے نزدیک نندی گاؤں میں پہونچا۔ وہاں پر چیر اور مرگ چھالہ دھارن کئے اس نے تپسوی بھرت کو دیکھا۔ بھائی کے ویوگ میں اس کا چہرہ کملا رہا تھا۔ بھائی کی کھڑاؤں کو آگے رکھ کر جٹا دھاری بھرت کے پاس جاکر ہنومان نے اس کے چرنوں کو سپرش کیا، اور پھر ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے ایودھیا نریش! جن چیر دھاری تپسوی رام کے ویوگ میں آپ دن رات دکھی رہتے ہیں انہوں نے آپ کے پاس اپنا کشل سماچار بھیجا ہے۔ آپ شوک کو چھوڑیں، تھوڑی دیر میں آپ کوشلیا نندن رام کے ساتھ لکشمن وجانکی کے درشن کریں گے، ہے ناتھ! راون کو مار کر آپ کے دونوں بھائی سیتا سمیت ایودھیا آرہے ہیں۔

ہنومان کے مکھ سے اس سماچار کے سنتے ہی بھرت کو اتنی خوشی ہوئی کہ وہ اس کو سہن نہ کر سکے اور بے ہوش ہوکر پرتھوی پر گر پڑے۔ جب ان کو ہوش آیا تو انہوں نے ہنومان کو گلے سے لگالیا، اور اتنے روئے کہ دونوں جسم تربتر ہوگئے۔ جب رو کر من کچھ ہلکا ہوا تو بولے۔ اوہ! چودہ برس کے بعد میں آج اپنے ناتھ کا آنا سنتا ہوں۔ سچ ہے جیتے ہوئے انسان کو سو برس کے بعد بھی سکھ کی پراپتی ہوتی ہے۔ اس کے بعد بھرت نے بن باس کا تمام حال پوچھا اور ہنومان نے سیتا ہرن سے لے کر راون ودھ تک کی ایک گھٹنا انہیں کہہ سنائی۔

ہنومان کے مکھ سے تفصیلاً ذکر سن کر بھرت نے منتریوں کو آگیا دی کہ وہ ایودھیا کو سجاویں۔ آگیا پاتے ہی شتروگھن منتریوں سمیت نگر میں گیا، اور دشرتھ نندن رام کے آنے کا سماچار آگ کی طرح تمام نگر میں پھیل گیا، لوگ اپنے گھروں، مکانوں اور شہروں کو سجانے لگے۔ دیکھتے دیکھتے ہی ایودھیا نگری دلہن کے سمان سج گئی۔ لاکھوں آدمی نئے کپڑے پہن کر راگھو کے درشنوں کو نگر کے باہر چلے گئے۔ نندی گرام سے لے کر ایودھیا تک تمام بھومی کیوڑا اور گلاب سے سینچی گئی۔ اتنے پھول راستہ میں بچھائے گئے کہ نگری پھولوں سے بھر گئی۔ گلیاں اور بازار جھنڈیوں سے بھر گئے۔ سونے چاندی اور نگینوں سے نگر کے خاص خاص حصے سجائے گئے۔ اس کے بعد خاص خاص نگر نواسی، منتری وغیرہ ہتھیاروں سے لیس ہوکر نگر سے باہر نکلے۔ ان کے پیچھے ہودوں سے سجے ہوئے ہزاروں ہاتھی چلے۔ ان کے پیچھے ہزاروں گھوڑ سوار جے ناد کرتے ہوئے چلے پھر بے شمار پیدل سینا چلی۔ ان کے پیچھے کوشلیا، سمترا اور کیکئی داسیوں سمیت پالکیوں میں بیٹھ کر چلیں۔ ان سب کے پیچھے پیچھے تپسوی بھرت ہاتھ میں مالا لئے ہوئے پیدل چلے۔ اتنے میں ہنومان بھی رام کے پاس بھرت کا سندیش پہونچا لوٹ آیا۔ اتنے میں نرمل آکاش میں پشپک ومان دکھائی دیا۔ اس کو دیکھتے ہی سب لوگ سواریوں سے اتر پڑے اور جے ناد سے آکاش کو گونجاتے ہوئے ومان کو

یوں دیکھنے لگے جیسے چکور چندرما کو دیکھتا ہے، تھوڑی دیر میں وہ وہاں واپس آیا اور اپنے چہرہ یوگی بھائی کو نیچے اُتر کر کنٹھ سے لگانے لگے۔ اس سے اُن دونوں کے نیتروں سے آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی۔ بھائیوں سے مل کر رام لکشمن کیکئی سمیت اپنی ماتاؤں کی پاؤں سپرش کرنے لگے۔ نگر نواسیوں سمیت جب سب لوگ رام کے درشن کر چکے تو بھرت نے کھڑاؤں کو رام کے پیروں میں پہنا دیا، اور ہاتھ جوڑ کر بولا، ہے ناتھ! یہ راجیہ جو چودہ برس تک آپ نے میرے پاس امانت کے طور پر رکھا تھا، اسے اب سنبھالیے۔ آج میں پرماتما کی دیا سے کرتارتھ ہوا:۔

رام چندر جی کا سنگھاسن پر بیٹھنا

ندی گرام سے چل کر شری رام چندر جی ایودھیا آئے اور سب لوگوں کو درشن دیتے ہوئے محل میں پہونچ گئے۔ چند دن گذر جانے پر بھرت منتریوں کو لے کر رام کے پاس آیا، اور ہاتھ جوڑ کر بولا، ہے ایودھیا ناتھ! بیل کی یوگیہ بھار کو بچھڑا نہیں اٹھا سکتا۔ اس بڑے راجیہ کو سنبھالنے میں میں قاصر ہوں، چودہ برس پورے ہو گئے۔ آپ نے پتا کے وچن کو پورا کیا۔ اب آپ راجیہ تلک لے کر مجھے کرتارتھ کریں۔ بھرت کی اس پرارتھنا کو شری رام نے قبول کیا، اور اُسے گودی میں بٹھا کر پیار کیا، اُسی سمے سب دیشوں میں دُوت بھیجے گئے جو سماچار پاتے ہی ایودھیا میں پہونچ گئے۔ راج تلک کی تیاری بڑے اہتمام سے ہوئی۔ اس کے بعد چاروں بھائیوں نے جٹاؤں کا تیاگ کر کے اشنان کیا اور خوبصورت کپڑے پہن کر قیمتی مالائیں دھارن کیں۔ سیتا کے انگوں کو کوشلیا نے سوگندھت پدارتھوں اور انیک دویہ رتنوں سے سجایا۔ سب کام سماپت ہو جانے پر مہامنی وسیشٹھ نے براہمنوں کو ساتھ لے کر شری رام چندر کو جانکی سمیت رتن جٹت آسن پر بٹھایا، اور پھر آٹھوں منتریوں نے شری رام چندر جی کا راج تلک کیا، اُس سمے روایات کو برقرار رکھنے والا مکٹ پہن کر سنگھاسن پر بیٹھے ہوئے شری رام چندر جی، اندر کے سمان شوبھا کو پراپت ہوئے۔ اُن کے سر پر سفید چھتر لگائے شترگھن اور بھرت چنور جھولاتا ہوا ایسی بید شوبھایمان ہوا۔ تب آکاش سے دیوتاؤں نے پھولوں کی ورشا کی اور براہمنوں نے وید منتروں سے تمام دربار کو بھر دیا۔ اس موقعہ پر مہاراجہ رام چندر جی نے اتنا دان دیا کہ براہمن اور دوسرے بھکاری کبیر کے سمان دھن وان ہو گئے۔ پھر اپنے پاس بیٹھے سگریو، وبھیشن وغیرہ کو ہاتھی، گھوڑے، سورن، رتن وغیرہ انیک تحفے دے کر بڑے پریم سے وداع کیا:۔

کوی راج جے گوپال کرت بالمیکی رامائن کا لنکا کانڈ سماپت۔

اُتر کانڈ

راوَن کی جنم کتھا!

وشال متک والے اور سوریہ کے سمان تیجسوی شری رام چندر جی راجیہ پراپت کر کے سکھ پوروک جیون بسر کرنے لگے۔ اُن کی کیرتی دسوں دشاؤں میں پھیل گئی اور دیش مال و زر سے بھرپور ہو گیا۔ راکھشسوں کے مارے جانے پر رشی منی بے فکر ہو کر ایشور بھگتی میں لین ہوئے۔ اس بے مثال سکھ کو پراپت کر کے رشی جن بے حد خوش ہوئے اور ایک دن تمام مل کر ودھائی دینے کی غرض سے شری رام کے پاس پہونچے، اور اُن کی استتی کرتے ہوئے بولے۔ ہے راجن! کمبھ کرن، اندرجیت، اور راوَن ایسے راکھشسوں کو مار کر آپ نے پرتھوی کا بھار ہلکا کر دیا ہے۔ سو ہم سب آپ کو ودھائی دیتے ہیں۔ تب سب منیوں کو پرنام کر کے شری رام چندر جی رشی شریشٹھ منی اگستا کے پرتی بولے۔ ہے مہامنی! یہ راوَن چاروں ویدوں کو جاننے والا، پنڈت، اور فلاسفر ہو کر اندریوں کے بس میں ہو کر مارا گیا۔ یہ بڑی حیرت کی بات ہے۔ اس راز کو میں ابھی تک نہ سمجھا، سو آپ کرپا کر کے بتلائیے۔ چاروں ویدوں کو جانتے ہوئے بھی اُن کی بدھی کو بھرشٹ ہونے کا کیا کارن ہے؟

یہ سن کر مہامنی اگستا بولے، ہے راگھو! ست یگ میں برہما کے گھر پلستیہ نامک رشی کا جنم ہوا۔ وہ برہما کے سمان بلوان گن وان اور نفس پر قابو رکھنے والا تھا۔ پلستیہ کے گھر وشراوا نامک پتر نے جنم لیا جو اپنے گنوں سے تینوں لوکوں میں مشہور ہوا۔ وشراوا کا پتر ویشرون ہوا، جو اپنے تپ اور بدھی کے لئے مشہور تھا۔ اُس نے گھور تپیا کر کے برہما سے کبیر کی پدوی حاصل کی، اور اپنے لئے دکھشن دشا میں ترکوٹ پربت پر لنکا نام کی نگری پراپت کی۔ وہ نگری سورن کی بنی ہوئی تھی۔ اس کے بعد سومالی نامک راکھشس کی کنیا کے ساتھ وشراوا کا وواہ ہوا۔ اُس کے گھر پر دش گریو راوَن اور کمبھ کا جنم ہوا، جو دیوتاؤں اور رشیوں کے دشمن تھے۔ انہوں نے اپنے بڑے بھائی کبیر کو نکال کر لنکا پر قبضہ کر لیا، اور اپنی طاقت سے اندر وغیرہ دیوتاؤں کو بھی جیت لیا۔ ایک بار وہ کل عالم فتح کرتا ہوا اِتراتا ہوا ہمالیہ پربت پر پہونچا، وہاں اُس نے ایک سُندر کنیا دیکھی، جو سرگ چھالا اوڑھے، جٹا باندھے تپسونیوں کے بھیس میں تھی۔ اُس کی سُندرتا کو دیکھ راوَن موہت ہو گیا، اور کام سے پیڑت ہو کر ہنستا ہوا بولا۔ ہے کلیانی! تمہاری سُندرتا دیکھ کر

میں فدا ہو گیا ہوں۔ دیکھو! تمہارا جوبن بیتا جا رہا ہے، اور تو راج محل کے قابل ہو کر بھی اس تپسیا میں لگی ہے۔ اس بھیش کو چھوڑ تو مجھے ور اور سنسار کی رانی بن۔ یہ تپ تو بوڑھوں کے لئے ہوتے ہیں، تیرے تو روپ میں ہی تپسیا کا سارا پھل بھرا ہوا ہے۔ تو کس کی لڑکی ہے؟ اور کیوں اس غیر مناسب کام میں لگی ہے۔
راون کے اس سوال پر وہ بولی۔ ہے رشی گریو! میرے پتا کا نام مہارشی کش دھوج تھا۔ اور میرا نام ویدوتی ہے۔ میرے پراپت کرنے کی اِچھا سے بہت سے دیوتا، ناگ اور یکش میرے پتا کے پاس آئے، پرنتو اس نے کسی کی بات کو نہ مانا، کیونکہ وہ میرا وِواہ وشنو کے ساتھ کرنا چاہتا تھا۔ ایک شمبھو نام کا راکھشش میرے پتا کے پاس آیا اور میری پراپتی کی پرارتھنا کرنے لگا۔ اُسے بھی میرے پتا نے قبول نہ کیا۔ تب اُس کرودھ میں میرے پتا کا سر کاٹ لیا اور چلا گیا۔ اُسی کے وِیوگ میں میری ماتا بھی مر گئی۔ تب سے میں نے یہ پرن کیا ہے کہ میں وشنو کو ہی ورونگی، اور اس پرکار اپنے مرے ہوئے پتا کی خواہش کو پورا کروں گی۔ ہے وش گریو! وشنو کو خوش کرنے کے لئے میں تپ کر رہی ہوں، اس لئے کسی اور کا خیال بھی نہیں کر سکتی۔ سو تو میری کامنا چھوڑ کر چلا جا۔ ہے رام! کام سے اندھا ہوئے ہوئے اس راون نے اُس کو بل سے پکڑ کر لے جانے کی کوششیں کی، اور اُس کو جٹاؤں سے پکڑ کر گھسیٹنے لگا۔ تب اُس تیجسونی نے فوراً تلوار سے اپنے بالوں کو کاٹ ڈالا، اور آگ جلا کر بولی۔ ہے راون! تم نے ستی کنیا کا اپمان کیا ہے اور اپنے اپوتر ہاتھوں سے اُن کو سپرش کیا ہے۔ سو اب میں جینا نہیں چاہتی اور آگ میں کود کر اپنے کو بھسم کرتی ہوں۔ پرنتو اس اپمان کا بدلہ لینے کے لئے اب میں کسی مہاتما کے گھر جنم لونگی اور تیرا ناش کروں گی۔ اس پرکار شاپ دیکر کنیا آگ میں کود پڑی۔ اُسی ویدوتی نے سیتا کے روپ میں جنک کے گھر جنم لیا ہے، اور اس پرکار تمہارا آسرا لے کر اُس پاپی سے بدلہ لیا ہے۔ مہامنی کے مکھ سے شاپ کی یہ بات سن کر رام بے حد خوش ہوئے اور اُن کی انیک پرکار سے پوجا کر کے اُنہیں وداع کیا۔
اس کے بعد رام نے سب راجا مہاراجاؤں کو ہاتھی، گھوڑے، رتھ، منی مکتا وغیرہ تحفے دے کر وداع کیا، جب سب راکھشش وداع ہو گئے تو پربھو نے سب راکھششوں اور بانروں کو سورن، اور رتنوں کے بھوشن دیئے۔ اُن بھوشنوں کو دھارن کر کے وہ بے حد خوش ہوئے۔ اس کے بعد انھوں نے بالی کے پتر انگد کو اور ہنومان کو اپنی گود میں بٹھایا، اور اپنے ہاتھوں سے اُنہیں رتن جڑت بھوشن پہنائے۔ جب تمام بانروں کا بھی سواگت ستکار ہو چکا تو انہوں نے تمام سینا پتیوں جیسے نل نیل وغیرہ کو اکٹھا کر کے اس پرکار پریم سے کہا، ہے ویر! آپ نے مجھ پر بھاری اپکار کیا ہے۔ آپ میرے بھائی اور متر ہیں۔ تم نے ہی مجھے مشکل کے پہاڑ کے نیچے سے نکالا ہے۔ جس راون اور اندرجیت کو دیوتا بھی نہ جھکا سکے اُن کو تم نے اپنی بھجاؤں سے مارا ہے۔ دھنیہ ہے سگریو! جس کے پاس کی طرح کے متر اور بندھو ہیں

سب بانروں کو ان پیار بھرے وچنوں سے خوش کر کے بولے ہے راجن! اب تُو کشکندھا میں جا کر سُکھ پوروک راجیہ کرو۔ دیکھو، بالی کے پُتر کو اپنا ہی سمجھ کر اس پر کرپا درشٹی رکھنا، اور سب منتریوں کی رائے کا خیال کرتے ہوئے پرجا کا پالن کرنا۔ ہے متر! انہوں نے اپنے پرانوں کی بازی لگا کر یدھ میں مجھے فتح دلائی ہے۔ سو یہ ویر تمہارے راجیہ کو بڑھانے میں اہم پارٹ ادا کریں گے۔ یہ کہہ کر سگریو کو انہوں نے گلے سے لگایا، اور پھر وبھیشن کے پرتی پیاری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولے۔ ہے دوست! تمہاری سہائتا سے ہی میں سیتا کو حاصل کر سکا۔ تم دھرماتما اور نیتی کے جاننے والے ہو۔ اب لنکا میں جا کر راجیہ پربندھ کرو۔ دیکھو کُبیر تمہارا بڑا بھائی ہے۔ اس میں سدا پریم رکھنا اور اس کو یہ پشپک ومان لوٹا دینا۔ تم مجھے بھول نہ جانا۔ جب اس پرکار سب کو شری رام کہہ چکے تو پون پتر بولا۔ ہے ناتھ! میں ان بھوشنوں اور رتنوں کو نہیں چاہتا۔ یہ تو سب معمولی پدارتھ ہیں۔ میں تو آپ سے ور مانگتا ہوں کہ آپ مجھے اپنی اٹل بھگتی دیجیے، اور جب تک سنسار میں آپ کی کتھا ہوتی رہے میں زندہ رہ کر آپ کے پنیہ چرتر کو سنتا رہوں۔ یہ سن کر شری رام چندر جی نے کہا۔ ہے ویر! تتھاستو! میں تجھے بھگتی دیتا ہوں اور تُو امر ہوگا۔ یہ کہہ کر پربھو نے اپنے کنٹھ کا ہار اس کے گلے میں ڈال دیا۔ چندرما کے سمان اس شفاف ہار کو پہن کر ہنومان ایسا شوبھائے مان ہوتا ہے، جیسے سمیرو پربت چندرما کے ساتھ ہوتا ہے۔ تب سب بانر اور راکشش شری رام کو پرنام کر کے وہاں سے وداع ہوئے وداع ہوتے سمے سب کے نیتر پریم کے آنسوؤں سے بھر گئے۔ اور وہ بیاکل ہردیہ سے اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے ۔

سیتا بن باس!

پرجا پر راجیہ کرتے ہوئے شری رام کو دس ہزار برس گزر گئے۔ اُن کے راجیہ میں ساری پرجا سُکھی تھی۔ سمے پر بارش ہوتی تھی۔ دیش مال و زر سے بھرپور تھا۔ گوئیں آنند سے بنوں میں گھومتی تھیں۔ اور بھارت ورش میں دودھ کی ندیاں بہتی تھیں۔ گھر گھر اگنی ہوتر ہوتے تھے۔ چور، جواری، متھیاوادی دوسری استریوں کے پاس جانیوالے پاکھنڈی اُس راجیہ میں تلاش کرنے پر بھی نہ ملتے تھے۔ پرجا اپنے دھرم کرم میں محو تھی۔ اور سارا دیش ایک ہی پریوار کے سمان بستا تھا۔ اس وقفہ میں شری رام نے جانکی کو سارے برہمانڈ کے درشن کروائے اور سورگ سے بھی بڑھ کر اس کو سُکھ دیا۔ ایک دن شری رام نے سیتا کے بدن پر گربھ کے نشان دیکھے۔ تب انہوں نے بڑے پیار سے سیتا کو کہا۔ ہے پیاری! تمہاری کیا کامنا ہے؟ بتاؤ۔ تم جو کچھ کہو گی میں پورا کروں گا۔ راگھو کے کہنے پر جانکی

بولی۔ ہے ناتھ! تمہاری چھایا میں کونسا ایسا سُکھ ہے جو میں نے نہیں کیا۔ تینوں لوکوں کا سُکھ آپ کے چرنوں میں ہے۔ دنیا کے تمام آرام بھوگ کر اب میرا من بھر گیا ہے۔ سو ہے ناتھ! اب تو دل چاہتا ہے کہ کچھ دن ان جھمیلوں سے دُور رہ کر تپت پاونی گنگا کے کنارے نواس کروں۔ اور رشیوں منیوں کے چرنوں کی سیوا کروں' یہ سن کر شری رام نے کہا ہے چندر مکھی! میں تیری اس اچھا کو پورا کروں گا' اور تو جلدی ہی رشیوں کے درشن کرے گی۔ دوسرے دن مہاراجہ راج سبھا میں بیٹھے ہوئے منتریوں سے مذاق کی باتیں کر رہے تھے کہ مہاراج نے اُن سے پوچھا۔ ہے منتریو! بھلا یہ تو بتاؤ کہ پرجا کے لوگ میرے' جانکی کے' بھرت' شترگھن اور ماتا کیکئی کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ ان کا تم مجھے اُن کے شبدوں میں خلاصہ بیان کرو۔ کیونکہ میں پرجا کو اپنی اولاد سمجھتا ہوں۔ تب اُن میں سے ایک نے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ ہے راجن! پرجا صبح اُٹھ کر آپ کو آشیرواد دیتی ہے۔ پرنتو ایک بات میں ضرور لوگوں کے مُکھ سے سنتا ہوں کہ جس سیتا کو راون اپنی گود میں اُٹھا کر لے گیا اور جو اتنے دنوں تک اُس ظالم راکھشش کے بس میں رہی اُس سیتا کو رام چندر اپنے محل میں رکھتے ہیں' اور اُس سے تنک بھی نفرت نہیں کرتے۔ اب تو پرجا کی جو بھی استری غیر کے گھر میں رہ کر آئے گی اُسے پھر اپنے گھر سوامی کو رکھنا ہی پڑے گا۔

سبھاسدوں کے مُکھ سے یہ وچن سن کر شری رام کا ہردیہ بڑا دُکھی ہوا' اور وہ ان کو ودا کر کے دربان سے بولے کہ جلدی جا کر لکشمن' بھرت اور شترگھن کو بلا لاؤ۔

تب پرجھو کی آگیا پا کر دربان تینوں بھائیوں کو رتھ پر بٹھا کر لے آیا۔ اُنہوں نے اندر آ کر دیکھا کہ رام کا مکھ اُداس ہو رہا ہے' اور نیتروں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں۔ یہ دیکھ کر وہ اُن کے چرنوں میں سپرش کر کے بیٹھ گئے۔ تب بڑے بھائی نے ان کو کنٹھ سے لگا کر کہا کہ ہے بھائیو! تمہارا کلیان ہو۔ جس کام کے لئے میں نے تم کو بلوایا ہے' وہ بہت ضروری ہے۔ سو تم دھیان دے کر سنو۔ دیکھو نگر نواسی لوگ میری اس بات پر گھور نندا کر رہے ہیں' کہ میں نے راون کی لنکا میں رہی سیتا کو قبول کر لیا ہے۔ ہے بھائیو! جب سے میں نے نگر ... نواسیوں کے منہ سے یہ بات سنی ہے' میرا ہردیہ جل رہا ہے۔ اور میں شوک ساگر میں ڈوب رہا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ سیتا نردوش' پاک وصاف' با اخلاق اور پاربتی کے سمان پوتر ہے۔ مگر پھر بھی میں لوک نندا کو سہن نہیں کر سکتا۔ کیونکہ سنسار میں جس کی نندا ہوتی ہے وہ ادھرم لوک میں گرتا ہے۔ اس وشے پر میں نے بہت وچار کیا ہے' اور آخر میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ سیتا کو تیاگ دوں۔ اس بارے میں تم اپنی کوئی بھی رائے نہ دینا۔ میں تمہیں اپنے چرنوں اور پرانوں کی سوگندھ دے کر کہتا ہوں کہ جو کچھ میں نے کہا ہے' ویسا ہی کرو۔ اس پرکار سب بھائیوں کو اپنی بات کہہ کر وہ لکشمن سے بولے۔ ہے ویر! کل صبح سیتا کو رتھ پر چڑھا کر اُسے گنگا پار رشی بالمیکی کے آشرم میں چھوڑ آؤ۔ اس وشے میں تم مجھ سے کچھ نہ کہنا کیونکہ

میرا وچار اٹل ہے۔ کل سیتا نے مجھ سے رشیوں کے درشنوں کی بات کہی بھی تھی، سو اُس کی کامنا بھی پوری ہو جائے گی۔

یہ کہہ کر شری رام چندر جی آنکھوں سے جل کی دھارا بہاتے ہوئے اپنے محل میں چلے گئے۔ دوسرے دن سوریہ نکلتے ہی لکشمن سومنتر سے رتھ جتوا کر سیتا کے پاس گیا، اور ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے جنک نندنی! تم نے مہاراج کو رشیوں کے درشن کرنے کو کہا تھا، سو اُن کی آگیا سے رتھ لے آیا ہوں۔ چلیے۔ لکشمن کے منہ سے یہ بات سُن کر جانکی بہت خوش ہوئی اور بڑے چاؤ سے انیک پرکار کے سُندر سُندر کپڑے لیکر رشیوں کی کنیاؤں میں بانٹنے کو رتھ پر سوار ہوئی۔ رتھ کے پیچھے لکشمن بھی کھڑا ہو گیا اور سومنتر نے اُسے چلا دیا۔۔۔۔ ایودھیا سے نکل کر وہ گومتی ندی کے کنارے پر پہونچا۔ وہ راتری اُنہوں نے وہاں پر بسر کی۔ پربھات ہونے پر وہ وہاں سے آگے بڑھے۔ جب گنگا کے تٹ پر پہونچا تو اُس کا ہردیہ بیاکل ہو گیا اور وہ اپنے کو سنبھال نہ سکا۔ اُس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ لکشمن کی یہ دشا دیکھ کر سیتا بولی، ہے ویر! تم کیوں روتے ہو؟ دیکھو میری بہت پرانی خواہش تھی کہ گنگا کے درشن کروں۔ وہ آج پوری ہوئی۔ اب گنگا کے پار چل کر مجھے منیوں کے درشن کراؤ۔ میں اُنہیں سُندر سُندر بھوشن اور کپڑے دوں گی اور اپنے ہردیہ کو شانت کروں گی۔ گھبراؤ نہیں۔ ہے ویر! ایک رات ہم وہاں ٹھہر کر واپس ایودھیا لوٹ جائینگے۔ شاید تم بھائی کے ویوگ میں رو رہے، دیکھو وہ مجھے بھی بے حد پیارے ہیں۔ ہم زیادہ دیر تک یہاں پر نہ ٹھہرینگے۔

جانکی کے یہ وچن سُن کر اُس نے بڑی مشکل سے اپنے پر قابو پایا، اور کشتی میں بیٹھ کر گنگا کے پار ہوئے۔ اب کشتی پر سے اُتر کر دونوں ہاتھ جوڑ کر لکشمن بولا۔ ہے جنک نندنی! مہاراج نے مجھے اس کام پر مامور کر کے میری سخت نندا سنسار میں کرائی۔ اور مجھے شوک کے اتھاہ سمندر میں ڈبو دیا ہے۔ ہے سیتا! اگر اس کام پر مقرر کرنے کی بجائے مہاراج مجھے مار ڈالتے تو کہیں اچھا تھا۔ مگر کیا کروں بھائی کی آگیا کو ٹال نہیں سکتا۔ ہے ماتا! ایشور تم کو خوش رکھے، میرا اس میں کوئی دوش نہیں ہے۔ یہ کہہ کر لکشمن بے ہوش ہو کر پرتھوی پر گر پڑا۔

دیور کی یہ دشا دیکھ کر سیتا کو بڑا دکھ ہوا اور وہ اُس کو سچیت کر کے بولی۔ ہے ویر! تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ یہ تم کیا کہہ رہے ہو، جس کی مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں ہے۔ صاف صاف کہو، تمہیں کیا ہو رہا ہے؟ کیا مہاراجہ کشل تو ہیں، تمہیں میری قسم ہے، کس لئے روتے ہو۔

سیتا کے اس پرکار قسم دینے پر لکشمن آنسو پونچھ کر بولا۔ ہے میتھلی! رام تجھے پوتر، بااخلاق اور نردوش سمجھتے ہیں۔ مگر نگر میں یہ خیال پھیل رہا ہے کہ راون کے گھر رہی ہوئی جانکی کو شری رام نے قبول کر لیا ہے یہ بڑا اندھیر ہے۔ ہے سیتے! اگرچہ وہ تمہیں بااخلاق سمجھتے ہیں، مگر لوک لجا کے ڈر سے اُنہوں نے تمہیں تیاگ

دیا ہے۔ میں آپ کو نِش کلنک دیکھتا ہوں، پر رام کی آگیا ہے کہ آپ کو آشرم کے نزدیک چھوڑ آؤں۔ ہے ماتا! یہاں سے نزدیک ہی رِشی بالمیکی کا آشرم ہے، وہ میرے پِتا کے پرم متر ہیں۔ اُن ہی کے چرنوں میں رہ کر جیون کے باقی دن بسر کرو۔ اب میں جاتا ہوں اور رگھو کو جا کر دھیرج دیتا ہوں، اور جو تمہارے ویوگ میں ایک ایک چھن ایک ایک یُگ کے سمان بسر کر رہے ہیں۔

لکشمن کے مُکھ سے نکلے ہوئے یہ الفاظ سیتا کے دل پر مانو بجلی کے سمان گرے۔ وہ بیہوش ہو کر وہاں پر گر پڑی۔ ہوش میں آئی تو روتے ہوئے بولی۔ ہے ویر! ودھاتا نے مجھے دُکھ دینے کے لئے ہی رچا ہے ہائے! نہ جانے پورو جنم میں میں نے ایسا کون سا گھور پاپ کیا تھا، اور یا کسی استری کو اُس کے پتی سے جدا کیا تھا، جو اس پرکار مجھے پتی کا بچھوڑا ملا ہے۔ اب میں اپنے پیارے پتی کے منہ کو کیسے دیکھونگی، اپنے دُکھ کسے سُناؤں گی، اور منیوں کے سامنے کیسے جاؤں گی، اور کونسا اپرادھ تیاگ کا بتاؤں گی۔ ہا! ودھاتا تم نے میرے سکھ کو سہن نہ کیا اور ہے لکشمن! اگر میں گربھ وتی نہ ہوتی تو گنگا میں ڈوب کر مر جاتی۔ مگر اب ایسا کرنے سے یہ راج ونش نشٹ ہو جائے گا۔ اچھا ویر! تم اپنا کام کر چکے۔ اب تم جاؤ اور میری جانب سے پتی و ساسوں کو پرنام کہو، اور ہے سمترانندن! میرے پتی سے کہنا کہ تم میرے گھٹ گھٹ کی بات جانتے ہو۔ میری پوترتا کو سمجھتے ہو۔ پر لوک نندا کے ڈر سے تیاگتے ہو، بھگوان تمہارا کلیان کریں۔ اگر میرے تیاگنے سے تمہاری لوک نندا دُور ہو جائے تو میرے لئے یہ بنباس تو کیا مجھے مرتیو بھی قبول ہے۔ میں پران دے کر بھی پتی کو کلنک سے چھڑاؤں گی، یہی سکھشا شادی کے وقت میری ماں نے مجھے دی تھی،...... .... اور یہی سکھشا میری ساس کوشلیا مجھے اب تک دیتی رہی ہیں۔ ہے سمترانندن! تو اب جا، اور اچھی طرح دیکھ لے کہ میں اس سمے گربھ وتی ہوں۔

سیتا کے اس پرکار کہنے پر وہ پرنام کر کے روتا ہوا واپس لوٹا، اور گنگا پار کر کے بڑے شوک میں ڈوبا ہوا رتھ میں سوار ہو گیا۔

جانکی کا مہا مُنی بالمیکی کے آشرم میں جانا۔

جب لکشمن کا رتھ دُور نکل گیا، تو جانکی کے آگے دنیا تاریک ہو گئی۔ اُس گھور بن میں اپنے کو اکیلی دیکھ کر وہ ہرنی کی طرح سہم گئی اور پھُوٹ پھُوٹ کر رونے لگی۔ اُس استھان سے تھوڑی ہی دُوری پر رشیوں کے بالک کھیل رہے تھے۔ جانکی کے رونے کی آواز سُن کر بالک وہاں آئے اور پھر بالمیکی رشی کے پاس جا کر بولے۔ ہے مُنی راج! گنگا کنارے ایک استری رو رہی ہے۔ آپ اُس کو چل کر دیکھیں۔ بالکوں کی یہ

بات سُن کر رشی نے اپنے یوگ بل سے سب کچھ سمجھ لیا۔ اور فوراً سیتا کے نزدیک جاکر بولے۔ ہے میتھلی! ہے بیٹی!! تیرا کلیان ہو، میں نے اپنی یوگ درشٹی سے دیکھ لیا ہے کہ تُو نردوش ہے۔ اب تُو اس شوک اور دُکھ کو تیاگ اس آشرم میں نواس کر۔ یہاں رشیوں کی استریاں اور کنیائیں تیری سیوا کریں گی۔ تُو وہاں رہ کر اپنی تپسیا سے اُس برہم کا ساکھشات کر جس کے سامنے دنیا کے تمام سُکھ تُچھ ہیں۔ مہامنی کے ان شبدوں نے سیتا کو بہت کچھ دھیرج دیا اور وہ پرنام کر کے اُن کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔ آشرم میں پہنچ کر رشی نے تمام تپسونیوں کو بلا کر کہا، ہے رشی پتریو! ایودھیا پتی رام کی پتنی، دشرتھ کی بہو، اور مہاراجہ جنک کی پتری، یہ سیتا شبھ چرتر والی اور پتی ورتاؤں میں شریشٹھ ہے۔ اب اس کا پالن میں کروں گا۔ تم سب آدر اور ستکار سے اسے تپسوی دھرم کی سکھشا دو۔ اس پرکار اُن سب تپسونیوں کو حکم دے کر اور اُن کو سیتا کو سونپا کر بالمیکی آشرم کو چلے گئے ؛

لکھشمن کا ایودھیا میں جانا اور مہاراج کو سیتا کے بن میں چھوڑنے کی اطلاع دینا۔

گنگا پار، بڑے شوک میں ڈوبا ہوا اور بار بار ٹھنڈی سانسیں بھرتا ہوا ایودھیا میں پہونچا۔ راج محل کے نزدیک پہونچ کر وہ رتھ سے اُترا، اور سیدھا مہاراج کے پاس گیا۔ وہاں جا کر اُس نے دیکھا کہ رام کا منھ اُداس ہے، اور اُس کی اُنکھوں سے آنسوؤں کی دھارا بہہ رہی ہے۔ لکھشمن نے ان کے چرنوں کو چھوا اور بڑی اُداسی سے بولا۔ ہے ناتھ! آپ کی آگیا انوسار میں اُس نردوش سیتا کو گنگا کے اُس پار چھوڑ آیا ہوں۔ ہے نرسنگھ! آپ شوک کو تیاگ دیجئے۔ جو کچھ بھاگیہ میں لکھا ہوتا ہے، وہ ضرور ہی ہوتا ہے۔ سنسار میں سدا سکھ نہیں ہے اور سدا دکھ بھی نہیں ہے۔ جو بنتے ہیں، وہ بگڑتے بھی ہیں۔ سنیوگ کے ساتھ ویوگ کا میل ہے۔ ہے ناتھ! سیتا نے کہا ہے کہ میں نردوش ہوں یہ آپ جانتے ہیں پرنتو آپ کو کلنک نہ لگے اس وچار سے بن باس تو کیا میں مرتیو کو بھی قبول کر سکتی ہوں، اور یہی ستی استریوں کا دھرم ہے۔ ہے پربھو! اب آپ زیادہ شوک نہ کریں، کیونکہ ایسا کرنے سے پرجا کے لوگ ہنستے ہوئے کہیں گے کہ دیکھو، راجہ نے جس کا پہلے اپنے آپ تیاگ کیا، اُس کے لئے اب شوک کرتا ہے ؛

راجہ نرگ کی کتھا!

لکھشمن کے ان اعلےٰ وچنوں کو سن کر مہاراج کو دھیرج ہوا، اور وہ خوش ہو کر بولے، ہے بھائی! تیرے جیسا دھرماتما، سدھادی اور ویر بھائی سنسار میں ملنا کٹھن ہے۔ اب میں سیتا کے دکھ کو بھول جاتا ہوں اور اس بات کو بھاگیہ پر چھوڑتا ہوں۔ ہے لکھشمن! تم بھی اب شوک سے رہت ہو اور جیسا میں کہتا ہوں ویسا کرو۔ دیکھو، کئی دن سے میں نے دربار نہیں کیا ہے، نہ جانے پرواسیوں کی اتنے دنوں میں کیا دشا ہوگی۔ سو جلدی جاکر منتریوں و پروہتوں کو بلاؤ، کیونکہ جو راجہ پرجا جنوں کے کام کرنے میں دیر کرتا ہے یا پرجا کے لوگ راج دربار پر پرارتھنا کے لئے کھڑے رہتے ہیں، اور راجہ ان کو درشن نہیں دیتا، وہ ایسے خوفناک نرک میں گرتا ہے جہاں بھینکر اندھیرا ہوتا ہے اور جہاں وایو کی بھی گتی نہیں ہوتی۔ سمترانندن! سنو میں تمہیں راجہ نرگ کی کتھا سناتا ہوں، جو بڑا دھرماتما ہونے پر بھی آج تک گرگٹ کی یونی میں نرک کا دکھ بھوگ رہا ہے۔ ہے مہاباہو! راجہ نرگ بڑا دھرماتما، دانی اور ستیہ وادی تھا۔ ایک دن پشکر نام کے تیرتھ استھان بچھڑوں سمیت ایک کروڑ گؤئیں اُس نے براہمنوں کو دان دیں۔ اُن گائیوں میں بھول سے اُس نے ایک ایسی گائے دے دی جو اس کی نہیں تھی اور سوء میں بھول سے مل گئی تھی۔ وہ گائے ایک نردھن براہمن کی تھی۔ وہ براہمن اُس گائے کے دودھ سے اپنا اور اپنے پریوار کا پالن پوشن کرتا تھا۔ اب وہ براہمن اپنی گائے کو تلاش کرنے لگا۔ مگر نہ پاسکا۔ اتفاق سے وہ براہمن ہری دوار کے نزدیک راجہ دکھش کی راجدھانی کنکھل میں پہونچا۔ وہاں اُس نے اپنی گائے کو بچھڑے سمیت ایک براہمن کے دروازے پر کھڑے دیکھا۔ اُسے دیکھتے ہی اُس نے "شبلہ" کہہ کر پکارا۔ اپنے پہلے سوامی کے سُر کو پہچانتے ہی وہ اُس کے پاس آگئی، اور بچھڑے سمیت اُس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔ جس براہمن نے اُسے دان میں حاصل کیا تھا، وہ بھی دوڑ کر اُس کے پیچھے پہونچا۔ اب دونوں براہمن آپس میں جھگڑنے لگے۔ ایک کہتا تھا کہ یہ گائے میری ہے اور دوسرا کہتا تھا یہ میری ہے۔ اس جھگڑے کو نپٹانے کے لئے وہ دونوں راجہ نرگ کی نگری میں پہونچے۔ مگر کئی دن تک کوشش کرنے پر بھی دربان نے ان کو اندر نہ جانے دیا، کیونکہ راجہ نرگ بھوگ ولاس میں پھنسا دربار میں کئی دن سے نہیں آرہا تھا۔ جب کافی دن بسر ہونے پر بھی راجہ نہ آیا، تو اُن دونوں نے شاپ دیا کہ ہے نریش! تو کام والوں کو درشن نہیں دیتا، اور اندر ہی بیٹھا رہتا ہے۔ جا تو گرگٹ ہو جا اور ایسے استھان پر تیرا نواس ہووے جہاں تجھے کوئی نہ دیکھ سکے اور دواپر کے آخر میں جب کرشن اوتار ہوگا، تو تو انسان کی یونی میں آئے گا۔ ہے لکھشمن! کئی ہزار برسوں سے وہ راجہ ایک اندھیرے کوپ میں گرگٹ کے روپ میں نواس کرتا ہے۔

یہ کتھا لکشمن کو سنا کر مہاراج نے سب منتریوں کو بُلایا، اور پھر ہر روز پرجا کی بھلائی کے لئے دربار کرنے لگے ۔

اشومیدھ یگیہ کے لئے وِچار!

وشنو کے سمان پرجا کا پالن کرتے ہوئے مہاراج شری رام چندر کو انیک برس گذر گئے، ایک دن انہوں نے بھرت اور لکشمن کو بُلا کر کہا کہ ہے ویرو! بہت دیر سنسارک سُکھوں کا بھوگ کرتے ہو گئی۔ اب میں بھوساگر کو ترنے کے لئے کوئی دھرم کا پل بنانا چاہتا ہوں، اور کوئی ایسا یگیہ کرنا چاہتا ہوں.... جس سے دنیا میں بے مثال یش کو پراپت کر دوں۔ تب لکشمن ہاتھ جوڑ کر بولا ہے لوک ناتھ! اشومیدھ ہی سب پاپوں کا ناش کرنے والا ہے۔ جب اندر کو برہم ہتیا لگی تو اُس نے یگیہ سے چھٹکارا پایا تھا۔ سو آپ بھی ویسا ہی یگیہ کریں۔ لکشمن کی رائے سن کر مہاراج بہت خوش ہوئے اور اُسے گلے سے لگا کر بولے کہ ہے مہابا ہو! وسشٹھ، وام دیو، جابالی وغیرہ منتریوں کو اور اشومیدھ کرانے میں ماہر براہمنوں اور پنڈتوں کو بلاؤ۔ ان کے ساتھ وچار کر کے میں شبھ لکشنوں والا شیام کرن گھوڑا چھوڑوں گا۔ تب مہاراج کی آگیا سے لکشمن نے شہر کے پرسدھ پنڈتوں اور براہمنوں کو بلوا لایا۔ اُن کے آنے پر مہاراج شری رام جل اردھیہ سے اُن کی پوجا کرنے لگے پھر ہاتھ جوڑ کر بولے۔ ہے ویر گن! لوک اور پرلوک میں ترنے کے لئے میں اشومیدھ یگیہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے آپ کو بلوایا ہے۔ سو آپ بھلی پرکار سوچ کر جو جو کرنے یوگیہ کام ہیں وہ کیجئے۔ مہاراج کے اس خیال کو قبول کر کے براہمنوں نے جواب دیا، ہے راجن! آپ کا کلیان ہو۔ ہم آپ کی خواہش پوری کریں گے آپ جلدی ہی دوتوں کو دیش دیش انتروں کے راجاؤں کے پاس روانہ کیجئے اور یگیہ کی تیاری شروع کیجئے۔ براہمنوں کے سویکار کرنے پر مہاراج نے لکشمن کو آگیا دی کہ ہے ویر! دیش دیش انتروں کے راجاؤں کے پاس دوتوں کو بھیج دو۔ جامبونت، سگریو اور وبھیشن کو بھی خبر بھیجو کہ وہ سب بھالوؤں، بانروں اور راکششوں کو ساتھ لیکر یگیہ میں شامل ہوویں۔ دیش دیش انتروں کے نٹوں، نرتکوں اور گانے والوں کو بھی مدعو کرو۔ اور مہامنی بالمیکی جی اور دیگر رشیوں کو بھی سندیش بھیج دو۔ ہے بھرتا! یہ یگیہ گومتی ندی کے اوپر کنارے پر ہوگا۔ تم وہاں سونے اور چاندی کا رتنوں سے جڑا منڈپ بناؤ اور سو کروڑ سونے کی مندرائیں اور اتنی ہی چاندی کی لے کر سینا سمیت وہاں جاؤ۔ تمہارے ساتھ وشوکرما کے سمان چتور کاریگر بھی جاویں جو منڈپ کو بے حد مضبوط اور خوبصورت بنا دیں۔ دیکھو، اس کام میں دیر نہ ہونے پاوے اور کھانے

پینے کی سامگری، گھی، چاول، نمک تیل، دال آٹا، پھل پھول وغیرہ میں کسی طرح کی خامی نہ رہنے پاوے۔

مہاراج کی آگیا پاتے ہی سب کام بھرت اور لکشمن نے ایسی سُندر ریتی سے پُورا کیا کہ درشک لوگ دیکھ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے۔ یگیہ منڈپ بن گیا اور مختلف دیشوں کے راجہ سندر رتھوں میں تو اس کرنے لگے۔ مہارشیوں کے لئے الگ الگ سندر آشرم بنائے گئے۔ سب راجاؤں نے مہاراج کو بے حد قیمتی تحفے نذر کئے۔ اس کے بعد ہون کر کے شبھ لکشنوں والا گھوڑا چھوڑا گیا، اور لکشمن کو سینا سمیت اُس کی رکھوالی کے لئے مقرر کر دیا گیا۔ اس کے بعد اشومیدھ یگیہ ہونے لگا۔ رشی، منی، تپسوی، اور براہمن لوگ وید منتروں کی دھونی سے آکاش کو گونجانے لگے۔ اُس سمے مہاراج نے بھکاریوں کو منہ مانگا انعام دیا۔ سونے چاندی اور کھان پان کے پدارتھ اس مقدار سے دان دیئے گئے کہ بوڑھے بوڑھے تپسوی یہی کہتے تھے کہ آج تک ہم نے انیک اشومیدھ یگیہ دیکھے مگر اتنا دان ہوتے ہم نے کہیں نہیں دیکھا۔ جدھر دیکھو ہزاروں بانر اور راکھشش ہاتھوں میں سونے چاندی اور کپڑوں کو لئے بھکاریوں کو دے رہے تھے۔ کوئی بھی بھکاری اپنی خواہش کو پورا کئے بنا نہ رہا ؛

مہامُنی بالمیکی کا یگیہ میں آنا۔

مہاراج کے دوتوں کا نمنترن پاکر مہامنی بالمیکی جی بھی یگیہ میں پدھارے۔ ان کے ساتھ سیتا کے دونوں پُتر لو اور کُش بھی تھے۔ جس کا نام کرن اور جنم اُن کے آشرم میں ہی ہوا تھا۔ مہامنی نے اُن دونوں سے کہا کہ ہے پُترو! جو رامائن میں نے تم کو سنائی ہے، اُن کو یگیہ میں جا کر سناؤ۔ رشیوں کے آشرم میں، راجاؤں کے خیموں میں، گلیوں میں، بازاروں میں، جہاں کہیں بھی جاؤ اس کو سناؤ اور خاص کر یگیہ منڈپ کے دروازے پر ضرور جا کر گاؤ۔ اگر مہاراجہ رام چندر جی تمہیں بلوا دیں تو چلے جانا اور پورے میں سرگ میٹھے سُر میں گا کر انہیں خوش کرنا۔ اور جو رشی منی وہاں بیٹھے ہوں اُن کا آدر کرنا۔ اتنا کہہ کر مہامنی نے انہیں ایک بنسپتی دی اور کہا کہ اِس کو کھا لو۔ اس کے کھانے سے تمہارا گلا سُریلا ہو جائے گا، اور کبھی نہ تھکے گا۔ ہے بیٹا! اگر مہاراجہ خوش ہو کر کچھ دھن وغیرہ دیویں تو قبول نہ کرنا۔ کیونکہ آشرم واسیوں کو دھن کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم تو بن کے کند مول پھل کھا کر نرواہ کر لیتے ہیں۔ اگر مہاراجہ تم سے پوچھیں کہ تم کس کے لڑکے ہو تو کہنا کہ ہم بالمیکی کے شاگرد ہیں۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتے۔ یہ لو وینا اور کھڑتالیں، مناسب ڈھنگ سے سُر ملا کر رامائن کو شروع سے آخر تک گانا۔ اتنا کہہ کر رشی نے انہیں وینا اور کھڑتالیں دیں اور پھر پیٹھ پر تھپکی دیکر وداع کیا ؛

لو اور کُش کا جانا اور رامائن گا کر سُنانا۔

مہامنی کی آگیا پا کر لو اور کُش یگیہ منڈپ کی جانب چلے۔ وہاں پہونچ کر وہ رشیوں کے آشرم، گلیوں، بازاروں اور یگیہ منڈپ کے پاس رامائن کا پاٹھ کرنے لگے۔ وہ دونوں بالک وینا کے ساتھ اپنے مدھر کنٹھ کو ملا کر جب گاتے تھے تو دیکھنے والے حیرت زدہ ہو جاتے تھے۔ دھیرے دھیرے اُن کے گانے کی دھوم یہاں تک پھیلی کہ یہ خبر شری رام چندر جی تک بھی پہونچ گئی۔ اُنہوں نے یگیہ سے فرصت پا کر دونوں بالکوں کو اپنے پاس بلایا اور گانا سنانے کی آگیا دی۔ اُس سمے یگیہ منڈپ سب منتری، پروہت، سواگت کرنے والے، مختلف دیشوں کے سنگیت آچاریہ، نرتک وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے۔ انسانوں سے بھرے ہوئے سونے، چاندی کے اُس بڑے منڈپ میں کھڑے ہو کر وہ رام چرتر گانے لگے۔ اس گانے کو سُن کر سب موہت ہو گئے۔ گانا کیا تھا؛ ایک بے مثال سنگیت لہری تھی۔ اُن کے کومل اور سُریلے سُروں کو سُن کر سب اپنے آپ کو بھول گئے۔ جہاں وینا کی جھنکار کے ساتھ اُن کے سر ہلتے تھے، وہاں ہزاروں سر ہل جاتے تھے۔ اُن کے کنٹھ کی تان اور لے نے لوگوں کو سنگیت سمندر میں ڈبو دیا۔ اور وہ بے ہوش ہوئے سے سنگیت ترنگوں میں ہچکولے کھانے لگے، اگر لو اور کُش کی آنکھوں سے آنسو گرتے تو وہ کبھی رونے لگتے تھے، اگر وہ ویر تا کا بھاؤ پیش کرتے تو بے تحاشا راجہ لوگوں کے نیتر جل اُٹھتے تھے، اور نیاموں سے تلواریں نکل آتی تھیں۔ اُس سمے وہ دونوں، جو روپ اور تیج میں بے مثال تھے، جن کے سمان سُندر منشیہ سنسار بھر میں نہیں تھا، گاتے ہوئے ایسے دکھائی پڑتے، گو جادو گر نے اپنے منتر کے ذریعہ تمام سبھا کو بس میں کر لیا ہو، جب وہ گا چکے تو تمام سبھا حیرت سے اُن کی جانب دیکھنے لگی۔ ایک نظر اُن کی جانب دیکھ کر لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ دیکھو ان بالکوں کا روپ رنگ، شکل و قد مہاراجہ رام سے کتنا ملتا ہے۔ سچ مچ اگر ان کے سر پر جٹا بھار نہ ہو تو ان میں اور مہاراجہ میں تمیز کرنا مشکل ہو جائے۔ اُن کا گانا سُن کر شری رام بے حد خوش ہوئے اور بھرت سے کہنے لگے، کہ ہے بھائی! ان بالکوں کو اٹھارہ ہزار سونے کی مُدرائیں دو، انہوں نے بہت اچھا گایا ہے۔ اگر یہ کچھ اور بھی مانگیں تو دے دو۔ میں ان پر بہت خوش ہوں۔ یہ سُن کر بھرت نے فوراً اٹھارہ ہزار مُدرائیں اُن کے آگے ڈھیر کر دیں۔ مگر اس دھن کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے وہ بولے کہ ہے مہاراج! یہ دھن ہمارے کس کام کا، ہم تو بن باسی ہیں اور قند مول پھل کھا کر گذارہ کرتے ہیں بن باسی لوگ دھن کے لوبھ میں نہیں پھنسا کرتے۔ اُن کے اس جواب کو سن کر شری رام چندر جی حیرت زدہ رہ گئے، اور چاروں طرف سے "دھنیہ ہے دھنیہ ہے" کی آوازیں آنے لگیں۔ تب مہاراج نے پوچھا ہے تپسویو! یہ کاویہ (شاعری)، تم کو کس نے سکھایا ہے؟ کون تمہارا گورو ہے، کس کے تم پتر ہو؟ کہاں تمہارا

تو اس ہے؟ تب بڑی نرمی سے وہ بولے ہے مہاراج! مہامنی بالمیکی کے ہم شاگرد ہیں۔ اُنہوں نے یہ ہم کو سکھایا ہے۔ اُن کے آشرم میں ہم رہتے ہیں، ہماری ماتا بھی وہیں رہتی ہیں۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتے۔ جو کاویہ ہم نے گایا ہے، اس کے ...۲۴ ہزار شلوک ہیں۔ آپ فرصت کے وقت میں اسے شروع سے آخر تک سُن سکتے ہیں۔

اُن کی باتوں سے شری رام نے جان لیا کہ بلاشبہ یہ میرے ہی پُتر ہیں۔ اُس سے اُن کو جانکی کی وہ حالت یاد آگئی جب وہ گربھ سے تھی، اور رتھ میں بٹھا کر گنگا پر چھوڑ دی گئی تھی۔ اُس سے اُن کے سوئے ہوئے پریم کے ساگر میں طوفان سا اُٹھا اور آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

شری رام چندر جی کا بالمیکی کے پاس دُوت بھیجنا۔ اور سیتا کا یگیہ منڈپ میں آنا، اور پرتھوی میں سما جانا۔

مہاراجہ رام چندر جی نے اپنے پُتروں کو پہچان کر بالمیکی کے پاس اپنے دُوتوں کے ذریعہ سندیش بھیجا کہ ہے مُنی راج! اگر سیتا کا چرتر شُدھ ہے تو وہ یگیہ منڈپ میں آوے اور اپنی پوترتا کا سبھا کے سامنے ثبوت دیوے۔ دُوتوں کے مُکھ سے یہ سندیش پاکر مُنی راج خوش ہو کر بولے۔ ہے دوتو! جیسا آپ چاہتے ہیں سیتا ویسا ہی کرے گی۔ کل وہ آپ کے سامنے منڈپ میں آئے گی اور اپنی پوترتا کا ثبوت دے گی۔

کل سیتا یگیہ منڈپ میں آکر سیتا اپنی پوترتا کا ثبوت دے گی۔ یہ سماچار سب لوگوں نے سُنا۔ دوسرے دِن ہی سبھا رشی، مُنی، تپسوی، راجے مہاراجے اور نگر کے ہزاروں لوگ اس منظر کو دیکھنے کے لئے یگیہ منڈپ میں آگئے۔ اُس سے ہزاروں آدمیوں سے یگیہ منڈپ بھر گیا، تل دھرنے کو جگہ نہ رہی۔ سب کی نظریں دروازے پر لگی ہوئی تھیں، اور لوگ بڑی اُتساہ سے پل پل گِن رہے تھے کہ مہامنی بالمیکی کے ساتھ سیتا نے یگیہ منڈپ میں پرویش کیا۔ اس کے آتے ہی یگیہ منڈپ میں بھاری شور ہوا مانو سمندر میں طوفان اُٹھا ہو۔ سیتا کا شریر اگرچہ کٹھور تپسیا اور ورتوں سے کمزور اور سوکھ گیا تھا۔ مگر اُس کے منہ پر پتیورت دھرم کی جیوتی جگمگا رہی تھی۔ وہ اُس سمے ایسے معلوم ہوتی تھی مانو برہما کے پیچھے شروتی چل رہی ہو، اس کے نیتروں میں آنسو بھرے ہوئے تھے اور وہ من میں رام کا چنتن کرتی، نیچے مُکھ کئے سبھا کے بیچ میں آکر کھڑی ہو گئی۔

سیتا کے کھڑے ہونے پر بالمیکی سے مہاراج بولے۔ ہے مہامُنی! سیتا اخلاق اور نِشکلنک ہے۔

یہ میرا نشچیہ ہے، مگر سنسار کی نندا کے ڈر سے میں نے اسے تیاگ دیا تھا۔ اب میں چاہتا ہوں کہ سب کے سامنے یہ اپنی پوترتا کا ثبوت دیوے۔

یہ سن کر مہامنی نے اُتر دیا، ہے راجن! میں نے اپنی یوگ درشٹی سے دیکھ لیا ہے کہ سیتا پتی ورتا اور پوتر ہے۔ پرنتو اب یہ سبھا کے سامنے آپ کو یقین دلائے گی، اور اس پرکار آپ کو لوک نندا سے بچائے گی۔ تب گیروے کپڑے پہنے سیتا بھری سبھا میں بولی۔ ہے پرتھوی ماتا! ہے تمام وشو کو دھارن کرنے والی ماتا! اس سمے میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے، اگر میں نے اپنے پتی کے علاوہ کسی دوسرے پُرش کو نہ دھارن کیا ہو، اور میں پوتر ہوں تو تُو مجھے اپنی گود میں جگہ دے۔ میں نے سارے جیون میں اگر رام کے علاوہ کسی اور کا دھیان نہیں کیا تو تُو پھٹ جا اور مجھے اپنی گود میں لے لے۔
جب سیتا یہ شبد کہہ چکی تو بھاری دھماکہ ہوا۔ پرتھوی کانپنے لگی اور چھن ماتر میں بھومی پھٹ گئی، اور اس کے اندر سے ایک رتن جڑت سنگھاسن نکلا، جس کو ناگوں اور دانتوں نے اٹھایا ہوا تھا۔ اس سنگھاسن پر وراجمان پرتھوی نے سیتا کو اپنی گود میں بٹھا لیا۔ اور وہ سنگھاسن سمیت دھیرے دھیرے پرتھوی کے اندر دھنس گیا۔ یہ منظر دیکھ کر تمام لوگ حیرت زدہ رہ گئے۔ سب کے نیتروں میں سے آنسوؤں کی دھارا بہہ نکلی۔ رام اُس سمے بے ہوش ہو کر گر پڑے، لکشمن اور شترگھن پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ لو اور کش ماتا ماتا کہتے ہوئے اس کو پکڑنے کے لئے دوڑے، پرنتو ماتا کہاں تھی۔ پھٹا ہوا استھان پہلے کی طرح اُوپر سے ملا ہوا پڑا تھا۔ جگت جننی، پتی ورتاؤں میں مہان، پتی کی پیاری، ستونتی سیتا اپنی جنم بھومی پرتھوی میں سما چکی تھی۔

شری رام چندر جی کا بیاکل ہونا

ستونتی سیتا کے پرتھوی میں سما جانے پر شری رام کے کرودھ اور شوک کی انتہا نہ رہی۔ اُن کے نیتر غصے سے قیامت کی آگ برسانے لگے۔ اس سمے انہوں نے اپنے دھنش کو پکڑا اور بجلی کے سمان گرجتے ہوئے بولے، ہے دیوی! میری پرانوں سے پیاری سیتا کو بھی تم نے مجھ سے چھین لیا۔ جس کے لئے میں نے سمندر پر پل باندھا، اور لاکھوں راکشسوں کا خون بہایا۔ آج اس ڈائن پرتھوی نے میرے دیکھتے ہی دیکھتے نگل لیا۔ او پرتھوی! تُو میرے بل کو نہیں جانتی۔ آج میں سمندروں، اور پربتوں سمیت تیرا وناش کر دوں گا۔ آج میرے بان قیامت برپا کریں گے اور پرتھوی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آکاش میں مل جائے گی۔ برہمانڈ کی کوئی بھی طاقت مجھے میری پران پریہ سے جدا نہیں کر سکتی۔

اس پرکار کہتے کہتے اُن کی شکل رودر کے سمان بھیانک ہو اُٹھی۔ اُن کے اس کرودھ مے روپ کو دیکھ کر تمام راجے وہاراجے اور رشی منی کانپنے لگے۔ پرتھوی ڈولنے لگی اور دیوتاؤں کو ساتھ لے کر برہما اُن کی استتی کرنے لگے۔ ساکھشات برہما اُن کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولے۔ ہے دیوآدی دیو! آپ شوک اور موہ کو تیاگ دیں، یہ کال اٹل ہے۔ سیتا تو فطرتاً شدھ ہے آپ اُس کے سورگ میں درشن کرینگے۔

تب برہما کے کہنے پر راگھو کا کرودھ شانت ہوا، اور وہ سیتا کے نام پر بے شمار سونے چاندی کی مُدرائیں اور گئوئیں دان کرنے لگے۔ یگیہ کی سماپتی پر انہوں نے بھرتا کے تکھش اور پشکل نام کے پتروں کو گندھار کی سیما کا راجہ بنایا۔ اُن دونوں کا نام تکھش اور پشکل نگر سے مشہور ہوا۔ پھر انگ اور چندرکیتو نام کے لکھشن پتروں کو کاروپتھ اور چندرکیتو نام کے پردیش کا راجہ بنایا۔ اس کے بعد سُوبا ہو اور شتروگھاتی شترگھن کے دونوں پتروں کو متھرا اور ویدک نگری کا راج تلک دیا۔ اس پرکار سب کام پورن کر کے مہاراج نے مہاتوں کو وداع کیا، اور اشومیدھ یگیہ کو پورا کیا۔

یم راج کا آنا اور لکھشمن کا تیاگ!

یگیہ سماپتا ہونے کے بعد مہاراج نے چرکال تک سُکھ سے پرجا کا شاسن کیا۔ انہوں نے دوسرا وِواہ نہیں کیا، اور سیتا کی سورن مُورتی بنائی۔ سینکڑوں ہزاروں یگیہ کئے اور اُن میں سیتا کی سورن مُورتی کو ہی پتنی کے استھان پر بٹھایا۔ اس کال میں اُنہوں نے بیشمار دولت دان میں دی۔ اس سُکھ بھوگ کو بھوگتے ہوئے کوشلیا، سمترا اور کیکئی سال دھرم کو پراپت ہوئیں۔ اُن کے راجیہ میں پرجا بے حد سُکھی تھی۔

اس پرکار ساری پرتھوی پر شاسن کرتے کرتے جب بہت برس بیت گئے تو ایک دن مُنی کا روپ دھارن کر کے ساکھشات یم راج اُن کے پاس آئے۔ وہاں انہوں نے لکھشمن کو دروازے پر کھڑے دیکھ کر کہا، ہے مہا باہو! مہاراج کو اندر جا کر کہو کہ مہامُنی اتی بل کا دُوت آپ کے درشن چاہتا ہے۔ یہ سن کر لکھشمن مہاراج کے پاس جا کر بولا۔ ہے ترلوکی ناتھ! ایک مُنی آپ کے درشن کے لئے باہر کھڑا ہے اگر آپ کی آگیا ہو تو اُسے لاؤں؟

شری رام نے کہا، ہے لکھشمن! پرامہنوں، تپسویوں اور مُنیوں کے لئے میرا دربار سدا کھلا رہتا ہے۔ آدر سے اُنہیں لے آؤ۔ راگھو کی آگیا پا کر لکھشمن نے مُنی سے کہا، جائیے۔ مہاراج نے آپ کے لئے سواگت کہا ہے۔ تب سوریہ کے سمان تیج والا وہ دُوت اندر گیا، اور پرنام کر کے بولا۔ راجن!

تمہارا کلیان ہو، مہاراج نے اُنہیں سونے کا آسن دیا اور پھر بڑی نرمی سے بولے ــــ ہے مہامُنے! آپ کے درشنوں سے میں کرتارتھ ہوا، کہئے مہامُنی اتی بل نے میرے لئے کیا سندیش بھیجا ہے۔ تب دُوتا مدھر مدھر بانی سے بولا۔ ہے راجن! مہامنی اتی بل کا سندیش میں آپ سے وہاں کہہ سکتا ہوں جہاں آپ کے اور میرے سوا کوئی نہ ہو۔ اگر کوئی ہماری بات سن لے تو مار ڈالا جائے۔ اگر آپ کو منظور ہو تو سناؤں۔ یہ سن کر راگھو نے اُتر دیا کہ ہے دُوت! ایسا ہی ہوگا۔ اور پھر لکشمن سے بولے۔ ہے مہاباہو! تم دربان کو ہٹا کر خود اُس کی جگہ کھڑے ہو جاؤ۔ چاہے کتنا بھی ضروری کام کیوں نہ ہو، کسی کو اندر نہ آنے دو۔ اور نہ ہی خود آؤ۔ اگر کوئی اس آگیا کا اُلنگھن کرے گا تو مارا جائے گا۔ مہاراج کی آگیا پا کر لکشمن دروازے پر کھڑا ہو گیا تب وہ دُوت ایکانت دیکھ کر بولا۔ ہے تِرلوکی ناتھ! سارے جگت کا ناش کرنے والا میں یم راج ہوں۔ سب دیوتاؤں کے پرجاپتی نے کہا ہے کہ پرتھوی کا بھار اُتارنے کے لئے آپ نے جو منشیہ روپ دھارن کیا تھا، وہ پُورا ہو چکا ہے۔ اور آپ کی آیو بھی پوری ہو چکی ہے، سو اب آپ اس مانو دیہہ کا تیاگ کیجئے۔ بیکنٹھ میں آ کر سب دیوتاؤں اور سیتا کو درشن دیجئے۔ جو آپ کی چرکال سے راہ دیکھ رہے ہیں۔

یم راج کے مُکھ سے برہما کا یہ سندیش سن کر شری رام چندر جی بولے، ہے یم راج! میرا بھی کام ہو چکا، میں بھی کال کے نیم کو توڑ نہیں سکتا۔ میں پہلے سے ہی تیری راہ دیکھ رہا تھا۔ اب تم جاؤ اور برہما سے کہہ دو کہ میں آ رہا ہوں۔

جس وقت شری رام اور یم راج اس پرکار گفتگو کر رہے تھے، اُسی سمے اتفاق سے دُرواسا رشی دروازے پر آ گئے اور لکشمن سے بولے کہ سمترا نندن! جلدی مجھے راگھو کے پاس لے چلو، مجھے ایک ضروری کام ہے۔ دیکھو دیر نہ کرو، نہیں تو میرا مقصد فوت ہو جائے گا۔ یہ سُن کر لکشمن ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ہے مہامُنی! مہاراج اس سمے بہت ضروری کام میں لگے ہوئے ہیں۔ تھوڑی دیر ٹھہریئے میں آپ کو اُن کے پاس لے چلوں گا، اگر نامناسب نہ ہو تو مجھے ہی بتایئے میں آپ کا کام کر دوں گا۔ لکشمن کا یہ جواب سُن کر دُرواسا کے مَن میں مانو آگ لگ گئی۔ اور وہ تیوری چڑھا کر بولا۔ اوہ راجیہ ابھیمان! ہے لکشمن! تم اِسی سمے رام کو میرے آنے کی اطلاع دو۔ نہیں تو میں شاپ دے دوں گا۔ اور پھر نہ یہ راجیہ رہے گا اور نہ رام رہے گا اور تمہارے پُتر استری وغیرہ پریوار رہے گا۔ میرے کرودھ کو شاید تم نہیں جانتے۔

دُرواسا کے اتنے پربل ہٹھ کو دیکھ کر اور مَن میں یہ سوچ کر کہ سب کے نشٹ ہو جانے سے میرا مر جانا اچھا ہے، لکشمن مَرنے کے لئے تیار ہو گیا، اور وہاں چلا گیا جہاں رام اور یم راج

باتچیت کر رہے تھے۔ مہاراج کے پاس جاکر وہ پرنام کر کے بولا۔ ہے مہاراج! دُرواسا رشی آپ کے درشن کے لئے آتے ہیں، اور اِس وقت ہی آپ سے ملنے کو قاصر ہیں۔ دُرواسا کے آنے کی اطلاع پاکر راگھو نے یم راج کو عزّت سے وِداع کیا۔ اور پھر رشی کو اندر بلا کر بولے۔ ہے مہامُنے بلکار یہ دیش آپ کو باہر ٹھہرا رہنا پڑا سو معاف کریں۔ کہئے کیا کام ہے؟ تب مہامنی خوش ہو کر بولے۔ ہے رام! ایک ہزار برس سے میں تپسیا کر رہا ہوں۔ اس لمبے عرصے میں میں نے کچھ نہیں کھایا۔ آج میرا ورت پورا ہوتا ہے۔ سو مجھے کھانے کے لئے کچھ دیجئے۔ اگر میں نے آج کچھ نہ کھایا تو پھر ایک ہزار برس تک اور مجھے بھوکا رہنا پڑے گا۔

یہ سُن کر راگھو نے فوراً لذیذ کھانے منگائے جنہیں کھا کر مُنی بہت خوش ہوا۔ اور آشیرواد دیکر چلا گیا۔

دُرواسا رشی کے جانے پر رام نے یم سے کی گئی پرتگیا کو یاد کیا، اور پھر اگادھ شوک میں ڈوبے ہوئے سوچنے لگے کہ اب انت سمے آگیا ہے۔ لکشمن کی موت اٹل ہے۔ سیتا پہلے ہی چلی گئی ہے۔ اب میں بھی اس لوک سے پرلوک کی یاترا کروں گا۔ بھائی کے بنا میں اس سنسار میں رہنا نہیں چاہتا۔ اس پرکار مہاشوک میں مگن ہوئے ہوئے راگھو سوچ رہے تھے کہ لکشمن اندر آیا اور ان کو اس دشا میں دیکھ کر بولا۔ ہے ناتھ! میرے لئے آپ شوک نہ کریں کال کا اصول اٹل ہے۔ سب پرانی کال کے گراسی ہیں۔ آپ اپنی پرتگیا کو پورا کریں، اور میرا ودھ کریں۔ لکشمن کے مکھ سے یہ وچن سُنکر شری رام بیاکُل ہو اُٹھے، اور سب منتریوں کو بلوا کر وچار کرنے لگے۔ تب مہامنی وسِشٹھ بولے۔ ہے راگھو! جو ہونا ہوتا ہے، وہ ہو کر رہتا ہے۔ آپ کے بڑے بھاری ناش کا سمے آپہونچا ہے۔ آپ پرتگیا کو نہ توڑیں۔ کیونکہ اس سے دھرم کا ناش ہو جاتا ہے۔ سو لکشمن کو تیاگ دیجئے۔ ہے راگھو! اتم پرشوں کا تیاگ مرن کے سمان ہی سمجھا جاتا ہے۔

دھرم اور نیتی سے بھرے وسِشٹھ مُنی کے یہ وچن سن کر رام لکشمن سے بولے۔ ہے سمترانندن! دھرم کی رکھشا کے لئے میں تیرا تیاگ کرتا ہوں۔ اب تم چلے جاؤ اور باقی زندگی ہری کیرتن میں بسر کرو۔

مہاراج کی یہ آگیا سُن کر آنکھوں سے آنسو بہاتا ہوا لکشمن دربار سے باہر نکلا۔ اُس کا ہردیہ بھائی کے وِیوگ سے تڑپ رہا تھا۔ اُس سمے اُس کی حالت منی سے جُدا ہوئے سانپ کی طرح ہو رہی تھی۔ وہ محل میں جاکر اپنی استری سے بھی نہ ملا اور سیدھا سریو ندی کی جانب چلا گیا۔

شری رام چندر جی کا مہاپرستھان

لکشمن کے چلے جانے پر راگھو شوک اور دکھ سے بیاکل ہو گئے اور تمام منتریوں ... سمیت بھرت سے بولے ہے بھائی! اب دُنیا سے میرا تعلق ٹوٹ گیا ہے۔ لکشمن کے بنا یہ سنسار مجھے ایسا دکھائی دیتا ہے جیسے پرانوں کے بنا شریر۔ سو میں اب بیکنٹھ کی یاترا کروں گا، تم اس دیش اور راجیہ کو سنبھالو۔

شری رام کے مکھ سے یہ وچن سُنکر بھرت بے ہوش ہو کر گر پڑے، اور پھر تھوڑی دیر بعد سُدھ آنے پر بولے۔ ہے بھائی! میں سچائی کی سوگندھ کھا کر کہتا ہوں کہ تمہارے بنا میں ایک چھن بھی جیوتا نہیں رہ سکتا۔ سو مجھے بھی آپ اپنے ساتھ لے چلیں اور لوکش کو راجیہ دے کر اس داس کو شکور فرما دیں۔

مہاراجہ رام کے پرستھان کا یہ سماچار چھن ماتر میں تمام ایودھیا پوری میں پھیل گیا، اور سب پُرواسی ننگے سر اور ننگے پاؤں، آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے مہاراجہ کے دربار میں حاضر ہوئے۔ اُن سب کی یہ کیفیت دیکھ کر رحم دل رام بولے۔ ہے پُرواسیو! میں تم سب کو اپنے پتروں کے سمان سمجھتا ہوں۔ میں تمہارے لئے کیا کروں، میں تمہاری کامنا پوری کروں گا۔

مہاراجہ کے ان وچنوں نے امرت کا کام کیا، اور وہ آنسو پونچھ کر بولے۔ ہے ناتھ! آپ نے ہماری کامنا پوری کرنے کی پرتگیا کی ہے۔ سو ہم یہ چاہتے ہیں کہ جہاں آپ جا رہے ہیں، وہاں ہمیں بھی لے چلئے۔ بس یہی ور ہم آپ سے مانگتے ہیں۔

پُرواسیوں کی یہ سچی بھگتی دیکھ کر راگھو بولے۔ ہے پُرواسیو! تتھاستو! تم سب بیکنٹھ کی تیاری کرو، میں تم سب کو بیکنٹھ پوری میں لے چلوں گا۔

یہ وردان دے کر انہوں نے لو اور کُش کو بلوایا، اور پھر سبھا کے سامنے اُن کو راجیہ تلک دے کر کُش کو کوشل دیش، اور لو کو اُتر کوشل دیش کا راجہ بنایا اور بڑے پریم سے اُن کو ہردیہ سے لگا کر بولے۔ ہے سُوریہ کل پر دیپو! اب میں تم سے وداع ہوتا ہوں۔ دیکھو اس سنسار کا یہی دھرم ہے کہ جو جنم لیتا ہے وہ مرتا ضرور ہے۔ یہاں سنیوگ کے ساتھ ویوگ کا میل ہے۔ دیکھو رگھو دلیپ اور آج تک میرے پتا دشرتھ بھی سورگ لوک کو چلے گئے ہیں۔ اُن کے مارگ پر میں بھی جا رہا ہوں۔ سو تم دھرم انوسار راجیہ کرنا۔

دوسرے دن صبح سب پُرواسیوں سمیت مہاراجہ رام چندر جی بھرت اور شترگھن کو ساتھ لے کر مہاپرستھان کیلئے نگر سے باہر نکلے۔ ساری ایودھیا اُس سمے سُونی ہو گئی۔ سب کے آگے آگے اگنی ہوتر لئے ہوئے براہمن وید منتر بولتے چلے، اور پیچھے پیچھے تمام استریاں دھرم سنگیت گان کرتی

اور پرمانند میں مگن چلیں۔ اُن کے پیچھے بالک ہنستے کھیلتے اور جے ناکرتے ہوئے چلے۔ اُس بیمثال منظر کو دیکھنے کے لئے، شری رام کو پرجا سمیت بیکنٹھ میں لاتے کے لئے، ہزاروں دیوتا لوگ وِمانوں میں بیٹھ کر سریو ندی کے تٹ پر آگئے، اسی پرکار جب بڑے آنند کے ساتھ شری رام سریو کے کنارے پہونچے تو لکشمن بھی اُن کے ساتھ پرلوک یاترا کے لئے تیار ہوگیا۔ اِسی وقفہ میں سگریو بھی اپنے بندھوؤں، استریوں اور منتریوں سمیت وہاں آن پہونچا اور بیکنٹھ یاترا کے لئے مہاراج سے آگیا پراپت کرنے لگا۔

اب معطر ہوائیں چلنے لگیں۔ آسمان جگمگانے لگا۔ اور پھولوں کی بارش ہونے لگی۔ تب مہاراج نے ہنومان کو پیار سے گلے لگایا، اور اُسے بھگتی دان دے کر سریو کے پوتر جل میں تمام پُرواسیوں سمیت اشنان کیا۔ اُس وقت ان کا چہرہ وشنو تیج سے چمکنے لگا۔ جب سب اشنان کر چکے تو وہ گائتری کا جپ کرتے ہوئے، دیوتاؤں کے لائے ہوئے وِمانوں میں بیٹھ کر، جو سُوریہ کے سمان چمکدار تھے، دھیرے دھیرے میگھ منڈل کو پار کر کے سورگ لوک میں داخل ہوگئے ؛؛